پاک و ہند میں پہلی مرتبہ عربی سے اردو میں منتقل کی گئی ہے

تاریخ الیعقوبی

اوّل

تالیف

أحمد بن أبی یعقوب بن جعفر بن وہب ابن واضح

ترجمہ

مولانا اختر فتحپوری

نفیس اکیڈمی
اردو بازار، کراچی

Presented by www.ziaraat.com

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں.

منجانب.

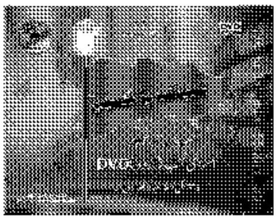

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

Presented by www.ziaraat.com

Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA

٧٨٦
٩٢-١١٠
یاصاحب الزماں ادرکنیؑ

DvD Version

لبیک یا حُسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

NOT FOR COMMERCIAL

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

Presented by www.ziaraat.com

فہرست عنوانات

(جلد اوّل)

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ	نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱	شیث بن آدمؑ	۱۹	۱۷	تاحور بن سارورغ	۳۷
۲	انوش بن شیث	۲۰	۱۸	تارخ بن ناحور	۳۹
۳	قینان بن انوش	۲۱	۱۹	ابراہیم	۴۰
۴	مہلائیل بن قینان	۲۲	۲۰	اسحٰق بن ابراہیمؑ	۴۷
۵	یرد بن مہلائیل	۲۲	۲۱	یعقوبؑ بن اسحٰق	۴۹
۶	اخنوخ بن یرد	۲۳	۲۲	پسران یعقوبؑ	۵۱
۷	متوشلح بن اخنوخ	۲۴	۲۳	موسیٰ بن عمران	۵۳
۸	لمک بن متوشلح	۲۵	۲۴	موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کے انبیاء اور ملوک۔	۷۳
۹	نوحؑ	۲۶			
۱۰	سام بن نوح	۳۱			
۱۱	ارفخشد بن سام	۳۲	۲۵	داؤدؑ	۸۰
۱۲	شالح بن ارفخشد	۳۳	۲۶	سلیمان بن داؤدؑ	۹۰
۱۳	عابر بن شالح	۳۴	۲۷	رجبعم بن سلیمان اور اس کے بعد ہونے والے بادشاہ۔	۹۶
۱۴	فالغ بن عابر	۳۴			
۱۵	ارغو بن فالغ	۳۵			
۱۶	سارورغ بن ارغو	۳۶	۲۸	مسیح عیسیٰ بن مریمؑ	۱۰۷

Presented by www.ziaraat.com

۲۹	سریانیوں کے بادشاہ	۱۲۵
۳۰	موصل اور نینوا کے بادشاہ	۱۲۶
۳۱	بابل کے بادشاہ	۱۲۶
۳۲	ہندوستان کے بادشاہ	۱۲۷
۳۳	یونانی	۱۳۳
۳۴	یونانیوں اور رومیوں کے بادشاہ ۔	۲۰۹
۳۵	رومیوں کے بادشاہ	۲۱۲
۳۶	رومی عیسائیوں کے بادشاہ ۔	۲۲۳
۳۷	ایران کے بادشاہ	۲۳۰
۳۸	اردشیر بابکان سے دوسری بادشاہت ۔	۲۳۱
۳۹	الجرہی کی مملکتیں	۲۶۰
۴۰	چین کے بادشاہ	۲۶۲
۴۱	قبطیوں وغیرہم سے مصر کے بادشاہ ۔	۲۶۸
۴۲	بربر اور افارقہ کی مملکتیں	۲۷۵
۴۳	حبشیوں اور سوڈانیوں کی مملکتیں ۔	۲۷۶
۴۴	البجۃ کی مملکت	۲۷۷
۴۵	یمن کے بادشاہ	۲۸۱
۴۶	شام کے بادشاہ	۲۹۵
۴۷	یمن کے علاقے حیرہ کے بادشاہ ۔	۲۹۷
۴۸	کندہ کی جنگ	۳۰۹
۴۹	اسماعیل بن ابراہیم کے بیٹے	۳۱۷
۵۰	عربوں کے ادیان ۔	۳۶۷
۵۱	عربوں کے حکام	۳۷۲
۵۲	ازلام العرب	۳۷۴
۵۳	شعراء العرب	۳۷۹
۵۴	اسواق العرب	۳۸۸

Presented by www.ziaraat.com

حرفے چند

تاریخ یعقوبی اور اس کے مصنف

اسلامی تاریخ وہ روح پرور موضوع ہے' جس کو ضبط تحریر میں لانے کے اسلام دورِ اول ہی میں آغاز ہو گیا تھا اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے' آئندہ بھی جاری رہے گا۔ سب سے پہلے اس موضوع پر عربی میں کتابیں لکھی گئیں اور پھر مختلف زبانوں میں ان کے تراجم کا سلسلہ چلا۔ بعد ازاں انگریزی اور اردو میں کتابیں لکھی گئیں۔ علاوہ ازیں چینی' جاپانی' فرانسیسی' روسی' فارسی' ترکی' ہندی' بنگلہ' مرہٹی' سندھی' بلوچی' پشتو' پنجابی' غرض دنیا کی بے شمار ملکی اور علاقائی زبانوں میں اسلامی تاریخ پر لکھا گیا۔ اس کی ابتدا مسلمانوں نے کی تھی۔ لیکن اس کے بعد ہر مذہب کے اہل علم نے اس موضوع پر طبع آزمائی کی اور حقیقت یہ ہے کہ جس نے جو کچھ لکھا' اپنی تحقیق کے مطابق خوب لکھا۔ کسی نے نبی ﷺ کی سیرت طیبہ کی وضاحت کی' کسی نے اسلام کے جنگ و جہاد کے گوشوں کو اجاگر کیا' کسی نے اس کے اصلاحی اور اخلاقی نقطہ نظر کی صراحت کی' کسی نے اس کے معلمانہ حصوں کو موضوع فکر ٹھہرایا' کسی نے حدیث رسول (ﷺ) کے راویوں کی تفصیلات بیان کیں اور کسی نے اسلام اور مسلمانوں کے اندر تبلیغ کو ہدف بحث قرار دیا۔

پھر کسی مصنف نے اس کے کسی پہلو کی تعریف کی' کسی پر ناقدانہ نگاہ ڈالی اور کسی کی تنقیص و تردید کی۔ ہر شخص کا اپنا اسلوب بیان' اپنا مطالعہ' اپنی سوچ اور اپنا نہج کلام ہے۔ جس نے کسی بات کی تنقیص یا تردید کی ہے' اگر غور کیا جائے تو اس نے بھی اس کی حیثیت کا اقرار کیا ہے اور اس کے وجود کی اثر آفرینیوں کو مانا ہے۔ جو شخص' جس کا ذکر کرتا ہے' اگرچہ کسی حیثیت سے کرتا ہے' وہ دراصل اس کے وجود اور اس کے اثرات کی شہادت دیتا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

اگر کسی چیز میں کوئی جان یا وزن نہ ہوتو اس کے متعلق لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ بے جان اور بے وزن چیز کو کوئی معقول آدمی لائق اعتنا نہیں ٹھہراتا۔ اسلامی تاریخ چوں کہ انتہائی جان دار اور موثر موضوع ہے' اس لیے اس پر ہر پہلو سے لکھا جائے گا اور لکھا جاتا ہے۔

اس موضوع کی بے شمار کتابوں میں سے اس وقت ہم صرف ایک کتاب کا چند الفاظ میں تعارف کرانا چاہتے ہیں اور وہ کتاب ہے ''تاریخ الیعقوبی''۔ اس کتاب کے مصنف کا نام احمد ہے اور ان کا سلسلۂ نسب یہ ہے۔ احمد بن ابی یعقوب بن جعفر بن وہب بن واضح الکاتب العباسی معروف بہ یعقوبی!

یہ عباسی دور کے مصنف تھے جو اپنے عہد کے معروف عرب مورخ اور جغرافیہ دان تھے۔ ان کے والد خلیفہ منصور عباسی کے ایک آزاد کردہ غلام واضح کی اولاد سے تھے اور اسی وجہ سے خاندان عباسی کہلاتا تھا۔ یہ اس خاندان کی وہ نسبت تھی' جسے اصطلاح میں ''نسبت ولا'' کہا جاتا ہے اور اس اصطلاح کا اطلاق غلام پر ہوتا ہے۔

آل طاہر کے زوال کے بعد یعقوبی مصر چلے گئے تھے۔ وہاں انھوں نے ۲۷۸ھ (۸۹۱ء) میں ''کتاب البلدان'' لکھی جو جغرافیے کی کتاب ہے۔ کتاب البلدان انھوں نے مختلف کتابوں کے مطالعے اور متعدد سیاحوں سے معلومات حاصل کر کے قلم بند کی۔ اسے وہ بغداد اور سامرا کے بیان سے شروع کرتے ہیں اور پھر ایران' توران اور شمالی افغانستان سے متعلق تفصیلات بیان کرتے چلے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں کوفہ اور مغربی عرب کے بارے میں بھی اس میں معلومات درج ہیں۔ فتوح البلدان کے جس حصے میں ہندوستان' چین اور بوزنطی مملکت کے متعلق بیان کیا گیا تھا' وہ حصہ ضائع ہو گیا ہے۔

واقعات کے بیان میں یعقوبی محتاط مصنف ہیں۔ وہ جو کچھ لکھتے ہیں اختصار مگر جامعیت کے ساتھ لکھتے ہیں۔ اس اعتبار سے تاریخ یعقوبی ان کی ایک اہم کتاب ہے اور بے شمار معلومات پر محیط ہے۔ انھوں نے ۲۸۴ھ (۸۹۷ء) میں وفات پائی۔

تاریخ الیعقوبی جو اس وقت ہمارے زیر مطالعہ ہے' دو جلدوں میں منقسم ہے اور دوسری جلد پہلی جلد سے ضخامت میں تقریباً دو گنا زیادہ ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

پہلی جلد کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام تک انبیائے بنی اسرائیل کا ذکر چلتا ہے۔ حضرت مسیح کے حواریوں کا تذکرہ بھی کتاب میں موجود ہے۔ بعدازاں سریانی بادشاہوں' پھر موصل اور نینوی کے حکمرانوں اور پھر شاہان بابل کا تذکرہ ہے۔ اس کے بعد ہندوستانیوں' یونانیوں اور شمالی علاقوں کی قوموں کا ذکر کیا گیا ہے۔

کتاب کی دوسری جلد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے شروع ہوتی ہے اور اس میں ۲۵۹ھ (۸۷۲ء) تک کی اسلامی تاریخ مرقوم ہے۔

مصنف کو نجوم و کواکب سے بھی شغف ہے وہ جس حکومت کے زمانے کا تذکرہ کرتے ہیں اس کے آغاز میں بروج و کواکب کا بھی نقشہ کھینچتے ہیں۔

مندرجات و مضامین کے اعتبار سے کتاب بے حد دلچسپ اور بہت سے معلومات پر مشتمل ہے۔ مصنف کا کمال یہ ہے کہ انھوں نے صاف ستھرے انداز اور سادہ اسلوب میں اپنے زمانے تک کی پوری تاریخ منضبط کر دی ہے۔

مصنف یعقوبی وسیع النظر مورخ ہیں جو اپنے عہد کے تمام ملکوں کے حالات سے آگاہ ہیں۔ ان کے مذہبی اور معاشرتی معاملات کا بھی انھیں علم ہے۔ ہندوستان کے بارے میں جس میں موجودہ جغرافیے کے اعتبار سے پاکستان اور بنگلہ دیش بھی شامل ہیں' وہ لکھتے ہیں کہ یہ برہمنوں کا ملک ہے اور یہی لوگ اس کے اصل حکمران ہیں۔ یہ لوگ بت پرست ہیں اور اس طویل و عریض ملک کے مختلف گوشوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اگرچہ برہمنوں کے علاوہ بھی لوگ یہاں آباد ہیں' مگر ان کا دعویٰ ہے کہ سب سے معزز یہی لوگ ہیں باقی سب لوگ ان کے مقابلے میں ہیچ اور پسماندہ ہیں۔

یعقوبی تحقیق کے مطابق شاہان ہند میں پہلا بادشاہ جس کی ہر بات کو تسلیم کیا جاتا تھا' برہمن تھا اور اسی نے اس نواح میں سب سے پہلے نجوم کے بارے میں اظہار خیال کیا۔

ہند کے علاوہ کتاب میں وہ سندھ کا ذکر بھی کرتے ہیں۔

کتاب کا یہ باب برصغیر کے قارئین کے لیے خاص طور سے نہایت دلچسپ ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

ملوک ہند سے متصل اہل یونان کا تذکرہ ہے۔ ابتدا میں یونانی حکما وفلاسفہ کے بارے میں خاصی تفصیلات دی گئی ہیں اور اس موضوع سے متعلق ان کی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے مثلاً طب' ریاضی' افلاک ونجوم' طلسمات وآلات وغیرہ کے سلسلے میں ان کی کاوشوں کو اجاگر کیا گیا ہے اور موضوع پر جس یونانی فلسفی اور حکیم نے جو کچھ تحریر کیا اور جس انداز سے کیا' اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ حکما یونان نے متعدد امراض کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ بچوں' جوانوں' بوڑھوں اور عورتوں کو کس قسم کی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں اور کس عمر اور کس موسم میں کون کون سی بیماریاں ان پر حملہ آور ہوتی ہیں۔ کسی کو بخار ہو گیا' کوئی پیٹ کی کسی تکلیف میں مبتلا ہو گیا' کسی کو کان' آنکھ دانت اور ناک وغیرہ کے مرض نے گھیر لیا۔

کتاب کے اس باب میں اس موضوع کے تمام پہلوؤں کو معرض تحریر میں لایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ میں بقراط' فیثاغورس' افلاطون اور سقراط وغیرہ یونانی حکما وفلاسفہ کی علمی سرگرمیوں کو ضبط کتابت میں لایا گیا ہے۔ نیز مختلف موضوعات سے متعلق بعض حکما وفلاسفہ کے باہمی مباحث کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ اس باب کے مطالعے میں یونانی فلسفیوں کی پوری علمی تگ ودو نظر وبو کے زاویوں میں آجاتی ہے۔

اس کے بعد یونانی اور رومی ملوک کا ذکر آتا ہے۔ مصنف کا بیان ہے کہ اہل یونان کے بادشاہ یونان بن یافث بن نوح کی اولاد سے تھے۔ انہی کی اولاد میں سکندر بادشاہ تھا' جسے ذوالقرنین کہا جاتا ہے۔ اس کی ماں کا نام ومفیدا تھا اور اس کا استاذ ارسطاطالیس حکیم تھا۔ مصنف کا بیان ہے کہ اسکندر نہایت تیز ذہن' عالی فکر اور جاہ وجلال کا بادشاہ تھا۔ اس کے برسر اقتدار آنے سے قبل یونان کے بادشاہ اپنے آپ کو کم زور سمجھتے تھے اور بابل کے بادشاہوں کے جو فارس سے تعلق رکھتے تھے' باج گزار تھے۔ لیکن جب یونان کی زمام اقتدار اسکندر کے ہاتھ میں آئی تو اس نے فارس کے بادشاہ کو خط لکھا کہ وہ اس کی ماتحتی قبول کرے لیکن اس نے اسکندر کے اس حکم کو ماننے سے انکار کر دیا' جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسکندر نے بابل پر حملہ کر دیا۔ اس وقت بابل کا بادشاہ دارا بن دارا تھا۔ وہ اسکندر کے مقابلے میں آیا تو میدان جنگ میں مارا گیا۔ اسکندر نے اس کے ملک پر قبضہ کر لیا اور اس کی بیٹی سے شادی کر

Presented by www.ziaraat.com

لی۔ بعد ازاں اس نے فارس کے رؤسا و امرا کو قتل کر دیا اور تمام علاقے پر قابض ہو گیا۔ فارس و بابل کو فتح کرنے کے بعد اس نے ہندوستان کا رخ کیا۔ وہاں کے بادشاہ کو بھی اس نے لڑائی میں قتل کر دیا۔ پھر وہ بابل کی طرف لوٹا اور وفات پا گیا۔

اسکندر کی وفات اور اس کی تجہیز و تکفین کا واقعہ بڑا دلچسپ ہے۔ مرتے وقت اس نے اپنی ماں کو جو وصیت کی وہ بھی لائق مطالعہ ہے۔ اس کے بعد یونان پر جن لوگوں نے علم اقتدار لہرایا' ان کا مختصر الفاظ میں تذکرہ کیا گیا ہے۔

اسکندر کے بعد بطلیموس بادشاہ ہوا جو بہت بڑا حکیم اور عالم تھا۔ اس کے بعد فیلفورس نے عنان حکومت ہاتھ میں لی۔ وہ نہایت جابر اور سخت مزاج بادشاہ تھا۔ بعد ازاں ہور میوطوب اول کا دور بادشاہت آتا ہے۔ پھر فیلو بطور کو بادشاہ بنایا گیا۔ اس کے بعد فیفانس بادشاہ ہوا' پھر فیلو بطور ثانی نے تاج شاہی سر پر رکھا۔ بعد ازاں ہور سیطوب ثانی کا عہد حکومت آتا ہے اور اس کی موت کے ساتھ ہی یونان بن یافث بن نوح کی اولاد کا دور بادشاہت ختم ہو جاتا ہے۔

اب بادشاہت روم کی اولاد میں منتقل ہو جاتی ہے اور اس کا پہلا بادشاہ روم بن سماحیر بن ہوبا بن علقا بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم ہے۔ یہ رومیہ سلطنت کہلاتی ہے۔ یونانی سلطنت تو ختم ہو جاتی ہے لیکن علم و حکمت ان میں باقی رہتی ہے۔ حکومت رومیہ کا پہلا بادشاہ فہا ساطق ہے جسے جالینوس اصغر کہا جاتا ہے۔ اس خاندان میں یکے بعد دیگرے اغطس' حبار لیس' جالیس' قلووی' اسفیانوس وغیرہ بہت سے بادشاہ ہوئے۔ اسفیانوس کے بیٹے طلموس نے بیت المقدس کا محاصرہ کر لیا تھا' جو چار مہینے جاری رہا تھا۔ بیت المقدس کے باشندوں پر یہ نہایت اذیت کا وقت تھا۔ اس اثنا میں وہاں کے لوگ بھوک کی شدت سے اپنے بچوں کو کھانے لگے تھے اور بہت سے لوگ بھوکے مر گئے تھے۔

کتاب کے اس باب کے واقعات نہایت دردناک ہیں۔

پھر یہ سلطنت روم کے ملوک متنصرہ کے قبضے میں آ جاتی ہے' اسے سلطنت نصرانیہ کہا جاتا ہے۔ اس کا پہلا بادشاہ قسطنطین تھا۔ اس حکومت کے زمانے میں بھی بہت سے

Presented by www.ziaraat.com

حیران کن واقعات ظہور میں آئے۔ اس کے ذکر میں مصنف نے بتایا ہے کہ اسے نصرانیہ سلطنت کیوں کہا جاتا ہے۔ اس کا دوسرا بادشاہ بولیانوس اور دوسرا دسیوس تھا۔ قرآن مجید میں جو اصحاب کہف کا واقعہ بیان فرمایا گیا ہے' وہ اسی نصرانی بادشاہ (دسیوس) کے زمانے میں ظہور میں آیا تھا۔

مصنف یعقوبی نے لکھا ہے کہ اصحاب کہف یعنی جو افراد پہاڑ کے غار میں چھپ گئے تھے' ان کے نام یہ تھے: مکسلمینا' مراطونس' شاہ یونیوش' نظرنوش' دواس' نوالس' کنفرطو' سوطر۔ ان کتے کا نام قطمیر تھا اور کتے کے نگران کا نام تھا ملیخا

مصنف نے یہ واقعہ اگرچہ مختصر الفاظ میں لکھا ہے' مگر اس اختصار میں پورا واقعہ آ گیا ہے۔

اس کے بعد ''ملوک فارس'' کا باب آتا ہے' جس میں فارس یعنی ایران کے بادشاہوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان بادشاہوں میں فارس کی پہلی مملکت کے شیومرث' طہمورث' جم شاذ' زطہماسب' کیخسرو' کیقباد' کیکاوس وغیرہ حکمران شامل ہیں

پھر اس کی دوسری مملکت کا ذکر ہے' اس میں سابور بن اردشیر' بہرام بن مہرمز' بہرام بن بہرام' ہرمز بن فرسی' یزدجر' فیروز' انوشروان وغیرہ متعدد بادشاہ شامل ہیں۔ ان کی جنگی سرگرمیوں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ کتاب کے دیگر ابواب کی طرح یہ باب بھی بہت سی معلومات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

بعد ازاں ملوک چین اور بلاد چین وغیرہ کے بارے میں واقعات معرض تحریر میں لائے گئے ہیں۔ ان نواح کے دریاؤں اور جزیروں کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہاں کے لوگوں کے تہواروں' ان کی عادات واطوار اور تہذیب وثقافت کی نشان دہی کی گئی ہے۔ اس علاقے کے بعض ان دریاؤں کے بارے میں یہ بتایا گیا ہے کہ ان میں پانی کی مقدار کم ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کون سے دریا کی حد کس دریا سے منسلک ہے' بعض کے حدود اربعہ کی طرف اشارے کیے گئے ہیں۔

کتاب کے اس حصے میں ملوک مصر اور حکام قبطیہ کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ بربر'

Presented by www.ziaraat.com

حبشہ سوڈان مملکت بجہ ملوک یمن ملوک شام ملوک حیرہ جنگ کندہ وحضرموت کی بھی مناسب الفاظ اور دلچسپ وسادہ انداز میں وضاحت کی گئی ہے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد اور اس کے مختلف قبائل وانساب کا ذکر بھی کتاب میں موجود ہے۔

پھر عربوں کے مذاہب ان کے حکام وامرا ان کے سالانہ میلوں ان کی تجارتی منڈیوں ان کے بازاروں ان کے شاعروں اور ان کے ادیبوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ عربوں کی عادات واطوار ان کی تہذیب وثقافت اور ان کے میل جول کے طور طریقے نہایت خوب صورت الفاظ میں حوالہ قرطاس کیے گئے ہیں۔

یہ کتاب کی پہلی جلد ہے جو مذکورہ بالا عنوانات پر مشتمل ہے۔ ہر ملک اور ہر دور کے واقعات اس نہج سے بیان کیے گئے ہیں کہ قاری محسوس کرتا ہے کہ وہ تمام واقعات و حالات اس کے سامنے وقوع پذیر ہو رہے ہیں اور وہ ہر واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔

اب آیے کتاب کی دوسری جلد کی طرف۔۔! یہ جلد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے شروع ہوتی ہے اور اس میں آپؐ کی تاریخ ولادت آپ کے بچپن اور عہد شباب کے وہ تمام اہم واقعات بیان کر دیے گئے ہیں جن سے کسی نہ کسی نوعیت سے آپ کا تعلق رہا ہے۔ پھر آپ ہی کی بعثت نزول قرآن کا آغاز واقعہ معراج ہجرت حبشہ ہجرت مدینہ نماز اور روزے کی فرضیت کا حکم واقعہ بدر واقعہ احد واقعہ خندق صلح حدیبیہ واقعہ خیبر فتح مکہ جنگ حنین غزوہ موتہ وہ غزوات جن میں قتال ہیں ہوا سرایا وجیوش کے امراء آنحضرت کی خدمت میں وفود عرب کی حاضری وہ مکتوبات جو آپ نے دنیا کے مختلف ملوک ورروسا کے نام تحریر فرمائے اور انھیں قبول اسلام کی دعوت دی ازواج مطہرات آپ کے مواعظ ونصائح اور اخلاقی تعلیمات حجۃ الوداع اور آپ کی وفات تک کے تمام واقعات معرض بیان میں آ گئے ہیں۔

یہ واقعات جو نہایت حسن وخوبی سے تحریر کیے گئے ہیں۔ عربی کتاب کے سوا سو صفحات پر مشتمل ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

اس کے بعد خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے عہد میں پیش آنے والے واقعات کا تذکرہ ہے۔ پھر خلافت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ان کی فتوحات کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت عمر فاروق کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آتا ہے۔ ان کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا ذکر ہے۔ خلفائے اربعہ کا تذکرہ عربی کتاب کے کم و بیش نوے (۹۰) صفحات پر محیط ہے۔

اس سے آگے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت کا ذکر کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور خلافت شروع ہو جاتا ہے۔ ان کی وفات کے بعد یزید کی حکومت آ جاتی ہے اسی میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا المیہ پیش آتا ہے۔ بعد ازاں بنو امیہ کے حکمرانوں کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

۱۳۲ھ سے اسلامی حکومت کی باگ ڈور عباسی خاندان کے ہاتھ میں آ جاتی ہے۔ مصنف نے اس خاندان کے اٹھارہ حکمرانوں کا ذکر کیا ہے۔ ان کے دور کا اٹھارھواں عباسی حکمران احمد المعتمد علی اللہ تھا۔ جو ۱۴ رجب ۲۵۶ھ کو مسند حکومت پر متمکن ہوا۔

کتاب میں واقعات سنین وار بیان کئے گئے ہیں اور مصنف نے ۲۵۹ھ تک کے حالات قلم بند کیے ہیں۔

کتاب کے اردو ترجمے کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ یہ فریضہ مشہور مترجم و عالم مولانا اختر فتح پوری نے انجام دیا ہے۔ اردو ترجمے کی زبان صاف اور رواں دواں ہے۔ ترجمہ کر کے فاضل مترجم نے اسلامی تاریخ کی بھی خدمت انجام دی ہے اور اردو زبان و ادب میں قابل ذکر اضافہ کیا ہے۔ کتاب کا مطالعہ قارئین کے لیے نہایت مفید ثابت ہوگا۔

محمد اسحاق بھٹی

اسلامیہ کالونی ساندہ۔ لاہور

Presented by www.ziaraat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اور اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں پیدا کیں ان میں سے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت کے سوا کوئی چیز اچھی نہ لگی اور جب حضرت آدم علیہ السلام نے نعمائے جنت کو دیکھا تو کہنے لگے، کاش کوئی ہمیشگی کا راستہ ہو؟ اور جب ابلیس نے آپ سے یہ بات سُنی تو اس نے بھی اس کا لالچ کیا اور رو دیا، اور حضرت آدمؑ اور حوّاؑ نے اُسے روتے ہوئے دیکھا تو وہ دونوں اُس سے پوچھنے لگے، تجھے کونسی بات رُلا رہی ہے؟ وہ کہنے لگا اس لیے کہ تم دونوں اس سے جُدا ہونے والے ہو، اور تمہارے رب نے تم دونوں کو اس درخت سے صرف اس لیے روکا ہے کہ تم دونوں فرشتے بن جاؤ گے یا ہمیشہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ گے اور اس نے دونوں سے قسم کھا کر کہا کہ میں تم دونوں کا خیرخواہ ہوں۔

اور حضرت آدمؑ اور حوّاءؑ کا لباس نوری کپڑوں کا تھا پس جب دونوں نے درخت کو چکھا تو ان کی شرمگاہیں ظاہر ہو گئیں، اہل کتاب کا خیال ہے کہ جنت میں داخل ہونے سے قبل، زمین میں حضرت آدمؑ کا قیام تین ساعت تھا اور وہ اور حوّاؑ، درخت کا پھل کھانے اور شرمگاہوں کے نمایاں ہو جانے سے قبل آسودگی اور عزت کے ساتھ

Presented by www.ziaraat.com

تین ساعت رہے اور جب حضرت آدمؑ کی شرمگاہ نمایاں ہوئی تو آپ نے درخت کا ایک پتّا لیا اور اسے اپنے نفس پر رکھا پھر چلّائے اے میرے رب میں ننگا ہوں اور جس درخت سے آپ نے مجھے روکا تھا میں نے اس کا پھل کھا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اُسی زمین کی طرف واپس چلا جا۔ جس سے تجھے پیدا کیا گیا ہے بلاشبہ میں تیرے لیے اور تیری اولاد کے لیے آسمان کے پرندوں اور سمندروں کی مچھلیوں کو مسخر کرنے والا ہوں۔

اور اہل کتاب کے قول کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ اور حوّا کو اس جگہ سے جہاں وہ تھے، جمعہ کے روز نویں گھنٹے میں نکال دیا اور دونوں زمین کی طرف اُتر آئے اور وہ غمگین اور گریہ کناں تھے اور جبال ارض میں سے جو پہاڑ جنت کے نزدیک ترین تھا اس پر ان دونوں کا ہبوط ہوا اور وہ پہاڑ ملک ہند میں ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا ہبوط جبل ابی قبیس پر ہوا تھا جو مکہ میں ہے اور حضرت آدمؑ اس پہاڑ کی ایک غار میں اُترے جسے آپ نے مغارۃ الکنز کا نام دیا ہے اور اللہ سے دُعا کی کہ وہ اسے برکت دے۔

اور بعض نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت آدمؑ کا ہبوط ہوا تو آپ بہت روئے اور جنت کی مفارقت پر لگاتار غمگین رہے پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں الہام کیا یہاں تک کہ آپ نے کہا۔

لا الٰہ الا انت سبحانک، و بحمدک، عملت سوءًا وظلمت نفسی، فاغفرلی انک انت الغفور الرحیم۔ پس آدمؑ نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف کیا اور چُن لیا اور جس جنت میں آپ تھے اس سے آپ کے لیے اس نے حجر اسود کو اُتارا اور آپ کو حکم دیا کہ وہ اسے مکہ لے جائیں اور اس کے لیے گھر بنائیں۔ پس آپ مکہ گئے اور گھر بنایا اور اس کا طواف کیا پھر اس نے

Presented by www.ziaraat.com

آپ کو حکم دیا کہ وہ اس کے لیے قربانی کریں اور اس سے دُعا کریں اور اس کی تقدیس کریں اور جبریلؑ آپ کے ساتھ گئے حتیٰ کہ آپ عرفات میں ٹھہر گئے تو جبریلؑ نے آپ سے کہا ، یہ وہ جگہ ہے جس میں آپ کے رب نے آپ کو اپنے لیے وقوف کرنے کا حکم دیا ہے پھر وہ آپ کو مکہ لے گئے تو ابلیس آپ کو ملا تو جبریلؑ نے کہا اسے مارو تو آپ نے اُسے سنگریزے مارے پھر ابطح کی طرف گئے تو فرشتوں نے آپ کا استقبال کیا اور آپ سے کہنے لگے اے آدمؑ اپنے حج کو خوش اسلوبی سے ادا کر ہم نے تجھ سے دو ہزار سال قبل اس گھر کا حج کیا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم پر گندم اتاری اور اُسے حکم دیا کہ وہ اپنی کوشش سے کھائے پس اس نے ہل چلایا اور بیج بویا پھر اُسے کاٹا ، پھر گاہیا پھر پیسا پھر گوندھا پھر روٹی پکائی اور جب وہ فارغ ہوا تو اس کی پیشانی عرق آلود ہو گئی پھر اس نے کھایا اور جب پُر ہو گیا تو اس کے پیٹ میں ثقل ہو گیا تو جبریلؑ آپ کے پاس آئے اور اُسے کشادہ کیا اور جو کچھ پیٹ میں تھا جب وہ باہر نکلا تو آپ نے بدبو پائی اور پوچھا یہ کیا ہے ؟ جبریلؑ نے آپ سے کہا۔ گندم کی بُو۔

اور حضرت آدمؑ نے حوّا سے جماع کیا اور وہ حاملہ ہو گئیں اور ایک لڑکے اور ایک لڑکی کو جنم دیا۔ آپ نے لڑکے کا نام قابیل اور لڑکی کا نام لوبذا رکھا پھر وہ حاملہ ہوئیں اور ایک لڑکے اور ایک لڑکی کو جنم دیا ، آپ نے لڑکے کا نام ہابیل اور لڑکی کا نام اقلیم رکھا۔ اور جب آپ کے لڑکے بڑے ہو گئے اور نکاح کی عمر کو پہنچ گئے تو حضرت آدمؑ نے حوّا سے کہا ، قابیل کو حکم دے کہ وہ اس اقلیم سے نکاح کرے جو ہابیل کے ساتھ پیدا ہوئی ہے اور ہابیل کو حکم دے کہ وہ اس لوبذا سے نکاح کرے جو قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی ہے

Presented by www.ziaraat.com

پس قابیل نے اپنی اس بہن کے ساتھ جو اس کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اس کے نکاح کرنے پر حسد کیا۔

اور بعض نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہابیل کے لیے جنت سے ایک حور اتاری اور اس سے اس کا نکاح کر دیا اور قابیل کے لیے ایک جنیہ (جن عورت) لاکر اس سے اس کا نکاح کر دیا۔ پس قابیل نے حور کی وجہ سے اپنے بھائی کا حسد کیا تو حضرت آدمؑ نے دونوں سے کہا تم دونوں قربانی کرو، سو ہابیل نے اپنی کھیتی کی انجیر کی قربانی کی اور قابیل نے اپنی بھیڑوں میں سے بہترین دنبہ اللہ کے لیے قربان کیا، اور اللہ نے ہابیل کی قربانی کو قبول کیا اور قابیل کی قربانی کو قبول نہ کیا پس وہ حسد و مقابلہ میں بڑھ گیا اور شیطان نے اُسے اپنے بھائی کا قتل، خوبصورت کرکے دکھایا تو اس نے اُسے پتھروں سے کچل کر قتل کر دیا اور اللہ تعالیٰ قابیل پر غضب ناک ہوا اور اس پر لعنت کی اور اُسے جبل مقدس سے اتار کر ایک زمین کی طرف منتقل کر دیا جسے نود کہا جاتا تھا۔

اور حضرت آدمؑ اور حوّا طویل زمانے تک ہابیل پر روتے رہے۔ یہاں تک بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے آنسوؤں سے نہر کی طرح پانی رواں ہو گیا اور حضرت آدمؑ نے حوّا سے جماع کیا اور وہ حاملہ ہوئیں اور حضرت آدمؑ کے ایک سو تیس سال کا ہو جانے کے بعد اس نے ایک لڑکے کو جنم دیا اور آپ نے اس کا نام شیث رکھا اور وہ حضرت آدمؑ کے بیٹوں میں سے حضرت آدمؑ کے بہت مشابہ تھا پھر حضرت آدمؑ نے شیث کا نکاح کرا دیا اور اس کے ایک سو پینسٹھ سال کا ہونے کے بعد اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام انوش رکھا پھر انوش کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام قینان رکھا پھر

Presented by www.ziaraat.com

قینان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام مھلائیل رکھا اور یہ حضرت آدمؑ کی زندگی میں اور آپ کے دور میں پیدا ہوئے۔

اور جب حضرت آدمؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ کا بیٹا شیث اور اس کے بیٹے اور اس کے بیٹوں کے بیٹے آپ کے پاس آئے تو آپ نے ان کو برکت کی دعا دی اور شیث کو وصیت کی اور اسے حکم دیا کہ وہ آپ کے جسم کی حفاظت کرے اور جب آپ فوت ہو جائیں تو اسے مغارۃ الکنز میں رکھ دے اور اپنے بیٹوں اور پوتوں کو وصیت کرے اور وہ اپنی وفات کے وقت ایک دوسرے کو وصیت کریں اور جب ان کے پہاڑ سے ان کا ہبوط ہو تو وہ آپ کے جسم کو وہاں سے اٹھا کر اسے زمین کے وسط میں رکھ دیں اور آپ نے اپنے بیٹے شیث کو حکم دیا کہ وہ آپ کے بعد ان کے بیٹوں کی خبر گیری کرے اور انہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے اور اچھی طرح عبادت کرنے کا حکم دے اور انہیں قابیل لعین اور اس کے بیٹوں سے میل جول رکھنے سے منع کرے پھر آپ نے اپنے ان بیٹوں کو اور ان کی اولاد اور ان کی عورتوں کو دعا دی۔ پھر آپ ۶ اپریل کو جمعہ کے روز اس ساعت میں وفات پا گئے جس میں آپ کی پیدائش ہوئی تھی اور آپ نے بالاتفاق نو سو تیس سال زندگی پائی۔

شیث بن آدمؑ

حضرت آدمؑ کی وفات کے بعد آپ کے بیٹے شیث کھڑے ہوئے اور آپ اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور نیک عمل کرنے کا حکم دیتے تھے اور وہ اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتے تھے اور ان کے

Presented by www.ziaraat.com

بیٹوں اور ان کی عورتوں کے درمیان عداوت حسد، بغض، تہمت تراشی، افترا پردازی اور وعدہ خلافی کا شائبہ تک نہ تھا اور ان میں سے جب کوئی قسم کھانا چاہتا تو کہتا، خونِ ہابیل کی قسم۔

اور جب شیث کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس کے بیٹے اور پوتے اس کے پاس آئے اور وہ انوش، قینان، مہلائیل، یرد اور اخنوخ تھے اور ان کی بیویاں اور بیٹے بھی آئے اور آپ نے ان کو برکت کی دعا دی اور انہیں حکم دیا اور خونِ ہابیل کا حلف دیا کہ ان میں سے کوئی شخص اس مقدس پہاڑ سے نہ اترے اور نہ کوئی اپنے بچوں میں سے کسی کو اس سے اترنے دے اور وہ ملعون قابیل کے بچوں سے میل جول نہ رکھیں اور آپ نے اپنے بیٹے انوش کو وصیت کی اور اسے حکم دیا کہ حضرت آدمؑ کے جسم کا خیال رکھے اور اللہ سے ڈرے اور اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کا تقوے اختیار کرنے اور اچھی طرح عبادت کرنے کا حکم دے پھر آپ ۲۷ اگست منگل کے روز تین بجے وفات پا گئے اور آپ کی عمر نو سو بارہ سال تھی۔

انوش بن شیث

اور انوش بن شیث اپنے باپ کے بعد، اپنے باپ اور دادے کی وصیت کی پاسداری کے لیے کھڑا ہوا اور اس نے اچھی طرح اللہ کی عبادت کی اور اپنی قوم کو بھی اچھی طرح عبادت کرنے کا حکم دیا اور اسی کے زمانے میں قابیل ملعون قتل ہوا، اُسے لمک الاعمیٰ نے پتھر مار کر اس کا سر توڑ دیا اور وہ مر گیا اور انوش کے ہاں نوے سال کی عمر میں قینان پیدا ہوا اور جب انوش کی وفات کا وقت قریب آیا تو

Presented by www.ziaraat.com

اس کے بیٹے اور پوتے اس کے پاس اکٹھے ہوئے، قینان، مہلائیل، ایرد اخنوخ اور متوشلح اور ان کی بیویاں اور بیٹے، آپ نے انہیں برکت کی دُعا دی اور انہیں اپنے جبل مقدس سے اُترنے سے منع کیا نیز انہیں اپنے بیٹوں میں سے کسی کو قابیل لعین کے بیٹوں سے ملنے جلنے سے بھی روک دیا اور آپ نے حضرت آدمؑ کے جسم کے متعلق قینان کو وصیت کی اور انہیں اس کے پاس نماز پڑھنے اور اللہ تعالیٰ کی بہت تقدیس کرنے کا حکم دیا اور آپ نے ۳ر اکتوبر کو غروبِ آفتاب کے وقت وفات پائی اور آپ کی عمر نو سو پینسٹھ سال تھی۔

قینان بن انوش

اور قینان بن انوش کھڑا ہوا اور یہ مہربان، متقی اور مقدس شخص تھا اور وہ اپنی قوم میں اطاعت الٰہی کرنے اور اچھی طرح اس کی عبادت کرنے کی خبر گیری کرنے اور حضرت آدم و شیث کی وصیت کی پیروی کرنے کے لیے کھڑا ہوا اور ستر سال کی عمر میں اس کے ہاں مہلائیل پیدا ہوا۔

اور جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس کے بیٹے اور پوتے اس کے پاس اکٹھے ہوئے، مہلائیل، یرد، متوشلح، لمک اور ان کی بیویاں اور بیٹے آپ نے ان کو برکت کی دُعا دی اور انہیں خونِ ہابیل کا حلف دیا کہ ان میں سے کوئی شخص اپنے جبل مقدس سے اُتر کر ملعون قابیل کے بیٹوں کے پاس نہ جائے اور آپ نے مہلائیل کو اپنا وصی مقرر کیا اور اُسے حضرت آدمؑ کے جسم کا خیال رکھنے کا حکم دیا اور قینان فوت ہو گیا،
اس کی عمر نو سو بیس سال تھی۔

Presented by www.ziaraat.com

مہلائیل بن قینان

پھر قینان کے بعد مہلائیل بن قینان کھڑا ہوا اور وہ اپنی قوم میں اطاعت الٰہی کرنے اور اپنے باپ کی وصیت کی اتباع کے لیے کھڑا ہوا اور پینسٹھ سال کی عمر میں اس کے ہاں یرد پیدا ہوا۔

اور جب مہلائیل کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹے یرد کو وصی مقرر کیا اور اُسے حضرت آدمؑ کے متعلق حکم دیا پھر مہلائیل ۲ر اپریل کو اتوار کے روز تین بجے دن کو وفات پا گیا اور اس کی عمر آٹھ سو پچانوے سال تھی۔

یرد بن مہلائیل

پھر مہلائیل کے بعد یرد کھڑا ہوا اور وہ مومن اور اللہ تعالیٰ کے لیے کامل عمل کرنے والا اور اس کی عبادت کرنے والا تھا اور رات دن بہت نماز پڑھنے والا تھا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی عمر میں اضافہ کیا اور باسٹھ سال کی عمر میں اس کے ہاں اخنوخ پیدا ہوا اور چالیس میں پہلا ہزار تکمیل کو آیا۔

اور جب یرد کی عمر میں سے پانچ سو سال گزر گئے تو شیث کے بیٹوں نے باہمی معاہدات و مواثیق کو توڑ دیا اور وہ قابیل کے بیٹوں کی زمین کی طرف جانے لگے اور ان کا پہلا نزول یوں ہوا کہ شیطان نے انسانوں میں دو شیطان بنائے ان میں سے ایک کا نام یوبل اور دوسرے کا توبلقین تھا اور اس نے ان دونوں کو کئی قسم کے گانے اور گیت سکھائے پس یوبل نے مزامیر، ستار، بربط اور بگل بنائے

Presented by www.ziaraat.com

اور توبلقین نے ڈھول، دف اور چنگ بنائے اور بنو قابیل کی کوئی مصروفیت نہ تھی، اور وہ صرف شیطان کے سامنے ہی ذکر کرتے تھے اور وہ گناہ اور حرام اور فسق پر اکٹھے ہوتے تھے اور ان کے عمر رسیدہ مرد اور عورتیں اس بارے میں ان کے جوانوں سے بھی آگے تھے، وہ اکٹھے ہوتے، گانے گاتے، ڈھول بجاتے اور چنگ اور بربط بجاتے اور شور و غل کرتے اور ہنستے، حتیٰ کہ بنو شیث میں سے جو لوگ پہاڑوں پہ رہتے تھے انہوں نے ان کی آوازیں سنیں اور ان میں سے ایک سو جوانوں نے اُتر کر بنو قابیل کے پاس جانے پر اتفاق کر لیا کہ وہ دیکھیں کہ یہ آوازیں کیسی ہیں اور جب یرد کو اس بات کی اطلاع ملی تو وہ ان کے پاس آیا اور ان کو خدا کا واسطہ دیا اور انہیں ان کے آباء کی وصیت یاد دلائی اور انہیں خونِ ہابیل کی قسم دی، اور اخنوخ بن یرد نے ان میں کھڑے ہو کر کہا یاد رکھو تم میں سے جس نے ہمارے باپ یرد کی نافرمانی کی اور ہمارے آباء کے عہود کو توڑا اور ہمارے پہاڑ سے نیچے اترا ہم اُسے کبھی نہیں چڑھنے دیں گے مگر اُنھوں نے اُترنے کے سوا کوئی بات نہ مانی اور جب وہ اُترے تو اُنھوں نے فواحش کے ارتکاب کے بعد قابیل کی بیٹیوں سے اختلاط کیا۔

اور جب یرد کی موت کا وقت قریب آیا تو اس کے بیٹے اور اُس کے بیٹوں کے بیٹے اخنوخ، متوشلخ، لمک اور نوحؑ اس کے پاس اکٹھے ہوئے اور اس نے انہیں برکت کی دُعا دی اور انھیں جبلِ مقدس سے اُترنے سے روکا اور کہا لامحالہ تم نشیبی زمین کی طرف اتر جاؤ گے پس تم میں سے آخر میں کون اُترے گا وہ ہمارے باپ آدم کے جسم کو بھی اتار لے جائے پھر اُسے زمین کے وسط میں رکھے جیسا کہ اس نے ہمیں حکم دیا

Presented by www.ziaraat.com

ہے اور اس نے اپنے بیٹے اخنوخ کو حکم دیا کہ وہ منارۃ الکنز میں ہمیشہ نماز پڑھتا رہے پھر اس نے جب کہ ماہِ مارچ کی ایک رات گذری تھی، جمعہ کے روز غروب آفتاب کے وقت وفات پائی اور اس کی عمر نو سو باسٹھ سال تھی۔

اخنوخ بن یرد

پھر یرد کے بعد اخنوخ بن یرد کھڑا ہوا اور اس نے عبادت الٰہی کی ذمہ داری لی اور جب اس کی عمر ۶۵ سال ہوئی تو اس کے ہاں متوشلح پیدا ہوا اور بنو شیث اور ان کی بیویاں اور بیٹے نیچے اترنے لگے اور اخنوخ کو یہ بات گراں گذری تو اس نے اپنے بیٹوں متوشلح، لمک اور نوح کو بلایا اور انہیں کہا مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ اللہ تعالےٰ اس اُمت کو ایسا عظیم عذاب دینے والا ہے جس میں نرمی نہ ہو گی۔

اور اخنوخ پہلا شخص ہے جس نے قلم سے لکھا اور وہ ادریس نبی ہے، آپ نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ وہ اخلاص سے اللہ کی عبادت کریں اور صدق ولیقین کو عمل میں لائیں پھر اللہ تعالےٰ نے تین سو سال کی عمر میں آپ کا رفع کیا۔

متوشلح بن اخنوخ

پھر متوشلح بن اخنوخ نے عبادتِ الٰہی اور اس کی اطاعت کی ذمہ داری لی اور جب وہ ۱۸۷ سال کا ہوا تو اس کے ہاں لمک پیدا ہوا، پس اللہ تعالیٰ نے نوحؑ کے زمانے میں اس کی طرف وحی کی اور اُسے

Presented by www.ziaraat.com

بتایا کہ وہ لوگوں پہ طوفان لانے والا ہے اور اس نے اُسے لکڑی کی کشتی بنانے کا حکم دیا اور جب نوح کے ۴۴۳ سال مکمل ہو گئے تو دوسرا ہزار مکمل ہوگیا اور متوشلح نے جمعرات کے روز ۲۱ ستمبر کو وفات پائی، اس کی عمر ۹۶۰ سال تھی۔

لمک بن متوشلح

اور لمک اپنے باپ کے بعد اللہ کی عبادت اور اس کی اطاعت کا ذمہ دار بنا اور ۱۸۲ سال کی عمر میں اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور اس کے زمانے میں سرکشوں کی کثرت ہو گئی اور یہ یوں ہوا کہ جب بنو شیث، قابیل کی لڑکیوں کے جال میں پھنس گئے تو ان سے سرکش لوگ پیدا ہوئے۔

پھر لمک کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے نوح، سام، حام، یافث اور ان کی بیویوں کو بلایا اور اولاد شیث میں سے ان کے سوا کوئی شخص پہاڑ پر نہ رہا تھا وہ بنو قابیل کے پاس آ گئے تھے اور وہ آٹھ نفوس تھے اور طوفان سے قبل ان کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی پس اس نے انہیں برکت کی دعا دی پھر رو پڑا اور انہیں کہنے لگا کہ ہماری قوم میں سے ان آٹھ نفوس کے سوا کوئی شخص باقی نہیں رہا، اور میں اللہ سے دعا کروں گا جس نے آدمؑ اور حوّا کو اکیلے اکیلے پیدا کیا پھر ان دونوں کو بہت اولاد دی کہ وہ تمہیں اس عذاب سے نجات دے جو اس نے بڑے لوگوں کے لیے تیار کیا ہے اور تمہاری اولاد کو بکثرت بخشے حتیٰ کہ وہ زمین کو بھر دے اور وہ تمہیں ہمارے باپ آدمؑ کی برکت عطا کرے اور تمہاری اولاد کو بادشاہت دے اور میں

Presented by www.ziaraat.com

وفات پانے والا ہوں اور اسے نوح تیرے سوا عذاب پانے والوں میں سے کوئی نہیں بچے گا پس جب میں مرجاؤں تو مجھے اٹھا کر مغارۃ الکنز میں رکھ دینا اور جب اللہ چاہے کہ تو کشتی میں سوار ہو تو ہمارے باپ آدمؑ کے جسم کو اٹھانا اور اُسے اپنے ساتھ لے جانا پھر اُسے کشتی کے بالائی خانے کے وسط میں رکھ دینا پھر تم اور تمہارے بیٹے کشتی کے مشرقی کونے میں رہیں اور تمہاری بیوی اور تمہاری بہوئیں کشتی کے مغربی کونے میں رہیں اور آدمؑ کا جسم تمہارے درمیان رہے، نہ تم اپنی عورتوں کے پاس جانا اور نہ تمہاری عورتیں تمہارے پاس آئیں اور نہ تم اُن کے ساتھ کھانا پینا اور نہ کشتی سے باہر نکل جانے تک ان کے قریب جانا، پس جب طوفان ختم ہو جائے اور تم کشتی سے زمین کی طرف جاؤ تو تُو آدمؑ کے جسم کے پاس نماز پڑھنا پھر اپنے سب سے بڑے بیٹے سام کو وصیت کرنا کہ وہ آدمؑ کے جسم کو لے جا کر زمین کے وسط میں رکھ دے اور وہ اپنی اولاد میں سے ایک شخص کو اس کی نگرانی کے لیے مقرر کرے اور وہ زندگی بھر خدا کی خاطر آراستہ رہے کسی عورت سے نکاح نہ کرے اور نہ گھر بنائے اور نہ خونریزی کرے اور نہ چوپاؤں اور پرندوں کی قربانی دے بلاشبہ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ اس کے ساتھ بھیجنے والا ہے جو اُسے زمین کا وسط بتائے گا اور اس سے موانست کرے گا۔

اور لمک نے ۱۷ مارچ کو اتوار کے روز دن کے نو بجے وفات پائی اور اس کی عمر ۷۷۷ سال تھی۔

نوحؑ

اور اللہ تعالیٰ نے نوحؑ کی طرف اس کے دادا اخنوخ یعنی ادریس نبی

کے زمانے میں قبل اس کے کہ اللہ ادریس کا رفع کرے، وحی کی اور اُسے حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو انتباہ کرے اور انہیں ان گناہوں سے جن کا وہ ارتکاب کرتے ہیں، منع کرے اور انہیں عذاب سے ڈرائے، پس وہ اللہ کی عبادت کرنے اور اپنی قوم کے لیے دعا کرنے پہ قائم رہا اور اس نے عبادت الٰہی کے لیے اور اپنی قوم کے واسطے دعا کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا، اس نے پانسو سال تک عورتوں سے نکاح نہ کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اُسے وحی کی کہ وہ ہیکل بنت ناموس بن اخنوخ سے نکاح کرے اور اُسے بتایا کہ وہ زمین پہ طوفان لانے والا ہے اور اس نے اُسے وہ کشتی بنانے کا بھی حکم دیا جس میں اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اس کے اہل کو نجات دی نیز یہ کہ وہ اس کے تین خانے بنائے، نچلا، درمیانہ اور بالائی، اور اس نے اُسے حکم دیا کہ وہ اس کی لمبائی تین سو ہاتھ رکھے جو نوحؑ کے ہاتھ کے مطابق ہو اور اس کی چوڑائی پچاس ہاتھ اور بلندی تیس ہاتھ رکھے اور اس کے دونوں جانب لکڑی کے مچان بنائے، نچلا خانہ چوپاؤں، جنگلی جانوروں اور درندوں کے لیے اور درمیانہ پرندوں کے لیے ہوگا اور بالائی خانہ نوحؑ اور اس کے اہل بیت کے لیے ہوگا اور وہ بالائی خانے میں پانی کے حوض اور باورچی خانہ بنائے اور پانچ سو سال کی عمر میں اس کے ہاں اولاد ہوئی تھی۔

قابیل کے بیٹے اور اولاد شیث میں سے جو لوگ ان کے ساتھ مل چل گئے تھے جب وہ آپ کو کشتی بناتے دیکھتے تو آپ سے مذاق کرتے جب حضرت نوحؑ کشتی بنانے سے فارغ ہوگئے تو آپ نے انہیں اس میں سوار ہونے کی دعوت دی اور انہیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ تمام زمین پر طوفان لانے والا ہے تاکہ اُسے گنہگاروں سے پاک کر دے مگر کسی نے آپ

Presented by www.ziaraat.com

کی بات نہ مانی پس آپ اور آپ کے بیٹے مغارۃ الکنز کی طرف گئے اور انہوں نے حضرت آدمؑ کے جسم کو اٹھایا اور اسے ۱۷ر مارچ کو جمعہ کے روز کشتی کے بالائی خانے کے وسط میں رکھ دیا اور پرندے درمیانی خانے میں رکھے گئے اور چوپائے اور درندے نچلے خانے میں رکھے گئے اور غروب آفتاب کے وقت انہیں بند کر دیا گیا۔

اور اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی بھیجا اور زمین کے چشمے پھوڑ دیے اور پانی مقررہ حکم کے مطابق مل گیا اور اس نے سب زمین اور پہاڑوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور دنیا تاریک ہو گئی اور شمس و قمر کی روشنی جاتی رہی حتیٰ کہ دن اور رات برابر ہو گئے اور جس وقت اللہ تعالےٰ نے پانی کو بھیجا حساب دانوں کے قول کے مطابق اس وقت سرطان، شمس و قمر، زحل، عطارد، زہرہ اس زائچہ میں حوت کے آخری منٹ میں اکٹھے تھے پس چالیس یوم میں آسمان اور زمین کا پانی مل گیا حتیٰ کہ تمام پہاڑوں سے پندرہ ہاتھ اوپر آگیا پھر ٹھہر گیا اور زمین کے تمام خطوں کو پانی نے ڈھانپ لیا اور ان کے اوپر آگیا۔

اور کشتی نے ساری زمین کا چکر لگایا حتیٰ کہ مکہ چلی گئی اور ہفتہ بھر بیت اللہ کے گرد طواف کیا پھر پانچ ماہ کے بعد پانی اتر گیا اور اس کی ابتداء ۱۷ر مئی کو ہوئی اور ۱۳ر اکتوبر تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

اور بعض نے بیان کیا ہے کہ حضرت نوحؑ یکم رجب کو کشتی میں سوار ہوئے اور محرم میں وہ جودی پہ ٹھہری اور وہ گنتی کا پہلا مہینہ بن گیا اور یہ موصل کے نواح میں ایک پہاڑ ہے، اللہ تعالیٰ نے آسمان کے پانی کو حکم دیا تو وہ جہاں سے آیا تھا وہیں واپس چلا گیا اور اس نے زمین کو حکم دیا تو اس نے اپنا پانی نگل لیا اور حضرت نوحؑ نے کشتی کے ٹھہرنے کے چار ماہ بعد تک قیام کیا پھر آپ نے ایک کوا چھوڑا تاکہ

Presented by www.ziaraat.com

آپ پانی کی خبر معلوم کریں تو اس نے مردہ لاشوں کو پانی کے اوپر تیرتے دیکھا تو وہ ان پر بیٹھ گیا اور واپس نہ آیا پھر آپ نے کبوتری کو چھوڑا تو وہ زیتون کا ایک پتا لائی تو آپ کو معلوم ہو گیا کہ پانی ختم ہو گیا ہے پس آپ ۲۷ مئی کو باہر آئے اور کشتی میں آپ کے دخول و خروج کے درمیان ایک سال دس دن کا عرصہ پایا جاتا ہے اور جب آپ اور آپ کے اہل زمین کی طرف منتقل ہوئے تو انھوں نے ایک شہر تعمیر کیا جس کا نام انہوں نے ثمانین رکھا۔

اور جب حضرت نوحؑ کشتی سے باہر نکلے اور آپ نے لوگوں کی ہڈیاں دیکھیں تو اس بات نے آپ کے غم کو اجاگر کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی کہ وہ اس کے بعد ہرگز کبھی زمین پر طوفان نہیں بھیجے گا اور جب حضرت نوحؑ کشتی سے باہر نکلے تو آپ نے اُسے قفل لگا دیا اور کنجی اپنے بیٹے سام کو دے دی پھر حضرت نوحؑ نے زراعت کی اور انگور بوئے اور زمین کو آباد کیا۔

ایک روز حضرت نوحؑ سوئے ہوئے تھے کہ اچانک آپ کا کپڑا کھل گیا اور آپ کے بیٹے حام نے آپ کی شرمگاہ دیکھی اور ہنس پڑا اور اس نے اپنے دونوں بھائیوں سام اور یافث کو اطلاع دی تو وہ دونوں کپڑا لے کر اس کے پاس آئے اور ان کے چہرے دوسری طرف تھے اور انہوں نے آپ پر کپڑا ڈال دیا اور جب حضرت نوحؑ نیند سے بیدار ہوئے اور حقیقت سے آگاہ ہوئے تو آپ نے کنعان بن حام کو بددعا دی اور حام کو بددعا دی اور قبط، حبشہ اور ہند اس کے بیٹے ہیں۔

اور حضرت نوحؑ کی اولاد میں سے کنعان پہلا شخص ہے جس نے بنو قابیل کے عمل کی طرف رجوع کیا اور کھیل اور گانے اور گیت اور ڈھول

Presented by www.ziaraat.com

اور بربط اور جانجھیں بنائیں اور کھیل اور باطل کاموں میں شیطان کی اتباع کی۔

اور حضرت نوح نے زمین کو اپنے بیٹوں کے درمیان تقسیم کیا اور اس نے زمین کے وسط اور حرم اور اس کے ارد گرد کے علاقے اور یمن اور حضرموت کو عمان، بحرین، عالج، بیرین، وبار، الدو اور الدھنا تک کو سام کے لیے مقرر کیا اور ارض مغرب سواحل کو حام کے لیے مقرر کیا۔

پس نوبہ، زنگی اور حبشی، کوش بن حام اور کنعان بن حام کے بیٹے ہیں۔

اور یافث بن نوح، مشرق اور مغرب کے درمیانی علاقے میں اترا اور اس کے ہاں جومر، توبل، ماش، ماشج اور ماجوج پیدا ہوئے، پس صقالبہ، جومر کے اور برجان، توبل کے اور ترک اور خزر، ماش کے اور اشبان، ماشج کے اور یاجوج اور ماجوج، ماجوج کے بیٹے ہیں اور وہ ترکوں کی جہت سے زمین کے مشرق میں ہیں اور صقالبہ اور برجان کی فرودگاہیں رومیوں کی زمین میں، رومیوں سے قبل کی ہیں اور یہ یافث کی اولاد ہیں۔

اور حضرت نوح کشتی سے نکلنے کے بعد ۳۶۰ سال زندہ رہے اور جب حضرت نوحؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ کے تینوں بیٹے سام، حام، یافث اور ان کے بیٹے آپ کے پاس جمع ہوئے تو آپ نے انہیں اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا اور آپ نے سام کو حکم دیا کہ جب وہ مر جائیں تو وہ کشتی میں داخل ہو جائے اور کسی کو اس کا پتہ نہ چلے اور وہ آدم کے جسم کو نکال لے اور ملکیزدن بن لملک بن سام اس کے ساتھ جائے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس لیے منتخب کیا ہے کہ وہ مقدس جگہ یہ زمین کے وسط میں آدم کے جسم کے ساتھ رہے اور آپ نے اسے کہا اے سام، کہ جب تم اور ملکیزدن جاؤ گے تو

Presented by www.ziaraat.com

اللہ تعالیٰ تم دونوں کے ساتھ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ راستہ بتانے کو بھیجے گا اور تمہیں زمین کا وسط دکھلائے گا پس کسی کو بتانا نہیں کہ تم کیا کر رہے ہو اور یہ حضرت آدم کی وہ وصیت ہے جو انہوں نے اپنے بیٹوں کو کی اور انہوں نے ایک دوسرے کو یہ وصیت کی حتیٰ کہ یہ تجھ تک پہنچ گئی ہے پس جب تم دونوں اس جگہ تک پہنچو جو فرشتہ تمہیں دکھلائے تو اس میں آدم کے جسم کو رکھ دینا پھر ملکیزدق کو حکم دینا کہ وہ اس سے جدا نہ ہو اور عبادت الٰہی کے سوا اُسے کوئی کام نہ ہوگا اور آپ نے اُسے حکم دیا کہ وہ نہ کسی عورت سے نکاح کرے اور نہ گھر بنائے اور نہ خونریزی کرے اور صرف جنگلی جانوروں کی کھال کے کپڑے پہنے اور بال اور ناخن نہ کٹوائے اور اکیلا بیٹھے اور بکثرت حمد الٰہی کرے پھر آپ منیٰ میں بدھ کے روز وفات پا گئے اور آپ کی عمر ۹۵۰ سال تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔

سام بن نوح

اور سام بن نوح نے اپنے باپ کے بعد، اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت کی ذمہ داری سنبھالی اور ایک سو دو سال کی عمر میں اس کے ہاں ارفخشد پیدا ہوا پھر اس نے جا کر کشتی کو کھولا اور اپنے بھائیوں اور اپنے اہل سے پوشیدہ طور پر آدم کے جسم کو اتار کر لے گیا اور اپنے بھائیوں یافث اور حام کو بلا کر انہیں کہنے لگا میرے باپ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں سمندر کے پاس آؤں اور زمین کے بارے میں غور و فکر کروں اور پھر واپس آجاؤں پس تم میرے آنے تک حرکت نہ کرنا اور میرے بیوی بچوں کو بھلائی کی وصیت کرنا۔ اس کے بھائیوں نے

Presented by www.ziaraat.com

اُسے کہا اللہ کی حفاظت میں چلا جا بلاشبہ تجھے علم ہو گیا ہے کہ زمین ویران ہے اور ہم تیرے بارے میں درندوں سے خوفزدہ ہیں سام نے کہا، اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ بھیجے گا اور میں انشاء اللہ کسی چیز سے خوفزدہ نہ ہوں گا اور سام نے اپنے بیٹے لمک کو بلا کر اُسے اور اس کی بیوی سے کہا اسے وزدق! تم دونوں اپنے بیٹے ملکیزدق کو میرے ساتھ بھیج دو وہ راستے میں مجھے مانوس کرے گا ان دونوں نے اسے کہا، تو سیدھا چلا جا اور سام نے اپنے دونوں بھائیوں اور اپنے اہل و اولاد سے کہا تمہیں معلوم ہے کہ ہمارے باپ نوح نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں کشتی کو بھر بھر کر دوں اور نہ میں اور نہ کوئی دوسرا شخص اس میں داخل ہو، پس تم میں سے کوئی شخص کشتی کے نزدیک نہ آئے۔

پھر سام روانہ ہوا اور اس کا بیٹا بھی اس کے ساتھ تھا، پس فرشتہ انہیں ملا اور وہ مسلسل ان کے ساتھ رہا حتیٰ کہ وہ ان دونوں کو اس جگہ لے گیا جس میں انہیں آدم کے جسم کو رکھنے کا حکم دیا گیا تھا، کہتے ہیں کہ وہ منارہ کے پاس منیٰ کی مسجد میں ہے اور اہل کتاب کہتے ہیں کہ وہ شام میں ارض مقدس میں ہے۔

پس زمین کھل گئی اور انہوں نے جسم کو اس میں رکھ دیا پھر وہ اس پر بند ہو گئی اور سام نے ملکیزدق بن لمک بن سام سے کہا یہاں بیٹھ جا اور خوب اللہ کی عبادت کر، اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ روزانہ تیرے پاس موانست کے لیے بھیجا کرے گا پھر اس نے اُسے سلام کہا اور وہ اپنے اہل کے پاس واپس آ گیا اور اس کے بیٹے لمک نے اس سے ملکیزدق کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا وہ راستے میں مر گیا ہے اور میں نے اُسے دفن کر دیا ہے پس اس کے ماں باپ نے اس کا غم کیا۔

Presented by www.ziaraat.com

پھر سام کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹے ارفخشد کو وصی مقرر کیا اور سام نے ۷ ستمبر کو جمعرات کے روز وفات پائی اور اس کی عمر چھ سو سال تھی۔

ارفخشد بن سام

پھر ارفخشد بن سام نے اللہ کی عبادت اور اطاعت کی ذمہ داری سنبھالی اور ایک سو اٹھاون سال کی عمر میں اس کے ہاں شالح پیدا ہوا اور نوح کی اولاد ملکوں میں پھیل گئی اور ان میں بکثرت سرکش ہو گئے اور کنعان بن حام کے بیٹوں نے فساد کیا اور کھلم کھلا گناہ کیے۔

اور جب ارفخشد کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس کے اہل و اولاد اس کے پاس جمع ہوئے اور اس نے انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور گناہوں سے بچنے کی وصیت کی اور اس نے اپنے بیٹے شالح سے کہا میری وصیت کو قبول کر اور میرے بعد اپنے اہل میں اطاعت الٰہی کا عامل بن کر کھڑا ہو جا اور اس نے ۲۳ اپریل کو اتوار کے روز وفات پائی اور اس کی عمر ۴۶۵ سال ہوئی۔

شالح بن ارفخشد

پھر شالح بن ارفخشد نے اپنی قوم میں اطاعت الٰہی کا حکم دینے کی ذمہ داری سنبھالی اور وہ انہیں اس کی نافرمانی سے روکنے لگا اور گنہگاروں کو جو عذاب ہوا وہ انہیں اس سے ڈرانے لگا اور ایک سو تیس سال کی عمر میں اس کے ہاں عابر پیدا ہوا، پھر اس کی وفات کا

Presented by www.ziaraat.com

وقت قریب آگیا تو اس نے اپنے بیٹے عابر بن شالح کو وصی مقرر کیا اور اُسے حکم دیا کہ وہ قابیل لعین کے بیٹوں کے فعل سے اجتناب اختیار کرے اور اس نے ۳ ر مارچ کو سوموار کے روز وفات پائی اور اس کی عمر ۴۳۰ سال تھی۔

عابر بن شالح

پھر عابر بن شالح اپنی قوم کو اطاعت الٰہی کی دعوت دینے لگا اور بنو سام بن نوح کو کنعان بن حام کے بیٹوں سے ملنے جلنے سے انتباہ کرنے لگا جو اپنے آباء کے دین کو بدلنے والا اور معاصی کا ارتکاب کرنے والا تھا اور ۳۴۰ سال کی عمر میں اس کے ہاں اس کا بیٹا فالغ پیدا ہوا تو اس نے اُسے کہا اے میرے بیٹے اجب قابیل لعین کے بیٹوں نے بکثرت اللہ کی نافرمانی کا ارتکاب کیا اور شیث کے بیٹے بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب بھیجا پس تو اور تیرے اہل بنی کنعان کی ملت میں داخل نہ ہوں۔

اور عابر نے ۲۳ ر اکتوبر کو جمعرات کے روز وفات پائی اور اس کی عمر ۴۰۶ سال تھی اور بعض کا قول ہے کہ ایک سو چونسٹھ سال تھی۔

فالغ بن عابر

پھر عابر کے بعد اس کا بیٹا فالغ لوگوں کی اطاعت الٰہی کی دعوت دینے لگا اور اس کے زمانے میں نوح کے بیٹے بابل میں جمع ہوئے اور یہ واقعہ یوں ہے کہ ماش بن ارم بن سام بن نوح ، ارض بابل کی طرف گیا اور سرکش نمرود اور نبیط پیدا ہوئے اور یہی ابو النبط ہے اور یہ پہلا شخص ہے جس نے

Presented by www.ziaraat.com

نہریں نکالیں اور درخت بوئے اور زمین کو آباد کیا اور ان سب کی زبان سریانی تھی اور یہ آدم کی زبان ہے پس جب یہ بابل میں جمع ہوئے تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا ہم ایک عمارت تعمیر کریں گے جس کا نچلا حصہ زمین اور بالائی حصہ آسمان ہوگا اور جب انہوں نے عمارت شروع کی تو کہنے لگے ہم اسے قلعہ بنائیں گے جو ہمیں طوفان سے محفوظ رکھے گا پس اللہ تعالیٰ نے ان کے قلعے کو ڈھا دیا اور ان کی زبانوں کو ۷۲ زبانوں میں تقسیم کر دیا اور وہ اپنی اس جگہ پر ۷۲ فرقوں میں منقسم ہوگئے اور سام کے بیٹوں کی ۱۹ زبانیں تھیں۔ اور حام کے بیٹوں کی سولہ زبانیں تھیں۔ اور سام کے بیٹوں کی ۳۷ زبانیں تھیں اور جب انہوں نے اپنی حالت کو دیکھا تو وہ فالغ بن عابر کے پاس اکٹھے ہوئے تو اس نے انہیں کہا، تمہاری علیحدہ علیحدہ زبانوں کی وجہ سے ایک زمین میں تم نہ سما سکو گے انہوں نے کہا زمین کو ہمارے درمیان تقسیم کردو پس اس نے ان کو زمین تقسیم کر دی اور یافث بن نوح کے بیٹوں کے حصے میں چین، ہند، سندھ، ترک، خزر تبت، بلغر، دیلم اور ارض خراسان کے اردگرد کا علاقہ آیا اور اس زمانے میں بنی یافث کا بادشاہ جم شاذ تھا۔ اور ارض مغرب اور فرات کے پرے تک کا علاقہ مسقط الشمس تک حام کے بیٹوں کے حصے میں آیا اور حجاز و یمن اور باقی سام کے بیٹوں کے حصے میں آئی۔

اور تیس سال کی عمر میں اس کے ہاں ارغو پیدا ہوا اور فالغ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹے ارغو کو وصی مقرر کیا اور فالغ نے ۱۲ ستمبر کو بروز جمعہ وفات پائی اور اس کی عمر ۲۳۹ سال تھی۔

ارغو بن فالغ

پھر ارغو بن فالغ اپنے باپ کے بعد کھڑا ہوا اور زبانیں ۷۲ فرقوں

Presented by www.ziaraat.com

میں بٹ چکی تھیں، بنو سام کے فرقے تھے اور بنو حام سے ۱۶ فرقے تھے اور اولاد یافث کے ۳۷ فرقے تھے اور اس کے زمانے میں سرکش نمرود بھی تھا جس کا مسکن بابل تھا اور اسی نے محل کی تعمیر کی تھی اور یہ پہلا شخص ہے جس نے تاج بنایا اور اس نے ۶۷ سال بادشاہت کی۔

اور ۳۲ سال کی عمر میں ارغو کے ہاں ساروغ پیدا ہوا اور جب ارغو کی عمر ۲۳۴ سال ہوئی تو تیسرا ہزار مکمل ہو گیا اور ارغو کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹے ساروغ کو وصیت کی اور ارغو نے ۱۴ اپریل کو بدھ کے روز وفات پائی اور اس کی عمر دو سو سال تھی۔

سبیل سکینہؑ
حیدر آباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸ - ۷۹

ساروغ بن ارغو

اور سام کی اولاد میں ساروغ بن ارغو اپنے باپ کی وفات کے بعد کھڑا ہوا اور سرکشوں کی بہتات ہو گئی اور انہوں نے زمین میں سرکشی اختیار کی اور ساروغ کے زمانے میں سب سے پہلے اصنام پرستی ہوئی اور اصنام کا پہلا حال یہ ہے کہ جب لوگوں میں سے کسی کا کوئی عزیز یعنی باپ، بھائی یا بیٹا فوت ہو جاتا تو وہ اس کی شکل کا ایک صنم بنا لیتا اور اس کا وہی نام رکھ دیتا ـــــ پس جب ان کے بعد کے اخلاف بالغ ہوئے تو انھوں نے خیال کیا اور شیطان نے انہیں بتایا کہ انہیں صرف عبادت کے لیے بنایا گیا ہے تو انہوں نے ان کی عبادت کی پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے دین کو پھیلا دیا پس ان میں سے بعض نے اصنام پرستی کی اور بعض نے آفتاب پرستی کی اور بعض نے پرندوں کی پوجا کی اور بعض نے پتھروں کی پوجا کی اور بعض نے درختوں کی پوجا کی اور بعض نے ہوا کی پوجا کی اور شیطان نے ان کو فتنہ میں ڈال دیا اور انہیں گمراہ کیا اور سرکش بنا دیا۔

Presented by www.ziaraat.com

اور ایک سو تیس سال کی عمر میں اس کے ہاں ناحور پیدا ہوا اور جب ساروغ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹے ناحور کو وصیت کی اور اُسے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا حکم دیا اور ساروغ نے ۲۷ اگست کو اتوار کے روز وفات پائی اور اس کی عمر ۲۳۰ سال تھی۔

ناحور بن ساروغ

اور ناحور اپنے باپ کے مقام پر تھا پس اس کے زمانے میں اصنام پرستی بکثرت ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو وہ ان پر شدید بھونچال لائی حتیٰ کہ یہ اصنام گر گئے مگر انہوں نے دوبارہ ان کی جگہ پر بت رکھ دیے۔

اور اس کے زمانے میں جادو، کہانت اور بدشگونی کا ظہور ہوا اور لوگوں نے شیاطین کے لیے اپنے بچوں کو ذبح کیا اور ترازو اور پیمانے بنائے گئے۔

اور ناحور کی عمر ۱۴۸ سال تھی اور اس زمانے کے سرکش عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح تھے اور یہ ملکوں میں پھیل گئے تھے اور ان کی فرودگاہیں حضر موت کے بالائی علاقوں کے درمیان نجران کی وادیوں تک تھیں پس جب انہوں نے فساد اور نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے ہود بن عبداللہ بن رباح بن الخلود بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح کو بھیجا اور اس نے انہیں اللہ کی عبادت کرنے اور اس کی اطاعت کرنے اور محارم سے اجتناب اختیار کرنے کی دعوت دی تو انہوں نے اس کی تکذیب کی، پس اللہ نے تین سال ان سے بارش روک دی تو انہوں نے اپنا وفد بیت الحرام کی طرف بھیجا کہ وہ ان کے لیے بارش کی دُعا کرے اور وہ

Presented by www.ziaraat.com

بیت اللہ کا طواف کرنے لگے اور چالیس صبحیں سعی کرنے لگے۔

پھر ان کے لیے دو بادل بلند ہوئے ایک سفید تھا جس میں بارش اور رحمت تھی اور دوسرا سیاہ تھا جس میں عذاب اور سزا تھی اور انہوں نے ایک آواز سنی جو انہیں پکار رہی تھی کہ ان دونوں میں سے تم جسے چاہو منتخب کر لو انھوں نے کہا ہم نے سیاہ بادل کو منتخب کر لیا ہے پس وہ بادل ان کے سروں پر سے گذرا اور جب وہ شہروں کے قریب آیا تو حضرت ہودؑ نے انہیں کہا اس بادل میں جو تم پر سایہ فگن ہے - عذاب ہے وہ کہنے لگے بلکہ یہ ہم پر بارش برسانے والا بادل ہے پس سیاہ آندھی آئی اور وہ جس چیز کے پاس سے گزرتی اُسے جلا دیتی اور حضرت ہودؑ کے سوا ان میں سے کوئی نہ بچا بیان کیا جاتا ہے کہ لقمان بن عاد نے بھی نجات پائی اور زندہ رہا حتیٰ کہ اس نے سات گدھوں کی عمر پائی۔

اور جب عاد گذر گئے تو بنو ثمود بن جاثر بن ثمود بن ارم بن سام بن نوح ان کے دیار میں منتقل ہو گئے اور ان کے بادشاہ ، حجر میں اترا کرتے تھے پس جب انہوں نے سرکشی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح بن تالخ بن صادوق بن ہود کو ان کی طرف نبی بنا کر بھیجا اور انہوں نے آپ سے مطالبہ کیا کہ آپ ان کے پاس کوئی معجزہ لائیں ، پس اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے زمین سے ناقہ نکالی جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا حضرت صالح نے ان سے کہا اس ناقہ کے لیے ایک دن ہے جس میں یہ پانی پیا کرے گی اور ایک دن تمہارے لیے ہے پس اسے پانی سے روکنے سے احتیاط کرنا ، تو انہوں نے آپ کی تکذیب کی اور ان میں سے ایک شخص نے جسے قدار کہا جاتا تھا اُٹھ کر اسے زخمی کر دیا اور اس کی کونچوں پر تلوار ماری اور اس کا بچہ اونچی زمین سے بلند ہو گیا پھر وہ بلبلایا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب بھیجا اور ان میں سے الذریعہ نام ایک عورت بچی اور عرب ل

Presented by www.ziaraat.com

نے قدار کی مثل بیان کی۔

تارخ بن ناحور

اور تارخ بن ناحور، حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے باپ ہیں جو سرکش نمرود کے زمانے میں تھے اور نمرود پہلا شخص ہے جس نے آگ کی پوجا کی اور اُسے سجدہ کیا اور یہ واقعہ یوں ہے کہ زمین سے آگ نکلی تو وہ اس کے پاس آیا اور اس نے اُسے سجدہ کیا اور اس سے شیطان نے گفتگو کی اور اس نے اس پر ایک عمارت بنا دی اور اس کے لیے خادم مقرر کر دیا۔

اور اس زمانے میں لوگوں نے علم نجوم میں مشغولیت اختیار کی اور شمس و قمر کے کسوف اور ثابت و سیار ستاروں کا حساب لگایا اور فلک و بروج کے بارے میں گفتگو کی۔

اور جس شخص نے نمرود کو یہ علم سکھایا اُسے مسلق[۱] کہا جاتا ہے اور تارخ جو حضرت ابراہیم کے باپ آذر ہیں، سرکش نمرود کے ساتھ تھے اور نمرود کے منجمین نے حساب لگا کر اُسے بتایا کہ اس کی مملکت میں ایک بچہ پیدا ہوگا، جو اس کے دین پر عیب لگائے گا اور اس کے اصنام کو ڈھا دے گا اور اس کی فوج کو پراگندہ کر دے گا پس جو بچہ اس کی مملکت میں پیدا ہوتا وہ اس کا پیٹ پھاڑ ڈالتا حتیٰ کہ حضرت ابراہیمؑ کی پیدائش ہوئی، پس آپ کے والدین نے آپ کو چھپا دیا اور آپ کے معاملے کو خفیہ رکھا اور وہ آپ کو ایک غار میں لے گئے جہاں کسی کو آپ کے متعلق علم نہ تھا اور آپ کی پیدائش کوثاریا میں ہوئی اور حضرت ابراہیمؑ اس وقت پیدا ہوئے جب

---

[۱] اصل میں نقطے کے بغیر ہی لکھا ہوا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

تارخ کی عمر ۷۰ سال تھی اور آپ کا باپ تارخ ۲۵۰ سال زندہ رہا۔

ابراہیمؑ

حضرت ابراہیم ، سرکش نمرود کے زمانے میں پروان چڑھے اور جب آپ اس غار سے باہر نکلے جس میں آپ رہائش پذیر تھے تو آپ نے اپنی نگاہ آسمان میں گھمائی اور زہرہ کی طرف دیکھا پس آپ نے ایک روشن ستارہ دیکھا اور کہا یہ میرا رب ہے بلاشبہ اسے علو و ارتفاع حاصل ہے پھر ستارہ غائب ہو گیا تو آپ نے فرمایا میرا رب غائب نہیں ہوتا پھر آپ نے ماہتاب کو طلوع کرتے دیکھا تو فرمایا یہ میرا رب ہے وہ بھی غائب ہو گیا تو آپ نے فرمایا اگر میرے رب نے مجھے ہدایت نہ دی ہوتی تو میں ضرور گمراہ لوگوں میں ہو جاتا اور جب دن ہوا اور سورج طلوع ہوا تو آپ نے فرمایا یہ میرا رب ہے یہ زیادہ نور اور روشنی والا ہے اور جب سورج غائب ہو گیا تو آپ نے فرمایا وہ غائب ہو گیا ہے اور میرا رب غائب نہیں ہوتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے واقعہ کو بیان کیا ہے اور جب آپ کی عمر مکمل ہو گئی تو آپ لوگوں کو اصنام کی پرستش کرتے دیکھ کر تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کیا تم اس کی عبادت کرتے ہو جو تم خود گھڑ کر بناتے ہو ، وہ کہتے ، آپ کے باپ نے ہمیں یہ بات سکھائی ہے آپ فرماتے بلاشبہ میرا باپ گمراہ لوگوں میں سے ہے پس آپ کی بات آپ کی قوم میں مشہور ہو گئی اور لوگوں نے اُسے بیان کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا اور آپ کے پاس جبریل کو بھیجا اور اس نے آپ کو اپنا دین سکھایا اور آپ اپنی قوم سے کہنے لگے تم جن چیزوں کو شریک بناتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔

Presented by www.ziaraat.com

اور نمرود کو آپ کے حالات کی اطلاع ملی تو اس نے آپ کی طرف اس بارے میں پیغام بھیجا پھر حضرت ابراہیم ان کے اصنام کو توڑنے لگے اور کہنے لگے اپنے آپ کا دفاع کرو، سو نمرود نے آگ کو شعلہ زن کیا اور آپ کو منجنیق میں رکھ اس میں پھینک دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی کی کہ تو حضرت ابراہیمؑ پر ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی کا باعث بن جا، پس آپ آگ کے درمیان بیٹھ گئے وہ آپ کو ضرر نہ دیتی تھی۔ نمرود نے کہا جو شخص معبود بنائے اُسے چاہیے کہ وہ اُسے حضرت ابراہیم کے معبود کی طرح بنائے، پس حضرت لوطؑ بھی آپ کے ساتھ ایمان لائے اور حضرت لوطؑ آپ کے بھائی خاران بن تارخ کے بیٹے تھے۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ وہ بلادِ نمرود سے نکل کر ارضِ مقدسہ شام کی طرف چلے جائیں پس حضرت ابراہیم اور آپ کی بیوی سارہ جو آپ کے چچا خاران بن ناحور کی بیٹی تھی اور حضرت لوطؑ بن خاران وہاں مہاجر بن کر نکلے جہاں اللہ نے آپ کو حکم دیا تھا اور وہ ارضِ فلسطین میں اُترے اور آپ کا اور حضرت لوطؑ کا مال بکثرت ہو گیا۔ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت لوطؑ سے کہا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے مال و مویشی کو بڑھا دیا ہے، پس آپ ہم سے نقل مکانی کر کے سدوم اور عمورہ کے شہروں میں اس جگہ کے نزدیک اُترے جس میں حضرت ابراہیمؑ رہتے تھے پس جب حضرت لوطؑ سدوم اور عمورہ کے شہروں کی طرف گئے اور وہاں اُترے تو اس نواح کا بادشاہ آپ کے پاس آیا اور اس نے آپ سے جنگ کی اور آپ کا مال چھین لیا اور حضرت ابراہیم چلے گئے حتیٰ کہ آپ نے اس کے مال کو چھڑا لیا۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو مالی وسعت عطا فرمائی تو آپ نے کہا اے میرے رب میں مال کو کیا کروں میرا کوئی بیٹا نہیں ہے

Presented by www.ziaraat.com

پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی کہ میں تیرے بیٹوں کو کثرت بخشوں گا حتیٰ کہ وہ ستاروں کی تعداد کی مانند ہو جائیں گے۔

اور حضرت سارہؑ کی ایک لونڈی تھی جسے ہاجرہ کہا جاتا تھا، آپ نے اسے حضرت ابراہیمؑ کو بخش دیا آپ نے اس سے جماع کیا تو وہ حاملہ ہو گئی اور اس نے حضرت اسماعیلؑ کو جنم دیا اور ان دنوں حضرت ابراہیمؑ ۸۶ سال کے تھے اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا میں تیرے بیٹوں کو کثرت بخشوں گا اور ان میں بادشاہت قائم کروں گا جو زمانوں تک ان میں قائم رہے گی حتیٰ کہ کسی کو ان کی تعداد بھی معلوم نہ ہو گی۔

پس جب ہاجرہ نے بچہ جنا تو سارہ نے غیرت کھائی اور کہنے لگی اسے اور اس کے بیٹے کو مجھ سے دُور نکال دو تو آپ نے اسے نکال دیا اور حضرت اسماعیلؑ اس کے ساتھ تھے حتیٰ کہ آپ دونوں کو لے کر آئے اور انہیں بیت الحرام کے پاس اتارا اور ان سے علیحدہ ہو گئے ہاجرہؑ نے آپ سے کہا آپ ہمیں کس کے سہارے چھوڑے جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اس گھر کے رب کے سہارے پر، اور آپ نے کہا ـــــ اے اللہ میں نے اپنے بیٹے کو وادیِ غیر ذی زرع میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس آباد کر دیا ہے۔

اور ہاجرہؑ کے پاس جو پانی تھا وہ ختم ہو گیا اور حضرت اسماعیلؑ کو سخت پیاس لگی اور حضرت ہاجرہؑ پانی کی تلاش میں نکلی پھر صفا کی طرف گئی تو اس کے نزدیک اس نے ایک پرندے کو کھڑے دیکھا پھر واپس آ گئی کیا دیکھتی ہے کہ وہ پرندہ اپنے پاؤں سے زمین کھود رہا ہے پس پانی نکل آیا اور اس نے اسے جمع کر لیا تاکہ وہ ضائع نہ ہو جائے اور یہی وہ چاہ زمزم ہے۔

اور حضرت لوطؑ کی قوم نے گناہ کیے وہ لوگوں میں سے مردوں کے

Presented by www.ziaraat.com

پاس آتے تھے اور یہ واقعہ یوں ہے کہ ابلیس ملعون انہیں ایک امرد جوان کی صورت میں نظر آیا پھر اس نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس سے نکاح کریں پس انھوں نے اس بات کو پسند کیا حتیٰ کہ انھوں نے عورتوں سے نکاح کرنا ترک کر دیا اور مردوں سے نکاح کرنے کی طرف متوجہ ہو گئے ، حضرت لوط نے انہیں منع کیا مگر وہ باز نہ آئے اور احکام میں ظلم کرنے لگے حتیٰ کہ ظلم میں وہ ضرب المثل بن گئے اور لوگ کہنے لگے اُجور من حکم سدوم ۔سدوم کے فیصلے سے بھی زیادہ ظالم اور ان میں سے جب کوئی شخص کسی سے بڑائی کرتا اور وہ اُسے مارتا تو وہ اسے کہتا میں نے تجھ سے جو فعل کیا ہے اس کی اُجرت مجھے دو اور ان کے دو حاکم تھے جنہیں شقری اور شقرونی کہا جاتا تھا وہ دونوں ظالمانہ فیصلے کیا کرتے تھے ۔

اور جب حضرت لوطؑ کی قوم کی کارستانی اور ظلم بڑھ گیا تو اللہ تعالےٰ نے ان کی ہلاکت کے لیے فرشتے بھیجے اور وہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے اور آپ مہمانوں کی مہمان نوازی کیا کرتے تھے اور کھانا تیار کیا کرتے تھے پس جب وہ آپ کے پاس آئے تو آپ نے بھُنا ہوا بچھڑا ان کے قریب کیا اور جب آپ نے انہیں دیکھا کہ وہ نہیں کھاتے تو آپ نے ان کو نہ پہچانا پس انھوں نے آپ کو اپنا تعارف کرایا اور کہنے لگے ہم اس لبتی کے باشندوں کو ہلاک کرنے کے لیے تیرے رب کے پیامبر ہیں ان کی مراد سدوم بستی تھی جس میں حضرت لُوط کی قوم رہتی تھی ، حضرت ابراہیمؑ نے ان سے کہا ، اس میں حضرت لُوط بھی ہیں انھوں نے کہا جو لوگ اس میں موجود ہیں ہم انہیں خوب جانتے ہیں ہم بالضرور ان کو اور ان کے اہل کو نجات دیں گے مگر بیوی ان کی نہ بچ سکے گی ۔

اور حضرت ابراہیم کی بیوی سارہ کھڑی تھی ، وہ ان کی بات سے متعجب ہوئی تو انھوں نے اسے اسحٰق کی بشارت دی اس نے کہا کیا میں بچہ جنوں

Presented by www.ziaraat.com

گی حالانکہ میں بڑھیا ہوں اور میرا خاوند بہت بوڑھا ہے ؟ اور حضرت ابراہیمؑ ایک سو سال کے تھے اور وہ نوے سال کی تھی اور جب حضرت لوطؑ کے پاس آئے اور آپ کی بیوی نے انہیں دیکھا تو اس نے اپنی قوم کو اطلاع دے دی اور وہ حضرت لوطؑ کے پاس آئے اور کہنے لگے اپنے مہمانوں کو ہمارے سپرد کر دو، آپ نے فرمایا میرے مہمانوں کے بارے میں مجھے رسوا نہ کرو پس جب انہوں نے زیادتی کی تو جبریلؑ نے انہیں روک دیا اور انہیں اندھا کر دیا اور وہ آپ سے کہنے لگے ہم انہیں ہلاک کرنے والے ہیں آپ نے پوچھا کب، انہوں نے کہا، صبح کو آپ نے فرمایا تم انہیں صبح تک مہلت دیتے ہو؟ جبریلؑ نے کہا کیا صبح قریب نہیں ؟ پس جب سحر ہوئی تو جبریلؑ نے آپ سے کہا باہر نکل جائیے پھر اس نے ان پر بستی کو الٹ دیا اور بیان کیا جاتا ہے کہ ان پر آگ نازل ہوئی اور ان میں سے کوئی شخص نہ بچا اور حضرت لوطؑ کی بیوی بھی ان میں شامل تھی وہ مسخ ہو کر نمک بن گئی اور ان کی خبر دینے والا بھی نہ بچا۔

اور اللہ تعالٰے نے حضرت ابراہیمؑ کو اسحٰقؑ بن سارہ عطا فرمایا جس سے لوگ حیرت زدہ ہو گئے اور کہنے لگے ایک سو سالہ بوڑھا اور نوے سالہ بڑھیا، اسحاقؑ، حضرت ابراہیمؑ کے بہت مشابہ تھے۔

اور حضرت ابراہیمؑ ہر وقت حضرت اسماعیلؑ اور ان کی والدہ کی ملاقات کیا کرتے تھے اور حضرت اسماعیلؑ بالغ ہو کر مرد بن گئے پھر آپ نے جرہم کی ایک عورت سے نکاح کیا اور حضرت ابراہیمؑ نے ایک بار آپ کی ملاقات کی مگر آپ سے ملاقات نہ ہو سکی اور ان کی والدہ فوت ہو چکی تھیں، آپ نے ان کی بیوی سے گفتگو کی اور آپ کو اس کی عقل پسند نہ آئی اور آپ نے اس سے حضرت اسماعیلؑ کے متعلق دریافت کیا تو وہ کہنے لگی وہ گھاس میں ہیں آپ نے فرمایا جب وہ آئیں تو انہیں کہنا اپنے دروازے کی چوکھٹ تبدیل کر لیں

Presented by www.ziaraat.com

اور جب حضرت اسماعیلؑ اپنی گھاس سے واپس آئے تو آپ کی بیوی نے آپ سے کہا، یہاں ایک بوڑھا آیا تھا جو آپ کے بارے میں پوچھتا تھا حضرت اسماعیلؑ نے کہا اس نے تجھے کیا کہا ہے؟ اس نے جواب دیا اس نے مجھے کہا ہے کہ انہیں کہنا کہ وہ اپنے دروازے کی چوکھٹ تبدیل کرلیں آپ نے فرمایا تو آزاد ہے اور آپ نے اُسے طلاق دے دی اور الجیفاء بنت مضاض الجرھمیّة سے نکاح کرلیا تو حضرت ابراہیمؑ ایک سال بعد دوبارہ ان کے پاس آئے اور حضرت اسماعیل کے گھر پر کھڑے ہوگئے اور آپ نے انہیں موجود نہ پایا اور آپ نے ان کی بیوی کو دیکھا اور پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ وہ کہنے لگی خیریت سے ہیں آپ نے فرمایا ایسے ہی رہو آپ کا خاوند کہاں ہے؟ اس نے کہا وہ موجود نہیں ہیں اُتریئے، آپ نے فرمایا میرے لیے اُترنا ممکن نہیں ہے اس نے کہا اپنا سر مجھے دیجیے میں اُسے بوسہ دوں اور آپ نے ایسے ہی کیا اور فرمایا جب آپ کا خاوند آئے تو اُسے سلام کہنا اور اُسے یہ بھی کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو مضبوطی سے پکڑے رکھے اور جب آپ واپس چلے گئے تو حضرت اسماعیلؑ آگئے تو آپ کی بیوی نے حضرت ابراہیمؑ کا واقعہ بتایا تو آپ ان کے پاؤں کی جگہ پر گر کر اُسے چومنے لگے۔

پھر اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم کو حکم دیا کہ وہ کعبہ کو تعمیر کریں اور اس کی بنیادوں کو اُٹھائیں اور لوگوں میں حج کا اعلان کریں اور انہیں ان کے مناسک بتائیں، پس حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے بنیادیں بنائیں حتیٰ کہ حجر اسود کے مقام تک پہنچ گئے تو ابو قبیس نے حضرت ابراہیمؑ کو پکارا کہ آپ کے لیے میرے پاس ایک امانت ہے اور اس نے آپ کو حجر اسود عطا کیا اور آپ نے اُسے رکھا اور حضرت ابراہیمؑ نے لوگوں میں حج کا اعلان کیا اور یوم الترویہ کو جبریلؑ نے آپ سے کہا پانی سے سیراب ہو، پس اُسے الترویہ کا نام دیا گیا پھر آپ منیٰ آئے تو اس لیے آپ سے

کہا یہاں رات بسر کرو پھر آپ عرفات آئے اور وہاں آپ نے سفید پتھروں سے مسجد تعمیر کی پھر وہاں ظہر و عصر کی نماز پڑھائی پھر وہ آپ کو عرفات لے گیا اور آپ سے کہنے لگا یہ عرفات ہے اسے پہچان لو پس اس کا نام عرفات رکھا گیا۔

پھر وہ آپ کو عرفات سے واپس لایا اور جب آپ المازمین کے سامنے آئے تو اس نے آپ سے کہا قریب ہو ، سو اس کا نام مزدلفہ رکھا گیا۔ اور اس نے آپ سے کہا دو نمازوں کو جمع کر لو پس اس کا نام جمع رکھا گیا اور آپ المشعر کی طرف آئے تو آپ کو نیند آگئی تو اللہ نے آپ کو اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کا حکم دیا ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحٰق کے بارے میں روایت میں اختلاف ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل ہیں کیونکہ آپ ہی نے اس کا گھر بنایا اور حضرت اسحٰق شام میں تھے اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ذبیح حضرت اسحٰق ہیں اس لیے کہ آپ نے اسے اور اس کے ساتھ اس کی ماں کو بھی نکالا اور اس وقت وہ لڑکے تھے اور حضرت اسماعیل مرد تھے اور ان کے ہاں اولاد بھی تھی۔

اور دونوں کے بارے میں بکثرت روایات ہیں اور لوگوں کا بھی دونوں کے بارے میں اختلاف ہے اور جب حضرت ابراہیمؑ نے صبح کی تو منیٰ کی طرف گئے اور لڑکے سے کہا مجھے بیت اللہ کی زیارت کراؤ اور آپ نے اپنے بیٹے سے کہا مجھے اللہ تعالیٰ نے تجھے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے اس نے کہا اے میرے باپ جو آپ کو حکم دیا ہے اسے بجا لائیے سو آپ نے چھری پکڑی اور اسے جمرۃ العقبہ پر لٹایا اور اس کے نیچے گدھے کی دو پالیاں رکھیں پھر آپ نے اس کے حلق پر چھری رکھی اور اس کے چہرے کو اپنے سے پھیر دیا اور جبریلؑ نے چھری کو اُلٹ دیا اور حضرت ابراہیمؑ نے دیکھا کہ چھری اُلٹی ہوئی ہے آپ نے تین بار ایسے کیا پھر آواز دی گئی اے ابراہیمؑ

Presented by www.ziaraat.com

آپ نے خواب کو سچ کر دکھایا ہے۔

اور جبریلؑ نے لڑکے کو پکڑا اور ثبیر کی چوٹی سے مینڈھا اُترا اور اُسے آپ کے نیچے رکھ دیا اور آپ نے اُسے ذبح کر دیا، اہل کتاب کہتے ہیں کہ وہ حضرت اسحٰقؑ تھے اور آپ نے ان سے یہ فعل، شام میں امور تیہ کے جنگل میں کیا اور جب حضرت ابراہیمؑ اپنے حج سے فارغ ہوئے اور کوچ کرنا چاہا تو آپ نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو بیت الحرام کے پاس قیام کرنے کا حکم دیا نیز یہ کہ وہ لوگوں کے حج اور ان کے مناسک کے لیے تکبیر کہے اور آپ نے اُسے کہا بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کی تعداد کو بڑھانے والا اور اس کی نسل کو بارآور کرنے والا ہے اور اس کی اولاد کو خیر و برکت دینے والا ہے۔

اور حضرت سارہؓ شام کی طرف ان کی واپسی کے وقت وفات پا گئیں اور حضرت ابراہیمؑ نے قطورہ سے نکاح کیا اور اس نے آپ کے بہت سے بیٹوں کو جنم دیا اور وہ زمرن، یقشن، مدن، مدین، یشیاق اور شوح ہیں، اور حضرت ابراہیمؑ وفات پا گئے اور آپ کی وفات ۔ اراگست کو منگل کے روز ہوئی۔ اور آپ کی عمر ۱۹۵ سال تھی۔

اسحٰق بن ابراہیمؑ

اور جب حضرت ابراہیم شام میں وفات پا گئے تو آپ کے بعد حضرت اسحٰقؑ کھڑے ہوئے اور آپ نے رفقا بنت بتوئیل سے نکاح کیا اور اُسے حمل ہو گیا اور اس کا حمل بوجھل ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت اسحٰقؑ کی طرف وحی کی کہ میں اس کے پیٹ سے دو قومیں اور دو اُمتیں پیدا کرنے والا ہوں اور میں سب سے چھوٹے کو، سب سے بڑے سے بڑا بنا دوں گا۔

Presented by www.ziaraat.com

پس رفقاء نے عیصو اور یعقوب کو توأم جنم دیا اور عیصو پہلے نکلا اور یعقوب اس کے بعد نکلا اور اس کی ایڑی، عیصو کی ایڑی کے ساتھ تھی اور اُسے یعقوب کا نام دیا گیا۔

اور جس روز حضرت اسحٰق کے بیٹا ہوا آپ کی عمر ساٹھ سال تھی اور حضرت اسحٰقؑ، عیصو سے محبت کرتے تھے اور رفقا یعقوب سے محبت کرتی تھی اور حضرت اسحٰقؑ نے وادی جارریں رہائش اختیار کی اور آپ کی نظر کمزو ہو چکی تھی آپ نے اپنے بیٹے عیصو سے کہا، اپنی تلوار، کمان لو اور باہر جا کر میرے لیے شکار کرو کہ میں اُسے کھاؤں اور اپنے مرنے سے پہلے تجھے برکت دوں اور اس کی ماں رفقاء نے یہ بات سُن لی اور وہ یعقوب سے کہنے لگی اپنے باپ کے لیے کھانا تیار کر اور بھیڑوں کی طرف جا اور بکری کے دو یک سالہ بچے پکڑ کر کھانا پکا اور اُسے اپنے باپ کے پاس لے جا تاکہ تجھے برکت حاصل ہو اس نے کہا مجھے ان کی لعنت کا خوف ہے، وہ کہنے لگی اگر وہ تجھے لعنت کریں تو تیری لعنت مجھ پر ہو گی پس یعقوب گئے اور بکری کے دو یک سالہ بچے پکڑے اور انہیں ذبح کیا اور پکایا اور انہیں اپنے باپ کے پاس لے گئے۔

اور عیصو کے ہاتھوں پر بال تھے اسو یعقوب نے بکری کے دونوں بچوں کی کھال لے لی اور اُسے اپنے دونوں بازوؤں پر رکھا اور جب اس نے کھانے کو اپنے باپ کے نزدیک کیا تو اس نے کہا آواز تو یعقوب کی ہے اور ہاتھ عیصو کے ہیں پھر اس نے اُسے برکت دی اور اس کے لیے دُعا کی اور اُسے کہا کہ تو اپنے بھائیوں کا سردار ہو جا۔

اور عیصو اپنا شکار لے کر آیا تو حضرت اسحٰقؑ نے اُسے کہا مجھے کس نے کھانا پیش کیا ہے، میں نے اُسے برکت دی ہے اور وہ مبارک ہو گا اس نے کہا میرے بھائی یعقوب نے مجھ سے دھوکا کیا ہے حضرت

Presented by www.ziaraat.com

اسحٰق نے اُسے کہا میں نے اُسے تجھ پر اور اس کے بھائیوں پر سردار مقرر کیا ہے پھر آپ نے اُسے دُعا دی اور فرمایا تو بلند زمین پر اُترے گا۔

اور حضرت اسحٰقؑ نے یعقوب کو حران کی طرف جانے کا حکم دیا اور وہ حضرت ابراہیم کے بھائی لابان بن بتوئیل بن ناحور کے پاس رہے گا اور حضرت اسحٰق کو عیصو کے بارے میں ڈر پیدا ہوا اور آپ نے اُسے حکم دیا کہ وہ کنعانیوں کی عورتوں سے نکاح نہ کرے پس وہ اپنے ماموں لابان کے پاس حران چلا گیا اور حضرت اسحاق کی عمر ۱۸۵ سال تھی۔

یعقوبؑ بن اسحٰقؑ

پھر حضرت اسحٰق نے یعقوب سے کہا ، اللہ تعالیٰ نے تجھے نبی بنایا ہے اور تیرے بیٹوں کو انبیاء بنایا ہے اور مجھے خیر و برکت دی ہے اور آپ نے اُسے الفدان کی طرف روانگی کا حکم دیا اور یہ شام میں ایک جگہ ہے پس وہ الفدان کی طرف روانہ ہو گیا۔ اور جب وہ اس میں داخل ہوا تو اس نے ایک عورت کو دیکھا جس کے ساتھ کنوئیں پر بکریاں تھیں اور وہ اپنی بکریوں کو پانی پلانا چاہتی تھی اور کنوئیں کے سر پر ایک پتھر تھا جسے متعدد اشخاص اُٹھا سکتے تھے اس نے اس عورت سے پوچھا وہ کون ہے ؟ اس نے کہا میں دختر لابان ہوں اور لابان حضرت یعقوب کا ماموں تھا اور یعقوب نے پتھر کو ہٹا دیا اور اس کی بکریوں کو پانی پلا دیا اور اپنے ماموں کے پاس چلا گیا تو اس نے اس سے اس کا نکاح کر دیا ، یعقوب نے کہا کہ میرے لیے تو اس کی بہن راحیل تھی اس نے کہا یہ سب سے بڑی ہے اور میں راحیل کے ساتھ بھی تیرا نکاح کر دوں گا پس اس نے ان دونوں سے نکاح کیا۔

Presented by www.ziaraat.com

اور وہ پہلے لیاؔ کو لایا اور اس نے روبیل، شمعون، لاوی، یہوذا، یشاجر زبلون اور ایک لونڈی کو جنم دیا جسے دینا کہا جاتا ہے پھر اس کے ماموں نے اپنی دوسری بیٹی کا بھی اس سے نکاح کر دیا اور وہ راحیل تھی اور اس نے بچہ جننے میں دیر کر دی حتیٰ کہ اسے یہ بات گراں گزری پھر اللہ تعالیٰ نے اُسے یوسف اور بنیامین عطا فرمائے۔

اور یعقوب نے لیا کی لونڈی زلفا سے جماع کیا اور اس نے اس سے کاذ، آشر اور نفتالی کو جنم دیا اور اس نے راحیل کی چھوکری سے جماع کیا اور اس نے دان کو جنم دیا اور کچھ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یعقوب نے لیاؔ سے قبل راحیل سے نکاح کیا ہے اور اہل کتاب کا قول ہے کہ آپ نے ایک ہی وقت میں دونوں سے نکاح کیا ہے پس راحیل فوت ہوگئی اور لیا باقی رہ گئی۔

اور حضرت یوسف، حضرت یعقوب کو سب بیٹوں سے محبوب تر تھے کیونکہ آپ سب سے خوبرو تھے اور آپ کی ماں بھی آپ کو اپنی سب بیویوں سے محبوب تر تھی، پس اس کے باعث آپ کے بھائیوں نے آپ سے حسد کیا اور انھوں نے اُسے ان کے ساتھ نکال دیا اور ان کے واقعہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب عزیز میں بیان کیا ہے حتیٰ کہ آپ کو فروخت کیا گیا اور غلام بنائے گئے اور چالیس سال اپنے باپ سے غائب رہے پھر اللہ نے آپ کو ان کے پاس واپس کیا اور انہیں حضرت یوسف کو مصر میں اکٹھا کر دیا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے۔

اور مصر میں حضرت یوسفؑ کے ہاں متعدد لڑکے پیدا ہوئے اور حضرت یعقوبؑ نے ۱۷ سال مصر میں قیام کیا اور جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے بیٹے یوسف کو وصیت کی کہ وہ آپ کو

Presented by www.ziaraat.com

مصر میں دفن نہ کریں اور آپ نے ۱۴۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

پسرانِ یعقوب

حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹے تھے، روبیل، شمعون، لاوی، یہوذا، یشاجر، زلولون، یوسف، بنیامین، کاذ، آشر، دان، نفتالی، یہ پسران یعقوبؑ ہیں اور یہی بنی اسرائیل ہیں اور یہی اسباط ہیں۔

اور روبیل کے بیٹے، خنوج، فلو، حصران اور کرمی ہیں۔

اور شمعون کے بیٹے، نموئیل، یابین اور شاودل ہیں۔

اور لاوی کے بیٹے، جرشون، قہث اور مراری ہیں۔

اور یہوذا کے بیٹے، عار، اذنان، شیلا، فارص اور زارح ہیں۔

اور یشاجر کے بیٹے، تولع، فوّا، یوب اور شمرون ہیں۔

اور آشر کے بیٹے، یمنا، اشوا، اشوی، بریعا اور سارخ ہیں۔

اور زلولون کے بیٹے، سارد، ایلون اور یحلائیل ہیں۔

اور حضرت یوسفؑ کے بیٹے افرائیم اور منشا مصر میں تھے۔

اور بنیامین کے بیٹے، بالع، بحر، اشیال، نعمان، اوخی، فعیم، حنیم اور ارد ہیں۔

اور کاذ کے بیٹے، صفیان، شوفی، اصبون، عاری اور ارودی اور ارایلی ہیں۔

اور نفتالی کے بیٹے، یحصیل، غونی، یصر اور شالیم ہیں۔

یہ پسرانِ یعقوب ہیں اور اس کے بیٹوں کے بیٹے ہیں جو مصر میں حضرت یوسفؑ کے پاس حضرت یوسفؑ کے دونوں بیٹوں کے ساتھ اکٹھے ہوئے جو مصر میں پیدا ہوئے تھے اور آپ نے انہیں زمین دی

Presented by www.ziaraat.com

اور فرمایا کاشتکاری کرو اور جو پیدا ہو اس کا خمس فرعون کے لیے ہوگا۔

اور جب حضرت یعقوب کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے بیٹوں اور پوتوں کو جمع کیا اور انہیں برکت دی اور انہیں دعا دی اور ان میں سے ہر ایک سے بات کی اور حضرت یوسف کو اپنی تلوار اور کمان عطا فرمائی۔

اور حضرت یوسفؑ نے اپنے دونوں بیٹوں منشا اور افرائیم کو آپ کے نزدیک کیا اور منشا کو آپ کے دائیں اور افرائیم کو آپ کے بائیں کیا اس لیے کہ منشاء بڑا تھا پس آپ نے اپنا دایاں ہاتھ افرائیم پر رکھ دیا اور حضرت یوسفؑ کو وصیت کی کہ وہ آپ کو اٹھا کر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسحٰقؑ کی قبر کے پہلو میں دفن کریں۔

اور جب حضرت یعقوبؑ وفات پا گئے تو وہ ستر دن آپ پر روتے رہے پھر حضرت یوسفؑ نے آپ کو اٹھایا اور آپ کے ساتھ مصری جوانوں کو نکالا اور آپ کو ارضِ فلسطین کی طرف لے گئے اور آپ کو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسحٰقؑ کی قبر کے پہلو میں دفن کر دیا۔

اور جب وہ حضرت یعقوبؑ کے دفن سے فارغ ہوئے تو آپ نے اپنے بھائیوں سے فرمایا میرے ساتھ سرزمین مصر کی طرف واپس چلو تو وہ آپ سے کہنے لگے، آپ کے باپ یعقوبؑ نے آپ کو ہماری خطا کے معاف کرنے کی وصیت کی ہے آپ نے فرمایا مجھ سے خوف نہ کھاؤ میں اللہ سے ڈرتا ہوں پس ان کے دل مطمئن ہو گئے اور وہ سرزمین مصر کی طرف واپس آ گئے اور وہیں قیام پذیر ہو گئے۔

اور حضرت یوسفؑ مصر میں مدت تک زندہ رہے پھر آپ کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو آپ نے بنی اسرائیل کو جمع کیا اور فرمایا، کچھ عرصے کے بعد تمہیں مصر سے نکال دیا جائے گا اور یہ اس وقت ہوگا جب اللہ تعالےٰ، لادی بن یعقوبؑ کی اولاد میں سے موسیٰ بن عمران نام ایک شخص کو مبعوث

Presented by www.ziaraat.com

فرمائے گا اور عنقریب اللہ تعالیٰ تم کو یاد کرے گا اور تمہیں رفعت بخشے گا پس تم میرے بدن کو اس زمین سے نکالنا اور میرے آباء کی قبور کے پاس مجھے دفن کر دینا۔

اور حضرت یوسفؑ نے ۱۱۰ سال کی عمر میں وفات پائی اور آپ کو ایک حجری تابوت میں رکھا گیا اور اُسے نیل میں رکھا گیا۔ اور اس زمانے میں حضرت ایوب نبی ابن اُموص بن تارح بن رعوئیل بن عیصو بن اسحٰق بن ابراہیم بھی موجود تھے۔ اور وہ بہت مال دار تھے پس اللہ تعالیٰ نے ان کی ایک خطا سے ابتلا میں ڈالا اور انہوں نے اللہ کا شکر کیا اور صبر کیا پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے مصیبت کو دور کر دیا اور ان کے مال کو انہیں واپس کر دیا اور انہیں دو چند دیا۔

سہیل سکینہ

موسیٰؑ بن عمران

الطیف آباد یونٹ نمبر ۸ - ۵۹

اور حضرت موسیٰ بن عمران بن قہث بن لاوی بن یعقوب، سرکش فرعون ولید بن مصعب کے زمانے میں مصر میں پیدا ہوئے اور بیان کیا جاتا ہے کہ اس کا نام ظلمی تھا اور بنی اسرائیل اس وقت مصر میں حضرت یوسفؑ کے زمانے سے غلامی کی حالت میں تھے۔

اور فرعون کے ساحروں اور کاہنوں نے اسے کہا کہ اس وقت بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیری بادشاہت کو خراب کر دے گا اور اس کے ذریعے تیری ہلاکت ہوگی اور فرعون نے طویل زمانے تک سلامتی کے ساتھ مصر پر حکومت کی تھی حتیٰ کہ اس نے کہا کہ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں پس فرعون کے حکم سے بنی اسرائیل کی تمام حاملہ عورتوں پر محافظ مقرر کر دیے گئے اور ان میں سے جو عورت بچہ جنتی تھی اس کے بچے کو

Presented by www.ziaraat.com

قتل کر دیا جاتا تھا اور جب حضرت موسیٰ کی ماں کو درد زہ آیا تو دایہ نے اسے کہا میں تجھ پر پردہ ڈالوں گی اور جب اس نے محافظوں سے کہا کہ اس کے اندر سے صرف خون نکلا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی ماں کی طرف وحی کی کہ ایک تابوت بنا پھر اسے اس میں رکھ دے اور اسے رات کو نکال کر نیل مصر میں پھینک دے تو اس نے ایسے ہی کیا اور ہوا نے اسے دھکیل کر ساحل پہ پھینک دیا اور اسے فرعون کی بیوی نے دیکھ لیا اس نے اس کے نزدیک آکر اسے پکڑ لیا اور جب اس نے تابوت کو کھولا اور حضرت موسیٰ کو دیکھا تو اس کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہو گئی اور اس نے فرعون سے کہا ہم اسے بیٹا بنا لیں گے اور اس نے اس کے لیے دودھ پلانے والی کو تلاش کیا اور آپ نے دودھ پلانے والیوں کا دودھ نہ پیا حتیٰ کہ آپ کی ماں آ گئی اور آپ نے اس کا دودھ پیا اور آپ خوبصورت جوان بنے اور بہت جلدی بالغ ہو گئے جتنے وقت میں بچے بالغ نہیں ہوتے۔

اور حضرت یوسفؑ نے بنی اسرائیل سے فرمایا تھا کہ تم مسلسل عذاب میں رہو گے حتیٰ کہ لاوی بن یعقوب کی اولاد میں سے ایک گھنگھریالے بالوں والا جوان آئے گا جسے موسیٰ بن عمران کہا جائے گا اور جب بنی اسرائیل کا معاملہ طویل ہو گیا تو انھوں نے چیخ پکار کی اور اپنے ایک شیخ کے پاس آئے تو اس نے انہیں کہا گویا تم اس عذاب میں ہو اسی دوران میں اچانک حضرت موسیٰؑ نے انہیں دیکھا پس جب شیخ نے آپ کو دیکھا تو اس نے آپ کو علامت سے پہچان لیا اور اس نے آپ سے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ آپ نے کہا موسیٰ، اس نے پوچھا کس کے بیٹے ہو؟ آپ نے کہا عمران کا بیٹا ہوں، پس وہ اور سب لوگ کھڑے ہو گئے اور انھوں نے آپ کے ہاتھ پاؤں کو بوسہ دیا اور آپ نے انھیں اپنا مددگار بنا لیا۔

Presented by www.ziaraat.com

اور ایک روز آپ مصر کے ایک شہر میں داخل ہوئے تو اچانک آپ نے دیکھا کہ آپ کے پیروکاروں میں سے ایک شخص آلِ فرعون کے ایک شخص سے جھگڑ رہا ہے۔ موسےٰ علیہ السلام نے اُسے مُکا مارا اور اُسے قتل کردیا اور فرعون اور آلِ فرعون آپ کے بارے میں چوکنے ہوگئے اور اُنھوں نے آپ کو قتل کرنا چاہا اور جب آپ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ اکیلے ہی سیدھے باہر نکل گئے حتیٰ کہ مدین کی طرف روانہ ہوگئے اور آپ نے اپنے آپ کو حضرت شعیب بن نویب بن عیا بن مدین بن ابراہیم کا اس شرط پہ مزدور بنا دیا کہ وہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح آپ سے کر دیں۔

اور جب موسیٰ علیہ السلام نے وہ مدت پوری کرلی تو اپنی بیوی کو لے کر بیت المقدس روانہ ہوگئے جیساکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے واقعہ کو اپنی کتاب عزیز میں بیان کیا ہے، اسی دوران میں کہ حضرت موسیٰ اپنے راستے پر چلتے جارہے تھے آپ نے آگ دیکھی اور اس کی طرف چل پڑے اور اپنے اہل کو پیچھے چھوڑ دیا اور جب آپ اس کے نزدیک ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک درخت نیچے سے اوپر تک آگ سے بھڑک رہا ہے پس جب آپ اس کے نزدیک ہوئے تو آپ کا دل ہچکچایا اور ڈرا اور اس کا خوف بڑھ گیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو پکارا اے موسیٰ آگے بڑھ اور خوف نہ کھا تو پُرامن لوگوں میں سے ہے تو آپ کا خوف دُور ہوگیا۔

اور اس نے آپ کو اپنا عصا پھینکنے کا حکم دیا تو آپ نے اُسے پھینک دیا، کیا دیکھتے ہیں کہ وہ تیزی کی طرح سانپ بن گیا ہے، سو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُسے پکڑنے کا حکم دیا تو وہ عصا بن گیا۔

اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو فرعون کی طرف بھیجا اور حکم دیا کہ آپ اس کے پاس جائیں اور اُسے اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دیں، حضرت

Presented by www.ziaraat.com

موسیٰ کے دل میں یہ بڑی بات بن گئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تجھے اپنے بندوں میں سے ایک بندے کی طرف جانے کا حکم دیتا ہوں جس نے میری نعمت کی ناشکری کی ہے اور میری تدبیر سے بے خوف ہوگیا ہے اور اس نے خیال کیا ہے کہ وہ مجھے جانتا ہی نہیں ہے اور میں اپنی عزت کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر وہ عدل و حجت نہ ہوتی جسے میں نے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان رکھا ہے تو میں اُسے جبار کی گرفت کی طرح پکڑتا جس کے غضب سے زمین و آسمان غضب میں آجاتے ہیں آپ نے کہا اے اللہ میرے بازو کو میرے بھائی ہارون کے ذریعے مضبوط کر اور میں نے ان کا ایک آدمی قتل کیا ہے مجھے خدشہ ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے ، اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا میں نے ایسے ہی کر دیا ہے تم اور تمہارا بھائی میرے نشانات کے ساتھ جاؤ اور بنی اسرائیل کو نکالو یہ میرا وقت ان کو غلامی سے نکالنے کا ہے پس حضرت موسےٰ نے اپنی بیوی کو اس کے باپ کے پاس واپس بھیج دیا اور آپ اور آپ کا بھائی ہارون ، فرعون کے پاس گئے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دے کر بھیجا تھا اُسے بتایا اور آپ نے بنی اسرائیل کو آگاہ کیا تو ان کو بہت خوشی ہوئی اور انہیں معلوم ہوگیا کہ حضرت یوسف نے ان سے دُرست کہا تھا۔

پھر وہ فرعون کے دروازے کی طرف گئے ، اور آپ اُون کا کوٹ پہنے ہوئے تھے اور آپ کی کمر میں چھال کی رسی تھی اور ہاتھ میں عصا تھا ، آپ کو داخل ہونے سے روک دیا گیا تو آپ نے عصا دروازے پر مارا اور دروازے کھل گئے پھر آپ اندر داخل ہوئے اور فرعون سے کہا میں رب العالمین کا رسول ہوں اس نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ تم اس پر ایمان لاؤ اور بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیجو ، فرعون نے اسے بڑی بات سمجھا اور اس نے آپ سے کہا کوئی نشان لاؤ جس سے

Presented by www.ziaraat.com

ہم آپ کے صدق کو معلوم کریں، آپ نے اپنا عصا پھینکا تو وہ ایک عظیم اژدہا بن گیا جس نے اپنا منہ کھولا ہوا تھا اور وہ فرعون کی طرف لپکا تو اس نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ وہ اسے اس سے ایک طرف کر دیں پھر آپ نے اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالا اور اسے برص کی بیماری کے بغیر سفید حالت میں باہر نکالا۔

اور فرعون نے آپ کی تصدیق کرنی چاہی تو ہامان نے اس سے کہا اے بادشاہ کیا آپ کے غلاموں میں کوئی ایسا شخص نہیں جو اس کی مانند کام کر سکے؟ سو اس نے تمام ممالک سے ساحروں کو بلایا اور انہیں حضرت موسیٰ کے واقعہ کی اطلاع دی گئی اور وہ ایک وقت تک قیام کر کے گائے کے چمڑوں کی کھوکھلی رسیاں اور کھوکھلے عصا بناتے رہے اور انہیں مزین کرتے رہے اور ان میں پارہ ڈالتے رہے پھر انہوں نے ان جگہوں کو گرم کیا جن میں انہوں نے رسیوں اور ڈنڈوں کو پھینکنا چاہا پھر فرعون بیٹھ گیا اور اس نے آپ کو بلایا اور ساحروں نے اپنی رسیاں اور اپنے عصا پھینکے اور جب پارہ گرم ہو گیا تو وہ حرکت کرنے لگا اور رسیاں اور عصا چلنے لگے اور حضرت موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا اور وہ ان سب کو کھا گیا حتیٰ کہ کوئی چیز بھی باقی نہ رہی اور ساحر رک گئے اور فرعون نے ان میں سے کچھ کو قتل کر دیا۔

اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو نشانات کے ساتھ فرعون کے ساتھ بھیجا۔ عصا، پھر اس ہاتھ کے ساتھ جو آپ کے گریبان سے سفید ہو کر نکلا پھر ٹڈیوں، جوؤں، مینڈکوں، خون اور پیلو ٹھوں کی موت کے ساتھ، اور جب مسلسل یہ عذاب ان پر آیا تو فرعون نے آپ سے کہا اگر آپ اس عذاب کو ہم سے دور کر دیں ہم ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیج دیں گے، سو اللہ تعالیٰ نے ان سے عذاب دور کر دیا اور وہ ایمان نہ لائے۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل کو نکال

Presented by www.ziaraat.com

لے جائے اور جب انہوں نے خروج کا ارادہ کیا تو آپ نے اپنے ساتھ لے جانے کے لیے حضرت یوسف بن یعقوب کے جسم کا مطالبہ کیا جیسا کہ حضرت یوسف نے بنی اسرائیل کو وصیت کی تھی پس شارح بنت آشر بن یعقوب آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی آپ میری زندگی کی ضمانت دیں تاکہ میں آپ کو اس کے متعلق بتاؤں؟ آپ نے اُسے اُس کی ضمانت دی تو وہ آپ کو نیل کے ایک مقام پر لے گئی اور آپ سے کہنے لگی وہ اس جگہ پر ہے پس حضرت موسیٰ نے سونے کے چار پترے لیے اور ایک میں گدھ کی شکل بنائی اور دوسرے میں درندے کی اور تیسرے میں انسان کی اور چوتھے میں بیل کی، اور ہر پترے میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم لکھا اور انہیں پانی میں پھینک دیا، پس وہ حجری تابوت جس میں حضرت یوسف کا جسم تھا تیر پڑا اور حضرت موسیٰ کے ہاتھ میں ایک پترا باقی رہ گیا جس میں بیل کی شکل تھی آپ نے وہ شارح بنت آشر کو دے دیا اور تابوت کو اٹھا لیا۔

اور حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے ساتھ واپس لوٹے اور وہ چھ لاکھ بالغ انسان تھے اور فرعون اور اس کی افواج نے آپ کا تعاقب کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کو غرق کر دیا اور وہ ایک کروڑ گھڑ سوار تھے اور بعض کا قول ہے کہ جبریل اُترے اور فرعون اور اس کے اصحاب ان کے پیچھے داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے اور جونہی جبریل اُترے فرعون کے ایک گھوڑے نے بھی خوف نہ کھایا اور جبریل کے نیچے ایک بچھیرا تھا اور فرعون کے نیچے ایک طویل دُم گھوڑا تھا پس جبریل دریا میں داخل ہو گئے۔ اور فرعون کے گھوڑے نے جبریل کے بچھیرے کی طرف دیکھا اور وہ اس کے پیچھے دریا میں داخل ہو گیا اور اس کے اصحاب نے اس کی پیروی کی اور وہ سب کے سب غرق ہو گئے یعنی فرعون اور اس کے سب اصحاب اور سمندر ان پر بند ہو گیا اور حضرت موسیٰ التیہ کی طرف چلے گئے۔

Presented by www.ziaraat.com

اور بنی اسرائیل اُسے برانگیختہ کرنے لگے تاکہ وہ ارضِ مقدس میں داخل ہو جائے سو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ وہ زمین ان پر چالیس سال تک حرام کر دی گئی ہے پس وہ التیہ میں قیام پذیر ہو گئے اور انہیں سخت پیاس لگی تو اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ وہ اپنے عصا کو پتھر پہ ماریں اور حضرت موسیٰ غضبناک ہو کر کھڑے ہوئے اور پتھر کو مارا اور اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے ہر قبیلے کے لیے چشمہ تھا جس سے وہ پانی پیتے تھے اور اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ تو نے میری تقدیس کرنے سے پہلے پتھر کو مارا ہے اور میرا نام نہیں لیا اور تو بھی التیہ سے باہر نہ نکلنا اور اس نے آپ کو حکم دیا کہ وہ اس میں قبۃ الزمانؒ لگائیں اور اس میں ہیکل بنائیں اور ہیکل میں تابوت سکینہ رکھیں اور حضرت ہارون اس ہیکل کے کاہن ہوں گے جس میں ان کے سوا کوئی دوسرا شخص داخل نہ ہوگا پس آپ نے بنی اسرائیل کی عورتوں کا کاتا ہوا سوت جمع کیا اور اُسے بُنا گیا اور آپ نے زیورات کو جمع کیا اور ایک خیمہ بنایا جس کا طول ایک سو ہاتھ تھا اور اس کے سامنے ہیکل تھا اور ہیکل کے سامنے تابوت سکینہ تھا۔

اور آپ نے مصر سے اپنے خروج کے دوسرے سال یہ کام کیا اور اس میں سونے کا ایک دسترخوان رکھا اور خیمے کے لیے سونے کی گھنٹیاں بنائیں اور خیمے میں جواہرات ٹانکے اور اس میں دھونی دینے کے لیے ایک سونے کی انگیٹھی بنائی اور اس میں سونے کا ایک مینار بنایا جس میں جواہرات ٹنکے ہوئے تھے اور حضرت ہارونؑ واحد شخص تھے جو خیمے

لہ قبۃ الزمان، یہود کے نزدیک ایک خیمہ ہے جس میں وہ تابوتِ عہد پوشیدہ کرتے تھے (مترجم)

Presented by www.ziaraat.com

میں داخل ہوتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی تقدیس کرتے تھے اور حضرت موسیٰ پردے میں تھے اور باقی ماندہ بنی اسرائیل خیمے میں تھے۔

اور ایک بدلی خیمے کو ڈھانکے رہتی تھی اور اس سے ہٹتی نہ تھی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنی قربانیاں دیں اور اس نے حضرت موسیٰ سے کہا، بنی اسرائیل سے کہہ دیجیے کہ وہ اس گائے بکری کی قربانی دیں جو عیوب سے پاک ہو اور قربانی کی چربی مذبح پر رکھ دیں اور اسی طرح اس پر خون چھڑکیں اور جو قربانی ہو وہ خاص طور پر بنی اسرائیل کے لیے حلال ہوگی اور دوسروں پر حرام ہوگی اور ان میں سے جو شخص گناہ کرے وہ مذبح کے پاس گائے یا بکری یا کبوتر کے دو بچوں کے برابر قربانی کرے۔

سو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ وہ دس آیات کو زمرد کی دو تختیوں پر لکھیں اور آپ نے امر الٰہی کے مطابق انہیں لکھا اور وہ دس آیات یہ ہیں:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا — میں وہ رب ہوں جس نے تجھے غلامی کے گھر سے نکالا ہے اور میرے سوا تیرا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے اور آسمان کے اُوپر اور زمین کے نیچے تو کوئی مجھ سے مشابہت رکھنے والی تصویر اور بُت نہ بنانا اور نہ اُسے سجدہ کرنا اور نہ اس کی پرستش کرنا، اس لیے کہ میں رب اور غالب بادشاہ ہوں جو آباء کے قرضے بیٹوں کی طرف سے ادا کرنے والا ہوں تہائی چوتھائی پر مجھ سے بغض رکھنے والے یہ میری علامت ہوگی اور میں اپنے محبت کے لیے نعمتوں کو تیار کروں گا اور میری وصیت کو یاد کرنے والا میرے کروڑوں محبوں اور میری وصیت کے یاد کرنے والوں میں سے ہوگا۔

اللہ کے نام کی جھوٹی قسم نہ کھانا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نام کی جھوٹی قسم کھانے والے کو پاک نہیں کرتا اور سبت کے دن کے دن کو

Presented by www.ziaraat.com

یاد کرنا کہ تو اُسے پاک کرے اور چھ دن کام کر اور اپنے سب کاموں میں وسعت اختیار کر اور ساتواں دن رب کا سبت ہے جو تیرا معبود ہے اس میں تو اور تیرا بیٹا اور تیری بیٹی اور تیرا غلام اور تیری لونڈی اور تیرے اونٹ اور تیرے بہائم اور تیری بستی میں ٹھہرنے والا کام نہ کریں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان اور ستاروں اور جو کچھ آسمان میں ہے اُسے چھ دنوں میں پیدا کیا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ساتویں دن کو برکت دی ہے اور اسے پاک کیا ہے اور اپنے ماں باپ کی عزت کرنا کہ اس زمین میں تیری زندگی لمبی ہو جو تیرے معبود رب نے تجھے دی ہے اور قتل نہ کر اور زنا نہ کر اور چوری نہ کر، اور اپنے ساتھی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دے اور اپنے دوست کے گھر اور اپنے دوست کی بیوی اور اس کے غلام اور اس کی لونڈی اور اس کے بیل اور اس کے گدھے کی خواہش نہ کر اور نہ اپنے دوست کے مال میں سے کسی چیز کی خواہش کر۔

اور حضرت موسیٰ طورِ سینا پہ چڑھے اور چالیس روز قیام کیا اور تورات کو لکھا اور بنی اسرائیل نے اسے تاخیر خیال کیا اور انہوں نے حضرت ہارونؑ سے کہا، حضرت موسیٰ چلے گئے ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ وہ واپس نہیں آئیں گے پھر وہ اپنی عورتوں کے زیورات کی طرف گئے اور انھوں نے ان سے کھوکھلا بچھڑا بنایا اور ہوا اس میں داخل ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا بنی اسرائیل نے بچھڑا بنا لیا ہے اور مجھے چھوڑ کر اس کی عبادت کی ہے مجھے انہیں ہلاک کرنے دو سو حضرت موسیٰ نے ان کے لیے دُعا کی اور عرض کی اے میرے رب ان میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسحٰقؑ اور حضرت یعقوبؑ کا خیال رکھنا اور اہلِ مصر کو ان کی مصیبت پہ خوش نہ کرنا۔

اور چالیس دن کے بعد حضرت موسیٰ پہاڑ سے اُترے اور جب آپ نے بچھڑے کو دیکھا اور انہیں اس پر جھکے دیکھا تو آپ کو بہت غصہ آیا اور

Presented by www.ziaraat.com

آپ نے الواح کو پھینک دیا اور انہیں توڑ دیا اور اپنے بھائی حضرت ہارونؑ کا سر پکڑ لیا اور آپ نے بچھڑے کو ڈکارتے دیکھا تو آپ نے اُسے توڑ دیا اور پیس کر اُسے مٹی کی طرح بنا دیا اور اُسے پانی میں اڑا دیا اور آپ نے بنی لاوی سے فرمایا، اپنی تلواریں سونت لو اور بچھڑے کے جن پجاریوں پر تم قابو پاؤ انہیں قتل کر دو، اور بنی لاوی نے اپنی تلواریں سونت لیں اور ایک گھنٹے میں بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے انھیں فرمایا جنھوں نے میرے سوا معبود بنایا ہے انھیں تباہ و برباد کر دو۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل کا شمار کریں اور ہر قبیلے پر ایک کریم اور فاضل شخص کو مقرر کریں اور ان میں سے بیس سے ساٹھ سال تک کے لوگوں کی تعداد چھ لاکھ تین ہزار پانچسو پچپن تھی جو ہتھیار اُٹھا سکتے تھے اور آپ نے خروج مصر سے دو سال کے بعد ان کا شمار کیا اور بنی یہوذا کا سردار نحشون بن عمیناداب تھا اور آپ کے قبیلے کے جو لوگ آپ کے ساتھ تھے ان کی تعداد ۷۴ ہزار چھ سو اشخاص تھی۔

اور بنی یشاجر کا سردار، نثنیل بن صوعر تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۵۴ ہزار چار سو اشخاص تھی۔

اور زبلون کے قبیلے کا سردار الیاب بن حیلون تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۵۷ ہزار چار سو اشخاص تھی۔

اور بنی روبیل کے قبیلے کا سردار، الیصور بن شدیا ور تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۴۷ ہزار پانچ سو اشخاص تھی۔

اور بنی شمعون کا سردار، شلومیال بن صوری شذای تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۵۹ ہزار تین سو اشخاص تھی۔

اور بنی کاذ کا سردار، السیف بن دعوال تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۴۵ ہزار چھ سو پچاس اشخاص تھی۔

Presented by www.ziaraat.com

اور بنی افرائیم کا سردار، الیشمع بن عمیہود تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۴۰ ہزار پانچ سو اشخاص تھی۔

اور بنی منشا کا سردار جملیال بن فدا صور تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۳۲ ہزار دو سو اشخاص تھی۔

اور بنی بنیامین کا سردار، ابیدان بن جدعونی تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۶۵ ہزار چار سو اشخاص تھی۔

اور بنی دان کا سردار، اخیعازر بن عمیشدای تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۳۲ ہزار سات سو اشخاص تھی۔

اور بنی آشیر کا سردار فجیعال بن عشرن تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۴۰ ہزار پانچ سو اشخاص تھی۔

اور نفتالی کے قبیلے کا سردار، اخیرع بن عینان تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۵۳ ہزار چار سو اشخاص تھی۔

اور بنو لاوی، قبۃ الزمان کے خادم اور محافظ تھے وہ ان کے ساتھ داخل نہ ہوئے اور وہ کرامت و پاکیزگی اور قبۃ الزمان کی خدمت اور صفائی سے مخصوص تھے، یہ بنی اسرائیل کی تعداد ہے اور ان کے ہر قبیلے اور آپ کے ساتھ جو قبائل تھے ان کے سردار کا نام ہے جیسا کہ توراۃ کی چوتھی کتاب میں بیان ہوا ہے۔

اور اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل کے قبائل کے سرداروں سے کہیں کہ ان میں سے ہر بڑا شخص قربانی دے اور ان میں سے ہر شخص کی قربانی، چاندی کا ایک سو تیس مثقال کا پیالہ اور ستر مثقال چاندی کی چھلنی اور پیالہ بھر تیل سے گندھا ہوا میدہ اور دس مثقال سونے کی خوشبو سے بھرپور شیشی اور بیل اور مینڈھا اور ایک سال کا بکری کا بچہ اور یک سالہ بھیڑ کا بچہ ہوگی اور پوری قربانی، دو بیل، پانچ مینڈھے، پانچ بکری کے بہوٹھے

Presented by www.ziaraat.com

بچے اور بالغ پانچ یک سالہ بچے کی ہو گی۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل سے کہیں کہ وہ زرد رنگ کی بے عیب صحیح سالم گائے ذبح کریں پھر اس کا خون لے کر قبۃ الزمان کی رسیوں پر چھڑک دیں پھر اُسے اور اس کے چمڑے کو جلا دیں پھر ایک دوسرا شخص آئے اور وہ راکھ کو جمع کرے اور اُسے ایک جگہ رکھ دے پس جب کوئی شخص پاک ہونا چاہے تو وہ اس میں سے کچھ راکھ پانی میں ڈال دے تو وہ پاک ہو جائے گا۔

اور حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل ایک زمانے تک التیہ میں قیام پذیر رہے اور ان کا کھانا منّ تھا اور منّ دھنیا کے دانوں کی مانند تھا، وہ اُسے چکیوں میں پیس کر اس کی روٹیاں بنا لیتے تھے اور ان کا کھانا ہر چیز سے بہترین ہو جاتا تھا اور وہ رات کو ان پر اترتا تھا اور وہ اُسے دن کو اکٹھا کر لیتے تھے پس انھوں نے چیخ و پکار کی اور گریہ کیا اور کہنے لگے ہمیں کون گوشت کھلائے گا؟ کیا تمہیں وہ مچھلی، ککڑی، تربوز، گندنا، پیاز اور لہسن یاد نہیں جو ہم مصر میں کھایا کرتے تھے پس اس بات سے حضرت موسیٰ کے غم میں اضافہ ہو گیا اور وہ کہنے لگے ہمیں گوشت کھلاؤ، حضرت موسیٰ نے کہا اے اللہ میں بنی اسرائیل پر قدرت نہیں رکھتا سو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی کہ میں تم کو گوشت کھلانے والا ہوں اور اس نے ان کے لیے سلویٰ بھیجا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بتایا کہ وہ انہیں شام کی طرف نکال دینے والا ہے۔ سو حضرت موسیٰ نے یوشع بن نون وغیرہ کو شام میں ارض بنی کنعان کی طرف اس کی خبر لانے کو روانہ کیا تو بنی اسرائیل کہنے لگے، ہم سرکشوں سے جنگ کی سکت نہیں رکھتے۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو اہل مدین کو سزا دینے کا حکم دیا سو آپ نے بنی اسرائیل میں سے بارہ ہزار جوانوں کو بھیجا جنہوں نے تمام

Presented by www.ziaraat.com

اہل مدین کو قتل کر دیا اور ان کے ملوک کو بھی قتل کر دیا اور پانچ بادشاہ تھے، اُدی، رقم، صور، حور اور ربیع، اور بلعام بن باعور بھی جنگ میں قتل ہو گیا جو نبی تھا، اس نے شاہِ مدین کو مشورہ دیا کہ وہ بنی اسرائیل کی فوج کو خراب کرنے کے لیے عورتیں بھیجے جس سے حضرت موسیٰ ناراض ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ ان غنائم کو بنی اسرائیل کے درمیان تقسیم کر دیں آپ کو حکم دیا کہ آپ بنی اسرائیل کو شام بھیج دیں تاکہ وہ ان لوگوں سے جو وہاں موجود ہیں جنگ کریں سو آپ نے ایک عظیم فوج روانہ کی اور وہ تھوڑا تھوڑا چلتے اور اُتر پڑتے اور کہتے ہم سرکشوں سے ڈرتے ہیں اور وہ جبل ساعیر پر ٹھہر گئے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا، بنی اسرائیل نے میرے حکم کی نافرمانی کی ہے پس وہ کھانے کو قیمتاً خریدیں اور جو ان کے فرمانبردار تھے وہ ان کے فرمانبردار بن جائیں اور یہ واقعہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے اموری بادشاہ سیحون کو قتل کرنے کے بعد ہوا اور آپ نے اس کے علاقے کو مباح کر دیا۔

اور جب التیہ میں ان کے قیام کا چالیسواں سال آیا اور یہ سیناء کا جنگل ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ میں ہارون کو وفات دینے والا ہوں پس تو اُسے پہاڑ پر لے جا، تاکہ میرے فرشتے آکر اس کی رُوح کو قبض کر لیں، سو حضرت موسیٰ نے اپنے بھائی ہارونؑ کا ہاتھ پکڑا اور جب آپ اس کو پہاڑ پر لے گئے تو آپ کے ساتھ الیعازر بن ہارون کے سوا کوئی نہ تھا، اور جب آپ پہاڑ پر گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک تخت پڑا ہے جس پر کپڑے پڑے ہیں حضرت موسیٰ نے اُنؑ سے کہا اے میرے بھائی کیا یہ وہی پاک کپڑے نہیں جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے تیار کیے ہیں تاکہ تو اُن میں اس سے ملاقات کرے۔ سو ہارونؑ نے ان کپڑوں کو پہن لیا پھر تخت پہ دراز ہو گیا اور مر گیا اور حضرت نے آپ کا جنازہ پڑھا اور جب

Presented by www.ziaraat.com

بنی اسرائیل نے حضرت ہارون کو نہ دیکھا تو انہوں نے چیخ و پکار کی اور کہنے لگے، ہارونؑ کہاں ہے؟ حضرت موسیٰ نے انہیں کہا اللہ نے اُسے وفات دے دی ہے پس وہ مضطرب ہو گئے۔

اور حضرت ہارون ان میں محبوب تھے اور ان سے نرمی کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے لیے تخت پر بلند کیا یہاں تک کہ انہوں نے آپ کا چہرہ دیکھا اور انہیں معلوم ہو گیا کہ آپ مر چکے ہیں اور اس وقت حضرت ہارونؑ کی عمر ۱۲۳ سال تھی اور آپ کے چار بیٹے تھے، نادب، البیہو، الیعاذر اور اتیمر، نادب اور البیہو آپ کی زندگی میں ہی وفات پا گئے اور الیعاذر اور اتیمر باقی رہ گئے۔

اور الیعاذر، حضرت ہارون کی جگہ قبۃ الزمان میں برکت دیتا تھا اور حضرت موسیٰ نے یوشع بن نون کو بلایا اور اسے کہا، بنی اسرائیل سے آگے آگے چل اور اپنے دل کو مضبوط کر، تو بنی اسرائیل کے ساتھ اس ارض بنی کنعان میں داخل ہو گا جس کا اللہ تعالیٰ نے انھیں وارث بنایا ہے اور یہ تورات ہے اسے بنی لاوی کے ان کاہنوں کو دے دو جو تابوت سکینہ کی ذمہ داری ہیں اور اللہ کے مقام کی تعظیم و توقیر کرو اور اس کی ان وصایا کو یاد کرو جنہیں اس نے تورات میں تمہارے لیے بیان کیا ہے اور آپ نے انہیں وصیت کی کہ جو کچھ تورات میں ہے اس کی پیروی کریں اور آپ نے انہیں برکت دی۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی زبان سے بنی اسرائیل کو جو وصایا کیں ان میں یہ بھی ہے کہ آپ نے انہیں کہا اس دن کو یاد کرو جس میں تم اللہ کے سامنے کھڑے ہوئے جب اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا کہ اس قوم کو میرے سامنے اکٹھا کر کہ میں انہیں اپنا کلام سناؤں تا کہ وہ اپنے ایام حیات میں مجھ سے ڈریں اور تم پہاڑ کے نیچے کھڑے ہوئے اور پہاڑ آسمان کے

Presented by www.ziaraat.com

وسط تک آگ سے دہک رہا تھا اور اللہ تعالیٰ نے آگ کے اندر سے مجھ سے کلام کیا اور تم نے آواز سنی اور کچھ نہ دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں دس آیات کے سیکھنے کا حکم دیا اور مجھے تم کو سنن اور فیصلے سکھلانے کا حکم دیا کہ جس زمین میں تم پھرتے ہو اس پر عمل کرو پس اپنے آپ کو یاد کرو اور مرد اور عورت کی مانند بُت نہ بناؤ اور نہ زمین پر رینگنے والی چیزوں کی مانند کچھ بناؤ اور نہ سمندری چیزوں کی مانند بناؤ اور اپنے سروں کو آسمان کی طرف نہ اُٹھاؤ کہ ستاروں کی عبادت کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے میں ارض مقدسہ میں داخل نہ ہوں گا میں اسی زمین میں مرنے والا ہوں اور میں اُردن کو عبور کرنے کا نہیں، لیکن تم عبور کر کے اس ارض پاک کی طرف جاؤ گے جسے اللہ تعالیٰ نے تمہاری میراث بنایا ہے پس تم اللہ کے پختہ عہد کو نہ بھولو اور اگر تم نے ان بتوں کی عبادت کی جو انسانی ہاتھ لکڑی اور پتھر سے بناتے ہیں اور وہ دیکھتے نہیں اور تم پکارتے ہو اور وہ تمہاری پکار کو سنتے نہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ جو تم پر مہربان ہے تمہاری آوازوں کو سنتا ہے اور جس شخص نے تمہاری مانند اللہ سے سنا ہے اور تمہاری مانند دیکھا ہے اُسے اللہ کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے ؛ تمہارے دیکھتے دیکھتے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اہلِ مصر سے کیا وہ تم دیکھ چکے ہو، اللہ ہی وہ رب ہے کوئی اور نہیں جس نے تم کو اپنی آگ دکھائی اور تمہیں اپنی آواز سنائی اور تمہارے آباء سے محبت کی اور تمہاری خاطر ان لوگوں کو ہلاک کیا جو تم سے بہت بڑے اور بہت سخت تھے بلاشبہ اللہ تعالیٰ عنقریب تم کو ارض پاک میں داخل کرے گا اور اُسے تمہاری میراث بنائے گا، پس اس کی ان سنن کو یاد کرو جن کی اس نے تمہیں وصیت کی اور حکم دیا ہے تاکہ وہ تم سے اور تمہارے بعد تمہارے اخلاف سے حسنِ سلوک کرے اور زمین میں تمہارے ایام کو بڑھا دے اللہ تعالیٰ کی اس وصیت کو

Presented by www.ziaraat.com

قبول کرو جس کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے اور اس سے دائیں بائیں نہ ہو اور ان تمام راستوں پر چلو جن کے متعلق تمہارے رب نے تمہیں وصیت کی ہے تا کہ وہ تم سے حسن سلوک کرے۔

اللہ تعالیٰ سے اپنے پورے دل سے اپنی توجہ اور مال سے محبت کرو اور انہیں اپنے بچوں سے بیان کرو اور انہیں پورا کرو اور اپنے گھروں میں ان کی تلاوت کرو اور انہیں اپنی آنکھوں کے درمیان علامت کے طور پر لگا لو اور اپنے گھروں میں انہیں لکھو، بلاشبہ عنقریب اللہ تعالیٰ تم کو بڑی بڑی بستیاں دے گا جنہیں تم نے تعمیر نہیں کیا اور مال سے بھرے ہوئے گھر دے گا جنہیں تم نے نہیں بھرا اور پتھروں سے بنے ہوئے کنوئیں دے گا جنہیں تم نے نہیں کھودا اور انگور اور زیتون دے گا جنہیں تم نے نہیں بویا سو اللہ کو فراموش نہ کرو اور اس سے ڈرو اور اس کے نام کی قسم کھاؤ اور کسی دوسرے معبود کی پیروی نہ کرو۔

اللہ تعالیٰ کے اس غضب سے ڈرو جو روئے زمین سے تم کو فنا کر دے گا اور اللہ تعالیٰ سے خیانت نہ کرو اور اس کے حکم کو قبول کرو اور بھلائی اور صدق سے عمل کرو۔

اس وقت کو یاد کرو جب تم فرعون کے غلام تھے سو اللہ تعالیٰ نے زبردست ہاتھ اور عظیم معجزات سے تم کو نکالا جو فرعون اور اس کے اصحاب کو ہلاکت تک لے آئے اور تم دیکھ رہے تھے۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں کہتا ہے کہ میں تمہیں اچھے شہر عطا کروں گا اور تمہیں ان اقوام پر قدرت دوں گا جو تمہارے سامنے موجود ہیں اور میں تمہیں سرکشیوں، جوشیوں، اموریوں، کنعانیوں، فرازیوں، حویوں اور یابلیوں پر فتح دوں گا یہ سات اقوام وہ ہیں جو تمہارے مقابلے میں زیادہ اور سخت ہیں، پس جب اللہ تعالیٰ تم کو ان پر فتح دے تو انہیں مارنا اور

Presented by www.ziaraat.com

سنگسار کرنا اور ان پر رحم نہ کرنا اور ان سے عہد نہ کرنا اور ان سے اپنی بیٹیوں کا نکاح نہ کرنا تاکہ وہ تمہاری لغزش کا باعث نہ ہوں اور تمہارے بچے مجھ سے برگشتہ ہو جائیں اور میرے سوا کسی معبود کی عبادت کرنے لگیں اور میرا غضب تم پر سخت ہو جائے اور میں جلد تم کو تباہ کر دوں لیکن تم ان کے بتوں کو توڑ دو اور ان کی قربان گاہوں کو برباد کر دو اور ان کی عبادت گاہوں کو گرا دو اور انہیں جلا دو، اور اگر تم نے میری وصیت کو سنا اور میرے فیصلوں پر عمل کیا تو میں تمہاری نعمتوں کی اور اس عہد کی جو میں نے تمہارے آباء سے باندھا ہے اس کا پاس کروں گا اور میں تمہیں کثرت بخشوں گا اور تمہاری کھیتیوں اور مویشیوں کو بارآور کروں گا۔

اپنے مالوں میں اللہ تعالےٰ کا حصہ مقرر کرو اور اس سے یتیموں، بیواؤں، مسکینوں، کمزوروں اور اپنے ساتھ رہنے والے آدمی کی ہمدردی کرو جس کی کوئی کھیتی نہیں ہے۔

جب تم دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کرو، اور رشوت نہ لو بلاشبہ رشوت حکام کی آنکھوں کو اندھا کر دیتی ہے اور مذبح کے پاس درخت نہ لگاؤ اور عیب دار بیل اور مینڈھے کی قربانی نہ دو اور اس شخص کو قتل کر دو جو ان بتوں کو بناتا ہے جن کی اللہ کے سوا پرستش کی جاتی ہے۔ اور جب تمہیں اطلاع ملے کہ کوئی شخص شمس و قمر اور ستاروں یا کسی نوری چیز کو سجدہ کرتا ہے تو اس کی تحقیق کرو اور جب تمہیں اس کی صحت کا علم ہو جائے تو اسے سنگسار کر دو حتیٰ کہ وہ مر جائے۔

اور قتل کو واجب کرنے والے احکام میں ایک شخص کی شہادت قبول نہ کرو بلکہ دو یا تین گواہوں کی شہادت کو قبول کرو اور جب واجب القتل شخص کے بارے میں گواہ گواہی دے دیں تو گواہ

Presented by www.ziaraat.com

ابتدا کریں اور قتل ہونے والے شخص کی طرف ہاتھ بڑھائیں اور جب فیصلہ ان کے لیے مشکل ہو تو علماء اور کاہنان کی طرف رجوع کریں۔

اور جو غلطی سے کسی شخص کو بلا ارادہ قتل کر دے تو وہ ولی الدم سے بھاگ جائے حتیٰ کہ وہ اُسے پکڑ نہ سکے۔ اور بے گناہ کا خون نہ بہاؤ اور جس شخص نے کسی بے گناہ کو ارادۃً قتل کیا اُسے قتل کیا جائے اور جب تک عالم یا قاضی کے پاس کسی کے خلاف شہادت قائم نہ ہو اُسے قتل نہ کرو اور اگر قاضی کو علم ہو جائے کہ کسی شخص نے جھوٹی گواہی دی ہے تو وہ گواہ کے ساتھ وہ سلوک کرے جو اس نے مشہود علیہ کے متعلق کرنے کا ارادہ کیا تھا اور جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ہاتھ کے بدلے ہاتھ اور پاؤں کے بدلے پاؤں ہے۔

اور جب تم کسی قوم سے جنگ کا ارادہ کرو اور تم ان کی بستی میں آؤ تو انہیں صلح کی دعوت دو اور اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو ان پر ٹیکس لگا دو اور اگر وہ اطاعت نہ کریں تو تمام ہتھیار اُٹھانے والوں کو قتل کر دو اور اس کے درختوں کو خراب نہ کرو۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا! جب تو اپنے دشمن سے لڑنے جائے اور اللہ تجھے ان پر قابو دے دے اور تو قیدیوں میں عورت کو دیکھے اور تو اُسے اپنے لیے پسند کرے تو تو اُسے اپنے گھر میں داخل کر لے اور اس کے سر کو برہنہ کر دے اور اس کے ناخن کاٹ دے اور جن کپڑوں میں اُسے قید کیا گیا تھا اس کے وہ کپڑے اتار دے اور اُسے اپنے گھر میں تین ماہ بٹھا دے کہ وہ اپنے ماں باپ پر روئے پھر اسے جائز کر لے اور اگر مس کرنے کے بعد تو اُسے ناپسند کرے تو اُسے باہر نکال دے اور اُسے فروخت نہ کر، اور اس سے جماع کرنے کے بعد اس کی قیمت نہ لے۔

اور جو بیٹا اپنے باپ کا نافرمان ہو اور اس کی اطاعت نہ کرے اور اس

Presented by www.ziaraat.com

حکم کو نہ مانے تو اس کا باپ اُسے سات شیوخ کی طرف نکال دے اور وہ اُسے سنگسار کریں حتیٰ کہ تم میں سے قباحت اور شر کا خاتمہ ہو جائے اور بنی اسرائیل میں سے اس کے امثال ڈر جائیں۔

اور جب تم میں سے کوئی شخص کوئی گمشدہ چیز پائے جو اپنے مالک سے کھو گئی ہو جیسے دُنبی، بیل یا گدھا تو وہ اُسے مالک کو واپس کر دے اور اگر وہ اُسے نہ ملے تو وہ اُسے اپنے گھر میں روکے رکھے حتیٰ کہ اس کا مالک آ جائے۔

اور رُوئی اور اُون کے بُنے ہوئے کپڑے اکٹھے نہ پہنو اور اپنی چادروں کی اطراف میں دھاگے لگاؤ۔

اور جو شخص اپنی بیوی پر فجور کی تہمت لگائے اور اس کے خلاف اس کی صحت ثابت نہ کر سکے اُسے ایک سو درہم کا تاوان ڈالا جائے اور وہ ہمیشہ اسی کی بیوی رہے اور اگر وہ اس پر سچی تہمت لگائے تو اُسے سنگسار کیا جائے اور جو شخص خاوند والی عورت سے زنا کرتا پایا جائے تو ان دونوں کو قتل کر دیا جائے۔

اور جو شخص، عورت کی مرضی کے خلاف اس پر غالب آ جائے تو اس شخص کو قتل کر دیا جائے۔ اور جو شخص اس لونڈی سے جماع کرے جو اپنے باپ کی گود میں ہے اور اس کی مہر بکارت توڑ دے اور اس سے محبت کرے تو وہ اس کے باپ کو پچاس مثقال چاندی دے اور وہ ہمیشہ اسی کی بیوی رہے اور وہ اسے آزاد نہ کرے۔

اور کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس عورت کو چھوئے جسے اس کے باپ نے مس کیا ہے اور نہ اس کی شرمگاہ کی طرف دیکھے اور نہ جُنبی شخص اللہ کی مسجد میں داخل ہو اور سونے چاندی کا سود نہ کھاؤ اور جب تم نذر مانو تو اس کی تکمیل کو مؤخر نہ کرو اور جب تم عہد کرو تو اُسے

Presented by www.ziaraat.com

پورا کرو اور عہد شکنی نہ کرو بلا شبہ اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت کرتا ہے جو اپنے عہد کو پورا کرتا ہے۔

برص والے سے الگ رہو اور اُس سے دُور ہو جاؤ اور مزدور کی اُجرت نہ روکو اور باپ کو اس کے بیٹے کے گناہ کے بدلے میں اور بیٹے کو اس کے باپ کے گناہ کے بدلے میں نہ پکڑو اور اپنے اموال و ثمرات کی زکوٰۃ تقرب کے لیے عالم کو ادا کرو اور فقراء، بیوگان، یتامیٰ، مساکین اور مسافروں کو دو۔

اور جب تم پاک زمین میں داخل ہو جاؤ تو برابر کے پتھروں سے قدس کے لیے مذبح بناؤ اور بنی اسرائیل کے علماء کہیں کہ ملعون ہے وہ شخص جو اندھے کو راستے سے بھٹکائے۔

ملعون ہے وہ شخص جو مساکین، یتیم اور بیوہ کے فیصلے میں ظلم سے کام لے۔

ملعون ہے وہ شخص جو اپنے باپ کی بیوی سے ہم بستر ہو۔

ملعون ہے وہ شخص جو چوپائے کے ساتھ ہم بستر ہو۔

ملعون ہے وہ شخص جو اپنی ماں اور بہن سے ہم بستر ہو۔

ملعون ہے وہ شخص جو اپنی نانی سے ہم بستر ہو۔

ملعون ہے وہ شخص جو چھپ کر اپنے بھائی کا گوشت کھائے۔

ملعون ہے وہ شخص جو ازراہ ظلم پاک نفس کے قتل میں رشوت لے۔

ملعون ہے ہر وہ شخص جو اللہ کی وصیت پر عمل پیرا نہ ہو۔

پھر حضرت موسیٰ نے ان سے کہا میں نے تمہیں احکام الٰہی پہنچا دیے ہیں اور اس کا حکم تمہیں بتا دیا ہے اس کی پیروی کرو اور اس پر عمل کرو۔ میری عمر ایک سو بیس سال ہو چکی ہے اور میری وفات کا وقت قریب آ گیا ہے اور یہ یوشع بن نون میرے بعد تم میں نگران ہو گا پس اس کی سمع و

Presented by www.ziaraat.com

اطاعت کرو وہ تم میں حق کے ساتھ فیصلے کرے گا اور اس کی مخالفت اور نافرمانی کرنے والا ملعون ہے۔

حضرت ہارونؑ اور حضرت موسیٰ کی وفات کا درمیانی عرصہ سات ماہ تھا پھر حضرت موسیٰ جبلِ نابون کی طرف گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا یہ وہ زمین ہے جس کا میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسحٰقؑ اور حضرت یعقوبؑ کے لیے ضامن ہوا تھا کہ میں اُسے ان کے اخلاف کو دوں گا اور میں نے اُسے تیری آنکھوں سے اُسے دکھا دیا ہے لیکن تو اس میں ہرگز داخل نہ ہوگا پس حضرت موسےٰ اسی جگہ پر وفات پا گئے اور یوشع بن نون نے انہیں دفن کیا اور آپ کی قبر معلوم نہیں ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کے انبیاء اور ملوک

جب حضرت موسیٰ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالےٰ نے آپ کو حکم دیا کہ آپ یوشعؑ بن نون کو قبۃ الزمان کی طرف لے جائیں اور اُسے برکت دیں، یوشع بن نون حضرت یوسف بن یعقوب کی قوم سے تعلق رکھتے تھے اور آپ اپنا ہاتھ اس کے جسم پر رکھیں تاکہ آپ کی برکت اس میں منتقل ہو جائے اور اُسے وصیت کریں کہ وہ آپ کے بعد بنی اسرائیل میں کھڑا ہو سو حضرت موسیٰ نے ایسے ہی کیا اور جب حضرت موسیٰ فوت ہو گئے تو یوشع آپ کے بعد بنی اسرائیل میں کھڑے ہو گئے پھر حضرت موسیٰ کی وفات کے ایک دن بعد التیہ سے نکلے اور بعض اہلِ کتاب کا قول ہے کہ آپ تیس دن کے بعد نکلے اور شام کی طرف چلے گئے اور اس میں عمیلق بن لاود بن سام بن

Presented by www.ziaraat.com

نوح کی اولاد کے سرکش آدمی تھے اور ان میں سب سے پہلے جو شخص بادشاہ بنا وہ السمیدع بن ہوبر تھا پس وہ سمرذ بن نہامہ سے بنی اسرائیل کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے شام آیا اور یوشع بن نون نے اس کی طرف آدمی بھیجے جنہوں نے اُسے قتل کر دیا پھر اس کے بعد اس کے باپ کے بیٹوں کی جماعت کھڑی ہوئی اور یوشع نے انہیں بھی قتل کر دیا۔

اور یوشع چل کر بلقا پہنچا اور بالق نام ایک شخص سے ملا، اسی کی وجہ سے اسے بلقاء کا نام دیا گیا ہے پس وہ باہر نکل کر اس سے جنگ کرنے لگے اور اس نے ان میں سے ایک شخص کو بھی قتل نہ کیا اور اس نے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اسے بتایا گیا کہ اس کے شہر میں ایک منجمہ عورت رہتی ہے جو اپنی فرج سے سورج کا استقبال کرتی ہے پھر حساب لگاتی ہے اور جب وہ فارغ ہوتی ہے تو اس کے سامنے چیلے پیش کیے جاتے ہیں اور جس کی موت کا وقت قریب آگیا ہو وہ اس روز باہر نہیں نکلتا، سو یوشع نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ سورج کو ایک ساعت موٴخر کر دے تو آپ کے لیے ایک ساعت سورج کو موٴخر کر دیا گیا اور اس کا حساب گڑبڑ ہو گیا تو وہ بالق سے کہنے لگی دیکھو جو کچھ وہ تجھ سے مانگتے ہیں انہیں دے دے، میرا حساب گڑبڑ ہو گیا ہے، اس نے کہا اپنے آلہ پہ غور کر اور اس سے نکال، بلاشبہ صلح جنگ سے ہی ہو گی، سو اس نے علم کے بغیر چیلوں پہ غور کیا کیونکہ معاملہ اس پہ مشتبہ ہو گیا تھا پس وہ یوں قتل ہو گئے کہ کوئی قوم اس طرح قتل نہیں ہوئی اور انہوں نے یوشع سے صلح کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا جب تک وہ عورت کو اس کے حوالے نہ کریں صلح نہیں ہو گی، بالق نے کہا میں اسے حوالے نہیں کروں گا، وہ عورت کہنے لگی مجھے اس کے حوالے کر دو تو اس نے اُسے اس کے حوالے کر دیا اور مصالحت کر لی وہ اُسے کہنے لگی، کیا آپ اس کلام میں جو تمہارے آقا پہ

Presented by www.ziaraat.com

نازل ہوا ہے عورتوں کے قتل کا حکم بھی پاتے ہیں؟ آپ نے کہا نہیں وہ کہنے لگی، تو پھر میں آپ کے دین میں داخل ہو چکی ہوں آپ نے کہا کسی دوسرے شہر میں ٹھہر جا اور آپ نے اُسے دوسرے شہر میں اتارا۔

اور جب یوشع بن نون نے بلقا کو فتح کیا تو بنی اسرائیل نے بہت زناکاری کی اور شراب نوشی کی اور عورتوں سے جماع کیا اور بدکاری ان میں بکثرت ہو گئی اور یوشع بن نون پر یہ بات گراں گزری اور آپ نے ان کو اللہ سے ڈرایا اور اس کی سطوت سے خوفزدہ کیا مگر وہ نہ ڈرے، سو اللہ تعالیٰ نے یوشع بن نون کی طرف وحی کی کہ اگر تو چاہے تو میں ان کے دشمن کو ان پر مسلط کر دوں اور اگر تو چاہے تو میں انہیں قحط سے ہلاک کر دوں اور اگر تو چاہے تو فوری موت سے ہلاک کر دوں، آپ نے کہا وہ بنی اسرائیل ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ آپ ان پر ان کے دشمن کو مسلط کریں اور نہ وہ قحط سے ہلاک ہوں لیکن فوری موت سے ہلاک ہوں پس ان میں طاعون پڑی اور ایک ہی وقت میں ستر ہزار آدمی مر گئے۔

اور حضرت موسیٰ بن عمران کے بعد بنی اسرائیل میں یوشع کا زمانہ ۲۷ سال تھا۔

پھر یوشع بن نون کے بعد دوشان الکفری حکمران بنا اور وہ ان میں آٹھ سال حکمران رہا پھر دوشان کے بعد کالب کا بھائی عثنایل بن قنز جو یہوذا بن یعقوب کی اولاد سے تھا۔ چالیس سال تک حکمران رہا اور بنی اسرائیل کا ظلم و تکبر بڑھ گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر مواب کے شہر کی کوشان کو مسلط کر دیا اور جب عثنایل بادشاہ بنا تو اس نے کوشن کو قتل کر دیا اور چالیس سال بادشاہت کی۔

پھر بنی اسرائیل کفر کی طرف پلٹ گئے تو اللہ تعالیٰ نے مواب کے بادشاہ عقلون کو پندرہ سال تک مسلط کر دیا پھر انہوں نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے افرائیم کی اولاد سے ایک شخص بھیجا جسے اہود بن جیرا کہا جاتا تھا، سو مواب کا بادشاہ قتل ہو گیا اور وہ اس کے

Presented by www.ziaraat.com

دائیں بائیں لڑا کرتا تھا۔ اور انہوں نے اس کا نام ذوالیمینین رکھ دیا اور وہ پہلا شخص ہے جس نے دو دھاری تلواریں بنائیں اور اس سے پہلے وہ گڑی دار تھیں اور اسی کے زمانے میں شام میں عمارت بنائی گئی اور اہود کی حکومت کے پندرھویں سال میں چوتھا ہزار مکمل ہوا۔

پھر اہود کے بعد بنی اسرائیل مرتد ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے کنعان کے بادشاہ یابین کو ان پر بیس سال تک مسلط کر دیا اور قبل ازیں بنی اسرائیل پر سحرین عاذرت بادشاہ بن گیا تھا اور اس نے اہل فلسطین کے چھ سو آدمیوں کو قتل کر دیا پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور نفتالی کی اولاد میں سے بارق بن ابنیم نام ایک شخص کو ان کی طرف بھیجا اور وہ چالیس سال ان کا بادشاہ رہا۔

پھر بنی اسرائیل کفر کی طرف لوٹے تو اللہ تعالیٰ نے سات سال تک اہل مدین کو ان پر مسلط کر دیا پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور ان کی طرف منشی کی اولاد میں سے جدعان بن یواس نام ایک شخص کو بھیجا اور وہ ایک صالح شخص تھا اور اسی نے اہل مدین پر شبخون مارا اور ان میں سے دو لاکھ پچاسی ہزار آدمیوں کو قتل کر دیا اور چالیس سال ان کا بادشاہ رہا پھر اس کے بعد اس کا بیٹا ابیملک بن جدعون بادشاہ بنا جو ایک بڑا آدمی تھا اور اس نے اپنے ستر بھائیوں کو قتل کر دیا اور ایک عورت نے اُسے قتل کر دیا اور اُسے شہر کے دروازے کے اوپر سے پتھر مار کر اس کا سر توڑ دیا اور اس کی حکومت تین سال رہی۔

پھر یشاجر کی اولاد میں سے تالع بن فوای بادشاہ بنا اور ۲۳ سال بادشاہ رہا پھر منشی کی اولاد میں سے جلعاد بادشاہ بنا اور اس کے تیس بیٹے اس کے ساتھ تیس بچھروں پر سوار ہوتے تھے اس کی بادشاہت ۲۲ سال رہی۔ پھر بنی اسرائیل کفر کی طرف لوٹے تو اللہ تعالیٰ نے ۱۸ سال تک بنی عمون کو ان پر مسلط کر دیا اور اسی کے زمانے میں شام میں صور کا شہر تعمیر ہوا اور اس نے

Presented by www.ziaraat.com

انہیں دکھ دہ عذاب دیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور اہل جلعاد میں سے یفتح نام ایک شخص کو ان کے لیے بھیجا اور اس نے بنی اسرائیل میں سے آلِ افرائیم میں سے ۴۲ ہزار آدمیوں کو قتل کر دیا اور وہ منشی کی اولاد میں سے تھا اور اس کی حکومت چھ سال رہی پھر ابیصان جسے نخشون کہا جاتا تھا ان پر سات سال تک بادشاہ رہا پھر زبولون کی اولاد میں سے ایلان، بیس سال تک ان کا بادشاہ رہا پھر عکران ان پر آٹھ سال بادشاہ رہا پھر الانکساس ان کا بادشاہ رہا اور اس نے انہیں دکھ دہ عذاب دیے اور چالیس سال ان پر نہایت سختی سے مسلط رہا پھر شمون بیس سال ان کا بادشاہ رہا پھر بارہ سال وہ بادشاہ کے بغیر رہے پھر عالی الاحباری چالیس سال ان کا بادشاہ رہا۔

پھر شمویل نبی ان کا بادشاہ بنا اور یہ وہی ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ جب انہوں نے اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے لیے بادشاہ بھیج کہ ہم راہِ خدا میں جنگ کریں، سو جب انہوں نے شمویل نبی سے کہا کہ اللہ سے دعا کرو کہ وہ ہمارے لیے بادشاہ بھیجے حتیٰ کہ وہ اپنے دشمن سے جنگ کرے تو اس نے کہا تم وفادار نہیں ہو اور نہ نیک نیت ہو، انہوں نے کہا بے شک، اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارے لیے بادشاہ بنا کر بھیجا ہے اور اس کا نام شاول ہے وہ کہنے لگے قسم بخدا وہ حکومت و نبوت کی اولاد میں سے نہیں ہے اور نہ لاوی اور یہوذا کی اولاد میں سے ہے وہ تو بنیامین کی اولاد میں سے ہے، شمویل نے کہا، تمہیں اللہ کے برخلاف کوئی اختیار حاصل نہیں اور شمویل نے شاول یعنی طالوت کو بلایا اور اسے کہا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے بنی اسرائیل پر بادشاہ بنا کر بھیجوں اور اللہ تعالیٰ تجھے حکم دیتا ہے کہ تو عملیق کو سزا دے سو اس نے عملیق اور اس کے تمام مال کو تباہ و برباد کر دیا اور اس کے خرد و

Presented by www.ziaraat.com

عورتوں، دُودھ پینے بچوں میں سے کچھ باقی نہ چھوڑا اور نہ کسی بچھڑے، بکری، اُونٹ اور گدھے کو باقی چھوڑا۔

اور اس نے سب جماعت کو یہی وصیت کی اور ان کی تعداد چار لاکھ جانباز تھی اور شاول، عملیق کی طرف آیا اور عملیق کے اصحاب کو قتل کر دیا اور عمالقہ کے بادشاہ اغاغ کو قید کر لیا اور اسے زندہ ہی پکڑ لیا اور اسے باقی رکھا اور وہ گایوں اور بکریوں کے تلف کرنے سے رُک گئے اور انہوں نے اپنے آپ کو باقی رکھا سو اللہ تعالیٰ نے شمویل کی طرف وحی کی کہ شاول نے میری نافرمانی کی ہے اور عملیق کو اور جو کچھ اس نے جمع کیا ہے اُسے تباہ نہیں کیا، شمویل نے شاول سے کہا اللہ تعالیٰ تیرے فعل سے ناراض ہو گیا ہے، اور شاول نے اغاغ کو بلایا اور کہا سب سے تلخ موت کیا ہے؟ اس نے کہا قتل، سو اس نے اُسے قتل کر دیا پھر شاول نے شمویل سے کہا میرے ساتھ چلیئے تاکہ اللہ کے حضور سجدہ کروں تو اس نے انکار کیا اور اس نے شمویل کی چادر پکڑ کر اسے پھاڑ دیا تو شمویل نے کہا تیری حکومت اسی طرح پھٹ جائے گی۔

اور شاول سے نصرت جاتی رہی اور اس میں بُری ہوا سما گئی اور وہ مضطرب رہتا تھا اور اس کا رنگ متغیر ہوتا رہتا تھا اس کے اصحاب نے اُسے کہا کاش تجھے بہت کم ور شاعروں میں سے خوش آواز انسان کے پاس لایا جائے اور وہ تجھے سنائے اور جب یہ بُری ہوا تجھ میں سمائے تو تو ایشیا کی طرف پیغام بھیج کر اپنے بیٹے داؤد کو میرے پاس بھیج دے سو اس نے اُسے اس کے پاس بھیج دیا اور جب شاول کا گلا گھونٹا گیا تو داؤد نے اپنے ہاتھ سے اس کا دامن پکڑ لیا اور اس پہ بات کی اور اس سے بُری ہوا جاتی رہی۔

پھر شاول کے وقت میں جو موجود تھے وہ جمع ہوئے اور اس نے ان سے جنگ کی اور وہ ستارہ پرست تھے اور شاول اپنی فوج کے ساتھ ان کے مقابلہ میں نکلا اور ان میں ایک شخص باہر نکلا جس کا طول پانچ ہاتھ تھا

Presented by www.ziaraat.com

اور اُسے غلیات کہا جاتا تھا اور وہی جالوت تھا اس نے کہا میرے مقابلہ میں تم میں سے ایک شخص نکلے، داؤد نے شاول سے کہا میں اس کے مقابلے میں نکلتا ہوں اس نے داود سے کہا، جا، رب تیرے ساتھ ہوگا سو اس نے ایک عصا اور پتھروں کے ساتھ کُتے کے مقابلہ میں آیا ہے؟ اس نے اسے کہا کُتے سے بھی سخت تر کے مقابلے میں۔ پھر اس نے اپنے تھیلے سے ایک پتھر لے کر اُسے مارا حتیٰ کہ پتھر جالوت کی پیشانی میں غائب ہوگیا اور وہ گر پڑا۔ داؤد اس کی طرف دوڑ کر گیا اور اپنی تلوار پکڑ کر اس کا سر کاٹ لیا اور لے کر واپس آگیا اور غلیات کی فوج شکست کھا گئی اور بنی یہوذا کی خوشی میں اضافہ ہوگیا اور شاول غمگین ہوگیا اور داؤد سے حسد کرنے لگا تو اس نے اُسے اپنے پاس سے دھتکار دیا اور اُسے ایک ہزار کا سردار بنایا اور بنی یہوذا کی ایک جگہ پر اُسے جلا وطن کر دیا اور اس نے میخل بنت شاول سے نکاح کر لیا۔

اور شاول، داؤد کو قتل کرنا چاہتا تھا اور وہ اُسے ستارہ پرست حفاد سے لڑنے کو بھیجتا تھا اور اللہ اُسے فتح دیتا تھا سو اس نے اُسے کسی حیلہ سے بغیر قتل کرنے کا ارادہ کیا تو داؤد بھاگ کر شموئیل نبی کے پاس آگیا اور اُسے شاول کا واقعہ بتایا اور شاول مسلسل داؤد کو قتل کرنے کی کوشش کرتا رہا حتیٰ کہ وہ بھاگ گیا اور وہ جات کے بادشاہ اخیش کے پاس سے گزرا اور جب اس نے اسے دیکھا تو اسے پہچان لیا، داؤد نے اس سے حیلہ کیا تو اس نے اُسے چھوڑ دیا اور وہ سارع کی طرف آکر وہاں فروکش ہوگیا۔

اور جب شاول کو پتہ چلا کہ وہ اس کے ہاتھ سے نکل گیا ہے تو اس نے برکت دینے والے کاہنوں کو قتل کر دیا اور کہنے لگا تم نے اُسے پہچان لیا ہے اور مجھے نہیں بتایا پھر شاول، داؤد کی تلاش میں نکلا حتیٰ کہ اُسے پالیا اور داؤد غار میں داخل ہوگیا اور جب شاول غار کے پاس آیا تو اپنی رفع حاجت

Presented by www.ziaraat.com

کے پیسے اُترا اور غار میں داخل ہو گیا اور اُسے معلوم نہ تھا کہ داؤد غار میں ہے داؤد کھڑا ہوا تو وہ چھپ گیا، اس کے اصحاب نے اُسے کہا اسے داؤد اسے قتل کر دے۔ اللہ نے تجھے اس پہ قابو دیا ہے، اس نے کہا میں ایسا نہیں کروں گا۔

اور شمویل نبی فوت ہو گیا اور بنی اسرائیل اکٹھے ہوئے اور انھوں نے اسے بڑی بات خیال کیا اور تیس روز اس پر روتے رہے۔

اور شاؤل، خنفار سے جنگ کرنے کو نکلا اور ان کے درمیان گھمسان کا رن پڑا اور انھوں نے بنی اسرائیل کو شکست دی اور ان کے بہت سے آدمی مارے گئے اور داؤد بن الیشا اپنی قوم کے ساتھ جو یہوذا کی اولاد میں سے تھی، عمالیق سے جنگ کیا کرتا تھا اور جب سب بنی اسرائیل شکست کھا کر شاؤل سے الگ ہو گئے تو وہ اور اس کے بیٹے لڑتے رہے پھر اس نے اپنے اس ساتھی سے جو اس کے ہتھیار اٹھاتا تھا کہا، اپنی تلوار لے کر اس سے مجھے قتل کر دے تاکہ مجھے یہ غیر مختون قتل نہ کر دیں اور مجھ سے کھیل کریں مگر اس نے ایسا نہ کیا تو شاؤل نے اپنی تلوار لی اور اُسے کھڑا کیا پھر اپنے آپ کو اس پہ ڈال دیا اور مر گیا اور اس نے اپنے تینوں بیٹوں کو بھی قتل کر دیا اور شاؤل کی حکومت چالیس سال رہی۔

داؤد

جب شاؤل مر گیا اور وہی طالوت تھا تو داؤد، عملیق کی جنگ سے سقلاغ کی طرف واپس آ گیا اور وہاں اس نے دو دن قیام کیا پھر اُسے شاؤل کی موت کی اطلاع ملی تو وہ اس سے غمگین ہوا اور بے صبری کا اظہار کیا اور داؤد بنی یہوذا کا بادشاہ بن گیا اور داؤد کی متعدد بیویاں تھیں جنھوں نے

Presented by www.ziaraat.com

اس سے لڑکے جنے تھے اور اس کا سب سے بڑا لڑکا الون تھا اور اس کی ماں شیتموم تھی اور دوسرا دالویا بن ابیجایل تھا اور تیسرا ابوشلوم بن موخا اور چوتھا ارنیا بن دحات اور پانچواں سناطیا بن ابیطال اور چھٹا ناقان بن اعلا تھا اور یہ چھ، چھ بیویوں میں سے تھے اور میخل بنت شاول نے کوئی بچہ نہیں جنا اور وہ داؤد سے شاول کے اصحاب کی طرف بھاگ گئی۔

اور اسباط کے بنی اسرائیل نے داؤد کو بادشاہ بنانے پر اتفاق کیا اور انھوں نے سات سال بعد اسے بادشاہ بنا لیا۔ اس کی حکومت خاص طور پر بنی یہوذا پر تھی، حتیٰ کہ بنی اسرائیل کے سب اسباط نے اسے بادشاہ بنا لیا۔

اور داؤد، صیون کے شہر میں اترا اور وہی بیت المقدس ہے اور وہاں اس نے ایک گھر بنایا اور عورتوں سے نکاح کیے اور بادشاہ بننے کے بعد اس کے ہاں، سمون، سوباب، نوقان، سلامان، یابار، الیشوس، نافاق یاخیا، الیشماس، السناما[1] اور الیفلات پیدا ہوئے اور داؤد کے لڑکے بہت ہو گئے اور اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور بنی اسرائیل نے اسے بڑا بنا دیا۔

اور حنفاء نے سنا کہ داؤد بنی اسرائیل کا بادشاہ بن گیا ہے تو وہ اس سے جنگ کرنے کے لیے اکٹھے ہوئے اور داؤد نے ان سے جنگ کی اور ان میں بہت قتل عام کیا حتیٰ کہ انہیں تباہ کر دیا اور جب وہ ان کی جنگ سے فارغ ہوا تو اس نے تابوت سکینہ کو چھکڑے پر لادا اور اسے بیت المقدس کے شہر میں داخل کر دیا اور اس نے بنی اسرائیل کے مردوں اور عورتوں کے لیے کھانا تیار کیا۔

---

[1] اصل میں یہ نقطے کے بغیر ہی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

اور اس زمانے میں ناثان نبی تھا سو اللہ تعالیٰ نے ناثان کی طرف وحی کی کہ میرے بندے داؤد سے کہہ دے کہ وہ میرے لیے گھر بنائے میں نے تجھے بنی اسرائیل کا بادشاہ بنایا ہے حالانکہ اس سے پہلے تو بکریوں کے باڑے میں تھا اور تو نے اپنے دشمنوں کو قتل کیا ہے ناثان نبی نے داؤد سے کہا تو داؤد کے دل میں یہ بڑی بات بن گئی اور بیان کیا جاتا ہے کہ ناثان، داؤد کا بیٹا تھا۔

اور داؤد نے جنقاء سے جنگ کی اور انہیں شکست دی اور اہل مواب سے جنگ کی اور انھیں شکست دی اور سوبا کے بادشاہ اددا زار سے جنگ کی اور اُسے شکست دی اور اس کی ایک ہزار سواری اور سات ہزار گھوڑے قبضے میں لے لیے۔

اور شام اور دمشق کے باشندے اددا زار کے ساتھ جمع ہوئے تاکہ داؤد سے جنگ کریں تو اس نے ان میں سے ۲۲ ہزار کو قتل کر دیا اور زمین پر غالب ہو گیا اور سب اہل شام اس کے غلام بن گئے، پھر وہ سب داؤد سے جنگ کرنے کے لیے جمع ہوئے تو اس نے اپنے بھانجے یوآب اور اپنے بھائی ابیشاہ کو ان کے مقابلے میں بھیجا پھر داؤد خود باہر نکلا حتیٰ کہ وہ دریائے اُردن کو عبور کر گیا اور اس نے دشمن قوم کے چالیس ہزار آدمیوں کو قتل کر دیا اور دشمن قوم کا سردار اشان بھی قتل ہو گیا پھر اس نے اپنے بھانجے یوآب کو شام کے نزاری علاقے میں بنی عمون سے جنگ کرنے کو بھیجا اور خود بیت المقدس کو واپس آ گیا اور وہ اس کی چھت پہ ٹہلنے کو اُٹھا تو اچانک اس نے اوریا بن حنان الشطی کی بیوی بر سابنت ایہات کی طرف دیکھا اور اس نے اس کے متعلق دریافت کیا تو اس کے حال سے اسے آگاہ کیا گیا اور یہ کہ وہ اوریا بن حنان کی بیوی ہے سو وہ اس کے دل پہ اثر انداز ہو گئی اور اس نے اوریا بن حنان کو

Presented by www.ziaraat.com

طرف پیغام بھیجا اور اُسے اپنے پاس آنے کی ترغیب دی پھر اس نے اپنے بھانجے یوآب کو خط لکھا کہ وہ اوریا کو جنگ کرنے کے لیے سواروں کے آگے کر دے، سو یوآب نے اُسے آگے کر دیا اور اس نے جنگ کی اور قتل ہو گیا۔

اور داؤد نے اس کی بیوی کو پیغام بھیجا اور اس سے نکاح کر لیا اور اسے حاملہ کر دیا[1]۔

---

[1] اس تمام واقعہ کو آپ ذرا سینے پر ہاتھ رکھ کر پڑھیں کہ اس میں اللہ تعالٰے کے ایک برگزیدہ نبی کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے کا رسیا بتایا گیا ہے پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس کے خاوند کو مروانے کے لیے اس نے اپنے بھانجے کو خط لکھا کہ اسے سواروں کے آگے کر دے تاکہ وہ قتل ہو جائے اور وہ اس کی بیوی سے نکاح کرے۔ نعوذ باللہ من هذه الخرافات۔ قرآن مجید میں اللہ تعالٰی نے حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق اعلان فرمایا ہے کہ ہم نے اُسے اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے اور وہ اللہ کے حضور جھکنے والا تھا خدا تعالٰی کے برگزیدہ نبی اس قسم کے نظر باز اور حیلہ ساز نہیں ہوتے یہ سب اسرائیلیات ہیں جن میں ذرا بھر صداقت نہیں۔ خدا تعالٰی کے نبی معصوم ہوتے ہیں اور وہ احکام الٰہیہ سے سرمو انحراف نہیں کر سکتے، ان کے گرد فرشتوں کا پہرہ ہوتا ہے، ملعون یہودیوں کی روایات میں انبیاء پر بڑے بڑے گھناؤنے الزامات لگائے گئے ہیں۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ مسلمان مؤرخین اور مفسرین ان بے سروپا روایات کو کسی تنقید کے بغیر اپنی کتابوں میں درج کرتے چلے جاتے ہیں، اگر انبیاء کی سیرت اسی قسم کی ہو تو ایک اوباش اور نبی میں کیا فرق رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالٰی ہم سب پہ رحم فرمائے، آمین (مترجم)

Presented by www.ziaraat.com

اور اللہ تعالیٰ نے اس کے پاس دو فرشتے بھیجے جیسا کہ اس نے اپنی کتاب عزیز میں اسے بیان کیا ہے اور اس نے ناتان نبی کو اس کے پاس بھیجا اور اس نے اُسے کہا اے داؤد، کیا اللہ تعالیٰ نے تجھے حکم نہیں دیا کہ تو فیصلے میں عدل کیا کرے اور حق کے ساتھ فیصلہ کیا کرے اور خواہشات کی پیروی نہ کیا کرے؟ اس نے کہا بیشک، اس نے کہا یہ دو شخص ایک ہی شہر میں رہتے ہیں، ان دونوں میں سے ایک مالدار اور دوسرا محتاج ہے اور مالدار کے پاس بہت سے مویشی اور گائیں ہیں اور محتاج کے پاس صرف ایک بھیڑ کا چھوٹا سا مادہ بچہ ہے جسے اس نے پالا ہے اور وہ اس کے ساتھ اور اس کے بچوں کے ساتھ جوان ہوا ہے اور وہ اس کے کھانے سے کھاتا ہے اور اس کے پیالے سے پیتا ہے اور اس کی گود میں ہوتا ہے اور مالدار شخص کے پاس ایک مہمان آیا اور اس نے اپنی گایوں اور بھیڑوں میں سے کچھ نہ لیا اور محتاج کی بھیڑ کا مادہ بچہ پکڑ لیا اور اُسے اپنے مہمان کے لیے تیار کیا تو داؤد نے ناراض ہو کر کہا کہ اس کے مرنے کی آواز بلند ہوئی ہے اور اسے اس مادہ بچے کے بدلے میں سات مادہ بچوں کا تاوان ڈالا جائے گا۔ ناتان نبی نے داؤد سے کہا تو ہی وہ شخص ہے جس نے یہ کام کیا ہے تیرا رب جو تیرا معبود ہے تجھے کہتا ہے کہ میں نے تجھے بنی اسرائیل کا بادشاہ بنایا ہے حالانکہ اس سے قبل تو بکریوں کا چرواہا تھا اور میں نے تجھے شاؤل کے ہاتھ سے بچایا ہے اور تجھے اسرائیل اور یہوذا کے گھرانے سے عطا کیے ہیں اور تو نے یہ کام کیا ہے میں ضرور تجھے تیرے بدترین بیٹے کے ذریعے سزا دوں گا اور میں اُسے تجھ پر اور تیری بیویوں پر مسلط کر دوں گا سو یہ بات داؤد کو گراں گزری اور ناتان نے اُسے کہا اللہ تعالیٰ نے تیرے راستے سے چشم پوشی کی ہے تو ہرگز نہیں مرے گا لیکن وہ تجھے تیرے بدترین بیٹے کے ذریعے سزا دے گا اور اللہ تعالیٰ نے اُسے بتایا کہ اس کے جس بچے کو

Presented by www.ziaraat.com

اس کی بیوی نے جنم دیا ہے وہ مر جائے گا تو داؤد نے بے صبری کی اور اس کی بے صبری میں اضافہ ہو گیا اور بچہ بیمار ہو گیا اور جب اس کی بیماری نے شدت اختیار کی تو اس نے روزہ رکھا اور نماز پڑھنے اور رونے کے لیے اٹھا اور بال زمین سے چپٹا دیئے اور جب بچہ فوت ہو گیا تو داؤد کے غلاموں نے اسے اس امر کی خبر دینے کو بڑی بات خیال کیا حتیٰ کہ اس نے ان کی کانا پھوسی کو سن لیا اور اسے پتہ چل گیا سو اس نے اپنا چہرہ دھویا اور اپنے کپڑے پہنے اور اپنی نشستگاہ پہ بیٹھا اور اپنا کھانا منگوایا اور کہنے لگا میں اس کے مرنے سے قبل غم کرتا تھا اور اب میرا غم اسے میرے پاس واپس نہیں لائے گا بلکہ میں اس کے پاس جاؤں گا۔ پھر اس نے برسبا سے جماع کیا اور اسے بچے کا حمل ہو گیا اور اس نے اس کا نام سلیمان رکھا۔

پھر ابی شلوم بن داؤد نے اپنے بھائی انون کو قتل کر دیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس نے اس پر اس کی ماں جائی بہن کے متعلق تہمت لگائی اور اس نے اسے قتل کر دیا اور ابی شلوم عظیم الجثہ اور بہت بالوں والا تھا سو داؤد نے اسے واپس لانے کے لیے ایک شخص کو بھیجا حتیٰ کہ وہ واپس آگیا پھر اس نے دوبارہ اس کے خلاف خروج کیا اور داؤد پیادہ پا اس سے ڈر کر بھاگ گیا حتیٰ کہ طور سینا کی گھاٹی پر چڑھ گیا اور اسے بھوک لگی اور اسے ایک آدمی ملا جس کے پاس روٹی اور نبیل تھا سو اس نے اس سے کھایا اور ابی شلوم اپنے باپ کے شہر میں داخل ہوا اور اس کے گھر کی طرف گیا اور اس نے اپنے باپ کی لونڈیوں کو پکڑ لیا اور اس سے وطی کی اور کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے مجھے بنی اسرائیل کا بادشاہ بنایا ہے اور وہ بارہ ہزار آدمیوں کے ساتھ نکلا اور اس نے داؤد کو قتل کرنے کے لیے تلاش کیا اور داؤد بھاگ گیا حتیٰ کہ دریائے اردن کو پار کر گیا اور

Presented by www.ziaraat.com

جب وہ پار کر گیا تو اس کے اصحاب کی ایک جماعت اور بستیوں کے مخلوط گروہ اس کے پاس آئے اور اس نے اپنے بیٹے یوآب کو ابی شلوم کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے بھیجا اور اُسے کہنے لگا اُسے میرے لیے زندہ صحیح سلامت پکڑ لینا پس وہ گئے اور انھوں نے اس سے جنگ کی اور ابی شلوم ایک خچر پر تھا وہ بن کے درخت کے نیچے گیا تو وہ اس سے چمٹ گیا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی اور موآب نے اُسے تین تیر مارے اور اُسے کنوئیں میں پھینک دیا اور جب داؤد کو اطلاع ملی تو اس نے اس پر شدید جزع فزع کی اور داؤد اپنی جگہ پر واپس آ گیا۔

اور اس کے بعد ازلا نے داؤد کے خلاف خروج کیا اور اس کے ساتھ سرکش لوگ بھی تھے سو اس نے ان سے جنگ کی اور انہیں قتل کیا اور جب اس نے انہیں قتل کیا اور اللہ نے اُسے ان سے بچا لیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرنے لگا اور اس نے اپنی تقدیس میں کہا اے میرے رب میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں اور تیرے لیے اپنی محبت کو خالص کرتا ہوں بلاشبہ تو میری قوت ، میرا ساز و سامان میری پناہ گاہ اور میری نجات گاہ ہے حالانکہ قبل ازیں مجھے سکراتِ موت نے گھیر لیا تھا اور مجھ سے قریب آ گئی تھی اور ہلاکت کے مصائب مجھ پر حاوی ہو گئے تھے اور میں نے اپنی تنگی میں تجھ سے دعا کی اور اے میرے معبود میں نے تجھ سے مدد مانگی اور تو نے میری آواز کو سُنا اور تو نے مجھے ان لوگوں سے بچایا جنہوں نے مجھے دست بدست لیا اور مجھ پر ظلم کیا اور تو میرا مددگار تھا تو نے مجھے تنگی سے فراخی کی طرف نکالا اے میرے رب تو کس قدر عادل ہے اور اپنے پر توکل کرنے والوں کا کس قدر مددگار ہے اس لیے کہ تیرے سوا کوئی رب نہیں سو تو مجھے قوت دے اور ہدایت کا راستہ دکھا اور اپنے سامنے مجھے ثابت قدم رکھ میرا بازو مضبوط کر اور میرے دشمنوں کو مجھ پر

Presented by www.ziaraat.com

قابو نہ دے اور مجھے بنی اسرائیل کی اطاعت عطا کر اور انہیں اطاعت گزار غلام بنا دے اور مجھے اپنے شکر کا الہام کر۔

اور داؤد جب اس کلام سے تسبیح کرتے تو خوبصورت آواز بلند کرتے جس کی مانند آواز نہیں سُنی گئی اور آپ جب زبور پڑھتے تو کہتے اس شخص کو مبارک ہو...... جو گناہ گاروں کے راستہ پر نہیں چلا اور ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلس میں نہیں بیٹھا لیکن اس کی خواہش سنت الٰہی ہے اور اس کی سنن ہی لیل و نہار کو سکھاتی ہیں وہ ایک درخت کی طرح ہوگا جسے پانی کے کنارے بویا گیا ہے وہ ہر وقت پھل دیتا ہے اور اس کے پتے نہیں گرتے اور منافقین فیصلے میں ایسے نہیں ہوتے اور نہ نیکوں کے مجمع میں خطاکار ہوتے ہیں اس لیے کہ اللہ نیکوں کے راستہ کو جانتا ہے اور گنہگاروں کا راستہ بیکار ہو جائے گا۔

پھر کہتے آسمان میں جو کچھ ہے وہ اللہ کی تسبیح کرتا ہے اور جو بلندیوں میں ہیں وہ بھی اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اس کی سب افواج بھی اس کی تسبیح کرتی ہیں اور شمس و قمر بھی اس کی تسبیح کرتے ہیں اور کواکب و نور بھی اس کی تسبیح کرتے ہیں اور آسمان کے اوپر کا پانی بھی ہمارے رب کے نام کی تسبیح کرتا ہے اس لیے کہ اس نے ہر چیز سے کہا ہے ہو جا اور وہ ہوگئی اور اس نے تمام چیزوں کو پیدا کیا ہے اور انہیں ہمیشہ کے لیے بنایا ہے اور ان میں سے ہر چیز کا اندازہ کیا ہے اور ان کے لیے ایک حد مقرر کی ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتیں اور زمین میں جو چیز ہے وہ اللہ کی تسبیح کرتی ہے آگ، اولے، برف اور صاحب قوت، بلاشبہ اس نے تند ہوا کو اپنے کلمہ سے پیدا کیا ہے۔

مسجد صدیقین میں اللہ کی نئی تسبیح کرو اور بنی اسرائیل اپنے خالق سے خوش ہوں اور بنی صیہون تمہارے رب کی تکبیر کہتے ہیں اور دف، طبل اور

ڈھول سے اس کے نام کی تسبیح کرتے ہیں وہ اس وجہ سے اس کی تکبیر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے قانون سے خوش کرتا ہے اور مساکین کو فتح دیتا ہے تاکہ صدیقین کو کرامت سے سرفراز کرے اور وہ اپنے تختوں پر تسبیح کرتے ہیں اور اپنے نزخروں پہ اللہ کی بڑائی بیان کرتے ہیں اور دو دھاری تلوار ان کے ہاتھوں میں ہوتی ہے تاکہ قوموں پر فتح پائیں اور قومیں نصیحت حاصل کریں اور اپنے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ دیں اور عزت داروں کو بھی زنجیروں میں باندھ دیں تاکہ ان کے ساتھ وہ فیصلہ کیا جائے جو طے پا چکا ہے اور سب صدیقین کے لیے اللہ کی تعریف ہے۔

اس کے مقدس میں اس کی تسبیح کرو اس کے آسمانِ قوت میں اس کی تسبیح کرو، اس کی قوت و طاقت سے اس کی تسبیح کرو، ابرابط و مزامیر سے اس کی تسبیح کرو، سارنگیوں اور طویل چھیدوں والے ڈھولوں سے اس کی تسبیح کرو، کانوں کی گونج میں اس کی تسبیح کرو، بلند آوازوں سے اس کی تسبیح کرو۔ ہمارے رب کی خالص تسبیح کرو، ہر جان کا بدلہ جان ہے۔

پھر داؤد، زبور کے آخر میں کہتے ہیں۔ میں اپنے بھائیوں کا آخری بھائی اور اپنے باپ کے گھر کا غلام ہوں اور میں اپنے باپ کی بکریوں کا چرواہا ہوں اور میرے ہاتھ ڈھول بناتے ہیں اور میری انگلیاں مزامیر کو توڑتی ہیں کس نے میرے بارے میں میرے رب سے بات کی ہے؟ وہ میرا رب ہے، اسی نے میری بات سنی ہے اور میری طرف اپنے فرشتوں کو بھیجا ہے اور مجھے میرے بھائیوں کی بکریوں سے الگ کر لیا ہے وہ مجھ سے بڑے اور اچھے ہیں پس میرے رب نے انہیں راضی نہیں کیا اور اس نے مجھے جالوت کی فوجوں سے لڑنے کے لیے بھیجا اور جب میں نے اسے اپنے اصنام کی پرستش کرتے دیکھا تو اس نے مجھے اس پہ فتح دی اور میں نے اس کی تلوار پکڑ کر اس کا سر قلم کر دیا۔

Presented by www.ziaraat.com

پھر بنی اسرائیل نے داؤد پر عیب لگائے اور اللہ کا غضب ان پر بڑھ گیا سو اللہ تعالیٰ نے داؤد کو حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل کی گنتی کریں سو آپ نے ان کی گنتی کی اور انہیں آٹھ لاکھ جا نباز فرمایا اور بنی یہوذا کی تعداد پانچ لاکھ تھی۔ سو اللہ تعالیٰ نے جیرام نبی کو داؤد کے پاس بھیجا اور اسے کہا داؤد سے کہو کہ وہ تین باتوں میں سے ایک کو اختیار کر لے، یا تو سات سال بھوک ہو گی یا تجھے تیرے دشمنوں کے سپرد کیا جائے گا اور وہ تین ماہ تجھے عزت دیں گے پھر تجھے تیرے اقتدار سے آزاد دیں گے اور یا تین دن سخت موت ہو گی؟ داؤد اس سے تنگدل ہوئے اور کہنے لگے اے ہمارے رب اپنی مخلوق میں سے ہم سے مہربانی فرما تو اللہ تعالیٰ نے ان پر موت کو مسلط کر دیا اور ایک ساعت میں ستر ہزار جوان مر گئے۔

داؤد نے کہا اے میرے رب میں نے برائی کی ہے ان لوگوں کا کیا گناہ ہے جو بہائم کی مانند ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ تو الیبوسانی کے کھلیان میں میرے لیے ہیکل بنا، سو داؤد پہاڑ پر چڑھے اور کھلیان کو پچاس پردوں کے عوض خرید لیا اور وہاں مذبح بنایا اور موت کو بنی اسرائیل سے روک دیا۔

اور داؤد عمر رسیدہ ہو چکے تھے اور آپ کا بدن کمزور ہو چکا تھا اور آپ کا ایک بیٹا تھا جسے ادونیا ہی کہا جاتا تھا اس نے داؤد کی جنگوں کے سالار یوآب اور داؤد کے جرنیلوں کو مائل کیا اور انہیں کہا داؤد بادشاہ بوڑھا ہو گیا ہے اور میں اس کی قائم مقامی کا زیادہ حق دار ہوں اور جب داؤد کو اس کی اطلاع ملی تو اس نے سادوق کاہن اور ناتان نبی کی طرف پیغام بھیجا اور انہیں کہا، اہل مملکت کو اکٹھا کرو اور میرے بیٹے سلیمان کو میرے خچر پر سوار کرو اور اسے میرے منبر پر بٹھاؤ، اللہ تعالیٰ نے اسے بنی اسرائیل کا سردار بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی حکومت کو عظمت دے گا اور اس کی نشان کو

Presented by www.ziaraat.com

بلند کرے گا سو وہ سلیمان کے ساتھ گئے حتیٰ کہ وہ داؤد کے منبر پر چڑھ گیا اور اہل مملکت نے اس پر اتفاق کیا اور داود کہنے لگے مجھے اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی بتایا ہے کہ میرا بیٹا سلیمان بادشاہ بنے گا اور میری دونوں آنکھیں اس کی طرف دیکھ رہی ہیں اور سلیمان ان دنوں بارہ سال کا تھا۔

پھر داؤد کی بیماری شدت اختیار کر گئی اور اس نے سلیمان کو وصیت کی اور کہا میں سب اہل زمین کے راستے پر جانے والا ہوں، اپنے معبود رب کے احکام پر عمل کرنا اور اس کے ان عہود و مواثیق اور وصایا کو جو موسیٰ بن عمران پہ نازل ہونے والی تورات میں ہیں یاد رکھنا اور داؤد فوت ہو گئے اور آپ کی عمر ۱۳۰ سال تھی اور آپ کی حکومت چالیس سال تھی۔

سلیمان بن داؤدؑ

اور جب اللہ تعالیٰ نے داؤد کو وفات دی تو سلیمان نبی اور بادشاہ بن کر ان کی جگہ پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے جن وانس اور ہواؤں اور بادلوں، پرندوں اور درندوں کو ان کے لیے مسخر کر دیا اور انہیں عظیم بادشاہت دی جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں بیان کیا ہے۔

اور داؤد کی جنگوں کے سالار یوآب اور آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ سلیمان کے بھائیوں کے ساتھ مل کر سلیمان کی حکومت کو خراب کرنے کی طرف مائل ہو گئے اور سلیمان نے ان سب کو قتل کر دیا اور اپنے بھائی ادونیامن کو بھی قتل کر دیا اور حکومت سلیمان کے لیے ہموار ہو گئی اور اس کا اقتدار قائم ہو گیا اور اس نے مصر کے بادشاہ فرعون کی بیٹی سے نکاح کیا اور اُسے داؤد کے گھر میں لایا۔

اور سلیمان نے بنی اسرائیل کو جمع کیا تا کہ وہ قربانی دے اور اس نے

Presented by www.ziaraat.com

ایک ہزار قربانی دی اور رات کو سلیمان نے دیکھا کہ رب اُسے کہہ رہا ہے تو جو چاہتا ہے مانگ لے میں تجھے دوں گا ، سلیمان نے کہا اے میرے رب تُو نے داؤد پر عظیم نعمت کی ہے اور اس کے بعد تو نے اپنے بندے سلیمان کو بادشاہ بنایا ہے پس تو مجھے قلب حکیم عطا کر تاکہ میں تیرے بندوں کے درمیان عدل سے فیصلہ کروں اور خیر و شر کو سمجھ لوں ، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے یہ بات طلب کی ہے اور مال طلب نہیں کیا اور نہ اپنے دشمنوں کی جانیں طلب کی ہیں اور نہ عمر دراز طلب کی ہے بلکہ تو نے حکمت طلب کی ہے جس سے تو فیصلے کو سمجھ لے میں نے تیری بات کو قبول کر لیا ہے اور تجھے قلب فہیم عطا کر دیا ہے جو اس امر کو دیکھنے والا ہے جو تجھ سے پہلے کسی کے لیے نہ تھا ۔ اور نہ تیرے بعد تیری مانند ہو گا اور جو اموال تو نے طلب نہیں کیے میں نے تجھے وہ بھی دیے اور گھوڑے اور عزت بھی دی اور اگر تو میرے راستے پر چلا اور تو نے میرے احکام و وصایا کا پاس کیا جیسا کہ تیرے باپ دادا نے پاس کیا تو میں تیری عمر کو دراز کروں گا اور تیرے حکم کو بڑا کر دوں گا ۔

اور سلیمان فیصلوں کے لیے بیٹھتے تھے اور بنی اسرائیل کے درمیان فیصلے کرتے تھے اور وہ آپ کے فیصلوں اور عادلانہ فیصلوں اور باتوں اور حسنِ الفاظ سے حیران ہوتے تھے اور حضرت سلیمانؑ کے جرنیل ، وزراء ، کاتب اور وکیل بھی تھے آپ کا وزیر زابود بن ناثان تھا اور آپ کی جنگوں کا سالار بنایا بن یویادع تھا اور آپ کا خزانچی ابیشار تھا اور ٹیکس پر ادونیرام بن عبدا تھا اور آپ کے اخراجات کے بارہ وکیل تھے ہر وکیل ایک ماہ کے اخراجات کا ذمہ دار تھا اور آپ کے اخراجات بنی اسرائیل کے قبائل پر ہوتے تھے اور آپ کا روزانہ کا راشن میدے کے تیس کرّہ اور خشکار کے آٹے کے ساٹھ کرّہ

سلہ کرّہ ، ایک پیمانے کا نام ہے جو چالیس اردب کا ہوتا ہے اور ایک اردب

Presented by www.ziaraat.com

اور دس چارہ کھانے والے بیل اور بیس بیل اور ایک سو مینڈھا تھا اور آپ کے چالیس ہزار جانوروں کے تھان تھے جہاں آپ کے چوپائے بندھے ہوئے تھے اور آپ گھوڑوں کو پسند کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں آپ کا واقعہ بیان کیا ہے۔

اور سلیمان نے بیت المقدس کی تعمیر کا آغاز کیا اور کہا اللہ تعالیٰ نے میرے باپ داؤد کو گھر بنانے کا حکم دیا تھا اور داؤد جنگوں میں مصروف رہے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی کہ تیرا بیٹا سلیمان میرے نام پر گھر بنائے گا سو سلیمان نے ہوجوں میں صنوبر اور سرو کی لکڑی بھیجی پھر آپ نے پتھروں سے بیت المقدس کو تعمیر کیا اور اُسے خوب مضبوط کیا اور اس کے اندر بھی لکڑی لگائی اور لکڑی کو منقش کیا اور اس کے لیے سنہری ہیکل بنایا اور اس میں سونے کا آلہ بھی تھا پھر آپ نے تابوت سکینہ کو اُوپر چڑھایا اور اُسے ہیکل میں رکھا اور تابوت میں دو تختیاں بھی تھیں جو حضرت موسیٰ نے رکھی تھیں۔

اور جب سلیمان نے تابوت سکینہ کو رکھا تو ہیکل کے سامنے کھڑے ہو گئے اور بنی اسرائیل کی افواج بھی اکٹھی ہو گئیں اور آپ نے اللہ کی تسبیح و تقدیس کی اور جب اس نے آپ کو بنی اسرائیل کا بادشاہ بنایا تو اس کی نعمتوں پہ اس کی تعریف کی اور بیت المقدس کی تعمیر آپ کے ہاتھوں شروع ہوئی اور بنی اسرائیل آپ کے پاس اکٹھے ہوتے تو آپ کہتے وہ رب بلند آواز اور برکت والا ہے جس نے بنی اسرائیل کو راحت عطا فرمائی ہے اور اس کی اچھی باتیں پوری ہوئی ہیں اور جو کچھ اس نے اپنے بندے موسیٰ سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

میں ۲۴ صاع غلہ آتا ہے (مترجم)

محمل سکینہ
حیدر آباد لطیف آباد، یونٹ نمبر A-C1
Presented by www.ziaraat.com

کہا تھا اس سے کوئی بات ساقط نہیں ہوئی اور ہم اپنے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ ہو جیسا کہ وہ ہمارے آباء کے ساتھ تھا اور ہمیں بے یارو مددگار نہ چھوڑے بلکہ ہمارے دلوں کو اپنی طرف مائل کرے تاکہ ہم اس کے پسندیدہ راستے پر چلیں اور اس کے عہود، وصایا، سنن اور ان احکام کو یاد رکھیں جن کا اس نے ہمارے آباء کو حکم دیا تھا اور وہ ہماری بات کو قبول کرے اور اس سے راضی ہو اور ہمارے دل اس سے خاص ہوں اور اس کے احکام کا پاس کریں۔

اور جب سلیمان بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو آپ نے جشن منایا اور قربانیاں کیں اور ۱۴ دن اسی طرح کرتے رہے اور بنی اسرائیل آپ کے پاس اکٹھے ہوتے اور جب آپ ان کو کھانا کھلانے سے فارغ ہوئے تو آپ نے کھڑے ہو کر اللہ کی تسبیح و تقدیس کی، اور جب آپ فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی، میں نے تمہاری دعا سنی ہے اور آپ کی قربانی کو دیکھا ہے اور اگر آپ میری اطاعت پر ہمیشہ قائم رہے تو میں تجھے بادشاہی دوں گا اور تیرے بعد تیرے بیٹوں کو بھی دوں گا اور میں نے ہمیشہ کے لیے اس گھر کو پاک کر دیا ہے اور اگر تم نے میرے حکم سے پہلو تہی کی یا تم میں سے کسی نے میرے عہود کو توڑا تو میں اس کی بادشاہت چھین لوں گا اور اس گھر کو ہمیشہ کے لیے ویران کر دوں گا۔

اور ملکہ سبا بلقیس، حضرت سلیمان کے پاس آئی اور اس کے واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں بیان کیا ہے اور جب وہ آپ کے پاس آئی تو وہ آپ کے پاس سونے اور عنبر سے لدے ہوئے اونٹ لائی اور آپ سے کہنے لگی مجھے آپ کے حال کی اطلاع ملی ہے جس کی میں نے تصدیق نہیں کی حتیٰ کہ میں اُسے دیکھ لوں پھر وہ اپنے ملک کو

Presented by www.ziaraat.com

واپس چلی گئی۔

اور حضرت سلیمانؑ عورتوں کو پسند کرتے تھے ا بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے سات سو عورتوں سے نکاح کیا جن میں بادشاہ مصر فرعون کی بیٹی بھی تھی اور بنی عمون کی کئی عورتیں بھی تھیں اور جبابرۃ الشام اہل موآب کی بھی کئی عورتیں تھیں اور ادومیوں، حثاثیوں اور صیدانیوں کی عورتیں بھی تھیں اوران اقوام کی عورتیں بھی تھیں جن کی مخالطت سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا تھا اور آپ کی سات سو بیویاں تھیں اور حضرت سلیمان کی بیویوں میں سے ایک نے اپنے باپ کی صورت پر ایک بت بنایا اور جب آپ کی دوسری بیویوں نے اسے دیکھا تو انہوں نے اس کی مانند کیا اور اللہ تعالیٰ سلیمان سے ناراض ہوا اور آپ سے کہنے لگا، تمہارے گھر میں بتوں کی پوجا کی جاتی ہے۔ اور تجھے غصہ نہیں آتا میں تیری حکومت اور عزت تیرے ہاتھ سے چھین لوں گا اور تیرے بیٹوں کی اولاد کو پراگندہ کردوں گا لیکن میں تیرے بارے میں تیرے باپ داؤد کو یاد رکھوں گا اور تجھ سے تیری باقیماندہ عمر تک حکومت نہیں چھینوں گا اور نہ ہی اسباط کو چھینوں گا بلکہ میں تیرے ہاتھ میں دو قبیلے رکھوں گا تاکہ تیرا ذکر ختم نہ ہو۔

اور حضرت سلیمان اپنی کرسی پر بیٹھے تھے جو سونے سے بنی ہوئی تھی اور اس میں جواہرات ٹنکے ہوئے تھے کہ اچانک آپ کے ہاتھ سے آپ کی انگوٹھی اتر گئی اور ایک شیطان نے اسے لے لیا اور اس نے اسے اپنے ہاتھ میں رکھ لیا اور حضرت سلیمان اپنی کرسی سے ایک طرف ہو گئے اور شیطان اس پر بیٹھ گیا اور اس نے حضرت سلیمان کے کپڑے اتار کر انہیں پہن لیا حضرت سلیمان سید ھے گزرے اور آپ اونی کوٹ پہنے ہوئے تھے اور آپ کے ہاتھ میں سرکنڈا تھا اور آپ کھانا طلب کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے میں بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوں اللہ تعالیٰ نے میری حکومت

Presented by www.ziaraat.com

چھین لی ہے اور سننے والے آپ سے تمسخر کر رہے تھے اور آپ کی بات کا انکار کر رہے تھے اور آپ سمندری شکاریوں کے پاس کھڑے ہوتے تھے اور آپ ان سے وہ کھانا طلب کرتے تھے جو وہ کھاتے تھے۔

اور حضرت سلیمان کے ساتھی آصف وغیرہ نے اس شیطان کے واقعہ سے انکار کیا ہے اور نہ انہوں نے اسے ذکر الٰہی کرتے دیکھا ہے پس شیطان بھاگ گیا اور اس نے انگوٹھی سمندر میں پھینک دی اور حضرت سلیمان چالیس روز تک مسلوک الملک رہے اور چالیس روز پورے ہونے کے بعد آپ حیرت زدہ ہو کر سمندر کے کنارے پر چلنے لگے کہ اچانک ایک شکاری نے آپ سے کہا اے پاگل ادھر آ اور اس مچھلی کو پکڑ اور اس نے آپ کو مچھلی دے دی جس کی بُو متغیر ہو چکی تھی آپ اُسے سمندر کی طرف لے گئے اور اُسے دھویا اور اس کے پیٹ کو چاک کیا کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے اندر ایک اور مچھلی ہے آپ نے دوسری مچھلی کا پیٹ بھی چاک کیا کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے پیٹ میں انگوٹھی پڑی ہے آپ نے اُسے پہنا اور اللہ کی حمد کی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی حکومت آپ کو واپس دے دی[1]

---

[1] یہ سب واقعات کہ حضرت سلیمان کے گھر میں بتوں کی پوجا ہوتی تھی اور شیطان آپ کی انگوٹھی اتار کر لے گیا اور آپ سے بادشاہت چھن گئی۔ اسرائیلی روایات سے ماخوذ ہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شیطان کا میرے بندوں پر تسلط نہیں ہو سکتا اور خدا تعالیٰ کے نبی تو خدا کی خاص حفاظت میں ہوتے ہیں ان پر شیطان کیسے غالب آ سکتا ہے اور اگر اس بات کو تسلیم کر لیا جائے کہ شیطان نبیوں پر بھی غالب آ جاتا ہے تو پھر اس آیت کا کوئی مفہوم باقی نہیں رہتا ہے، خدا کے بندو! روایات کے پیچھے پڑ کر آیات کی تکذیب نہ کرو۔ علامہ اقبال نے سچ فرمایا ہے سے

یہ اُمت روایات میں کھو گئی حقیقت خرافات میں کھو گئی (مترجم)

Presented by www.ziaraat.com

اور آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ بن گئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی حکومت اور جن و انس اور طیور کے آپ کے لیے مسخر ہونے کو بیان کیا ہے وہ آپ کے لیے عجیب و غریب چیزیں اور بلند عمارات بناتے تھے اور وہ چالیس سال تک آپ کے تمام احکام کی اطاعت کرتے رہے پھر آپ وفات پا گئے اور حضرت داؤد کی قبر کے پہلو میں دفن ہوئے اور حضرت سلیمان بارہ سال کی عمر میں بادشاہ بنے اور ۵۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

رحبعم بن سلیمان اور اس کے بعد ہونے والے بادشاہ

جب سلیمان بن داؤد فوت ہو گئے تو رحبعم بن سلیمان بادشاہ بنا اور بنی اسرائیل کے قبائل اس کے پاس جمع ہو گئے اور اس سے کہنے لگے تیرے باپ نے ہم سے سختی کی تھی اور ہمیں زبردستی غلام بنا لیا تھا۔ اب تو ہم سے نرمی کر۔ رحبعم نے ان سے کہا آج میرے پاس سے واپس چلے جاؤ اور تین دن کے بعد میرے پاس آنا، پس وہ اس کے پاس سے واپس چلے گئے اور اس نے اپنے باپ کے مشائخ اصحاب سے مشورہ کیا اور پوچھنے لگا تمہاری کیا رائے ہے؟ انھوں نے کہا ہماری رائے یہ ہے کہ تو بنی اسرائیل کو اچھا جواب دے اور ان سے نرمی کے ساتھ گفتگو کرے۔ حتیٰ کہ تو آج کے بعد ان کا بادشاہ بن جائے، اس نے بنی اسرائیل کے مشائخ کی بات کو ترک کر دیا اور نوعمر لوگوں سے مشورہ کیا جو اس کے ساتھ پروان چڑھے تھے وہ اُسے کہنے لگے ہماری رائے ہے کہ آپ ان سے سخت کلامی کریں تاکہ ان کا معاملہ آپ کے لیے ایسے ہی دوبراہ ہو جائے

Presented by www.ziaraat.com

جیسا کہ آپ کے باپ کے لیے دوہرا ہوا تھا۔

اور جب تیسرا دن ہوا تو وہ اس کے پاس اس بات کے متعلق پوچھنے آئے جو انہوں نے اس سے بیان کی تھی، اس نے انہیں کہا میری چھنگلی میرے باپ کے انگوٹھے سے زیادہ بوجھل ہے اور جب اس نے ان سے یہ بات کہی تو وہ اس کے پاس سے واپس چلے گئے اور اپنی بستیوں میں پراگندہ ہو گئے اور بنی اسرائیل کے اسباط میں سے صرف یہوذا اور بنیامین کی اولاد اس کے ساتھ رہی۔

اور دس قبائل نے یوربعم بن ناباط کو اپنا بادشاہ بنا لیا حالانکہ وہ سلیمان سے ڈر کر مصر بھاگ گیا تھا اور جب بنی اسرائیل نے رجبعم بن سلیمان کے متعلق اختلاف کیا تو وہ آگیا اور رجبعم بن سلیمان نے یہوذا اور بنیامین کی اولاد سے ایک ہزار جوانوں کو جمع کیا اور ان سے یوربعم بن ناباط اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ جنگ کرنے کی اپیل کی۔

اور اللہ تعالیٰ نے سمعیا نبی کی طرف وحی کی کہ رجبعم اور اس کے ساتھیوں سے کہہ دیجیے کہ بنی اسرائیل سے جنگ نہ کریں، انہوں نے اس کی بات کو سنا اور واپس چلے گئے اور رجبعم نے سترہ سال حکومت کی۔

اور یوربعم بن ناباط نے جبل فاران کے دس قبائل پر حکومت کی اور بنی اسرائیل کہنے لگے ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنی قربانیاں اللہ کے حضور پیش کریں سو یوربعم نے ان کے بیت المقدس جانے کو پسند نہ کیا اور آل یہوذا نے ان کو مائل کیا کہ وہ ان کی حکومت میں داخل ہو جائیں، اس نے کہا تمہیں جانے کی ضرورت نہیں میں تمہارے لیے قربان گاہ بناتا ہوں اور اس نے ان کے لیے قربان گاہ بنائی اور اس میں سونے کا ایک بچھڑا بھی بنایا اور کہنے لگا یہ تمہارے وہ معبود ہیں جو تمہیں سرزمین مصر سے لائے ہیں اور اس نے بچھڑے کے لیے عالم مقرر کیے اور جشن منایا اور بچھڑے کے لیے قربانیاں

Presented by www.ziaraat.com

لیں تو بنی اسرائیل کے نبی نے اس کے پاس آکر اُسے وعظ کیا تو اس نے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تو وہ سوکھ گیا اور وہ اس سے کہنے لگا اللہ سے دعا کرو کہ وہ میرے ہاتھ کو واپس کر دے۔ نبی نے اس کے لیے دُعا کی تو یوربعم کا ہاتھ واپس آگیا اور یوربعم اپنے طریق پر قائم رہا اور اُسے ترک نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے یوربعم اور اس کے سب ساتھیوں کو ہلاک کر دیا اور اجل ان کے پاس آیا اور اس کی حکومت بیس سال رہی۔

پھر ابیام بن رجبعم بادشاہ بنا اور اس نے اپنے باپ کا طریق اختیار کیا اور اعلانیہ فواحش و قبائح کا ارتکاب کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی عمر قطع کر دی اور اس کی حکومت تین سال رہی پھر اسا بادشاہ بنا اس نے اطاعتِ الٰہی کا اظہار کیا اور زناکاری سے روکا اور اس پہ اور تہمت پہ سزا دی اور جو لوگ اصنام کی پوجا کرتے اس نے انہیں اپنی مملکت سے نکال دیا حتیٰ کہ جب اُسے پتا چلا کہ اس کی ماں بُت پرستی کرتی ہے تو اس نے اُسے بھی نکال دیا۔

اور اس کے زمانے میں زارح حبشہ کا بادشاہ بنا اور شاہِ ہند بیت المقدس آیا اور اللہ نے عذاب بھیجا اور اس نے زارح اور شاہِ ہند کو ہلاک کر دیا اور اسا کی حکومت چالیس سال رہی، بیان کیا جاتا ہے کہ جب اسا نے بنی اسرائیل کو سات سال قتل کیا تو انہوں نے ہند کے لوگوں کے ہتھیاروں کو لکڑیوں سے جلا دیا۔

پھر اس کے بعد اس کا بیٹا بادشاہ بنا اور اپنے باپ کے طریق پر چلا اور وہ راستباز درویش تھا وہ دسیوں قبائل کا بادشاہ بن گیا اور وہ سب بنی اسرائیل میں پسندیدہ تھا اور اس کی حکومت ۲۵ سال رہی۔

پھر اس کے بعد اس کا بیٹا یورام بادشاہ بنا اس نے کفر اختیار کیا اور اس کی قوم اصنام کی پرستش کی طرف لوٹ آئی اور اس نے ایک عورت

Presented by www.ziaraat.com

سے نکاح کیا جس نے اُسے باغی اور گمراہ بنا دیا اور اس کی حکومت چالیس سال رہی۔

پھر احزیا اپنے باپ کے بعد بادشاہ بنا اور دسیوں قبائل الگ ہو گئے اور انہوں نے اپنے میں سے یہو کو بادشاہ بنا لیا سو اس نے احزیا سے جنگ کی حتیٰ کہ اس قوم میں بڑا قتلام ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر شام کے بادشاہ کو مسلط کر دیا اور اس نے بھی ان سے یہی سلوک کیا اور احزیا کی حکومت ایک سال رہی۔

پھر عتلیا بنت عمری بادشاہ بنی اور اس نے داؤد کے بیٹوں کو قتل کیا حتیٰ کہ داؤد کی نسل میں سے ایک بچے یواش کے سوا کوئی شخص باقی نہ بچا اُسے اس کے ہمزادوں کی ایک عورت نے جس کا یوشبع تھا اور وہ اس کی پھوپھی پکڑ لیا اور وہ اس کو دودھ پلاتی تھی۔

اور عتلیا نے بگاڑ پیدا کر دیا اور خواہش کا اظہار کیا اور شہروں کو خراب کر دیا اور بنی اسرائیل یوبدع الاحباری کے پاس جمع ہوئے اور جو سلوک وہ ان سے کرتی تھی اس کی شکایت اس کے پاس کی لیں انہوں نے اکٹھے ہو کر اُسے قتل کر دیا اور اس کی حکومت سات سال رہی۔

اور عتلیا کے بعد وہ بچہ بادشاہ بنا جو بنی داؤد میں سے باقی رہ گیا تھا اور وہ یواش تھا اور وہ سات سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور بنی اسرائیل کے امور درست ہو گئے اور ان میں عدل و انصاف نمایاں ہو گیا اور فواحش کا خاتمہ ہو گیا اور انھوں نے اصنام کی پرستش چھوڑ دی پھر اس نے اپنی آخری عمر میں ظلم کیا اور قتلام کیا حتیٰ کہ اس نے علماء کی اولاد کو قتل کیا اور اس نے یوبدع الاحباری کے لڑکے کو بھی قتل کر دیا جس نے اُسے بادشاہ بنایا تھا پھر وہ مر گیا اور اس کی حکومت چالیس سال تھی اور اس نے بیت المقدس کی دیوار چالیس ہاتھ گرا دی اور جو کچھ اس میں تھا

Presented by www.ziaraat.com

لوٹ لیا۔

پھر اس کے بعد امصیا بادشاہ بنا اور وہ اپنی حکومت کے آغاز میں یواش کے طریق کے مشابہ تھا پھر اس نے ظلم و جور کیا اور اس کی حکومت ۲۷ سال رہی۔

پھر عزیا بن امصیا بادشاہ بنا اور اس کے زمانے میں اشعیا نبی موجود تھا سو اس نے اچھی طرح اللہ کی عبادت کی اور اس کی اطاعت میں کام کیا مگر اس نے انگیٹھی لے لی اور ہیکل میں داخل ہو گیا اور یہ امر علماء کے سوا کسی کے لیے مناسب نہ تھا پس اللہ تعالیٰ نے سزا دی اور اسے برص ہو گئی اور اس نے اشعیا نبی کو بھی سزا دی کیونکہ اس نے اسے اس بات سے منع نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس سے نبوت چھین لی[1] حتیٰ کہ عزیا فوت ہو گیا اور اس کی حکومت ۵۲ سال تھی۔

پھر جب یوتام کے باپ کو برص ہو گئی تو وہ بادشاہ بن گیا اور اس نے اصنام کی پرستش کی تو اللہ تعالیٰ نے بابل کے بادشاہ تغلتفلسر کو اس پر مسلط کر دیا سو اس نے اسے قید کر لیا اور غلام بنا لیا اور اس پر جزیہ لگا دیا اور فلسطین میں دس قبائل کی بستی سبطیہ کو تباہ کر دیا اور اس کے باشندوں کو قیدی بنا لیا اور انہیں سرزمین بابل کی طرف لے آیا پھر اس نے اپنی طرف

---

[1] یہ بھی اسرائیلی روایت ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کو نبی بناتا ہے جسے وہ اس کا اہل سمجھتا ہے، اسے ایسے شخص کو نبی بنانے کی کیا ضرورت ہے جو کار نبوت کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے والا ہو نیز اس سے اللہ تعالیٰ کے علم پر بھی دھبہ آتا ہے کہ اس نے ایسے شخص کو نبی بنایا ہے جو اس کام کے اہل ہی نہیں ہے، آج تک اس نے کسی کو نبوت دے کر اسے اس سے نہیں چھینا یہ بھی ایک جھوٹی اور بے سروپا روایت ہے۔

(مترجم)

Presented by www.ziaraat.com

سے کچھ لوگوں کو شہر کی طرف بھیجا انہوں نے اُسے آباد کیا اور اس کی تعمیر کی انہی لوگوں کو فلسطین اور اُردن میں سامرہ کہا جاتا ہے پس جب وہ اس میں ٹھہر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر شیر کو مسلط کر دیا پھر اس نے بنی اسرائیل کے علماء میں سے ایک شخص کو جو اولاد ہارون میں سے تھا انہیں بنی اسرائیل کا دین سکھانے کے لیے بھیجا اور جب وہ ان کے دین میں شامل ہو گئے تو شیر نے انہیں چھوڑ دیا اور وہ سامرہ بن گئے اور کہنے لگے ہم حضرت موسیٰ کے سوا کسی نبی پر ایمان نہیں لائیں گے اور ہم صرف اسی کو جانتے ہیں جو تورات میں ہے اور انہوں نے حضرت داؤد کی نبوت کا انکار کیا اور بعث ونشور کا بھی انکار کر دیا اور لوگوں کی مجالست اور اختلاط سے رُک گئے اور ان سے چیزیں لینے اور مُردے اُٹھانے سے بھی رُک گئے اور جو کوئی مُردہ اُٹھاتا وہ سات دن الگ رہتا وہ صحرا میں الگ رہتا اور ان سے اختلاط نہ کرتا پھر وہ غسل کرتا اور اسی طرح اس کا حال ہوتا جو اس چیز کو لیتا جو اس کے لیے جائز نہ ہوتی اور وہ حائضہ کو اپنے گھروں میں پناہ نہ دیتے اور انہوں نے اولاد ہارون میں سے اپنا رئیس بنایا اور وہ اس کا نام رئیس رکھتے اور تورات کے پیچھے در پیے وارث ہوتے اور وہ فلسطین کی فوج کے سوا کسی خطے میں نہ تھے اور احاز کی حکومت سولہ سال رہی۔

پھر احاز کے بعد اس کا بیٹا حزقیل بادشاہ بنا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی خوب عبادت کی اور اصنام کو توڑا اور ان کے گھروں کو گرا دیا اور اس کے زمانے میں سنحاریب بن سراطم بابل کا بادشاہ تھا وہ بیت المقدس کی طرف گیا اور اس نے اسباط کے باقی ماندہ لوگوں کو قیدی بنا لیا اور حزقیل نے اُسے تین سو قنطار چاندی اور تیس قنطار سونا اس شرط پر رشوت دیا کہ وہ واپس چلا جائے اس نے اسے لے لیا پھر بد عہدی کی اور جب اس نے یہ کام کیا تو اشعیاء نبی اور حزقیل نے سنحاریب کے

Presented by www.ziaraat.com

خلاف بد دُعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی دُعا کو قبول کیا اور سنحاریب کے اصحاب پر قتل کو مسلط کر دیا اور اس نے ایک ساعت میں ان میں سے ایک لاکھ پچاسی ہزار آدمیوں کو قتل کر دیا اور سنحاریب شکست خوردہ ہو کر واپس آ گیا۔ حتیٰ کہ بابل کی طرف چلا گیا اور اس کے بیٹوں نے اُسے بُری طرح قتل کر دیا۔

اور اللہ تعالیٰ نے اشعیا نبی کو حکم دیا کہ وہ حزقیل کو بتائے کہ وہ مرنے والا ہے اور وہ وصیت کر دے اور جب اللہ تعالیٰ نے اُسے یہ بات بتائی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ وہ اس کی زندگی میں اضافہ کرے حتیٰ کہ اُسے بیٹا دے جو اس کے بعد بادشاہ بنے سو اللہ تعالیٰ نے اس کی زندگی میں پندرہ سال کا اضافہ کر دیا حتیٰ کہ اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ اور حزقیل کے زمانے میں سورج پانچ درجے اپنے مطلع کی طرف واپس آیا اور حزقیل کی حکومت ۲۷ سال رہی۔

پھر حزقیل کے بعد منشا بن حزقیل بادشاہ بنا اور بنی اسرائیل نے اس کے زمانے میں کفر کیا اور اس نے بھی کفر کیا اور اصنام کی پرستش کی اور وہ بنی اسرائیل کا بدترین بادشاہ تھا اور اس نے اصنام کے لیے مسجد بنائی اور اس نے صنم بنایا جس کے چار چہرے تھے اور اشعیاء نے اُسے منع کیا اور اس کے حکم سے اسے سر سے لے کر پاؤں تک آری سے چیر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے منشا پر شاہِ روم قسطنطین کو مسلط کر دیا اور اس نے اس سے جنگ کی اور اُسے قید کر لیا اور وہ ایک زمانے تک قید رہا پھر اس نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے اس کی حکومت کی طرف واپس کر دیا اور اس نے صنم کو توڑ دیا اور صنم خانوں کو ڈھا دیا اور اس کی حکومت ۵۵ سال رہی اور اس کی اسیری کا زمانہ بیس سال تھا۔

پھر اموں بن منشا بادشاہ بنا اور اس نے دوبارہ اصنام بنائے حتیٰ کہ ان کی بہتات ہو گئی اور اس کی حکومت سولہ سال رہی۔

پھر اس کے بعد اس کا بیٹا یوشیا بادشاہ بنا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی خوب عبادت کی اور اصنام کو توڑا اور صنم خانوں کو ڈھا دیا اور ان کے

Presented by www.ziaraat.com

خادموں کو قتل کر دیا اور انھیں جلا دیا اور وہ عدل و انصاف اور عبادتِ الٰہی اور اپنے مذہب کی خوبصورتی میں حضرت داودؑ اور حضرت سلیمانؑ کے مشابہ تھا اور اس کی حکومت تیس سال رہی۔

پھر اس کا بیٹا یہو اخز تین ماہ تک بادشاہ بنا پھر مصر کے بادشاہ فرعون الاعرج نے اُسے قید کر لیا اور اس کے شہروں پر ٹیکس لگا دیا اور اپنی طرف سے ان پر بادشاہ بنایا اور یہو خز کو پکڑ لیا اور اُسے مصر لے گیا اور وہ وہیں مر گیا۔

پھر اس کے بعد اس کا بھائی یویقیم بادشاہ بنا اور وہ دانیال نبی کا باپ تھا اور اس کے زمانے میں بابل کا بادشاہ بخت نصر بیت المقدس کی طرف گیا اور اس نے بنی اسرائیل کو قتل کیا اور انھیں قیدی بنایا اور انہیں سرزمین بابل کی طرف لے گیا۔ پھر سرزمین مصر کی طرف گیا اور اس نے بنی اسرائیل کو قتل کیا اور انھیں قیدی بنایا اور انھیں سرزمین بابل کی طرف لے گیا پھر سرزمین مصر کی طرف گیا اور اس کے بادشاہ فرعون الاعرج کو قتل کر دیا۔

اور بخت نصر نے تورات کو اور ہیکل میں انبیاء کی جو کتب تھیں انہیں لے لیا اور انھیں کنوئیں میں ڈال ان پر آگ پھینک دی اور اُسے پاٹ دیا اور اس زمانے میں ارمیا نبی موجود تھے جب آپ کو بخت نصر کی آمد کا علم ہوا تو آپ نے تابوت سکینہ کو لے کر ایک غار میں چھپا دیا جہاں کسی کو اس کا علم نہ تھا اور بخت نصر سے صرف ارمیا ہی بچے۔

اور جن لوگوں کو بخت نصر سرزمین بابل کی طرف لایا ان کی تعداد آٹھ ہزار تھی جن میں ایک ہزار نبی تھے اور ان کا بادشاہ یخنیا بن یہو یاقیم بھی تھا اور ان میں عراق کے یہودی بھی تھے، بیان کیا جاتا ہے کہ ارمیا نبی نے کہا اے اللہ میں تیرے اس عدل کو جانتا ہوں جسے دوسرا نہیں جانتا تو نے بخت نصر کو بنی اسرائیل پر کیوں مسلط کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی کی، جب میرے بندے میری بڑی مخلوق کے ساتھ میری نافرمانی

Presented by www.ziaraat.com

کریں گے تو میں انہیں سزا دوں گا۔

اور بنی اسرائیل مسلسل بخت نصر کی قید میں رہے حتیٰ کہ اس نے ان میں سے ایک عورت سے نکاح کیا جسے ملحات خواہر زربابل، دختر سلتائیل کہا جاتا تھا، اس نے اس سے مطالبہ کیا کہ وہ اس کی قوم کو اس کے شہر کی طرف واپس کر دے اور جب بنی اسرائیل اپنے شہر کو واپس آ گئے تو انھوں نے زربابل بن سلتائیل کو اپنا بادشاہ بنا لیا اور اس نے بیت المقدس کا شہر تعمیر کیا اور ہیکل کو تعمیر کیا اور وہ ۴۶ سال اس کی تعمیر میں لگا رہا اور اس کے زمانے میں اللہ تعالیٰ نے بخت نصر کو مسخ کر کے مادہ چوپایہ بنا دیا اور وہ مسلسل سات سال بہائم کی اجناس میں منتقل ہوتا رہا پھر بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اللہ کی طرف رجوع کر لیا تو اس نے اُسے بشر بنا کر زندہ کیا پھر وہ مر گیا۔

اور زربابل وہ شخص ہے جس نے تورات اور انبیاءؑ کی کتب کو اس کنوئیں سے نکالا جس میں بخت نصر نے انہیں دفن کیا تھا اور اس نے انہیں اسی حالت میں پایا وہ سوختہ نہیں ہوئی تھیں سو اس نے دوبارہ تورات اور انبیاءؑ کی کتب اور ان کی سنن و شرائع کو لکھا اور وہ پہلا شخص ہے جس نے ان کتب کو لکھا۔

اور بنی اسرائیل کی شریعت توحید الٰہی اور حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کی نبوت کا اقرار تھا جو عمران بن قاہث بن لاوی بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم خلیل اللہ کے بیٹے تھے اور ہر سال میں چھ دن ان کے روزے ہوتے تھے اور پہلا روزہ سال کے شروع میں ہوتا تھا اور وہ اکتوبر کے پہلے دن کو سال کا آغاز شمار کرتے تھے اور جب اکتوبر کے دس دن گذر جاتے تو وہ ایک دن روزہ رکھتے اور یہ دن ہے جس میں حضرت موسیٰ بن عمران پہ دوسری لوح نازل ہوئی۔

اور وہ ۱۰ر جنوری کے گذرنے پہ ایک روزہ رکھتے اور یہ وہ دن ہے

جس میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ہامان سے نجات دی اور وہ ۱۷ جولائی کو ایک دن روزہ رکھتے اور یہ وہ دن ہے جس میں حضرت موسیٰ طور سے اُترے۔

اور وہ ۹ اگست کو ایک دن روزہ رکھتے اور یہ وہ دن ہے جس میں بیت المقدس ویران ہوا اور وہ اکتوبر کے تین دن روزہ رکھتے اور یہ وہ دن ہیں جس میں قدریا بن اخیقام قتل ہوا۔

اور سال میں ان کی چار عیدیں ہیں، عید الفطر، یہ وہ دن ہے جس میں حضرت موسیٰ مصر سے بنی اسرائیل کو لائے اور انہوں نے اپنا آٹا اُٹھایا اور اس کا خمیرہ بنایا اور انہوں نے اسے فطیر کی صورت میں کھایا اور یہ ۱۵ اپریل کو ہوتی ہے اور اس کے سات دن ہوتے ہیں۔ پھر جون کے ۱۶ دن گذرنے پر عید ہوتی ہے اس روز حضرت موسیٰ پر تورات نازل ہوئی تھی یہ عید کا دن ان کے ہاں عظمت والا ہے پھر اکتوبر کے پہلے دن عید ہوتی ہے اور یہ ان کے ہاں سال کا آغاز ہوتا ہے پھر ۱۵ اکتوبر کو عید ہوتی ہے اور یہ عید المظلة ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل کو کھجور کے پتوں اور شاخوں سے چھپر بنانے کا حکم دیں اور وہ آٹھ دن اپنے گرجوں میں کھجور کی شاخوں اور پتوں سے سائبان بناتے ہیں۔

اور ان کی تین نمازیں ہیں، صبح کی نماز غروب آفتاب کے نزدیک نماز اور غروب آفتاب کے بعد کی نماز، اور جب ان کا کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنی دونوں ایڑیوں کو اکٹھا کر لیتا ہے اور اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے کندھے پر اور بائیں ہاتھ کو دائیں کندھے پر رکھتا ہے اور سرنگوں ہوتا ہے اور پانچ رکوع کرتا ہے اور ان میں سجدہ نہیں کرتا پھر آخر میں سجدہ کرتا ہے اور نمازوں کے شروع میں مزامیر داؤد سے تسبیح کرتا

Presented by www.ziaraat.com

ہے اور صلواۃ المغیب میں تورات سے پڑھتا ہے اور اپنے سنن و شرائع میں ان کا اعتماد اپنے علما کی کتب پر ہے اور ان کتب کو عبرانی زبان میں .... [1] کہا جاتا ہے اور یہ سمندر عبور کرنے کے بعد ان کی زبان بن گئی۔

اور ان کے نکاح کا طریق یہ ہے کہ وہ ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہ کریں اور کنواری کے لیے ان کا کم از کم مہر دو سو درہم اور بیوہ کے لیے ایک سو درہم ہے اس وزن سے کم نہ ہو گا اور جب وہ ناپسند کریں تو طلاق مباح ہے اور وہ بھی گواہوں کی موجودگی میں ہو گی۔

اور ذبائح میں ان کا طریق یہ ہے کہ وہ دوسروں کا ذبح کیا ہوا نہ کھائیں اور یہ کہ ذبائح کا منتظم قوانین کا عالم ہو پھر جب کبھی وہ چھری سے ذبح کرنے کا ارادہ کرے تو اسے کاہن کے پاس لائے اور جب وہ اس کی دھار کو پسند کرے تو اسے اس سے ذبح کرنے کی اجازت دے بصورت دیگر اسے اس کے تیز کرنے کا حکم دے یا وہ کوئی دوسری چھری لائے اور جب وہ ذبح کرے تو اسے کسی دیوار کے قریب نہ کرے کہ وہ اسے خراب کرے اور جب وہ اس سے فارغ ہو جائے تو حلقوم کی طرف دیکھے اور اگر وہ اسے دیکھے کہ سر اور گردن کے درمیانی گوشت ادھر ادھر نہیں ہوئی اور ذبح درست پایا جائے تو پھیپھڑے کی طرف دیکھے بغیر اسے نہ کھایا جائے اور اگر وہ اس میں عیب یا بیماری یا شگاف یا پھنسی یا ورم پائے تو ذبیحہ کو نہ کھایا جائے اور اگر پھیپھڑہ درست ہو تو وہ دماغ کی طرف دیکھے اور اگر اس میں بیماری دیکھے تو اسے نہ کھایا جائے اور اگر دماغ صحیح ہو تو وہ دل کی طرف دیکھے اور اگر اس میں بیماری پائے تو اسے نہ کھائے اور اگر بطون اور اوجھڑی کی چربی کو درست پائے تو اسے نہ کھائے اور رگوں کو

[1] اصل میں اس جگہ پر عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

بھی نہ کھائے اور اس کے سوا جو کچھ ہے اُسے کھا جائے۔

اور ان کے حساب کے مطابق ان کی تاریخ بیت المقدس کی ویرانی سے شروع ہوتی ہے اور اس کے مطابق وہ حساب لگاتے ہیں اور ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر روز اس دن کو یاد کریں جس میں بیت المقدس ویران ہوا تھا اور اس روز تک اُسے کتنے دن ہوئے ہیں۔

مسیح عیسیٰ بن مریم

عمران کی بیوی حنّہ نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اُسے بیٹا دیا تو وہ اُسے اللہ کے لیے وقف کر دے گی اور جب مریم پیدا ہوئی تو اس نے اسے زکریا بن برخیا بن لشوا[1] بن نحرائیل بن سھلون بن ارسوا بن شویل بن لعو[2] بن موسیٰ بن عمران کے سپرد کر دیا اور زکریا قربان گاہ کے کاہن تھے اور وہ مسلسل کاہن رہے حتیٰ کہ مریم مکمل ۱۷ سال کی ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف فرشتہ بھیجا کہ وہ اُسے ایک پاک بیٹا عطا کرے اور مریمؑ کے واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حتیٰ کہ وہ حاملہ ہوگئی اور جب اس کے دن پورے ہوگئے تو اُسے دردِ زہ آیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے اور حضرت مریمؑ کا اور مسیح کا اور حضرت مریمؑ کے بیچے سے اس سے اپنے کلام کرنے کا اور گہوارے میں مسیح کے کلام کرنے کا حال بیان کیا ہے۔

مسیح کی پیدائش فلسطین کی ایک لبستی میں ہوئی جسے بیت لحم کہا جاتا ہے اور یہ ۲۰ دسمبر منگل کا دن تھا۔

منجم نے بیان کیا ہے کہ جس سال مسیح کی پیدائش ہوئی زائچہ میزان میں

---

[1] و [2] اصل کتاب میں یہ دونوں لفظ نقطے کے بغیر ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

اٹھارہ درجے تھا اور مشتری، سنبلہ میں ۳۰ منٹ راجع تھا اور زحل، جدی میں سولہ درجے ۴۸ منٹ تھا اور آفتاب، حمل میں ایک منٹ تھا اور زہرہ ثور میں چودہ درجے تھا اور مریخ، جوزاء میں ۱۲ درجے ۴۴ منٹ تھا۔ اور عطارد، حمل میں چار درجے ستره منٹ تھا۔

اور اصحاب انجیل نہیں کہتے کہ آپ نے گہوارے میں باتیں کی ہیں وہ کہتے ہیں کہ مریم حضرت داؤد کی اولاد میں سے یوسف نام ایک شخص سے منسوب تھی اور اُسے حمل ہو گیا اور جب اس کے وضع حمل کا وقت قریب آیا تو وہ اسے بیت لحم لے گیا اور جب اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو وہ اسے ناصرہ واپس لے آیا جو جبل الجلیل کی ایک بستی ہے، آٹھویں روز اس نے حضرت موسیٰ بن عمران کی سنت کے مطابق اس کا ختنہ کیا اور حواریوں نے مسیح کے حالات بیان کیے ہیں اور ہم نے ان میں سے ایک ایک کے بیان کو لکھا ہے۔

اسباط یعقوب میں سے بارہ حواری تھے، شمعون بن کنعان[1]، یعقوب بن زبدی[2]، زبلون کی اولاد میں سے یحییٰ بن جابر اور راشر کی اولاد میں سے فیلفوس اور اشجر بن یعقوب کی اولاد سے متی اور ہرام بن یعقوب کی اولاد سے تمی اور یہوذا بن یعقوب کی اولاد سے یہودا، اور یوسف بن یعقوب کی اولاد سے یعقوب، اور روبیل بن یعقوب کی اولاد سے متی اور ان کے سوا بھی ستر اشخاص تھے اور جن چار حواریوں نے انجیل لکھی وہ متی، مرقس، لوقا اور یوحنا ہیں دو ان بارہ میں سے ہیں اور دو دوسرے لوگوں میں سے ہیں۔

متی نے انجیل میں مسیح کے نسب کے بارے میں بیان کیا ہے الیسوع بن داؤد بن ابراہیم نیچے تک حتیٰ کہ وہ ۴۲ آباء کے بعد یوسف بن یعقوب

---

[1] و [2] ان دونوں کے متعلق اصل کتاب میں کچھ نہیں لکھا کہ یہ کس کی اولاد میں سے تھے۔

Presented by www.ziaraat.com

تک پہنچا ہے پھر اس نے بیان کیا ہے کہ یوسف امریم کا خاوند تھا اور مسیح فلسطین کی بستی بیت لحم میں پیدا ہوا اور ان دنوں فلسطین کا بادشاہ ہیرودس تھا اور مجوسیوں کے کچھ لوگ بیت لحم کی طرف گئے اور ان کے سروں پر ستارہ تھا جس سے وہ راہ پاتے تھے حتیٰ کہ انہوں نے اسے دیکھ کر اُسے سجدہ کیا اور فلسطین کے بادشاہ ہیرودس نے مسیح کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور یوسف اُسے اور اس کی ماں کو نکال کر مصر لے آیا اور جب ہیرودس مر گیا تو وہ اُسے واپس لے گیا اور اُسے جبل الجلیل کی ناصرہ بستی میں اتارا اور جب مسیح مکمل ۲۹ سال کا ہو گیا تو وہ یحییٰ بن زکریا کے پاس گیا کہ وہ اُسے منتخب کرے، یحییٰ بن زکریا نے اُسے کہا خبنا تو میرا محتاج ہے میں اس سے بھی بڑھ کر تیرا محتاج ہوں۔ مسیح نے اُسے کہا اس بات کو چھوڑ، نیکی کو اسی طرح پورا ہونا چاہیے تو یحییٰ نے اُسے چھوڑ دیا۔ اور یسوع روح اللہ کی تائید سے جنگل کی طرف گیا اور چالیس دن کے روزے رکھے تو شیطان آپ کے قریب آیا اور کہنے لگا اگر تو اس وقت ابن اللہ ہے تو حکم دے کہ یہ پتھر روٹی بن جائیں، یسوع نے کہا انسان صرف روٹی سے ہی نہیں جیتا بلکہ کلام الٰہی سے جیتا ہے تو اس نے اُسے اٹھا کر ہیکل کے کنگرے پر رکھ دیا۔ پھر شیطان نے اُسے کہا اپنے آپ کو زمین پر گرا دے بلاشبہ تو ابن اللہ ہے تو اس کے فرشتے تجھے گھیرے میں لے لیں گے۔ مسیح نے کہا یہ لکھا ہوا ہے کہ اللہ کی آزمائش نہ کر پھر آپ نے شیطان سے کہا چلا جا میں اللہ کو سجدہ کرتا ہوں اور اسی کی عبادت کرتا ہوں تو شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا اور چلا گیا اور خدا کے فرشتے اس کے نزدیک آ گئے اور اس کی خدمت کرنے لگے پھر اس کے شاگرد اس کے قریب ہوئے اور وہ ان سے اشاروں اور تمثیلوں سے اور تمثیلوں کے بغیر باتیں کرنے لگا۔

Presented by www.ziaraat.com

مسبل سکینہ
حیدرآباد لطیف آباد یونٹ نمبر ۸

انجیل متی کے بیان کے مطابق آپ نے انجیل میں سب سے پہلے جو بات کی وہ یہ تھی کہ، مساکین کو مبارک ہو، جن کے دل اس چیز پہ قانع ہیں جو ان کے رب کے پاس ہے، حق یہ ہے کہ انہی کے لیے آسمان کی بادشاہت ہے، اطاعت الٰہی میں بھوکوں اور پیاسوں کو مبارک ہو، اپنے قول میں سچ بولنے والوں کو مبارک ہو جو جھوٹ کو ترک کرنے والے ہیں وہی لوگ زمین کا نمک اور عالم کا نور ہیں۔ قتل نہ کرو اور نہ کسی کو ناراض کرو اور جو تم سے ناراض ہو اس سے راضی رہو اور اپنے مخالف سے مصالحت کرو اور زنا نہ کرو اور بیگانہ عورتوں کی طرف نہ دیکھو اور اگر تمہاری دائیں آنکھ تمہیں خیانت کی دعوت دے تو اُسے اکھاڑ دو تاکہ تم اپنے ابدان کو بچا لو اور زنا کاری کے بغیر اپنی بیویوں کو طلاق نہ دو اور سچے اور جھوٹے ہونے کی حالت میں اللہ کی قسم نہ کھاؤ اور نہ اس کے آسمان و زمین کی قسم کھاؤ اور برائی کا مقابلہ نہ کرو اور جو شخص تیرے دائیں رخسار پر تھپڑ مارے تو تو اپنا بایاں رخسار بھی اس کی طرف کر دے اور جو شخص تیری قمیص اتارنا چاہے تو تو اُسے اپنی چادر بھی دے دے اور تجھے بیگار میں ایک میل لے جائے تو تو اس کے ساتھ دو میل جا اور جو تجھ سے مانگے اُسے عطا کر اور جو تجھ سے قرض مانگے اُسے قرض دے اور اُسے محروم نہ رکھ۔

~~اور تم سن چکے ہو کہ بیان کیا گیا ہے کہ اپنے قریبی سے محبت کر اور~~ اپنے دشمن سے بغض رکھ، مگر میں تمہیں کہتا ہوں، اپنے دشمنوں سے محبت کرو اور جو تم سے قطع رحمی کرے اس سے صلہ رحمی کرو اور جو تم سے بغض رکھے اس سے بھلائی کرو اور اگر تم ان لوگوں سے محبت کرو جو تم سے محبت کرتے ہیں تو تمہارے لیے کیا اجر ہے؟ اپنے صدقات لوگوں کے سامنے ظاہر نہ کرو، تمہارے دائیں ہاتھ جو کام کریں ان کا

Presented by www.ziaraat.com

علم تمہارے بائیں ہاتھوں کو نہ ہو، لوگوں کو اپنی نمازیں نہ دکھاؤ اور جب تم نماز پڑھو تو اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ اور اپنے دروازوں کو بند کر لو اور کوئی شخص تمہاری بات نہ سنے اور جب تم نماز پڑھو تو کہو، ہمارے آسمانی باپ تیرا نام مقدس ہو اور تیری بادشاہت آئے تیری مشیت جیسی آسمان میں ہے زمین پہ بھی ہو، ہماری آج کی روٹی ہمیں دے اور ہمارے ذمے جو کچھ ہے اُسے ایسے ہی چھوڑ دے جیسے ہم اپنے قرض داروں کو چھوڑتے ہیں۔ اے رب ہماری آزمائش نہ کر بلکہ ہمیں شریر سے نجات دے۔

جب تم اپنے رب کے لیے روزے رکھو تو لوگوں کے سامنے ان کا اظہار نہ کرو اور اپنے چہروں کو تبدیل نہ کرو کہ لوگ تمہیں دیکھیں بلاشبہ تمہارا رب تمہارے حال کو جانتا ہے۔

ذخائر جمع نہ کرو جہاں دیمک اور گھن کھا جاتا ہے اور جہاں چور، چوری کر لیتے ہیں، تمہارے ذخائر تمہارے رب کے پاس ہونے چاہیئں جو آسمان میں ہے جہاں نہ کیڑا دوڑتا ہے اور نہ چور چراتا ہے۔

اور اپنی معاش اور اکل و شرب اور لباس کے لیے غمگین نہ ہو اور آسمان کے پرندوں کی طرف دیکھو جو نہ بوتے ہیں نہ کاٹتے ہیں اور نہ گھروں میں سٹور کرتے ہیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ انہیں رزق دیتا ہے اور تم اللہ کے ہاں پرندوں سے زیادہ معزز ہو اور اپنے بچوں کے لیے غمگین نہ ہو وہ بھی تمہاری طرح ہیں جیسے تم پیدا ہوئے ہو وہ بھی اسی طرح پیدا ہوتے ہیں اور جیسے تمہیں رزق دیا گیا ہے انھیں بھی دیا گیا ہے اور اپنے بھائی سے یہ نہ کہہ اپنی آنکھ سے تنکا نکال دے حالانکہ تیری آنکھ میں شہتیر ہے اور اپنے عیوب کو چھوڑ کر لوگوں کے عیوب تلاش نہ کرو اور سؤروں کو پاکیزگی اور موتی نہ دو وہ انہیں اپنے پاؤں سے روند دیں گے اپنے رب سے مانگو وہ تمہیں عطا کرے گا اور اسی کی جستجو کرو تم اسے اپنے ساتھ مہربان

Presented by www.ziaraat.com

پاؤگے اور اس کا دروازہ کھٹکھٹاؤ تمہارے لیے کھولا جائے گا، بلا شبہ دروازہ چوڑا ہے اور راستہ واضح ہے اور وہ لوگوں کو ہلاکت تک پہنچاتا ہے اور وہ دروازہ کس قدر چھوٹا ہے اور وہ راستہ کس قدر تنگ ہے جو لوگوں کو نجات تک پہنچاتا ہے۔

ان جھوٹوں سے بچو جو پھاڑنے والے بھیڑیوں کی طرح ہیں جس طرح تم انگور کے دانے کو کانٹے سے اور انجیر کو حنظل سے نہیں توڑ سکتے ایسے ہی تم بڑے درخت کو اچھا پھل دیتے اور اچھے درخت کو برا پھل دیتے نہ پاؤ گے۔

اور ہر وہ شخص جو میری بات سنتا اور سمجھتا ہے وہ ایک حلیم شخص کی مانند ہے جس نے سخت جگہ پر اپنا مکان بنایا اور بارش آئی اور دریا چڑھ گئے اور ہوائیں بلند ہوئیں تو وہ گھر گر گیا۔

اور اس زمانے میں ہیرودس بادشاہ نے یوحنا کو پکڑ کر قید کر دیا اس لیے کہ وہ اس کے بھائی فیلفوس کی بیوی کے پاس آیا کرتا تھا۔ یوحنا نے اسے آنے سے منع کیا اور وہ اسے قتل کرنا چاہتا تھا اور ڈرتا بھی تھا کہ وہ یوحنا کی تعظیم کرتے تھے اس کے بھائی کی بیوی نے اسے کہا یوحنا کو قتل کر دے تو وہ قید خانے کی طرف گیا اور یوحنا کا سر قلم کر دیا اور اسے ایک تھال میں رکھا اور اس کے شاگرد آئے اور انہوں نے اس کے جثہ کو لے کر اسے دفن کر دیا اور انہوں نے آکر مسیح کو خبر دی تو وہ جنگل کی طرف گیا اور اپنے اصحاب کو حکم دینے لگا کہ کسی کو نہ بتانا۔

مرقس کی انجیل۔ اور مرقس نے اپنی انجیل کے شروع میں بیان کیا ہے کہ یسوع مسیح ابن اللہ ہے جیسا کہ اشعیاء نبی کی کتاب میں لکھا ہے کہ میں تیرے آگے ملاکی کو بھیجنے والا ہوں تاکہ وہ تیرا راستہ درست کرے اور یحییٰ بن زکریا توبہ کا بپتسمہ دیتا تھا اور اس کا لباس اونٹ

Presented by www.ziaraat.com

کے بالوں کا تھا اور وہ اپنا ازار، چمڑے کے ٹکڑے سے باندھتا تھا اور مسیح ناصرۃ الجلیل سے اس کے پاس آیا کہ وہ اسے اردن میں بپتسمہ دے اور جب اس نے اُسے بپتسمہ دیا تو رُوح القدس کبوتر کی مانند پانی پر نکلا اور آسمانی آواز، ندا کر رہی تھی کہ تو میرا بیٹا اور وہ دُرست ہے کہ میں تجھ سے خوش ہوں۔

اور وہ جبل الجلیل کی طرف واپس آگیا کیا دیکھتا ہے کہ لوگ مچھلی کا شکار کر رہے ہیں ان میں شمعون اور اندراوس بھی ہے اس نے ان دونوں سے کہا میرے ساتھ آؤ میں تمہیں بندوں کا شکاری بنا دوں گا اور وہ اس کے ساتھ چل پڑے، وہ ایک بستی میں داخل ہوا اور اس نے اس بستی کے مریضوں اور مبروصوں کو تندرست کر دیا اور وہاں کے اندھوں کی آنکھیں کھول دیں اور کچھ لوگ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور وہ ان کے ساتھ اشاروں اور تمثیلوں میں باتیں کرنے لگا اور کہنے لگا کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ لوگوں کا خاتمہ نہ ہوگا حتیٰ کہ زمین و آسمان ختم ہو جائیں اور میری باتیں ختم نہ ہوں گی۔

لوقا کی انجیل۔ لوقا انجیل کے آغاز میں کہتا ہے کہ چونکہ بہت سے لوگوں نے ان واقعات و امور کو لکھنا چاہا جنہیں ہم جانتے ہیں۔

میں نے مناسب سمجھا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں اس کو سچ سچ لکھنا مجھ پہ واجب ہے۔

ہیرودس بادشاہ کے زمانے میں ایک کاہن زکریا نام تھا جو آل ابیا کے خدام میں سے تھا اور اس کی بیوی جس کا نام الیسبع تھا۔ ہارون کی بیٹیوں میں سے تھی اور وہ دونوں ہی خدا تعالیٰ کے حضور نیک تھے اور اس کے احکام کے پابند تھے اور اس کی اطاعت میں کوتاہی کرنے والے نہ تھے ان دونوں کا کوئی بیٹا نہ تھا اور الیسبع اور زکریا دونوں بانجھ تھے اور ان کی عمر بھی بڑی تھی اسی دوران میں کہ زکریا دھونی سے کہانت کرتا تھا وہ ہیکل میں داخل ہوا اور ایک جماعت ہیکل کے باہر تھی، اس نے دیکھا کہ زکریا کے لیے

Presented by www.ziaraat.com

رب کا فرشتہ قربان گاہ کی دائیں جانب کھڑا ہے، زکریا نے جب اُسے دیکھا تو کانپ گئے اور ان پر خوف طاری ہوگیا، فرشتے نے انہیں کہا اے زکریا خوف نہ کھاؤ اللہ تعالیٰ نے تیری دُعا سُن لی ہے اور اُسے قبول کر لیا ہے وہ تجھے ایک بیٹا عطا کرے گا اس کا نام یحییٰ رکھنا اور تیرے لیے اس میں بھلائی اور خوشی ہوگی اور وہ اللہ کے ہاں عظمت والا ہوگا، اور شراب اور نشہ نہیں پیے گا اور ماں کے پیٹ سے ہی رُوح القدس سے بھرپور ہوگا اور بہت سے بنی اسرائیل کو اللہ کی طرف لے جائے گا اور اس پر وہ رُوح نازل ہوگی جو الیاء نبی پر نازل ہوئی تھی تاکہ آباء کے دلوں کو ان کے بیٹوں کی طرف لے آئے اور وہ اللہ کی کامل قوم بن جائیں۔

زکریا نے فرشتے سے کہا یہ میرے لیے کیسے ہوگا کہ میں اسے معلوم کروں اور میں بوڑھا ہوں اور میری بیوی عمر رسیدہ ہے؟ فرشتے نے اُسے کہا میں جبریلؑ ہوں جو خدا کے سامنے کھڑا ہوں اس نے مجھے بھیجا ہے تاکہ میں تجھے بشارت دوں پس اب سے تو خاموش ہوجا اور اس دن تک بات نہ کرنا جس میں یہ واقعہ ہو کیونکہ تو نے تصدیق نہیں کی اور تو نے میری اس بات کو نہیں مانا جو اپنے وقت پہ پوری ہونے والی ہے۔

اور لوگ کھڑے ہوکر زکریا کا انتظار کر رہے تھے اور ہیکل میں اس کے ٹھہرنے سے تعجب کر رہے تھے اور جب وہ باہر نکلا تو وہ ان سے بات کرنے کی سکت نہ پاسکا تو انہیں معلوم ہوگیا اور یقین ہوگیا کہ اس نے ہیکل میں رویا دیکھی ہے اور وہ ان کی طرف اشارات کرتا تھا اور بات نہ کرتا تھا۔

اور جب اس کی خدمت کے ایام مکمل ہوگئے تو وہ اپنے گھر واپس آگیا اور اس کی بیوی الیسبع حاملہ ہوگئی اور اس نے اپنے آپ کو پانچ ماہ چھپائے رکھا اور کہنے لگی اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ سلوک ان دنوں میں کیا ہے جب اس نے میری طرف دیکھا تاکہ آدمیوں میں مجھ سے عار کو دُور کردے۔

Presented by www.ziaraat.com

اور جب زکریا کی بیوی کے حمل کا چھٹا ماہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے جبریل فرشتے کو جبل الجلیل کی طرف ناصرہ نام شہر میں ایک کنواری لڑکی کی طرف بھیجا جو ایک شخص یوسف نام کی جو آلِ داؤد میں سے تھا مملوکہ تھی اس کا نام مریم تھا، فرشتہ اس کے پاس آیا اور اُسے کہنے لگا اے نعمت سے بھرپور لڑکی تجھ پر سلام ہو۔ اے عورتوں میں بابرکت! پس جب اس نے اسے دیکھا تو اس کی گفتگو سے گھبرا گئی اور سوچنے لگی اور کہنے لگی یہ کیسا سلام ہے؟ فرشتے نے اُسے کہا اے مریم خوفزدہ نہ ہو تجھے اللہ کے ہاں سے نعمت ملی ہے، حق بات یہ ہے کہ تو میرے عہد کو قبول کرے گی اور بیٹا جنے گی اس کا نام یسوع رکھنا، وہ عظیم شخص ہوگا اور اُسے ابن الاعلیٰ کہا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اُسے اس کے باپ داؤد کا تخت دے گا اور وہ ہمیشہ آلِ یعقوب پر بادشاہی کرے گا اور اس کی حکومت فنا نہ ہوگی اور نہ منقطع ہوگی، مریم نے فرشتے سے کہا یہ کیسے ہوگا اور مجھے کسی مرد نے مس نہیں کیا؟ فرشتے نے اُسے کہا رُوح القدس تجھ پر نازل ہوگا اور تجھ سے پیدا ہونے والا قدوس ہوگا اور اُسے ابن اللہ کہا جائے گا اور یہ الیسبع تیری رشتہ دار ہے اور وہ بھی اپنی کبر سنی کے باوجود حاملہ ہے اور یہ اس کا چھٹا مہینہ ہے جسے بانجھ کہا جاتا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی، مریم نے کہا میں اللہ کی باندی ہوں اور میرے لیے تیرے بیان کے مطابق ہو۔

اور مریم، زکریا کے گھر آئی اور اس نے الیسبع کی خیریت کے متعلق دریافت کیا اور جب زکریا کی بیوی نے مریم کی گفتگو سُنی تو جنین نے اس کے پیٹ میں حرکت کی اور وہ رُوح القدس سے لبریز ہو گئی اس نے مریم سے کہا تو عورتوں میں مبارک ہے، سچ بات یہ ہے کہ جب تیرے سلام کی آواز میرے کانوں میں پڑی تو بڑی خوشی سے جنین نے میرے پیٹ میں حرکت کی۔

اور زکریا کی بیوی الیسبع نے بچہ جنا اور آٹھویں دن انہوں نے اس کا

Presented by www.ziaraat.com

ختنہ کیا اور اس کا نام یوحنا رکھا اور اسی وقت اس کا منہ کھل گیا اور اس نے گفتگو کی اور اللہ تعالیٰ نے برکت دی اور زکریا ، رُوح القدس سے لبریز ہو گئے اور کہنے لگے ، اسرائیل کا معبود رب بابرکت ہے جس نے اس کی قوم کا عذر قبول کیا اور انہیں نجات دے کر آزاد کر دیا اور آلِ داؤد میں سے ہمارے لیے نجات کا وقت مقرر کیا جیسا کہ اس نے اپنے پاک انبیاء کی زبانوں سے گفتگو کی ہے۔

اور جب مریم کے ایام مکمل ہو گئے تو یوسف اُسے جبل الجلیل کی طرف لے گیا اور اس نے اپنے پہلو ٹھے بیٹے کو جنم دیا اور اُسے چیتھڑے میں لپیٹا اور اُسے کھان میں لٹا دیا اس لیے کہ جہاں وہ دونوں فروکش تھے اس کے لیے جگہ نہ تھی ..... اور رب کا فرشتہ ان کے پاس آیا اور خدا کی بزرگی ان پر روشن ہو گئی اور وہ اس سے شدید خوفزدہ ہو گئے اور رب کے فرشتے نے انہیں کہا ، خوفزدہ نہ ہو اور غم نہ کرو ، سچ بات یہ ہے کہ میں تمہیں عظیم خوشی کی بشارت دے رہا ہوں جو عالم پر چھا جائے گی۔

پھر اس نے مسیح کا یوسف سے آدم تک نسب بیان کیا اور جب اس کے آٹھ دن مکمل ہو گئے تو وہ اُسے ختنے کے لیے لائے جیسا کہ حضرت موسیٰ کی سنت ہے اور انہوں نے اس کا ختنہ کر دیا اور اُسے ہیکل کی طرف لائے اور جنگلی کبوتر کا جوڑا اور کبوتر کے دو بچے اس کی طرف سے قربانی کرنے کے لیے لائے اور وہاں ایک شخص شمعان نامی تھا جو نبی تھا پس جب وہ اس کی طرف سے قربانی کرنے کے لیے قربان گاہ کے نزدیک ہوئے تو شمعان نے اسے اُٹھا لیا اور کہنے لگا اے میرے رب میری دونوں آنکھوں نے تیری مہربانی کو دیکھ لیا ہے اب کون ہے تو مجھے وفات دے دے۔

اور اس کے اہل ہر سال اسے عید الفصح میں اورشلیم لے جاتے اور وہ عظیم لوگوں کی خدمت کرتا اور وہ اس کی حکمت کو دیکھ کر تعجب کرتے۔

Presented by www.ziaraat.com

اور جب مسیح مکمل تیس سال کا ہوا تو سبت کے روز ہیکل کی طرف آیا اور حسب عادت پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا اور اُسے اشعیاء نبی کی کتاب دی گئی اس نے کتاب کھولی تو اس نے اس میں لکھا دیکھا کہ رب کی رُوح مجھ پر پڑی اس وجہ سے اس نے مجھے منتخب کیا اور مجھے چھوڑا تاکہ میں مسکینوں کو بشارت دوں اور اس نے مجھے شکستہ دلوں کو شفا دینے اور قیدیوں کو رہائی کی اور اندھوں کو آنکھوں کی بشارت دینے کے لیے بھیجا اور یہ کہ میں شکستہ کو ٹھیک کروں اور بدکار کو عفو و مغفرت کی بشارت دوں نیز رب کی مقبول سنت کی بشارت دوں اور اس نے کتاب بند کر کے خادم کو دے دی اور ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا اور لوگ اس کے نقل سے حیران ہوئے اور کہنے لگے کیا یہ یوسف کا بیٹا نہیں ہے؟

یوحنا کی انجیل۔ اور یوحنا پیغمبر اپنی انجیل کے شروع میں مسیح کی نسبت کہتا ہے، ہر چیز سے پہلے کلمہ تھا اور یہ کلمہ اللہ کے پاس تھا اور اللہ ہی کلمہ تھا اور یہ ہر چیز سے پہلے تھا، اور وہ اس کے ساتھ تھا زندگی تھی اور زندگی ہی بشر کا نور ہے۔ اور تاریکی میں روشنی ہے اور تاریکی اُسے پا نہیں سکتی۔

وہ انسان تھا اسے اللہ نے بھیجا تھا اس کا نام یوحنا تھا وہ نور کی شہادت دینے آیا تھا تاکہ لوگ ہدایت پائیں اور اس کے ہاتھ پر ایمان لائیں اور وہ نور نہ تھا بلاشبہ نورِ حق ہمیشہ عالم میں روشن اور واضح رہتا ہے اور عالم اس کے ہاتھ میں تھا اور عالم نے اُسے نہیں پہچانا، وہ خواص کی طرف آیا اور اس کے خواص نے اُسے قبول نہ کیا اور جن لوگوں نے اُسے قبول کیا اور اس پر ایمان لائے اللہ تعالیٰ نے ان کو اقتدار دیا تاکہ وہ ابناء اللہ کہلوائیں وہی لوگ اس کے نام پر ایمان لاتے ہیں جو نہ خون سے ہے اور نہ وہ گوشت کی خواہش سے ہے اور نہ آدمی کی خواہش سے پیدا ہوا ہے بلکہ وہ اللہ سے پیدا ہوا ہے اور کلمہ، گوشت بن گیا اور ہم

Presented by www.ziaraat.com

میں اُترآیا اور ہم نے اس کی بزرگی کو اس یکتا کی طرح دیکھا جو نعمت و انصاف سے بھرپور باپ سے ہے۔

اور یوحنا نے اس کی گواہی دی اور منادی کی اور کہا کہ میں نے یہ کہا ہے کہ وہ میرے بعد آئے گا اور وہ مجھ سے پہلے تھا اس وجہ سے کہ وہ مجھ سے مقدم ہے اور اس کا کمال یہ ہے کہ جب ہم نے کوئی اچھی نعمت حاصل کی تو اس نے پہلی نعمت کو بدل دیا کیونکہ توراۃ حضرت موسیٰ کے ہاتھ پر اُتری تھی اور حق اور نعمت یسوع مسیح کے ساتھ ہے ...... وہ کلمہ ہمیشہ اپنے باپ کی گود میں رہا۔

یہ مسیح کی نسبت چاروں شاگردوں کے جو اصحاب الانجیل ہیں، اقوال ہیں پھر اس کے بعد اُنھوں نے اس کے کچھ حالات لکھے ہیں کہ اس نے بیماروں اور مبروصوں کو شفا دی اور اپاہج کو کھڑا کر دیا اور اندھوں کو بینا کیا اور اس کا ایک دوست جسے عازر کہا جاتا تھا ایک بستی میں تھا جسے بہت عنصیا کہا جاتا ہے اور وہ بستی بیت المقدس کے نواح میں ہے وہ مر گیا اور اُسے ایک غار میں رکھ دیا گیا وہ چار دن وہاں پڑا رہا پھر مسیح اس بستی میں آیا تو عازر کی دو بہنیں آئیں اور اُسے کہنے لگیں اے ہمارے آقا تیرا دوست عازر فوت ہو گیا ہے، مسیح کو اس کا غم ہوا اور پوچھنے لگا اس کی قبر کہاں ہے؟ تو وہ اُسے غار پر لے آئے جس کے منہ پر پتھر پڑا ہوا تھا اس نے کہا پتھر کو ایک طرف کرو، انھوں نے کہا وہ چار دنوں سے بدبودار ہو گیا ہے اس نے کہا اے میرے رب تیرے لیے حمد ہے مجھے معلوم ہے کہ تو ہر چیز عطا کرتا ہے لیکن میں اس کھڑی جماعت کی وجہ سے کہتا ہوں تاکہ یہ ایمان لائیں اور تصدیق کریں کہ تو نے مجھے بھیجا ہے پھر اس نے عازر سے کہا کھڑا ہو جا تو وہ اپنی اوڑھنی گھسیٹتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا اور اس کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے اور ان کے ساتھ کچھ بیہودگی تھی

Presented by www.ziaraat.com

تھے پس وہ آپ پہ ایمان لائے اور عازر کی طرف دیکھنے لگے اور اس سے تعجب کرنے لگے۔

اور یہود کے عظماء اور علماء اکٹھے ہوئے اور کہنے لگے ہمیں خدشہ ہے کہ یہ ہمارا دین خراب کردے گا اور لوگ اس کی پیروی کریں گے، قیافہ شناس نے جو کاہنوں کا سردار تھا، انہیں کہا، تمام قوم کے مرنے سے ایک شخص کا مرنا بہتر ہے اور انہوں نے آپ کے قتل پر اتفاق کرلیا اور مسیح گدھے پہ سوار ہوکر اورشلیم آیا اور اس کے اصحاب نے خلوص دل سے اس کا استقبال کیا اور یہوذا ابن شمعان، مسیح کے اصحاب میں سے تھا مسیح نے اپنے اصحاب سے کہا جو لوگ میرے ساتھ کھا پی رہے ہیں ان میں سے ایک مجھے پکڑا دے گا یعنی یہوذا ابن شمعان، پھر آپ اپنے اصحاب کو وصیت کرنے لگے اور انہیں کہنے لگے وہ گھڑی آن پہنچی ہے جب ابن بشر، اپنے باپ کے پاس چلا جائے گا اور میں وہاں جا رہا ہوں جہاں تمہارا میرے ساتھ جانا ممکن نہیں، میری وصیت کو یاد رکھو، عنقریب تمہارے پاس فارقلیط آئے گا جو تمہارے ساتھ نبی بن کر رہے گا اور جب فارقلیط روح حق اور سچائی کے ساتھ تمہارے پاس آئے گا تو وہ میری گواہی دے گا اور میں نے تم سے یہ بات اس لیے کہی ہے کہ جب اس کا وقت آئے تو تم اُسے یاد رکھو میں نے تمہیں کہہ دیا ہے اور میں اپنے بھیجنے والے کے پاس جانے والا ہوں اور جب روح حق آئے گا تو سارے حق کی طرف تمہاری راہنمائی کرے گا اور تم کو دُور کی باتیں بتائے گا اور میری تعریف کرے گا اور عنقریب تم مجھے نہ دیکھو گے۔

پھر مسیح نے آسمان کی طرف اپنی نگاہ اُٹھائی اور کہنے لگا، وہ گھڑی آ گئی ہے میں نے زمین میں تیری تمجید کی ہے اور جس کام کا تو نے مجھے حکم دیا تھا میں نے اُسے مکمل کر دیا ہے پھر کہنے لگا اے اللہ اگر اس پیالہ

Presented by www.ziaraat.com

کو پیے بغیر میرے لیے کوئی چارا نہیں تو اسے مجھ پہ آسان کر دے اے میرے رب میری مرضی پوری نہ ہو بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔

پھر مسیح اپنے شاگردوں کے ساتھ اس جگہ کی طرف گیا جہاں وہ اور اس کے اصحاب اکٹھے ہوا کرتے تھے اور یہوذا ایک حواری تھا جو اس جگہ کو جانتا تھا اور جب اس نے پولیس والوں کو مسیح کو تلاش کرتے دیکھا تو وہ انہیں اور کاہنوں کے ایلچیوں کو جو ان کے ساتھ تھے ان کے پاس لے گیا حتیٰ کہ ان کے پاس آکر پوچھنے لگے تم کس کی تلاش میں ہو؟ انہوں نے کہا یسوع ناصری کی تلاش میں ہیں، آپ نے انہیں کہا یسوع تو میں ہی ہوں تو وہ واپس چلے گئے پھر پلٹ آئے تو مسیح نے انہیں کہا اگر تم میری تلاش میں ہو تو یسوع ناصری میں ہی ہوں مجھے لے چلو تاکہ پیشگوئی پوری ہو۔

اور شمعان الصفا کے پاس تلوار تھی اس نے اسے سونت لیا پھر اس نے کاہنوں کے سردار کے غلام کو ماری اور اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا مسیح نے کہا اے شمعان تلوار کو اس کے نیام میں کر دو، میں اس پیالے کے پینے سے نہیں رک سکتا جو میرے رب نے مجھے دیا ہے اور پولیس نے مسیح کو گرفتار کر لیا اور اسے باندھ کر اس قیافہ شناس کے پاس لائے جو یہود کا رئیس تھا اور اسی نے آپ کے قتل کا مشورہ دیا تھا۔

اور شمعان الصفا آپ کے پیچھے چلتا ہوا مددگاروں کے ساتھ داخل ہوا تو اس سے دریافت کیا گیا تو اس ناصری کے شاگردوں میں سے ہے؟ اس نے کہا نہیں، اور جب مسیح کو یہودیوں کے سردار کے پاس لے جایا گیا تو وہ آپ سے باتیں کرنے لگا اور مسیح اسے جواب دینے لگے جسے وہ نہ سمجھتا تھا۔

ایک سپاہی نے آپ کے جبڑوں پر ضرب لگائی پھر وہ مسیح کو قیافہ شناس کے ہاں سے نکال کر فرطورین کے پاس لے گئے اس نے آپ سے پوچھا آپ یہودیوں کے بادشاہ ہیں؟ مسیح نے اسے کہا کیا تو نے یہ بات

Presented by www.ziaraat.com

اپنے پاس سے کہی ہے یا دوسروں نے تجھے میرے بارے میں بتائی ہے؟
اور آپ اس سے باتیں کرنے لگے اور کہنے لگے میری بادشاہت اس دنیا کی مانند نہیں ہے
پھر لولیس نے ارجوان[1] کا ایک تاج لیا اور اسے اس کے سر پر رکھ دیا اور اسے مارنے لگے پھر انہوں نے اسے باہر نکالا اور اس کے سر پر یہی تاج تھا اور کاہنوں کے سرداروں نے اسے کہا اسے صلیب دے دے، پیلاطوس نے انہیں کہا تم اسے پکڑ کر صلیب دے دو، میں اس کا کوئی قصور نہیں پاتا، انہوں نے کہا اس کا قتل وصلب اس لیے ضروری ہے کہ اس نے اپنے آپ کو ابن اللہ کہا ہے پھر اس نے اسے نکال دیا اور انہیں کہنے لگا تم اسے پکڑ کر صلیب دے دو، سو انہوں نے مسیح کو پکڑ لیا اور اسے باہر نکالا اور اسے اس لکڑی پر چڑھا دیا جس پر انہوں نے اسے صلیب دی۔

یہ یوحنا کی انجیل کا بیان ہے اور متی، مرقس اور لوقا کہتے ہیں کہ انہوں نے اس لکڑی کو جس پر انھوں نے مسیح کو صلیب دیا ایک قرنانی شخص کی گردن پر رکھا اور اسے ایک جگہ لے گئے جسے کھوپڑی کہا جاتا تھا اور عبرانی میں اس کا نام ایما خالہ تھا اور اسی جگہ پر آپ کو صلیب دیا گیا اور آپ کے ساتھ دو اور آدمیوں کو بھی صلیب دیا گیا ایک کو اس جانب اور دوسرے کو دوسری جانب، اور پیلاطوس نے تختی میں لکھا یہ یہودیوں کا بادشاہ یسوع ناصری ہے، کاہنوں کے روساء نے اسے کہا وہ بات لکھو جو اس نے کہی ہے کہ وہ یہودیوں کا بادشاہ ہے اس نے کہا میں نے جو لکھنا تھا لکھ دیا ہے۔

پھر لولیس والوں نے مسیح کے کپڑوں کو باہم تقسیم کیا اور آپ کی ماں

---

[1] ارجوان، ایک پھول دار درخت کا نام ہے (مترجم)

Presented by www.ziaraat.com

مریم، اور مریم بنت قلوفا اور مریم مگدلینی کھڑی ہو کر آپ کی طرف دیکھ رہی تھیں، آپ کی والدہ نے لکڑی کے اوپر سے آپ سے گفتگو کی۔

اور وہ پولیس والے اسفنج کے ایک ٹکڑے کو جس میں سرکہ تھا پکڑ کر اس کی ناک کے نزدیک کرنے لگے اور وہ اسے ناپسند کرنے لگا پھر اس نے جان دے دی اور وہ اس کے ساتھ ان دو مصلوبوں کے پاس بھی آئے اور انہوں نے ان کی پنڈلیاں توڑیں اور ایک پولیس مین نے نیزہ پکڑ کر اس کے پہلو میں مارا تو خون اور پانی باہر نکلا پھر اس کے متعلق اس کے ایک شاگرد نے بیلاطوس سے بات کی حتیٰ کہ اس نے اُسے اتارا اور مر اور ایلوا کی خوشبو لی اور اُسے سوتی کپڑے اور خوشبو میں لپیٹ دیا اور اس جگہ پہ ایک باغ تھا اور اس میں ایک نئی قبر تھی سو انہوں نے مسیح کو اس میں رکھ دیا اور یہ جمعہ کا دن تھا۔

اور نصاریٰ کے بیان کے مطابق جب اتوار کا دن آیا تو صبح سویرے مریم مگدلینی قبر کی طرف آئی اور اس نے آپ کو نہ دیکھا اور شمعون الصفا اور اس کے اصحاب آئے تو اس نے انہیں بتایا کہ آپ قبر میں نہیں ہیں وہ گئے تو انھوں نے بھی آپ کو نہ دیکھا اور مریم دوسری بار قبر کی طرف آئی تو اس نے قبر میں دو سفید لباس آدمیوں کو دیکھا ان دونوں نے اُسے کہا مت رو، پھر وہ اپنے پیچھے مڑی تو اس نے مسیح کو دیکھا اور آپ نے اُسے کہا میرے نزدیک نہ آنا کیونکہ میں اپنے باپ کے پاس نہیں گیا لیکن تو میری بہنوں کے پاس جا اور انہیں کہہ کہ میں اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے معبود اور تمہارے معبود کے پاس نہیں گیا اور جب اتوار کی رات ہوئی تو آپ ان کے پاس آئے اور انہیں کہنے لگے سلامتی تمہارے ساتھ ہے جیسے میرے باپ نے مجھے بھیجا ہے اور اگر تم نے کسی کے گناہ معاف کیے تو وہ معاف ہوں گے، وہ کہنے لگے یہ جو ہمارے ساتھ

Presented by www.ziaraat.com

گفتگو کر رہا ہے رُوح اور خیال ہے آپ نے انہیں کہا میری انگلیوں اور میرے دائیں پہلو میں میخوں کے نشانات دیکھو۔ میں نے انہیں کہا ان لوگوں کو مبارک ہو جنہوں نے مجھے نہیں دیکھا اور میری تصدیق کی۔

اور وہ اس کے پاس مچھلی کا ایک ٹکڑا لائے اور اس نے کھایا اور انہیں کہنے لگا اگر تم نے میری تصدیق کی اور میرے طرح کام کیے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم مریض پر ہاتھ رکھو گے تو وہ تندرست ہو جائے گا اور موت اُسے تکلیف نہیں دے گی پھر وہ اُن سے اُوپر چلا گیا اور اس کی عمر ۳۳ سال تھی۔

یہ اصحاب انجیل کا قول ہے اور وہ تمام معانی میں اختلاف رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ — انہوں نے اسے قتل نہیں کیا اور نہ اُسے صلیب دیا ہے بلکہ وہ ان کے لیے مقتول و مصلوب کے مشابہ ہو گیا اور جن لوگوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ اس کے متعلق شک میں ہیں انہیں اتباع ظن کے سوا اس کے متعلق کوئی علم نہیں اور انہوں نے اسے یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنی طرف اُٹھا لیا ہے۔

اور جب عیسیٰ المسیح مرفوع ہو گئے تو حواری اورشلیم میں اکٹھے ہوئے جو جبل زیتون میں سے ہے اور وہ بالا خانے میں گئے اس میں پطرس، الیعقوب یوحنا، اندراوس، فیلیس، توما، برقلوس، متاوس اور لیعقوب موجود تھے ..... پس شمعان پتھر پہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا اسے بھائیو! چاہیے تھا کہ وہ فرمان پورا ہوتا جو رُوح القدس نے پہلے بیان کیا ہے۔ اور انہوں نے چاہا کہ وہ ایک شخص کو مقرر کر کے اس کے ذریعے بارہ کی تعداد کو پورا کریں سو انہوں نے متی اور برسبا کو مقدم کیا اور کہنے لگے اسے اللہ جسے ہم پسند کرتے ہیں اُسے ہمارے لیے ظاہر فرما۔ پس وہ متی پر پڑا اور انہیں شدید ہوا نے آلیا اور جس کمرے میں وہ

Presented by www.ziaraat.com

تھے وہ بکھر گیا اور انہوں نے آگ کی زبان کی مانند چیز دیکھی اور انہوں نے مختلف زبانوں میں باتیں کیں پھر وہ پطرس سے کہنے لگے تو کیا کرے گا ؟ پطرس نے انہیں کہا، اُٹھو اور تم میں سے ہر آدمی مسیح کے نام پر بپتسمہ دے اور اس کج قبیلے سے الگ ہو جاؤ۔

اور پطرس اور یوحنا کھڑے ہوئے وہ دونوں جب بھی گرجا میں داخل ہوئے انہوں نے مسیح کے واقعہ کا ذکر کیا اور اس کے فعل کو بیان کیا اور لوگوں کو اس کی پرستش کی طرف دعوت دی اور یہود نے ان کو ملامت کی اور انہیں پکڑ لیا اور انہیں قید کر دیا پھر انہیں رہا کر دیا اور کہنے لگے ہم اللہ کی تقدیس کرنے والے اور اس کی حکمت اور اس کے مسیح کا ذکر والے سات آدمیوں کو منتخب کرتے ہیں، پس انہوں نے اصطفانس، فیلبس، ابرحورس، نیقانور، طیمون، برمنا اور نیقولاوس الانطاکی کو منتخب کیا اور انہیں کھڑا کیا اور ان کے لیے دُعا کی اور ان کی تقدیس کی، تو وہ مسیح کے واقعہ کو بیان کرنے لگے اور لوگوں کو اپنے دین کی طرف دعوت دینے لگے۔

اور پولیس ان پر سب لوگوں سے سخت گیر تھا اور انہیں بہت ایذا دیتا تھا اور وہ ان میں سے جس پر قابو پاتا اسے قتل کر دیتا اور وہ تمام مقامات پر انہیں تلاش کرتا تھا سو وہ دمشق جانے کے ارادے سے نکلا تاکہ وہاں جو لوگ ہیں انہیں جمع کرے اور اس نے ایک آواز سُنی جو اُسے کہہ رہی تھی اے پولس تو نے مجھ پر کتنا ظلم کیا ہے! وہ گھبرا گیا حتیٰ کہ وہ اندھا ہو گیا پھر وہ التجا کرتا ہوا اس کے پاس آیا اور اس نے اُسے برکت دی حتیٰ کہ وہ واپس چلا گیا اور اس کی آنکھیں تندرست ہو گئیں اور وہ گرجوں میں کھڑے ہو کر مسیح کا ذکر کرنے لگا اور اس کی تقدیس کرنے لگا اور یہودیوں نے اس کے قتل کا ارادہ کیا تو وہ ان سے خوفزدہ ہو کر بھاگ گیا اور وہ شاگردوں کے ساتھ لوگوں کو دعوت دینے لگا اور ان سے انہی کی طرح باتیں کرنے لگا اور دنیا سے بے رغبتی کا

Presented by www.ziaraat.com

اظہار کرنے لگا حتیٰ کہ تمام حواریوں نے اسے اپنے پاس سے مقدم کیا اور اُسے اپنا سردار بنا لیا۔

اور وہ کھڑے ہو کر کلام کرتا اور بنی اسرائیل کے واقعہ کا اور انبیاء کا ذکر کرتا اور مسیح کا حال بیان کرتا اور کہتا ہمیں قوموں کے پاس لے جاؤ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح سے فرمایا ہے میں نے تجھے قوموں کا نور بنایا ہے تو اخلاص سے اکناف زمین کی طرف جائے گا پس ان میں سے ہر شخص نے اس کی رائے کے مطابق بات کی اور کہنے لگے شریعت کی حفاظت ہونی چاہیے اور ہر شہر کی طرف ایسے لوگوں کو بھیجنا چاہیے جو لوگوں کو اس دین کی طرف دعوت دیں اور انہیں پتھروں کے لیے قربانی کرنے اور زناکاری کرنے اور خون کھانے سے روکیں۔

اور پولس دو آدمیوں کے ساتھ انطاکیہ کی طرف گیا تاکہ وہ بنیمہ کے دین کو قائم کریں پھر پولس واپس آ گیا اور پکڑا گیا اور اُسے شاہِ روم کے پاس لے جایا گیا تو اس نے کھڑے ہو کر باتیں کیں اور مسیح کا حال بیان کیا اور کچھ لوگوں نے ان کے دین کو خراب کرنے اور مسیح کا ذکر کرنے اور اس کی تقدیس کرنے کی وجہ سے اس کے قتل پر اکسایا گیا۔

سریانیوں کے بادشاہ

طوفان کے بعد ارضِ بابل میں سب سے پہلے بادشاہ بننے والے سریانیوں کے بادشاہ تھے پس ان میں جو شخص سب سے پہلے بادشاہ بنا اور اس کے سر پر تاج رکھا گیا وہ شوسان تھا اس کی حکومت سولہ سال رہی پھر اس کے بعد اس کا بیٹا بوہر بیس سال بادشاہ رہا پھر اسماعیر بن الولی سات سال بادشاہ رہا پھر اس کے بعد اس کا بیٹا عمر قیم دس سال بادشاہ رہا پھر اس کا بیٹا اہرنون

Presented by www.ziaraat.com

دس سال بادشاہ رہا پھر اس کا بیٹا سماداں دس سال بادشاہ رہا پھر اس کا بیٹا سبیر آٹھ سال بادشاہ رہا پھر ہرمیون اٹھارہ سال بادشاہ رہا اور اس کا بیٹا ہوربا بائیس سال بادشاہ رہا اور اردو اور حلعابیس دونوں بارہ سال بادشاہ رہے۔

موصل اور نینوا کے بادشاہ

ان کا پہلا بادشاہ بالوس ۲۳ سال بادشاہ رہا اور فینوس بن بالوس ۵۲ سال بادشاہ رہا اور اس نے نینوا کا شہر تعمیر کیا پھر ایک عورت جس کا نام شمیرم تھا نے چالیس سال بادشاہت کی پھر لادسنسر ۵۴ سال بادشاہ رہا پھر پندرہ بادشاہ بنے جن کی کوئی تاریخ نہیں اور نہ کوئی واقعہ ہے۔

بابل کے بادشاہ

سریانیوں کے بعد بابل کا پہلا بادشاہ نمرود تھا اس نے ۶۵ سال بادشاہت کی اور کودس نے ۳۴ سال، اور ادقو نے ۱۰ سال اور لولس[1] نے ۲۰ سال، سپرم نے ۴۲ سال، قوتمیس ۲۹ سال، انیوس نے ۳۰ سال لیلادس نے ۱۲ سال۔ اطلوس نے ۳۲ سال، سفروس نے ۳۰ سال، حازم بودس نے ۳۰ سال، سعالوس نے ۳۰ سال، سبطاس نے ۴۰ سال، اسنطرس نے ۴۰ سال، دمنوطوس نے ۴۵ سال، العردس نے ۳۰ سال، المقردوس

---

[1] اصل کتاب میں یہ لفظ نقطے کے بغیر ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

نے ۵۲ سال ، قاریوس نے ۳۰ سال ، بابادس نے ۴۵ سال ، شہر سبا اودموس نے ۴۰ سال ، دارافوس نے ۲۸ سال ، لادلبس نے ۴۵ سال ، قطرلیس نے ۳۰ سال ، فرطادس نے ۲۰ سال ، امرطا نے ۶۰ سال ، قولا نے ۳۵ سال ، لیعنطس نے ۳۵ سال ، اسعلوسر قنم نے ۱۴ سال ، اسرعون نے ۷ سال ، قیم حدوم نے ۳ سال ، فرورح نے ۳۵ سال ، سنحاریب نے ۱۳ سال ، بحرس نے ۳۲ سال ، بخت نصر نے ۴۵ سال ، فرمورج نے ایک سال ، عنط سفر نے ۶۰ سال فاسوسا نے ۸ سال ، معوسا نے سات ماہ ، داریوش نے ۳۱ سال ، کسرحوش نے ۲۰ سال ، فرطان نے سات ماہ ، منخسمت نے ۱۴ سال ، سحلس نے سات ماہ ، داریوش نے جسے سکندر نے قتل کیا تھا ۱۹ سال اور ارطعشاست نے ۲۷ سال بادشاہت کی ۔

یہ دنیا کے بادشاہ تھے جنہوں نے عمارات بنائیں ، شہر بسائے ، قلعے بنائے ، محلات کے کنگرے بنائے نہریں کھودیں ، درخت بوئے ، پانی نکالے زمینیں پھاڑیں ، معدنیات نکالیں دینار بنائے ، تاجوں کو مرصع کیا ، تلواریں بنائیں ، ہتھیار بنائے ، لوہے کے آلات بنائے ، تانبا اور سیسہ بنایا ، ترازو اور پیمانے بنائے ، شہروں کے نقشے بنائے صوبے بنائے ، دشمنوں کو قیدی بنایا ، اسیروں کو غلام بنایا ، قید خانے بنائے ، زمانوں کو بیان کیا مہینوں کے نام رکھے ، افلاک و بروج اور کواکب کے بارے میں گفتگو کی / گنتی کی اور انہوں نے اجتماع و افتراق اور تہائی ، چوتھائی کی راہنمائی کے مطابق فیصلے کیے ۔

ہندوستان کے بادشاہ

اہل علم کا بیان ہے کہ ہندوستان کا پہلا بادشاہ جس پر ان کا اتفاق

Presented by www.ziaraat.com

ہوا برہمن تھا جس کے زمانے میں پہلی ابتداء ہوئی اور وہی پہلا شخص ہے جس نے نجوم کے بارے میں گفتگو کی اور نجوم کا علم اس سے سیکھا گیا اور پہلی کتاب وہ ہے جسے ہندوستانی سندھ ہند کا نام دیتے ہیں اور اس کی تفسیر دہر الدھور ہے اور اسی سے ارجبہر اور مجسطی کا اختصار کیا گیا ہے پھر انہوں نے ارجبہر سے ارکند کا اختصار کیا اور مجسطی سے بطلیموس کی کتاب اختصار کیا پھر انہوں نے اس سے مختصرات اور زیجات[۱] اور ان کی مانند حساب بنایا اور نو ہندی حرف بنائے جن سے سب حساب نکلتا ہے اور جن کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی اور وہ ۱۲۳۴۵۶۷۸۹ ہیں ان میں سے پہلا ایک ہے اور وہ ایک سو دس ہے اور وہ ہزار ہے اور وہ لاکھ ہے اور وہ کروڑ ہے اور وہ دس کروڑ ہے اور وہ ایک ارب ہے اور اسی حساب سے وہ بڑھتا جاتا ہے اور دوسرا، دو ہے اور وہ بیس ہے اور وہ دو سو ہے اور وہ دو ہزار ہے اور وہ بیس ہزار ہے اور وہ دو لاکھ ہے اور وہ دو کروڑ ہے، اسی حساب سے نو حروف چلتے جاتے ہیں مگر ایک کا خانہ دس میں سے معروف ہے اور اسی طرح دس کا خانہ سو میں سے معروف ہے اور اسی طرح ہر خانے کا حال ہے اور جب ان میں سے ایک خانہ گزر جاتا ہے تو اس میں صفر لگا دی جاتی ہے اور صفر ایک چھوٹا دائرہ ہوتا ہے۔

اور انہوں نے دنیا کے سات اقالیم بنائے ہیں، پہلا اقلیم ہندوستان ہے اور اس کی حد جو مشرق کے نزدیک ہے، سمندر ہے اور چین کی طرف دیبل تک ہے جو ارض عراق کے قریب ہے اور سمندر کی خلیج تک ہے جو

۱۔ زیج، علم ہیئت میں اس جدول کا نام ہے جس سے سیاروں کی حرکات کا اندازہ لگاتے ہیں، (مترجم)

Presented by www.ziaraat.com

ارض ہند کے قریب ارض حجاز تک ہے۔

دُوسرا اقلیم : حجاز ہے اس کی حد، خلیج عدن تک اور ارض حبشہ تک ہے جو سرزمین مصر کے نزدیک ہے اور ثعلبیہ تک ہے جو ارض عراق کے قریب ہے۔

تیسرا اقلیم : مصر ہے اس کی حد ارض حبشہ کے نزدیک سے ارض حجاز تک ہے اور جنوب کے نزدیک بحر اخضر تک۔ مغرب کی طرف، اس خلیج تک جو روم کے نزدیک ہے نصیبین تک جو ارض عراق کے نزدیک ہے

چوتھا اقلیم : عراق ہے اس کی حد، ہندوستان کے نزدیک دیبل ہے اور ارض حجاز کے نزدیک ثعلبیہ ہے اور ارض مصر و روم کے نزدیک نصیبین ہے اور ارض خراسان کے نزدیک دریائے بلخ ہے۔

پانچواں اقلیم : روم ہے ارض مصر کے نزدیک اس کی حد، خلیج ہے اور مغرب کے نزدیک سمندر ہے اور ترک کے نزدیک یاجوج ماجوج ہے۔ اور ارض عراق کے نزدیک نصیبین ہے۔

چھٹا اقلیم : یاجوج ماجوج ہے ارض مغرب کے نزدیک اس کی حد ترک ہے اور خزر کے نزدیک سمندر ہے اور اس کے شمالی سمندروں کے درمیان جنگلات ہیں اور ارض مشرق کے نزدیک ارض نصیبین ہے اور خراسان کے نزدیک دریائے بلخ ہے۔

ساتواں اقلیم : چین ہے، مغرب کے نزدیک اس کی حد یاجوج ماجوج ہے اور مشرق کے نزدیک سمندر ہے اور ہند کے نزدیک سرزمین کشمیر ہے اور خراسان کے نزدیک دریائے بلخ ہے اور ان اقالیم میں سے ہر اقلیم اس جیسے ایک سو فرسخ میں سماتا ہے۔

اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ زمین کا قطر دو ہزار ایک سو فرسخ ہے اور اس کی لمبائی چھ ہزار تین سو فرسخ ہے اور انہوں نے اس فرسخ کا اندازہ

Presented by www.ziaraat.com

سولہ ہزار ہاتھ کیا ہے۔

اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ وہ ہاتھ جو دائرۃ النجوم کے نچلے حصے کو محیط ہوتا ہے اور وہ فلک قمر ہے ایک لاکھ فرسخ اور ۲۵ ہزار چھ سو چونسٹھ فرسخ ہے اور اس کا قطر ان فراسخ کے اندازے کے مطابق جن سے انہوں نے زمین کا اندازہ کیا ہے راس الحمل کی حد سے راس المیزان کی حد تک چالیس ہزار فرسخ ہے اور اقلیم اوّل میں دن کی لمبائی کی ساعات تیرہ ساعتیں ہیں اور دوسرے میں ساڑھے تیرہ ساعات، اور تیسرے میں چودہ ساعات اور چوتھے میں ساڑھے چودہ ساعات اور پانچویں میں پندرہ ساعات) اور چھٹے میں ساڑھے پندرہ ساعات اور ساتویں میں سولہ ساعات ہیں۔

اور ہر وہ شہر جو اپنے دن کی لمبائی کی مقادیر میں اس اندازے میں آتا ہے وہ اس اقلیم کے متوسط میں ہوتا ہے جس میں وہ ہوتا ہے اور جو ان اندازوں کے درمیان ہوتا ہے وہ اس اقلیم سے تعلق رکھتا ہے جو ساعات کی مقدار میں اس سے قریب تر ہوتا ہے پس اقلیم اوّل کا وسط، خط استواء سے تقریباً تین راتوں کی مسافت پر ارض یمن میں شہر سبا اور اس کے اردگرد کے علاقے سے مشرق و مغرب تک یمنا اور یہ عدن سے درے کا علاقہ ہے اور دس ایام کے اندازے سے زیادہ واضح ہے اور دوسرے اقلیم کا وسط، مکہ اور مشرق سے مغرب تک اس کے اردگرد کا علاقہ ہے اور تیسرے اقلیم کا وسط، اسکندریہ اور اس کے اردگرد کا علاقہ جو کوفہ اور بصرہ کی جانب مشرق اور مغرب سے تعلق رکھتا ہے اور چوتھے اقلیم کا وسط اصفہان اور اس کے اردگرد کا علاقہ ہے وہ بھی مشرق و مغرب میں اس کی چوڑائی کی مانند ہے اور پانچویں اقلیم کا وسط، ارض مرو اور اس کے اردگرد کے نزدیکی علاقے میں ہے وہ بھی مشرق سے مغرب تک

Presented by www.ziaraat.com

اس کی چوڑائی کی مانند ہے اور چھٹے اقلیم کا وسط ، برذعہ اور اس کے اردگرد کا علاقہ ہے وہ بھی مشرق اور مغرب کے درمیان اس کی چوڑائی کی مانند ہے۔

اور ساتویں اقلیم کا وسط ، جبال ترک اور اس کے اردگرد کا علاقہ ہے یہ بھی مشرق و مغرب کے درمیان اس کی چوڑائی کی مانند ہے۔

ہندوستانیوں کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حمل کے پہلے منٹ میں کواکب کو پیدا کیا اور یہ دنیا کا پہلا دن ہے پھر اس نے ان کواکب کو اس جگہ سے آنکھ جھپکنے سے بھی زیادہ سرعت کے ساتھ چلایا اور ان میں سے ہر ستارے کے لیے ایک معین رفتار بنائی حتیٰ کہ ایام سندھ اور ہند کے شمار میں وہ سب کے ساتھ اس جگہ پر مل جائے جس میں وہ پیدا کیا گیا تھا جیسا کہ وہ اپنی پہلی ہیئت میں تھے پھر اللہ تعالٰے جو چاہے فیصلہ کرتا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ جب سب سے پہلے کواکب گھوم کر سب کے سب حمل کے منٹ میں جمع ہوئے جیسے کہ وہ پہلے روز پیدا ہوئے تھے دنیا کے تمام دن سندھ اور ہند سے ایک کھرب چھتر ارب تیئیس کروڑ چار لاکھ پچاس ہزار ہیں اور یہ ساٹھ ارب اڑتالیس کروڑ مہینے بنتے ہیں اور یہ چار ارب اور ۲۳ کروڑ سال بنتے ہیں سورج کے مدار کے سالوں کے مطابق ، اور سال ، تین سو پینسٹھ دنوں اور چوتھائی دن اور پانچ گھنٹے اور گھنٹے کے چار سو جزوں کا ایک جزو ہوتا ہے۔

پھر ہندوستان میں بادشاہ کے حالات بگڑ گئے اور اس نے طویل مدت قیام کیا اور وہ ملک میں الگ الگ حکومتیں تھیں - ہر پارٹی کی ایک حکومت تھی حتیٰ کہ بادشاہوں نے ان سے جنگ کی اور انہیں اپنی کمزوری کا خدشہ ہوا اور وہ صاحبان عقل و معرفت و حکمت تھے اور دیگر اقوام سے ان باتوں میں بڑھے ہوئے تھے سو انہوں نے ایک شخص کو بادشاہ بنانے پر اتفاق کیا اور انھوں نے زارح کو بادشاہ بنایا اور وہ جلیل القدر

Presented by www.ziaraat.com

اور عظیم الشان آدمی تھا اس کی حکومت اور اس کا اقتدار بڑھ گیا حتیٰ کہ وہ سرزمین بابل کی طرف گیا پھر اس سے آگے بڑھ کر بنی اسرائیل کے بادشاہوں تک پہنچ گیا اور اسی نے حضرت سلیمان بن داؤد کی وفات کے بیس سال بعد بنی اسرائیل سے جنگ کی اور ان دنوں اسرائیل کا بادشاہ رحبعم بن سلیمان تھا سو بنی اسرائیل اللہ کے حضور چلائے تو اللہ تعالیٰ نے زارح اور اس کی فوج پر موت کو مسلط کر دیا اور وہ اپنے ملک کی طرف واپس آ گیا۔

اور ان کے بادشاہوں میں سے فور بھی ہے، سکندر نے جب ایرانیوں کے بادشاہ کو قتل کیا تو اس کے ملک سے بھی جنگ کی اور ارض عراق اور اس کے ارد گرد کے علاقے پر جو دارلیوش کی مملکت میں تھے غالب آ گیا اور اس نے اسے خط لکھا جس میں اسے اپنی اطاعت میں آنے کا حکم دیا اور فور نے اسے لکھا کہ وہ فوج کے ساتھ اس کی طرف بڑھے، سو سکندر نے جلدی کی اور اس کے ملک کی طرف چلا گیا اور فور اس کے مقابلے میں نکلا اور اس سے جنگ کی اور فور نے ہاتھی نکالے اور وہ سکندر پر غالب تھا اور ان ہاتھیوں کے سامنے کوئی چیز نہ ٹھہرتی تھی سو سکندر نے تانبے کے بت بنائے پھر انھیں تیل اور گندھک سے بھر دیا اور ان کے اندر آگ جلا دی پھر انہیں چھکڑے پر رکھا اور انہیں ہتھیار پہنائے پھر انہیں صفوں کے آگے کر دیا اور جب ان کی مڈبھیڑ ہوئی تو جوانوں نے انہیں ہاتھیوں کی طرف دھکیل دیا اور جب وہ قریب ہوئے تو ہاتھیوں نے اپنی سونڈوں سے ان پر حملہ کر دیا اور وہ اس تانبے کے گرد سونڈیں لپیٹ دیتے اور وہ بھڑک رہا ہوتا وہ جھلس جاتیں اور وہ شکست کھا کر واپس لوٹ جاتے اور ہندوستان کے دشمنوں کو شکست دیتے اور انہیں ہلاک کرتے پھر سکندر نے شاہ ہند فور کو دعوت دی کہ وہ اس سے مبارزت کرے تو وہ اس کے مقابلہ میں نکلا تو سکندر نے برابر کے مقابلہ

Presented by www.ziaraat.com

میں اُسے قتل کر دیا اور اس کی فوج کو لوٹ لیا۔

اوران کے بادشاہوں میں سے کیہن بھی ہے جو دانا، ذہین اور ادیب آدمی تھا، سکندر نے فور کے بعد اُسے تمام سرزمین ہند کا بادشاہ بنایا اور کیہن نے سوچ سے کام لیا یہ تو ہم کے متعلق بات کرنے والا پہلا شخص ہے اور یہ کہ طبیعت کو جس چیز کا وہم ہو اس کی طرف لوٹتی ہے اور اس کا وہم ہوتا ہے کہ وہ اسے نفع دے گا خواہ وہ نقصان دہ ہی ہو اور کیہن زہر قاتل کھاتا تھا پھر وہم کرتا تھا کہ اس کے دل پر برف کے بوجھ ہیں اور یہ زہر قاتل اُسے نقصان نہ دیتا تھا حتیٰ کہ اس کی رطوبت جل گئی اور ذہنی لحاظ سے وہ مخلوق الٰہی میں سب سے صحت مند ذہین اور حافظے والا تھا۔

اوران کے بادشاہوں میں سے دشلیم بھی ہے، اسی کے زمانے میں کتاب کلیلہ و دمنہ تصنیف کی گئی اس کا مصنف بید با تھا جو ان کے فلاسفروں میں سے ایک فلاسفر تھا اور اس نے ایسی مثالیں بنائیں جن سے نصیحت حاصل کی جاتی ہے اور عقل مند انہیں سمجھتے ہیں اور ان سے شائستگی حاصل کرتے ہیں اس کا پہلا باب اس بادشاہ کا ہے جس کے پاس باغیوں نے اس کے خواص کی اور اس کے مقدم اصحاب کی چغلی کی ہے اور یہ کہ حلم و تحمل کو کیسے استعمال کیا جائے اور چغلی کی بات میں جلدی نہ کی جائے یہ باب شیر اور بیل کا ہے۔

دوسرا باب امور کی جستجو کے بارے میں ہے اور یہ کہ ان کے انجام کیسے ہوتے ہیں اور بغاوت، تہور اور برے انجام کی تدبیر کہاں تک پہنچاتی ہے اور یہ دمنہ کے حال کی جستجو کا باب ہے۔

تیسرا باب، دشمنوں کا باب ہے اور ان سے بچاؤ اختیار کرنا اور ان کے لیے تدبیر کرنا ہے اور اس کلام کے متعلق ہے جو عداوت پیدا کرتا ہے اور دشمنوں کی کس قدر مدارات واجب ہے اور ان کے بارے میں حتی الامکان موقع سے فائدہ اٹھانے اور ان سے عاجزی کرنے کے متعلق ہے تاکہ

Presented by www.ziaraat.com

انہیں سزا دی جائے اور یہ اُلّو اور دو کووں کا باب ہے۔

چوتھا باب، علماء سے مشورہ کرنے اور عقل مندوں اور امین لوگوں سے مدد طلب کرنے اور عقلمندوں تک امور کے پہنچانے کے بارے میں ہے۔
یہ باب بلا ذ ہے۔

پانچواں باب، نیکی کا باب ہے اور یہ کہ کس سے نیکی کی جائے اور جب وہ غیر مستحق شخص سے اور بے محل کی جائے تو ناشکری اُسے کیسے برباد کر دیتی ہے اور اس کے شکر گزار بندوں کو کیسے پہچانا جاتا ہے اور یہ کچھوے، ببر شیر، بندر اور بڑھئی کا باب ہے۔

چھٹا باب، کام میں کامیاب ہونے اور اس کے امکان کے بعد اس کے ضائع کرنے اور اس پر قابو پانے کے بعد اس کی حفاظت سے عاجز ہونے کے بارے میں ہے اور یہ باب بندر اور نر کچھوے کا ہے۔

ساتواں باب، صاحبان قدر و منزلت سے مدارات و نرمی کرنے اور ان کی محبت سے بچنے اور منحرفین کو مائل کرنے کے بارے میں ہے تاکہ وہ برائی سے نجات پائے۔ یہ باب بلّی اور چوہے کا ہے۔

آٹھواں باب، سلطان اور اس کے اعوان و اقرباء اور اس کے رازداروں کی پہچان اور ان میں سے جس کی بدسلوکی نے اُسے دُکھ دیا ہو اس کی دوستی چاہنے اور اس کی مدد مانگنے اور اس کے امور کے بارے میں پاک دامن لوگوں اور محبت کرتے والوں سے مدد مانگنے اور اس کے مددگاروں اور اہل و عیال کے احوال کی جستجو کرنے اور محسن کو بدلہ دینے اور بُرائی کرنے والے کو اس کی بُرائی پر سزا دینے کے بارے میں ہے یہ باب شیر اور گیدڑ کا ہے۔

نواں باب، بھائیوں اور صحیح محبت کرنے والے دوستوں اور بھائیوں کی مقدار اور ان کے عظیم نفع اور تنگی اور فراخی میں ان کی معاونت کے بارے میں ہے یہ باب بازوالی کبوتری کا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

دسواں باب، نفس کو تکلیف دے کر لوگوں سے فائدہ حاصل کرنے اور عاقبت کے بارے میں غور و فکر کرنے کے بارے میں یہ باب شطرنج اور تیرانداز کا ہے۔

بعض علمائے ہند کا قول ہے کہ ہندوستانی شہروں کے باشندوں پر متواتر موت آئی ہے یہاں تک کہ ان کے علماء مر گئے ہیں اور حکومت کمزور ہو گئی ہے اور جب ہشران بادشاہ بنا تو اس نے بھیجی سے مطالبہ کیا کہ کون اس کے آباء کے دین کے قوانین کو اس کے لیے زندہ کرے گا تو قفلان اس کے پاس آیا اور وہ دانا تھا اس نے اُسے کہا انسان، حیوان کا جز ہیں اور حیوان، نامی کا جز ہے اور نامی، طبائع اربعہ سے ہے جو آگ، ہوا، زمین اور پانی ہے اور نامی، تین اقسام میں منقسم ہوتا ہے جن میں سے ایک نبات ہے جس کے لیے فقط نمو ہے اور دوسری سمندر کی سیپیاں اور ان کی مانند چیزیں ہیں اور تیسری خشکی کا حیوان ہے جس کے لیے نمو، حس اور حرکت ہے اور حیوان اس بات سے کمتر اور حقیر تر ہے کہ خالق ان کی تدبیر کرے ان کا مدبر اور مصرف فلک ہے۔

بادشاہ نے اُسے کہا جو تو کہتا ہے اس کی صورت اور برہان مجھے دکھاؤ تو اس نے نرد بنایا اور کہنے لگا لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ زمانے کا دور، سال ہے جس کا مفہوم بارہ ماہ ہیں اور اس کا مفہوم بارہ برج ہیں اور مہینے کے تیس دن ہیں اس کا مفہوم یہ ہے کہ ہر برج کے تیس درجے ہیں اور دن سات ہیں اس کا مفہوم سات چلنے والے ستارے ہیں پھر اس نے اس کی تشبیہ کے لیے ایک صحن بنایا جو سال کی مانند تھا اور اس میں رات اور دن کے گھنٹوں کی تعداد کے مطابق چوبیس خانے بنائے، سال کے مہینوں اور برجوں کی مثل ہر طرف بارہ خانے بنائے اور مہینے کے ایام اور ہر برج کے راستوں کے مطابق ان کے لیے تیس گٹے بنائے اور رات اور دن

Presented by www.ziaraat.com

کے مطابق دو نگینے بناتے اور ہر نگینے کی چھ جہات تھیں کیونکہ یہ مکمل عدد ہے جس کا نصف، تہائی، اور چھٹا حصہ ہوتا ہے اور جب نگینہ اوپر سے نیچے گرتا ہے تو ہر نگینے میں سات نقطے ہوتے ہیں۔ چھ کے نیچے، ایک، پانچ کے نیچے، دو، چار کے نیچے، تین، یہ دونوں اور سات سیارہ کواکب کی تعداد کی مثل ہیں جو شمس، قمر، زحل، مشتری، مریخ، عطارد اور زہرہ ہیں پھر اس نے انہیں دو آدمیوں کے درمیان آزمائش بنایا اور ہر ایک کو ایک نگینہ دیا اور کہا جسے میں یہ سات نقطے ان کے اوپر سے دوں وہ اپنے ساتھی سے زیادہ نمایاں ہوگا پس اس کے لیے دو نگینے اکٹھے ہو گئے، اس نے مارا تو نگینوں سے جو کچھ ظاہر ہوا کتے اس پر الٹ پڑے اور اس نے یہ تمثیل اس حصے کی بنائی جسے عاجز حاصل کرتا ہے اور جو فلک نے اس کے لیے جاری کیا ہے اور وہ محرومی جس سے دانا آزمایا جاتا ہے وہ بھی اس کے مطابق ہوتی ہے جو فلک اس کے لیے جاری کرتا ہے جب یہ بات واضح ہو گئی تو بادشاہ نے اسے قبول کر لیا، اور اہل مملکت میں یہ بات پھیل گئی اور اہل ہند اپنے امور کو سات سیارہ کواکب کی تدبیر کے مطابق چلنے کو تسلیم کرنے والے بن گئے۔

اور شاہ بلہیت نے اہل مملکت پر اس دین کو غالب کر دیا اور وہ صاحب عقل و معرفت تھا۔ پس جب اس نے اپنے اہل مملکت کا رویہ دیکھا تو اُسے یہ بات بڑی لگی اور اس پر گہرا اثر ہوا پھر اس نے پوچھا کیا کوئی شخص برہمیہ دین پر باقی رہ گیا ہے؟ تو اُسے ایک آدمی کے متعلق بتایا گیا جو صاحب عقل و دین تھا اس نے اس کی طرف پیغام بھیجا اور جب وہ اس کے پاس آیا تو اس سے اس کی عزت کی اور اس کا درجہ بلند کیا پھر اس نے اس سے اس بات کا ذکر کیا جو اس کی مملکت میں پھیل گئی تھی اس نے کہا اے بادشاہ! میں مجبوراً ایک برہان قائم کروں گا اور اس سے دانا کی فضیلت اور عاجز کی کوتاہی کا مقام معلوم ہو جائے گا اور میں اُسے دو آدمیوں کے درمیان

Presented by www.ziaraat.com

ایک شکل میں پیش کروں گا تاکہ وہ عاجز پہ دانا کی اور کوتاہی کرنے والے پہ مجتہد کی اور ضائع کرنے والے پہ محتاط کی اور جاہل پہ عالم کی فضیلت کو واضح کر دے سو اس نے شطرنج بنائی اور فارسی زبان میں اس کی تفسیر ہشت پہلو ہے اور اس نے اسے آٹھ ضرب آٹھ بنایا اور وہ چونسٹھ خانے بن گئے اور اس نے انہیں بتیس گٹے بنایا جو دو رنگوں میں منقسم تھے ہر رنگ کے سولہ گٹے تھے اور اس نے سولہ کو چھ صورتوں پہ تقسیم کر دیا پس شاہ کی ایک صورت ہوئی اور دانی کی ایک صورت ہوئی اور دو ہاتھیوں کی ایک صورت ہوئی اور دو رخ کی رُخ ایک خیالی جانور ہے۔ مترجم ایک صورت ہوئی اور دو گھوڑوں کی ایک صورت ہوئی اور شکاری پرندکی ایک صورت ہوئی، پس یہ زوج اور الزوج سے مشتق ہوا، اور یہ بہترین حساب ہے اس لیے کہ جب آپ چونسٹھ کو تقسیم کریں گے تو اس کا نصف بتیس ہو گا اور یہ سب گٹوں کی تعداد ہے اور جب آپ بتیس کا نصف کریں گے تو اس کا نصف سولہ ہو گا اور یہ وہ ہے جو ہر گٹے کے لیے ہے۔

اور جب آپ سولہ کا نصف کریں گے تو اس کا نصف آٹھ ہو گا اور یہ ہر ایک شکاری پرندے کی تعداد ہے اور جب آپ آٹھ کا نصف کریں گے تو اس کا نصف چار ہو گا اور ہر ایک حصے سے دو رُخ اور دو گھوڑے ہوتے اور جب آپ چار کا نصف کریں گے تو ان کا نصف دو ہو گا پس جوڑے منقسم ہو چکے ہیں اور جوڑوں کے بعد تقسیم میں صرف ایک ہی رہ گیا جو انہیں تقسیم کرتا ہے اور وہ سب احاد ہیں اور وہ عدد نہیں ہے اور نہ معدود ہے اور نہ زوج ہے اور نہ فرد ہے کیونکہ فرد کے اعداد کا پہلا تین ہے۔

پھر دانا نے کہا، جنگ سے بڑی کوئی چیز نہیں کیونکہ اس میں تدبیر کی فضیلت، ارادے کی فضیلت، دانائی کی فضیلت، احتیاط کی فضیلت اتیاری کی فضیلت، مکر کی فضیلت، بچاؤ کی فضیلت، بہادری کی فضیلت، دلیری کی

Presented by www.ziaraat.com

فضیلت، قوت کی فضیلت، صبر کی فضیلت، شجاعت کی فضیلت واضح ہو جاتی ہے اور جو اس میں سے کوئی چیز نہ پائے وہ اپنی کوتاہی کا مقام معلوم کرے گا کیونکہ اس کی خطا معاف نہ ہوگی اور اس میں عجز، جانوں کو تلف کرنے والا ہے اور دانائی کا ترک کرنا، حکومت کا کھونا ہے اور لڑنے کی کمزوری، تباہی لاتا ہے اور کوتاہی، شکست کا سبب ہے اور تیاری کی کم علمی، انکشاف کا باعث ہے اور مکر کی کم علمی، ہلاکت کی طرف گرنا ہے اور بچاؤ کا ترک کرنا، دشمن کا اٹھنا ہے اور اس نے انہیں جنگ کی مثال پر بنایا ہے، اگر وہ درست کرے گا تو کامیاب ہوگا اور اگر غلطی کرے گا تو ہلاک ہو جائے گا۔

جب بادشاہ نے برہان کی صحت کو دیکھا اور فلاسفر کے فلسفے کی فضیلت واضح ہو گئی تو اسے معلوم ہو گیا کہ اس نے درست اور اچھی تمثیل بنائی ہے اور جو چیز اس سے پوشیدہ تھی اسے واضح کر دیا ہے اس نے اپنے اہل مملکت کو جمع کیا اور انہیں اس غم کے متعلق بتایا جو اللہ تعالیٰ نے ان سے دور کر دیا ہے اور اس نے انہیں حکم دیا کہ وہ انہیں قائم کریں اور ان پر غور کریں۔

نیز اس نے انہیں کہا ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ انسان کے سوا، دنیا میں زندہ ناطق، منکر، سننے والا اور عقل مند کوئی نہیں ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سارے کا مدار انسان پر ہے اس لیے کہ فلک میں خالق نے انسان کے لیے جو کچھ پیدا کیا ہے وہ اس لیے ہے کہ وہ اسے معلوم کرے جس کا وہ اپنے زمانے میں محتاج اور ضرورت مند ہے اسی طرح جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ اللہ تعالےٰ نے سمندر کی تہ میں اور آسمان کی فضا میں اور پہاڑوں کی چوٹیوں پہ پیدا کیا ہے وہ اس کے مطیع کر دیا گیا ہے اور جب اس نے انسان کو تمام مخلوق کا بادشاہ بنایا تو اس نے

Presented by www.ziaraat.com

انسان کی تین قسمیں بنائیں اس نے تین کو کھایا، تین کو مسخر کیا اور تین کو قتل کیا، سو اس نے پرندوں، مچھلیوں اور اونٹوں کو کھایا اور گایوں، گدھوں اور چوپایوں کو مسخر کیا اور درندوں، سانپوں اور کیڑوں کو قتل کیا پھر اس نے آلات بنائے جن سے معلوم کیا جاتا اور سمجھا جاتا ہے پس لوگوں کی فضیلت ایک دوسرے پر علم، عقل اور فہم کی وجہ سے ہے۔

علمائے ہند میں سے کچھ علماء کا خیال ہے کہ جب حوسر بنت بلہیت بادشاہ بنی تو ایک باغی نے اس کے خلاف بغاوت کی اور وہ عقل مند لڑکی تھی اس نے اپنے بیٹے کو اس کے مقابلے میں بھیجا اور اس کے چار بیٹے تھے، اس باغی نے اس کے بیٹے کو قتل کر دیا یہ بات اہل مملکت کو گراں گزری اور وہ اسے خبر دینے سے ڈرے پس وہ اپنے فلاسفروں میں سے ایک فلاسفر کے پاس جمع ہوئے جسے قفلان کہا جاتا تھا اور وہ دانا، ذہین اور صاحب الرائے تھے انہوں نے اس سے یہ بات بیان کی تو اس نے کہا مجھے تین دن کی مہلت دو تو انہوں نے اسے مہلت دے دی اور وہ تنہائی میں سوچنے لگا پھر اس نے اپنے شاگرد سے کہا میرے پاس ایک بڑھئی اور دو مختلف رنگوں کی سفید اور سیاہ لکڑی لاؤ اور اس نے شطرنج کی شکل بنائی اور بڑھئی نے اُسے چھیلا اور ہموار کیا پھر اس نے اس سے کہا میرے پاس رنگا ہوا چمڑا لاؤ اور اس نے اُسے حکم دیا کہ وہ اس میں چونسٹھ خانے بنائے اس نے ایسے ہی کیا تو اس نے ایک طرف نصب کر دیا پھر دونوں نے جولانی کی حتیٰ کہ دونوں نے اُسے سمجھا اور اسے مضبوط کیا پھر اس نے اپنے شاگرد سے کہا یہ جنگ جانوں کے مرنے کے بغیر ہے۔

پھر اہل مملکت اس کے پاس آئے اور اس نے اسے ان کے لیے نکالا اور جب انہوں نے اسے دیکھا تو انہیں معلوم ہو گیا کہ یہ حکمت ہے جس کی طرف کسی نے راہ نہیں پائی اور وہ اپنے شاگرد کو جولانی کرانے لگا اور

Presented by www.ziaraat.com

شاہ گر کر مرگیا اور شاہ غالب آگیا، ملکہ کو قفلان کی خبر دی گئی تو اس نے اُسے بُلایا اور اُسے حکم دیا کہ وہ اسے اپنی حکمت دکھائے، اس نے اپنے شاگرد کو حاضر کیا اور اس کے پاس شطرنج بھی تھی اس نے اسے اس کے اور اس کے درمیان نصب کر دیا تو دونوں کھیلنے لگے اور ایک اپنے ساتھی پر غالب آگیا اس نے کہا شاہ مرگیا ہے تو وہ چوکس ہوگئی اور اُسکے مقصد کو سمجھ گئی اور قفلان سے کہنے لگی میرا بیٹا قتل ہوگیا ہے؟ اس نے کہا تو نے بات کی ہے اس نے اپنے دربان سے کہا لوگوں کو لاؤ کہ وہ مجھ سے تعزیت کریں اور جب وہ فارغ ہوئی تو اس نے قفلان کو بلایا اور اُسے کہا، جو ضرورت ہے مانگ لے، اس نے کہا، مجھے شطرنج کے خانوں کی تعداد کے مطابق گندم دے دی جائے، اُسے پہلے خانے میں ایک دانہ دیا جائے اور دوسرے میں دو دانے، پھر دوسرے خانے سے تیسرے خانے میں میرے لیے دُگنا کر دیا جائے پھر اس حساب سے آخر تک چلا جائے۔

ملکہ نے کہا اس کی مقدار کیا ہے؟ پھر اس نے گندم حاضر کرنے کا حکم دیا مگر کوئی چیز اس کے مقابلہ میں ٹھہر نہ سکی حتیٰ کہ ملک کی گندم ختم ہوگئی پھر گندم کی مال سے قیمت ڈالی گئی حتیٰ کہ مال بھی ختم ہوگیا اور جب یہ زیادہ ہوگیا تو اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں، دنیا کا کم مال ہی میرے لیے کافی ہوگا۔

پھر ملکہ نے اس سے دانے کے اس عدد کے متعلق پوچھا جو اس نے ملکہ سے کہا یہ عدد ہوگا اور شطرنج کا عدد یہ ہے۔ پہلی سطر دو سو چھپن ہے دوسری تنتیس ہزار سات سو اڑسٹھ ہے تیسری آٹھ کروڑ تین سو انٹھاسی ہزار چھ سو آٹھ ہے، چوتھی دو ارب ایک سو سنتالیس کروڑ چار سو تراسی ہزار چھ سو اڑتالیس ہے، پانچویں، پانچ سو چھپن ارب سات سو چھپن کروڑ آٹھ لاکھ تیرہ ہزار آٹھ سو انٹھاسی ہے، چھٹی ایک سو چالیس ارب اور سات سو سینتیس ارب، چار سو اٹھاسی کروڑ تین سو

جمیل سکینہ حیدرآباد سندھ، پاکستان

پچپن ہزار تین سو اٹھائیس ہے، ساتویں اچھتیس نیلم اٹھائیس کھرب، سات سو ستانوے ارب اٹھارہ کروڑ نو سو تریسٹھ ہزار نو سو اڑسٹھ ہے، آٹھویں نو سنکھ دو سو تیئیس نیلم، تین سو بہتر کھرب، چھتیس ارب، آٹھ سو چون کروڑ سات سو ستر ہزار آٹھ سو آٹھ ہے اور یہ سب شطرنج ثمانیہ میں اٹھارہ سنکھ چار سو چھیالیس نیلم، سات سو چوالیس کھرب، تہتر ارب سات سو نو کروڑ پانچ سو اکاون ہزار چھ سو پندرہ بنتے ہیں۔

اور ان میں کوشش بادشاہ بھی تھا جس کے زمانے میں فلاسفر سند باد بھی تھا اور اس کوشش نے کتاب مکر النساء تصنیف کروائی اور ہند کے لوگ حکیم اور دانا ہیں اور وہ لوگوں سے ہر حکمت میں فوقیت رکھتے ہیں اور نجوم کے بارے میں ان کا قول صحیح ترین قول ہے اور اس بارے میں ان کی کتاب کتاب السند ہند ہے جس سے تمام علوم نکلے ہیں جن کے متعلق یونانیوں اور ایرانیوں وغیرہ نے گفتگو کی ہے اور طب کے بارے میں ان کا قول مقدم ہے اور اس بارے میں ان کی کتاب کا نام سسرد ہے جس میں بیماریوں کی علامات اور ان کے علاج و ادویہ کی پہچان کا بیان ہے اور کتاب شرک اور کتاب ندان چار صد چار بیماریوں کی علامات اور علاج کے بغیر ان کی پہچان کے بارے میں ہے اور کتاب سند ہشان اور اس کی تفسیر سورۃ النجح ہے اور ایک کتاب گرم بہرد اور ادویہ کی قوتوں کے بارے میں ہے جس کے متعلق ہند و روم میں اختلاف پایا جاتا ہے اور رسال کی تفصیل بھی ہے اور کتاب اسماء العقاقیر بھی ہے ہر بوٹی کے دس نام ہیں، اس کے علاوہ بھی طب میں ان کی کتب پائی جاتی ہیں اور منطق و فلسفہ کے بارے میں بھی اصول العلم کے متعلق ان کی بہت سی کتب ہیں جن میں سے کتاب طوفا حدود المنطق کے علم میں ہے اور کتاب ما تفاوت فیہ فلاسفۃ الہند والروم بھی ہے اور ان کی بہت سی کتابیں ہیں جن کا بیان طویل ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

اور اہل ہند کا دین بدھمیتہ ہے اور ان میں اصنام پرست بھی ہیں اور ملک کے طول و عرض کی وسعت کی وجہ سے ان کی مختلف حکومتیں اور متفرق بادشاہ ہیں اور ان کا پہلا بادشاہ جوان ملحقہ سرحدی شہروں کا بادشاہ تھا جو آج کل دارالاسلام میں ہیں، دانوق تھا وہ عظیم الشان بادشاہ وسیع مملکت والا اور بہت ساز و سامان والا تھا پھر اس کے بعد رھمی تھا وہ بہت شان والا اور شان دار شہروں والا تھا اور وہ ایک سمندر پہ تھا اور اس کے ملک میں سونا اور اس قسم کی چیزیں تھیں پھر بلہری کی مملکت تھی پھر الکمکم[1] اور جن کے پاس ساکھو کا درخت آتا تھا اور انہیں ملک میں وسعت حاصل تھی پھر طافن کی مملکت تھی اور وہ سفید رُو لوگ ہیں پھر کنبایہ کی مملکت اور انطرسول کی مملکت اور الموشہ کی مملکت اور المایدکی مملکت تھی یہ مملکتیں چین سے ملحق تھیں اور وہ چین سے جنگ کرتے تھے پھر سرانديب کی مملکت تھی پھر قیمار کی مملکت تھی اور یہ ایک جلیل الشان مملکت تھی، بادشاہ ان کے بادشاہ سے آگے ہوتے تھے پھر دیبل کی مملکت تھی پھر الفارلط کی مملکت تھی پھر الصیلمان کی مملکت تھی اور ان کی بعض مملکتوں کی حکمران عورتیں تھیں۔

---

[1] یہ لفظ ایسے ہی نقطوں کے بغیر ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

یونانی

یونانیوں کے حکماء فلاسفر اور تیز رو فلاسفر تھے، ان میں سے بعض نے طب کے متعلق اور بعض نے حقائق الامور کے متعلق اور بعض نے حساب اور اعداد کے متعلق اور بعض نے افلاک اور نجوم کے متعلق اور بعض نے حساب اور حصوں کے متعلق اور بعض نے جیومیٹری اور کھیتی باڑی کے متعلق اور بعض نے صنعت اور اکسیرات کے متعلق اور بعض نے قیافہ کے متعلق اور بعض نے طلسمات اور آلات کے متعلق گفتگو کی ہے، سب سے پہلا فلاسفر جس نے کتاب تصنیف کی اور علم کو مدون کیا البقراط متقلیدس بن البقراط ہے اور اس کے فلسفہ سے ہی حکماء طب کے بارے میں حکیمانہ باتیں کرتے ہیں اور معرفت میں اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس کی کچھ کتابیں بھی ہیں - کتاب الفصول، کتاب البلدان و المیاہ والاھویۃ، کتاب ماء الشعیر، کتاب تقدمۃ المعرفۃ۔ کتاب الجنین، کتاب الارکان، کتاب الغذاء کتاب الاسابیع، کتاب اوجاع النساء، کتاب ابیذیمیا، یہ اس کی مشہور کتابیں ہیں - اور اس کے بعد بھی اس کی بہت سی کتابیں ہیں - البقراط کی کتابوں میں سے جن کتب کا طبیبوں کے لیے جاننا ضروری ہے وہ چار ہیں جو یہ ہیں، کتاب تقدمۃ المعرفۃ، کتاب الاہویۃ والاز منۃ اور کتاب ماء الشعیر -

کتاب الفصول، اس نے علم کے ہر پہلو کے متعلق ستاون بابوں میں

Presented by www.ziaraat.com

جامع باتیں کہی ہیں اور انہیں ہدایات کا نام دیا گیا ہے۔ پہلی ہدایت صنعت اور اس کی اصناف کے بارے میں ہے، البقراط نے بیان کیا ہے کہ عمر چھوٹی ہے اور فن طویل ہے اور زمانہ تیز ہے اور تجربہ بڑا ہے اور فیصلہ مشکل ہے۔

دوسری ہدایت مریضوں کے کھانے کی اقسام اور اس کے اندازے کے بارے میں ہے، البقراط کا بیان ہے کہ لطیف اور نہایت دقیق کھانے مزمن امراض میں اور نہ ہی حاد امراض میں چاہئیں اور انتہا کی حد تک لطیف کھانے ردی ہوتے ہیں جیسے وہ پانی جو انتہائی حد پر ہو ردی ہوتا ہے۔

تیسری ہدایت تیز بخاروں کے بارے میں ہے البقراط کا بیان ہے چاہیے کہ کھانے کے بارے میں خیال رکھا جائے اور اس کی زیادتی مضر ہے اور وقتاً فوقتاً جو امراض لاحق ہوتے رہتے ہیں ان کے جوش کے وقت بچنا چاہیے۔

چوتھی ہدایت امراض کی علامات کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے کہ امراض کی حالت کی دلیل وہ چیز ہے جو ان امراض میں جسم پھینکتا ہے مثلاً جیسے ذات الجنب ہو اگر مرض کے آغاز میں جلد بلغم ظاہر ہو تو اس کا مرض چھوٹا ہو گا اور اگر یہ متاخر ظاہر ہو تو اس کا مرض لمبا ہو گا اور بول و براز اور پسینے میں جب اس چہرے پر جس پر قصاحلتی ہے کشادگی ظاہر ہو یا اس کے خلاف ہو تو یہ امراض کے طول و عرض کے مطابق ہو گا۔

پانچویں ہدایت۔ البقراط کا بیان ہے کہ جب کبھی ذی روح چیزیں خشک ہوں تو وہ بہت حرارت غریزی والی ہوں گی اس لیے وہ بہت کھانے کی محتاج ہوں گی وگرنہ ان کا جسم کمزور ہو جائے گا۔

چھٹی ہدایت اس بارے میں ہے کہ بخار والوں کو کھانا کھلانا چاہیے

Presented by www.ziaraat.com

البقراط کا بیان ہے، تمام بخار والوں کے لیے تدبیرات رطبہ بہترین ہیں۔ خصوصًا بچوں اور دیگر لوگوں کے لیے جو اس تدبیر کے عادی ہوں، بعض کے لیے ایک دفعہ اور بعض کے لیے دو دفعہ، یا کم یا زیادہ اور بچے بعد دیگرے اور وقت، عادت، ملک اور عمر کو اس کا حق دو۔

ساتویں ہدایت اوقات کے اندازوں کی معرفت کے متعلق ہے، البقراط نے جو کچھ کھلے گا اور جو کھل چکا ہے اس کے بارے میں کہا ہے کہ اُسے حرکت نہ دی جائے اور نہ اُسے کوئی نئی چیز لاحق ہو جو اسے جوش دے نہ دواؤں سے اور نہ ان کے بغیر۔

آٹھویں ہدایت نیند کے بارے میں ہے البقراط کا بیان ہے کہ کسی بھی مرض میں اگر نیند اُسے تکلیف سے آئے تو وہ مر جائے گا اور اگر نیند فائدہ دے تو وہ مُردہ نہیں اور اگر نیند کو رد کرے تو عقل جاتی رہے گی اور یہ اچھا ہے۔

نویں ہدایت دوا کے پلانے کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے کہ جو شخص اجسام کا تنقیہ کرنا چاہے وہ اس سے پہلے ان کا تنقیہ کرے یعنی ان میں جو غلیظ کیموس ہے اُسے پگھلا دے۔

دسویں ہدایت پاخانے کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے کہ اگر جسم میں درد ہو یا جسم میں پھنسیاں نکل آئیں اس موقع پر پاخانے کے بارے میں غور کیا جائے اگر وہ سخت صفراوی ہو تو سب جسم مریض ہوگا اور وہ صحت مند لوگوں کے پاخانے کی مانند ہو تو جمع شدہ کھانا ہے۔

گیارھویں ہدایت، البقراط نے امراض حادہ کے بارے میں کہا ہے [1]..... کیونکہ وہ کیسا اوقات دماغ کی طرف یا دل یا جگر کی طرف جلد جاتے

[1] اصل کتاب میں یہ جگہ خالی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

ہیں اور ہلاک کر دیتے ہیں اور لبا اوقات ان کا جلد انحطاط ہوتا ہے اور وہ صحت دیتے ہیں۔

بارھویں ہدایت کشادگی کے فیصلے کے بارے میں ہے البقراط کا بیان ہے کہ امراض حارہ کا خاتمہ کا فیصلہ چودہ دن میں ہوتا ہے۔

تیرھویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے کہ اگر مرض کے شروع میں تو کسی چیز کو حرکت دیتا دیکھے تو حرکت دے خواہ بیماری بڑھ جائے اور رُکنا بہتر ہے یعنی اگر تو علاج کی جگہ دیکھے تو بیماری کے بڑھنے سے پہلے علاج کر۔

چودھویں ہدایت، اچھے اور برے امراض کی معرفت کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے کہ تمام امراض میں مریض کی عقل کا صحیح ہونا اچھا ہے اور اچھے فیصلے کو اس کا قبول کرنا بھی اور اس کے خلاف شر ہے یعنی بیمار جو کچھ دماغ اور معدے میں پاتا ہے۔

پندرھویں ہدایت اگلا گھٹے ہوئے لوگوں کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے کہ جو لوگ مرنے سے پہلے گلا گھونٹ لیتے ہیں اگر ان کے منہ میں جھاگ نمودار ہو جائے تو وہ نہیں بچیں گے۔

سولھویں ہدایت، جسم کے لاغر اور تکلیف دینے کے بارے میں ہے جب جسم کی ہر حرکت میں تھکاوٹ ظاہر ہو تو اسے اپنی جگہ پہ چھوڑ دے تھکاوٹ نقصان نہ دے گی۔

سترھویں ہدایت، اوقات کی تبدیلی کے بارے میں ہے البقراط کا بیان ہے اوقات کی تبدیلی ... [1] ... گرمی اور سردی وغیرہ کے بڑھ جانے سے ہے یعنی زمانے کے اوقات کی تبدیلی سال کے اجزاء میں

---

[1] اصل کتاب میں یہ جگہ خالی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

سے ہے۔

اٹھارھویں ہدایت، پسینے کے بارے میں ہے البقراط کا قول ہے کہ جب زمانہ گرمی کی طرح ہو یعنی موسم بہار ہو تو اس وقت چاہیے کہ وہ ہر آنے والے بخار میں بکثرت پسینے کی توقع کرے۔

انیسویں ہدایت، اوقات کے بارے میں ہے البقراط کا بیان ہے اگر سردی کا موسم خشک اور رطوبت کے بغیر ہو اور شمالی ہوائیں ہوں تو گرمی یعنی موسم بہار بارش والا ہوگا اور اگر اس کی ہوائیں یمانی ہوں تو گرمی میں تیز بخاروں کا ہونا ضروری ہے۔ اور آنکھ درد ہوگی اور آنتوں میں گڑبڑ ہوگی اور عموماً یہ بیماریاں عورتوں کو اور ان لوگوں کو ہوتی ہیں جن کی طبیعت میں رطوبت ہو۔

بیسویں ہدایت، سالوں کی تدبیر کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے خشک سال، بارش والے تر سال سے زیادہ وبا والا ہوتا ہے۔ اس میں عموماً طویل بخار اور پیٹ کا سلان اور جنون اور فالج اور حلق کا درد ہوتا ہے اور خشک سال کے امراض، پھیپھڑے میں زخم، آنکھوں اور جوڑوں میں درد، قطرہ قطرہ بول اور آنتوں میں گڑبڑ ہے۔

اکیسویں ہدایت، اوقات اور دانتوں کے امراض کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے، گرمی اور سخت گرمی کے آغاز میں، نوجوان اور عمر میں ان کے پیچھے آنے والے صحت مند ہوتے ہیں اور ان کی اچھی حالت دوسروں سے بہتر ہوتی ہے اور سخت گرمی اور موسم بہار کے کچھ حصے میں بوڑھے، بہت اچھے حال میں ہوتے ہیں اور بقیہ موسم بہار اور سردی میں ادھیڑ عمر بہتر حالت میں ہوتے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

بائیسویں ہدایت، ان امراض کے بارے میں ہے جو انسان کو لاحق ہوتے ہیں اور بچوں سے شروع ہوتے ہیں البقراط کا بیان ہے چھوٹے بچوں کو جو امراض لاحق ہوتے ہیں وہ پھوڑے اور کھانسی اور بے خوابی اور گھبراہٹ اور ناف میں ورم اور دونوں کانوں کی رطوبت ہیں۔

تئیسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے کہ بچے جب بڑے ہو جائیں تو جو امراض انہیں لاحق ہوتے ہیں، گلے کی گلٹیوں کا درد، ہانپنا، پتھری، چوڑے کیڑے، لمبے کیڑے، سر کے کیڑوں کی مانند کیڑے، مسّے، کھال کا موٹا ہونا، کنٹھ مالا، اور دوسری پھنسیاں، اور ان سے جو بڑے ہوں اور بلوغت کے قریب ہوں ان کو ایک زور یاسٹ لاحق ہوتی ہے۔ اور چالیس دن تک ان کو کشائش حاصل ہوتی ہے اور بعض کو سات ماہ تک، اور ان میں سے بعض کو ستر دن تک اور ان میں سے کچھ جو بلوغت کے قریب ہوں، بچوں سے بلوغت تک سب امراض دُور نہیں ہوتے اور بچیوں سے حیض تک دُور نہیں ہوتے، یہ امراض طویل مدت تک ٹھہرے رہتے ہیں۔

چوبیسویں ہدایت، اس واقفیت کے بارے میں ہے جس سے حاملہ عورتوں کا علاج ہوتا ہے، البقراط کا بیان ہے حاملہ عورتیں چار ماہ تک علاج کریں اور اس سے جو کم ہو وہ بچے کے چھٹپنے کی وجہ سے ہو اور جو اس کے بڑا ہونے کی وجہ سے زیادہ ہو، ان کے علاج سے احتیاط کی جائے۔

پچیسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے، چاہیے کہ گرمی میں اُوپر کے حصے کا اور سردی میں نچلے حصے کا علاج کیا جائے یعنی جو سر اور معدہ سے اُوپر ہو اور جو صفراء سے نیچے ہو اور جو کیڑے اور اس جیسی چیزوں

سے پیچھے ہو۔

چھبیسویں ہدایت، اسہال والے کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے کہ ادویات اور خربق[1] پینے کے وقت ان لوگوں کے جسم کو تر کر لیا جائے اور دوا سے قبل کثرت طعام کی وجہ سے ان کے تنقیہ کو ہلکا نہ کیا جائے۔

ستائیسویں ہدایت، طوعی اختلافات کے بارے میں ہے، البقراط کا بیان ہے کہ جب طوعی اختلاف آئے گویا وہ بخار کے ساتھ یا بخار کے بغیر سیاہ خون ہے یہ اختلاف سوء ہے اور اگر اختلاف بہت رنگوں والا ہو اور اچھے رنگوں سے ردّی رنگوں کی طرف منتقل ہونے والا ہو تو یہ بھی اختلاف سوء ہے اور اگر پہلا دوا سے آئے تو بہتر ہے اور بہت رنگوں میں کوئی حرج نہیں۔

اٹھائیسویں ہدایت، فروغ کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے کہ تمام بخار زدوں کو اختلاف پیش آتا ہے کیونکہ بکثرت خون بہانا جگر کو ڈھیلا کر دیتا ہے پھر نضج کو مستقیم کر دیتا ہے۔

انتیسویں ہدایت، پسینے کے بارے میں ہے البقراط کا بیان ہے اگر تیسرے، پانچویں...... سترھویں، اکیسویں، اکتیسویں یا چونتیسویں دن بخار زدوں کو پسینہ آئے تو بہتر ہے کیونکہ یہ مریض سے بخار کو دور کر دیتا ہے اور جو پسینہ ان ایام کے سوا دوسرے دنوں میں آئے یہ پسینہ، درد، طول مرض اور کمزوری کا التزام دینے والا ہے۔

تیسویں ہدایت، لازمی بخاروں کے بارے میں ہے البقراط کا بیان ہے کہ لازمی بخار وہ ہیں جو چھوڑتے نہیں بلکہ تیسرے دن شدت اختیار

---

[1] ایک قسم کی گھاس ہے جس کی پتیاں بارتنگ کے مشابہ ہوتی ہیں یہ سفید بھی ہوتی ہیں اور سیاہ بھی۔ (مترجم)

Presented by www.ziaraat.com

کر لیتے ہیں یہ ہلاکت کے قریب ترین ہوتے ہیں اور جو کسی وجہ سے چھوڑ جاتے ہیں وہ اُترنے والے ہوتے ہیں یہ ہلاکت سے دُور ہوتے ہیں۔

اکتیسویں ہدایت، موت کی علامات کے بارے میں ہیں، البقراط کا بیان ہے کہ لازمی بخار دُور نہیں ہوتے خواہ بظاہر جسم ٹھنڈا ہو اور اس کا اندر جل رہا ہوتا ہے اور بخار والے کو پیاس ہوتی ہے یہ موت کی علامات ہیں۔

بتیسویں ہدایت، انقباض اور کزاز کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے کہ جسے انقباض یا کزاز کی تکلیف ہو اور اس کے بعد بخار ہو اس کا مرض کم ہو جائے گا۔

تنتیسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے کہ جسے بخار ہو اور اس کے پیٹ میں سخت گرمی کی تکلیف ہو اور دل میں درد ہو یہ بڑی بات ہے۔

چونتیسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے کہ جسے بخار ہو اور اس کی پسلیاں متورم ہو جائیں اور اس کے پیٹ میں قراقر ہو اور اس کے ساتھ اُسے پشت کا درد بھی ہو وہ اس سے نکلنے والے نچوڑ یا بہت سے پیشاب سے دُور نہ ہو، یا اختلاف سے دُور ہو تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔

پینتیسویں ہدایت، خربق کے پینے کے بارے میں ہے، البقراط کا بیان ہے جسے خربق کے پینے پر کثرت اختلاف سے انقباض کی تکلیف ہو جائے وہ مُردہ ہے۔

چھتیسویں ہدایت، پھیپھڑے کے زخموں اور پھیپھڑے کی کمزوری کے بارے میں ہے یہ اٹھارہ سے پینتیس دن تک ہوتی ہے۔

سینتیسویں ہدایت، گرم اور ٹھنڈے پانی کے بارے میں ہے البقراط کا بیان ہے کہ گرم پانی پر جب ہمیشگی کی جائے تو وہ گوشت کو ڈھیلا کر دیتا ہے اور اعصاب کی سختی کو ختم کر دیتا ہے اور عضلات کو سُن کر

Presented by www.ziaraat.com

دیتا ہے اور نکسیر کو ابھارتا ہے اور سانس کو کمزور کرتا ہے اور اگر یہ ہمیشہ رہے تو آدمی مر جاتا ہے اور ٹھنڈا پانی کزاز لاتا ہے اور سیاہ کر دیتا ہے اور لرزہ اور بخار لاتا ہے۔

اڑتیسویں ہدایت، پانیوں کی پہچان کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے کہ گرم پانی پیپ کا نضج کرتا ہے اور یہ ہر زخم میں نہیں ہوتا اور پیپ کے نضج کی بہت سی علامات ہیں اور وہ جلد کا نرم ہونا اور ورم کا اکٹھا ہونا ہے اور جب گرم پانی یہ کام کرتا ہے تو درد جاتا رہتا ہے اور لرزہ، انقباض اور کزاز ٹھہر جاتا ہے اور درد سر ماند پڑ جاتا ہے۔

انتالیسویں ہدایت، عورتوں کے امور کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے کہ خوشبو کی دھونی عورتوں کے حیض کو لانے والی ہے اور اس کے لیے مفید ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سی چیزیں ہیں مگر یہ سر درد کو انگیخت کرتا ہے۔

چالیسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے کہ جو عورت حاملہ نہ ہو اور نہ دودھ پلاتی ہو اور وہ اپنے پستانوں میں دودھ پائے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے حیض کا خون منقطع ہو گیا ہے۔

اکتالیسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے کہ اکثر نر بچے اور ارحام کی دائیں طرف ہوتے ہیں اور مادہ بچے بائیں طرف ہوتے ہیں۔

بیالیسویں ہدایت، حاملہ عورتیں وہ ہیں جنہیں بخار آتا ہے اور وہ ان پر سخت ہو جاتا ہے اور وہ کسی معروف بیماری کے بغیر جدا ہو جاتی ہیں بلاشبہ یہ ہلاکت پر دلالت کرنے والی بات ہے اور وہ گر پڑتی ہیں اور ہلاک ہو جاتی ہیں۔

تینتالیسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے کہ جسے سر درد کی شکایت ہو اور جسے پیاس ہو اسے دودھ دو، اس طرح جسے سخت صفرا ہو اور حار بخار

Presented by www.ziaraat.com

باری باری ہو اور جسے بار بار بہت خون آئے اور وہ اس بات سے بھی موافقت کرتا ہے کہ جس کے پھیپھڑے میں زخم اور کمزوری ہو جب وہ بہت بخار والا نہ ہو تو اُسے دُودھ دلایا جائے اور جس کا بخار نرم، کمزور اور مزمن ہو اور جو علامات ہم نے بیان کی ہیں وہ اُسے نہ ہوں اور اس کا جسم بہت کمزور ہو تو اُسے بھی دُودھ دے دیا جائے۔

چوالیسویں ہدایت، آنتوں کی چکنا ہٹ کے بارے میں ہے البقراط کا بیان ہے کہ جسے آنتوں کی چکنا ہٹ کی شکایت ہو اور طویل وقت سے ہو پھر اس کے بعد کھٹی متلی ہو جو اس سے پہلے نہ تھی تو یہ بھلائی کی علامت ہے اور یہ ایک مرض ہے جس کے تین سبب ہیں۔ ضعف معدہ کی وجہ سے یا بلغم کی وجہ سے ہو اور اس نے معدہ کو تر کر دیا ہے اور یا معدہ کے زخم کی وجہ سے ہے۔

پنتالیسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے کہ جس کے سر میں درد اور شدید ہیجان ہو پس اگر اس کی ناک یا اس کے کانوں اور یا اس کے منہ سے پیپ یا پانی بہہ پڑے تو اس کا درد کم ہو جائے گا۔

چھیالیسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے کہ جس کے مثانہ یا دماغ یا دل یا پیٹ کی جھلی میں انقطاع ہو یا باریک آنتوں یا معدہ یا جگر میں کوئی چیز ہو تو یہ سب باتیں موت دینے والی ہیں۔

سنتالیسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے کہ جسے گھبراہٹ ہو یا ہمیشہ جی متلاتا ہو تو یہ امر سیاہ سوداء کی طرف لے جائے گا۔

اڑتالیسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے کہ خالص شراب پینا اور گرم ٹکور کرنا اور رگوں کا کاٹنا اور دوا کا پینا آنکھوں کے درد کو کم کرتا ہے۔

انچاسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے تمام سرطانی پھوڑوں کا علاج نہ کرنا بہتر ہے اگر پھوڑے والے لوگوں کا علاج کیا جائے تو وہ جلد

Presented by www.ziaraat.com

ہلاک ہو جائیں گے اور اگر ان کا علاج نہ کیا جائے تو وہ مدت تک زندہ رہیں گے۔

پچاسویں ہدایت ، وہ پھوڑا جو سال بھر متورم رہتا ہے یا اس سے زیادہ عرصہ تک رہتا ہے اس سے بالضرور ہڈیاں اُکھڑ جاتی ہیں اور ان کے آثار خارش کی طرح باقی رہتے ہیں۔

اکیاونویں ہدایت : البقراط کا بیان ہے کہ اس عقل کا جاتا رہنا جس کے ساتھ ہنسی آئے اس کا پیچھا کیا جائے گا اور غم اور ترشروئی کے ساتھ عقل کے جانے کا پیچھا نہیں کیا جائے گا۔

باونویں ہدایت : البقراط کا بیان ہے کہ امراض حارہ میں جب ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں تو یہ بڑی بات ہے۔

ترپنویں ہدایت : البقراط کا بیان ہے کہ جس کے جگر میں پھوڑا ہو پھر اُسے ہچکی آئے تو یہ بڑی بات ہے۔

چونویں ہدایت : البقراط کا بیان ہے کہ جسے بخار ہو اور اس کے پیشاب میں آٹے کے چھان کی مانند موٹا پھوگ ہو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا مرض طویل ہوگا۔

پچپنویں ہدایت : البقراط کا بیان ہے کہ جو شخص خون کی قے کرے اور وہ زیادہ نہ ہو وہ بچ جائے گا اور اگر اُسے زیادہ بخار ہو جائے تو وہ بڑی حالت میں ہوگا اور چاہیے کہ وہ تمام رنگ دینے والی ادویہ سے علاج کرے۔

چھپنویں ہدایت : البقراط کا بیان ہے جو شخص پیپ کی قے کرے اور اُسے داغ دیا جائے اور سفید صاف پیپ نکلے وہ بچ جائے گا اور اگر گندی اور بدبودار پیپ نکلے وہ مر جائے گا اور اگر اس کے جگر میں پھوڑا ہو جس میں پیپ پڑی ہو اور اُسے داغ دیا جائے اور سفید

Presented by www.ziaraat.com

اور صاف پیپ نکلے تو وہ بچ جائے گا اس لیے کہ پیپ جگر کی جھلی میں ہوتی ہے اور اگر پیپ زیتون کے پانی کی مانند نکلے تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔

ستاونویں ہدایت: البقراط کا بیان ہے کہ جب دماغ گرم یا ٹھنڈا ہو جائے یا دماغ اور اس کی جھلی کے درمیان تری ہو جائے اور وہ بھر جائے تو چھینک سر کی جانب سے آتی ہے اور اس ہوا کو نکال دیتی ہے اور اُسے اضطراب ہو جاتا ہے کیونکہ اس کا راستہ تنگ ہوتا ہے، یہ کتاب الفصول کے ابواب ہیں۔

اور اس کی کتاب تقدمۃ المعرفۃ کی تین فصلیں اور بیس ہدایات ہیں۔

پہلی ہدایت: البقراط بتاتا ہے کہ طبیب کو کس طرح تقدمۃ المعرفۃ کے طریق کو اختیار کرنا چاہیے بلاشبہ وہ مریضوں کی بیماریوں اور اس سے قبل جو انہیں بیماریاں ہوئی ہیں اور جو انہیں بیماریاں آنے والی ہیں اور جن کے ذکر سے مریضوں نے غفلت برتی ہے اور ان کی قوت اور اسباب کو بیان کرتا ہے خواہ وہ جسم کے اخلاط یا کسی دوسری چیز سے ہوں۔

دوسری ہدایت میں وہ بتاتا ہے کہ طبیب کو امراض حارہ میں کیسے اچھی طرح غور کرنا چاہیے اور کیسے مریضوں کے چہروں پر غور کرنا چاہیے خواہ وہ صحت مند لوگوں کے چہروں کی مانند ہوں اور موت پر دلالت کرنے والی علامات وغیرہ پر بھی غور کرنا چاہیے۔

تیسری ہدایت میں وہ بیان کرتا ہے کہ اگر مریضوں کا تیسرا یا چوتھا دن ہو اور چہروں کا حال صحت مندوں کے چہروں کے مطابق ہو تو اُسے متقدم الذکر علامات و نشانات میں اچھی طرح غور کرنا چاہیے اور آنکھوں اور ان کی پلکوں اور ناک اور مریض کے لیٹنے کی علامات پر بھی غور کرنا چاہیے اور اُسے کیسے عمل کرنا چاہیے اور اس کی مہلک علامات کیا ہیں۔

چوتھی ہدایت، مریض کے پاؤں کے حالات اور اس کے لیٹنے اور

Presented by www.ziaraat.com

بخار کے ساتھ اس کے دانتوں کے ایک دوسرے کے ساتھ ٹکرانے کا حال بیان کرے اور اس بارے میں دلائل دے اور اگر مریض کو بیماری میں یا بیماری سے پہلے پھوڑا نکلا ہو اور دونوں ہاتھوں اور ان کی حرکت کو اور اس بارے میں دلالت کرنے والی باتوں کو بیان کرے۔

پانچویں ہدایت ، بہت تیز سانس اور اس پہ دلالت کرنے والی باتوں کا ذکر کرے اور امراض حارہ میں بہترین پسینے اور زائد پسینے اور ٹھنڈے پسینے اور خراب پسینے کا ذکر کرے اور بیان کرے کہ پسینہ یا کمزوری جسم سے آتا ہے یا ہمیشہ پھوڑوں سے آتا ہے۔

چھٹی ہدایت ، پسلیاں جب تندرست نہ ہوں تو ان کی صحت کا اور ان کی رگوں کی حرکت کا اور اس پہ دلالت کرنے والی باتوں کا ذکر کرے اور ان اورام کا بھی ذکر کرے جو پسلیوں کے پہلو میں ہوتے ہیں اور اورام اور ان کی تکالیف کا بھی ذکر کرے۔

ساتویں ہدایت ، میں وہ پھوڑوں کا ذکر کرتا ہے کہ جب وہ مزمن ہو جائیں تو ان میں کیسے غور کرنا چاہیے اور ان کی مقدار اور ان سے نکلنے والی چیزوں کا حال بیان کرے اور یہ کہ اُسے کیسے نکلنا چاہیے۔

آٹھویں ہدایت ، میں وہ اس پیپ سے بھرے ہوتے پھوڑے کا ذکر کرتا ہے جو امراض حارہ کے ساتھ ہوتا ہے اور جو تھوک سے ہوتا ہے اور جو جگر سے ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے پھوڑے والوں کو جو عوارض لاحق ہو جاتے ہیں اور موت پہ دلالت کرنے والی علامات یعنی اُنگلیوں اور پاؤں کے سیاہ ہونے کا ذکر کرتا ہے۔

نویں ہدایت ، میں وہ خصیتین اور عضو مخصوص کے تقالیف کا ذکر کرتا ہے اور نیند اور اونگھ کا ذکر کرتا ہے کہ وہ کیسی ہونی چاہیے اور پاخانہ کیسا ہونا چاہیے۔

Presented by www.ziaraat.com

دسویں ہدایت، میں وہ پاخانے کا ذکر کرتا ہے کہ اس کا خروج کیسا ہونا چاہیے اور اس کے اسباب کیسے ہوں اور تمام امراض میں پیٹ کیسے ہونا چاہیے اور موت پر دلالت کرنے والے پاخانے کے رنگوں وغیرہ کا ذکر کرے اور ریاح اور قراقر وغیرہ کو بیان کرے۔

گیارہویں ہدایت، صحیح پیشاب کے متعلق بیان کرے پھر جب پیشاب متغیر ہو جائے اور مثانہ کی جہت سے بول کے پھوگ کی اصناف کے متعلق بیان کرے۔

بارہویں ہدایت، میں وہ قے اور اس کے اسباب اور کھنگار کو بیان کرتا ہے اور یہ کہ کیسے تھوکا جائے اور جو ملا جلا کھنگار ہو اُسے اور اُس کے رنگ کو بیان کرے اور ان تمام امراض میں جو پھیپھڑے کے پاس ہوتے ہیں، چھینک کا ذکر کرے اور ان میں موت دینے والے اور مرض کی کمی کی اطلاع دینے والے کون سے ہیں۔

تیرھویں ہدایت، میں وہ پھیپھڑے کی امراض میں کھنگار کا اور اس کے رنگ کا اور کھنگاروں کے رنگوں کا ذکر کرتا ہے اور اس میں وہ بول و براز اور پسینے اور ان میں سے ہر ایک پر دلالت کرنے والی باتوں کا ذکر کرتا ہے۔

چودھویں ہدایت، میں وہ پیپ دار پھوڑوں اور ان کے اوقات کو بیان کرتا ہے جن میں وہ پھوٹ پڑتے ہیں اور جو کچھ ان سے نکلتا ہے اس کا ذکر کرتا ہے اور یہ کہ وہ ہر انسان کو ہوتے ہیں۔

پندرھویں ہدایت، میں وہ کانوں کے پاس قائم رہنے والے پھوڑوں کا اور جن لوگوں کو پھیپھڑوں کے امراض ہوتے ہیں انہیں جو کچھ ہوتا ہے اس کا ذکر کرتا ہے اور اس کے دلائل کیسے ہوتے ہیں اور وہ پھوڑے جو ان لوگوں کی پنڈلیوں میں ہوتے ہیں جو مریض ہوتے ہیں اور انہیں اس میں کیا کیا تکلیف لاحق ہوتی ہے اس کا ذکر کرتا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

حیدرآباد (سندھ)، پاکستان

سولھویں ہدایت، میں وہ ہلاک کرنے والے اور عقل مار دینے والے دردوں کا ذکر کرتا ہے اور بخاروں اور ان کے ایام میں ان کے اسباب کا ذکر کرتا ہے۔

سترھویں ہدایت: تقدمۃ المعرفۃ میں وہ سخت مزمن اور امراض حارہ کا اور چوتھی کے بخاروں کا اور ان کی وجہ سے بخار زدوں کو جو تکالیف لاحق ہوتی ہیں اور جن ایام میں یہ ہوتے ہیں ان کا ذکر کرتا ہے اور کنپٹیوں اور پیشانی میں ہونے والے دردوں اور کانوں کے درد اور جو مریضوں کو تکلیف لاحق ہوتی ہے اس کا ذکر کرتا ہے۔

اٹھارہویں ہدایت، میں گلا گھوٹنے والے دردوں اور گردن اور سینے کی سُرخی اور سودا خون اور مریضوں کو ان میں جو ہلاکت کی علامات لاحق ہوجاتی ہیں ان کا ذکر کرتا ہے اور غرغرہ اور پھوڑوں اور جوڑوں کے تکلیف دہ دردوں کا ذکر کرتا ہے اور اس نے جوانی میں قائم رہنے والے پھوڑوں کا اور کچھ بخار کے اسباب کا بھی ذکر کیا ہے۔

انیسویں ہدایت میں وہ بخار اور دل کے درد اور ان ایام کا ذکر کرتا ہے جن میں بخار، بخار میں ہونے والے دردوں کے ساتھ لمبا ہوجاتا ہے

بیسویں ہدایت، میں وہ بتاتا ہے کہ جو شخص تقدمۃ المعرفۃ سے ان آنے والے امراض کو معلوم کرنا چاہے جو ہمیشہ تکلیف دہ ہوتے ہیں اُسے کیسے فیصلہ کرنا چاہیے اور کیسے ارکان و علامات اور سال کے اجزاء اور ممالک کے اسباب کو معلوم کرنا چاہیے۔

یہ البقراط کی کتاب تقدمۃ المعرفۃ کی ہدایات ہیں۔

اور ہواؤں، زمانوں، پانیوں اور شہروں کے بارے میں اس کی جو کتاب ہے وہ بتاتی ہے کہ ان کے باشندوں کو حدود و ثابتہ اور واضح علامات کے ساتھ جو عام و خاص اور مؤتلف و مختلف امراض ہوتے ہیں باب اول

میں وہ کہتا ہے کہ جو شخص طلب صادق سے علم طب حاصل کرنے کا ارادہ کرے اُسے چاہیے کہ وہ سب سے پہلے سال کے اوقات اور جو کچھ ان میں واقعات ہوتے ہیں ان کی تحقیق کرے اس لیے کہ وہ ایک دوسرے کے مشابہ نہیں ہوتے بلکہ ایک دوسرے کے مخالف ہوتے ہیں اور اسی طرح وہ اوقات بذاتہ بھی اپنی تبدیلیوں میں مختلف ہوتے ہیں۔

دوسرے باب میں وہ کہتا ہے کہ جو سال اپنے اوقات اور مراجع کو اعتدال پر رکھتے ہیں ان میں جو امراض پیدا ہوتے ہیں وہ ان کی مانند اور ان کے مساوی ہوتے ہیں نہ مخالف ہوتے ہیں اور نہ متشابہ ہوتے ہیں اور کثیر الانتقال اوقات میں غیر مستوی اور ناموافق امراض لاحق ہوتے ہیں اور ان کا علم ہونا مشکل اور شاق ہوتا ہے۔

تیسرے باب میں وہ کہتا ہے کہ عام گرمی اور ٹھنڈی ہواؤں میں بدن تبدیل ہو جاتے ہیں۔

چوتھے باب میں وہ کہتا ہے کہ طبیب کو چاہیے کہ وہ پانیوں کے قویٰ کے بارے میں غور کرے کیونکہ وہ مزے اور وزن میں متخالف ہوتے ہیں اور اسی طرح وہ قوت میں بھی شدید اختلاف رکھتے ہیں۔

پانچویں باب میں وہ پانیوں کے بارے میں کہتا ہے کہ وہ کیسے ہوں؟ کیا ٹھہرے ہوئے ہوں یا نرم ہوں یا سخت بہنے والے...[1] یا اونچی چٹانوں کے نوارح میں ہوں یا اچھے ترنفج والے ہوں۔

چھٹے باب میں وہ کہتا ہے کہ طبیب کو چاہیے کہ وہ زمینوں کے بارے غور کرے خواہ وہ چٹیل بے پانی یا بہت درختوں والی، بہت پانی والی یا آباد یا اجاڑ یا اونچی ٹھنڈی ہوں۔

---

[1] اس جگہ پر اصل کتاب میں عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

ساتویں باب میں وہ کہتا ہے چاہیے کہ وہ لوگوں کی غذا کا ذکر کرے کہ ان کی لذات کس چیز میں ہیں کیا کثرت اکل و شرب اور آرام کی محبت یا کام اور کھانے پینے کی محبت میں ہیں؟ اور اُسے ہر شہر میں ان چیزوں میں سے ہر ایک کی تحقیق کرنی چاہیے۔

آٹھویں باب میں وہ بیان کرتا ہے کہ اگر زمانے کا اور سال کا کچھ حصہ گزر جائے تو طبیب ہر عام مرض کے متعلق جو غذا کی تبدیلی سے اہل زمانہ کو لاحق ہو جاتا ہے خبر دے گا۔

نویں باب میں وہ کہتا ہے کہ جب امراض ہوا کی خرابی سے نہ ہوں تو وہ عام اہل شہر کو نہیں ہوتے بلکہ وہ متفرق ہوتے ہیں اور جب طبیب اس نوع کے بارے میں اور ان اشیاء کے بارے میں غور کرے گا تو اُسے کافی علم ہو جائے گا کہ زمانے کیسے ہوتے ہیں وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اس کا علم صحیح ہو بلاشبہ علم نجوم، علم طب کا چھوٹا حصہ نہیں ہے۔

اور اس کی جو کتاب ہواؤں اور شہروں کے بارے میں ہے اس میں اس نے شہروں اور ان کے پانیوں اور ان کے خواص کو بیان کیا ہے۔

پہلی گفتگو شہروں کے بارے میں ہے اور وہ چار شہر ہیں، پہلا شہر استوا کی طرف ہے اور دوسرا فرقدین[1] کی طرف ہے اور تیسرا مشرق کے سامنے ہے اور چوتھا مغرب کے سامنے ہے۔

پہلے شہر کے متعلق اس نے بتایا ہے کہ ہر وہ شہر جو گرم ہواؤں کے سامنے ہے وہ سردی کے سورج کے مشرق کے وسط اور اس کے غرب میں ہے اور وہ ہوائیں ہمیشہ اس کی طرف چلتی رہتی ہیں اور وہ فرقدین کے سامنے سے چھپا ہوتا ہے اور اس شہر کے پانی بہت گرم ہوتے

---

[1] قطب شمالی کے پاس دو ستاروں کا نام ہے (مترجم)

Presented by www.ziaraat.com

ہیں، گرمیوں میں گرم اور سردیوں میں ٹھنڈے ہوتے ہیں اور اس شہر کے باشندوں کے سر تر بلغمی ہوتے ہیں اور ان کے پیٹ ہمیشہ کثیر الاختلاف ہوتے ہیں اور ان لوگوں کی بیویاں بیمار ہوتی ہیں اور بکثرت حیض کی وجہ سے ہمیشہ بیمار رہتی ہیں اور اسقاط نہیں کرتیں اور یہ بات ان کی طبیعت میں نہیں ہے بلکہ ان کے امراض کی وجہ سے ہے اور اگر وہ حاملہ ہو جائیں تو اکثر اسقاط کر دیتی ہیں اور بچوں کو کزاز، سانس پھولنا، اور بیماری رہتی ہے اور مردوں کو پیٹ درد اور اختلاف الدم اور ایک بیماری جسے ایلاوس کہا جاتا ہے۔ اور سردی کا طویل بخار اور رات کا بخار اور مقعد کی بواسیر اور تیز گرم بخار اور امراض حارہ اور طویل آشوب چشم کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں اور جب وہ پچاس سال کے ہو جائیں تو انہیں دماغ کے نزلہ کا عارضہ ہو جاتا ہے اور تمام شہروں میں انہیں فالج لاحق ہو جاتا ہے۔

اور جو شہر شمال کی جانب ہو اس کے متعلق بتاتا ہے کہ وہ ہر شہر جو مغرب، مشرق اور قطبین کے نزدیک سرد ہواؤں کی جانب کے سامنے ہو، بلاشبہ یہ ہوائیں اس کی شہری ہوائیں ہیں اور وہ گرم ہواؤں سے چھپا رہتا ہے اور اس کے پانی اکثر خشک، سست رو اور شیریں ہوتے ہیں اور اس شہر کے باشندوں کی اکثریت سخت اور قوی ہوتی ہے ان کی پنڈلیاں اضطراراً پتلی اور ان کے پیٹ سخت اور ان کے سر سخت اور شدید خشک ہوتے ہیں اور ان کو فتق کی بیماری ہوتی ہے اور ان کی بیماری ذات الجنب امراض حارہ، بکثرت پیپ ہوتی ہے اور ان کی رگیں کٹ جاتی ہیں اور وہ بہت کھاتے ہیں اور انہیں جلد آشوب چشم نہیں ہوتا اور جب وہ بیمار ہوتے ہیں تو ان کی آنکھیں پھٹتی ہیں اور تیس سال کی عمر میں انہیں بہت نکسیر پھوٹتی ہے اور انہیں کاہنی بیماریاں لاحق نہیں ہوتیں اور جب لاحق ہو جائیں تو سخت ہوتی ہیں اور ان کی عمریں لمبی ہوتی ہیں اور ان کے اخلاق

Presented by www.ziaraat.com

وحشیانہ اور پُرسکون نہیں ہوتے اور ان کی بیویاں، پانی کی ٹھنڈک اور یبوست کی وجہ سے بانجھ ہو جاتی ہیں اس لیے کہ حیض بسا اوقات مناسب صورت میں نہیں آتا اور جب وہ حاملہ ہوں تو انہیں جننا مشکل ہوتا ہے اور اسقاط نہیں کرتیں اور دودھ کے ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے ان کے بچوں کی اولاد کم ہوتی ہے اور انہیں کزاز اور پھیپھڑے کا درد ہو جاتا ہے اور بچوں کو خصیوں میں زرد پانی کا عارضہ ہو جاتا ہے اور جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں تو وہ مرض ختم ہو جاتا ہے اور وہ دیر سے بالغ ہوتے ہیں۔

اور وہ شہر جو ان ہواؤں کی سمت ہوتا ہے جو گرمی اور سردی کے مطلع سے آتی ہیں، ابقراط نے بیان کیا ہے کہ ہر وہ شہر جو سورج کے مشرق کی جانب ہو وہ اس شہر سے زیادہ صحت مند ہوتا ہے جو فرقدین کی جانب ہو اور اس سے بھی زیادہ صحت مند ہوتا ہے جو گرم ہواؤں کی جانب ہو اور اس میں حرارت و برودت کم اور آسان تر ہوتی ہے اور اس کے باشندوں کے امراض کم ہوتے ہیں اور طلوع آفتاب کی سمت ہونے والے پانی روشن، صاف، خوشبودار اور نرم ہوتے ہیں کیونکہ اس میں ہوا سخت نہیں ہوتی اور سورج اس کے اور اس کے سخت ہونے کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور اس شہر کے باشندوں کی شکل خوش رنگ اور روشن ہوتی ہے اور ان کے مردوں کی آوازیں صاف اور تیز ہوتی ہیں وہ جلد غصے ہو جاتے ہیں اور اس کے پودے اور گھاس بہت طاقتور اور صحت مند ہوتے ہیں اور وہ اپنی ذات میں گرمی اور سردی کی کمی کی وجہ سے موسم بہار کی مانند ہوتے ہیں اور اس کی بیماریاں کم اور کمزور ہوتی ہیں اور اس کی عورتیں بہت حاملہ ہوتی ہیں اور بغیر تکلیف کے بچے جنتی ہیں۔

اور چوتھا شہر مغرب کی سمت ہے یہ مشرقی ہواؤں سے چھپا ہوتا ہے اور فرقدین کی جانب سے اس کی طرف گرم اور سرد ہوائیں چلتی ہیں اور

Presented by www.ziaraat.com

بہت امراض پیدا کرتی ہیں اور اس کے پانی صاف نہیں ہوتے اور اس کی علّت، سحر کے وقت بننے والی ہوا ہے اور یہ یوں ہے کہ اس شہر کی سحر نہایت طویل ہوتی ہے اور سورج جب پہلے پہل طلوع ہوتا ہے تو اس میں طلوع نہیں ہوتا حتیٰ کہ بلند ہو جاتا ہے اور گرمی میں اس میں ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں اور اس کے مرد شکستہ اور مریض ہوتے ہیں اور سب امراض انہیں نقصان دیتے ہیں اور ان کی آوازیں بیٹھی ہوئی ہوتی ہیں اور کثرت تغیر کی وجہ سے خریف کے موسم میں ان کا دن مہلک ہوتا ہے۔

یہ پہلا باب چاروں شہروں کے بارے میں ہے۔

دوسری گفتگو پانیوں کے بارے میں ہے، یہ چار اصناف کا ہے پہلی قسم کھڑے پانیوں کی ہے مثلاً وہ نالے جو رواں نہیں ہوتے، دوسری قسم پھوٹنے والے چشموں کی ہے، تیسری قسم بارشوں کے پانیوں کی ہے اور چوتھی قسم برف کے پانیوں کی ہے۔

البقراط کا بیان ہے کہ ظاہری پانی جو سطح زمین پر مستوی ہوتے ہیں اور رواں نہیں ہوتے اور بارشیں ان پر برستی ہیں اور وہ ان کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں اور ہلتے نہیں اور سورج ان پر ہمیشہ چمکتا ہے اور وہ اس سے جلتے ہیں وہ مہلک ہو جاتے ہیں ان کا کوئی رنگ نہیں ہوتا وہ صفرا پیدا کرتے ہیں اور سردی میں ٹھنڈے اور جامد ہو جاتے ہیں اور گدلے بلغمی ہوتے ہیں ان کے پینے سے گلوگرفتگی اور تلی پیدا ہوتی ہے اور ان کے پیٹ سخت ہوتے ہیں اور ہتھیلیاں اور چہرے کمزور ہو جاتے ہیں اور انہیں وہ کمزور کرتے ہیں اور اس کے باشندے زیادہ کھاتے ہیں اور وہ ان کی پیاس کو دور کرتا ہے اور گرمیوں اور سردیوں میں مرض ان کے ساتھ رہتا ہے اور انہیں زرد پانی کا عارضہ کرتا ہے اور گرمی میں انہیں چھوٹا لوتا اور چوتھیے کا طویل اور مزمن بخار کرتا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

اور اس قوم کے نوجوانوں کو پھیپھڑے کے درد اور ایسی بیماریاں ہو جاتی ہیں جو ان کی عقلوں کو موٹا کر دیتی ہیں اور بوڑھوں کو تیز گرم بخار ہو جاتے ہیں جو اُن کے تحرق پر دلالت کرتے ہیں اور ان کے پیٹ سوکھ جاتے ہیں اور ان کی عورتوں کو سفید بلغم سے قبل کئی قسم کے ورم ہو جاتے ہیں اور وہ تنگی کے بعد حاملہ ہوتی ہیں اور مشقت سے جنتی ہیں اور ان کی اولاد ہڈیاں ہوتی ہے اور جب کبھی انہیں علیحدہ کیا جاتا ہے وہ کمزور اور پتلے ہو جاتے ہیں اور بچوں کو آماس ہو جاتا ہے اور مردوں کی پنڈلیوں میں بیماری اور زخم ہو جاتے ہیں اور ان میں عمریں طویل نہیں ہوتیں اور انہیں جلد بڑھاپا آجاتا ہے بسا اوقات عورتوں کو ایسی بیماری ہو جاتی ہے کہ انہیں حمل کا وہم ہو جاتا ہے پھر وہ ضائع ہو جاتا ہے۔

اور بعض چٹانوں سے پھوٹنے والے چشموں کے پانی مہلک ہوتے ہیں کیونکہ وہ سخت ہوتی ہیں اور پھوٹنے والے چشمے گرم زمین اور لوہے تانبے چاندی، سونے، گندھک، پھٹکڑی اور رال کی کانوں سے نکلتے ہیں اور یہ سب شدت حرارت سے نکلتے ہیں پس ان زمینوں کے پانی مفید اور اچھے نہیں ہوتے بلکہ ان کے عام پانی سخت ہوتے ہیں جن سے اور جن کے پینے سے عسر البول اور شدید گڑبڑ ہو جاتی ہے۔

اور جو پانی بلند جگہوں سے اور مٹی کے ٹیلوں سے گرتے ہیں وہ بہترین اور صحت مند ہوتے ہیں اور وہ شیریں ہوتے ہیں اور وہ کثرت کے باعث مشروبات میں ملانے کے محتاج نہیں ہوتے اور سردیوں میں گرم اور گرمیوں میں یہ گہرے چشموں سے پھوٹنے والے پانیوں کا حال ہے اور ان پانیوں میں سب سے بہتر پانی وہ ہیں جو آفتاب کے اُفق سے بہتے ہیں خصوصاً شرق گرما کے، کیونکہ وہ سفید براق اور خوشبودار ہوتے ہیں اور جو پانی نمکین ہوتا ہے وہ سست رو اور سخت ہوتا ہے اور جو لوگ اُسے بلا ضرورت پیتے ہیں وہ ان کے لیے مفید نہیں ہوتا اور بسا اوقات

Presented by www.ziaraat.com

بعض طبائع اور بیماریوں کو اس سے فائدہ ہوتا ہے اور جن پانیوں کا مزا نمکین ہوتا ہے وہ سب مہلک اور خرابی کرنے والے ہوتے ہیں اور تمام وہ چشمے جو آفتاب کے مشرق کی سمت ہوتے ہیں اور ان کا پانی بہترین پانی ہوتا ہے۔

پھر ان کے بعد وہ چشمے ہیں جو گرمی کے آفتاب کے افق کے اور گرمی کے مغرب کے درمیان ہوتے ہیں اور ان کے بہترین چشمے، مشرق کی طرف مائل ہوتے ہیں پھر وہ جو موسم گرما اور موسم سرما کے مغرب الشمس کے درمیان ہوتے ہیں اور ان کے مہلک ترین چشمے وہ ہیں جو جنوب کی جانب میں ہوتے ہیں اور وہ چشمے سرمائی مشرق کے افق پر اور سرمائی مغرب پر اُترتے ہیں اور جو ان میں سے جنوب کی جانب ہوتے ہیں وہ نہایت ردّی ہوتے ہیں اور جو ان میں سے شمال کی جانب ہوتے ہیں وہ بہتر ہوتے ہیں اور جو سخت پیٹ والا ہو اس کے لیے ہلکے صاف پانی مفید ہوتے ہیں اور اس کے لیے بھی جس کا پیٹ نرم، لچکدار بلغمی ہو اس کے لیے نقصان دہ ہوتے ہیں بلاشبہ نمکین پانی پیٹ کو نرم کرتے ہیں۔

اور بارش کے پانی ہلکے اور شیریں ہوتے ہیں اور سورج پانی سے رقیق اور ہلکے مادے اُٹھا لیتا ہے اور باقی کو دریاؤں، سمندروں اور تر جگہوں سے اُوپر اٹھاتا ہے اسی لیے بارشوں کے پانی بدبودار ہو جاتے ہیں اور مہلک بُو پھیلاتے ہیں کیونکہ وہ مختلف ہواؤں سے اکٹھے ہوتے ہیں اور بہت جلد بدبودار اور متغیر ہو جاتے ہیں اور سورج جس رطوبت کو خشک کرتا ہے وہ متفرق ہوتی ہے اور ہمیشہ ہوا میں معلق رہتی ہے اور جب وہ سب اکٹھے ہو جاتی ہے اور متضاد ہواؤں سے جو ایک دوسرے کو ملنے والی ہوتی ہیں مل جل جاتی ہے۔ تو اسی وقت گر پڑتی ہے خصوصاً جب موازنہ متناسب ہو اور اکثر یہ اس وقت

ہوتا ہے جب اچھی طرح بادل اکٹھے ہو جائیں اور دوسری ہوا ان کے سامنے آکر ان کو پارہ پارہ کر دے اور جب دوسرا بادل پہلے بادل کو دھکیلے اور اسے پارہ پارہ کر دے تو اس کے بوجھ سے اسی وقت رطوبت نیچے اترتی ہے اور ہوائیں اسے پھاڑ دیتی ہیں اور مکمل بارشیں ہوتی ہیں یہ پانی بہترین پانی ہوتے ہیں مگر ان کی تیور دی ہونی چاہیے اور جو ان میں سے پیئے گا اسے آواز کے بیٹھنے اور کھانسی اور بھاری آواز کا عارضہ ہو جائے گا اور جب پکایا جائے تو پکانا انہیں کچھ فائدہ نہ دے گا۔

اور برف اور سخت زمین کے سب پانی مہلک ہوتے ہیں کیونکہ جب وہ ایک دفعہ جم جائیں تو وہ اپنی پہلی طبعی حالت کی طرف واپس نہیں آتے اس لیے کہ جو پانی ہلکا، شیریں، صاف اور شفاف ہو وہ جمنے سے بھاگتا اور اڑ جاتا ہے اور جو گدلا پانی ہو وہ اپنی حالت پر قائم رہتا ہے اور یہ بات معلوم ہی ہے کہ اگر اسے موسم سرما میں برتن میں رکھا جائے اور معین پیمانے سے ناپا جائے اور آسمان کے نیچے رکھا جائے تو وہ جم جاتا ہے اور اگر اسے دھوپ میں رکھا جائے اور وہ حل ہو جائے پھر اس پانی کو ماپ لیا جائے تو اس میں واضح کمی پائی جائے گی۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ پانی کا لطیف مادہ سالم لیتا ہے اور جمتا نہیں ۔ ۔ ۔ اور برف کے پانی مہلک ترین پانی ہیں اور جب لوگ مختلف پانی پیتے ہیں تو انہیں پیشاب کی رکاوٹ اور مثانہ میں سنگریزوں کا عارضہ ہو جاتا ہے اور کمر درد اور رانوں میں درد ہو جاتا ہے اور خصیوں میں آماس ہو جاتا ہے خصوصاً جب وہ دو دریاؤں کے پانی پئیں جو بڑے دریاؤں سے نکلتے ہیں یا بحیرہ سے نکلتے ہیں جس میں مختلف سیلاب گرتے ہیں اس لیے کہ ان میں شیریں، نمکین اور پھٹکڑی والے ہوتے ہیں اور ان میں گرم مقامات کے سیلاب کا پانی بھی ہوتا ہے جب وہ

جائیں تو بیماریاں لاحق ہوجاتی ہیں اور زرد ی دُودھ، دُودھ پلانے والوں کے مثانے میں پتھری پیدا کرتا ہے۔ عورتوں کو پتھری تکلیف نہیں دیتی کیونکہ ان کی پیشاب گاہ وسیع ہوتی ہے۔

تیسری گفتگو زمانوں کے بارے میں ہے، جب وہ خراب یا دُرست ہوں البقراط کا بیان ہے کہ اگر ستاروں وغیرہ کا طلوع مناسب ہوا اور خریف میں بہت پانی ہوں اور موسم سرما میں تھوڑے ہوں اور بے ابر دن زیادہ نہ ہوں اور ٹھنڈک بھی مقدار سے زیادہ نہ ہو تو ان کے پانی موسم بہار اور گرمی میں متوسط اور صحیح سالم ہوں گے اور ہوا دُرست ہوگی۔

اور جب موسم سرما خشک اور باد شمالی والا ہو اور موسم بہار بہت بارشوں والا اور باد جنوبی والا ہو، تو گرمی میں لوگوں کو بخار اور آشوب چشم کا عارضہ ہوگا اور جب کلب ستارے کے طلوع کے وقت میں ہو جسے شعریٰ کہتے ہیں بہت بارش اور سردی ہو اور ہوائیں اپنی بلندیوں پر چلیں، بیماریاں رُک جائیں تو اُمید کی جاتی ہے کہ خریف کا موسم صحیح ہوگا اور اگر یہ بات نہ ہو تو عورتوں اور بچوں کی موت ہوتی ہے اور بوڑھوں کی موت کم ہوتی ہے اور جو بچ جاتے اُسے چوتھیے کا بخار آلیتا ہے اور بسا اوقات وہ زرد پانی کے جمع ہونے طرف واپس آجاتا ہے۔

اور جب موسم سرما بادِ جنوبی والا اور بہت بارشوں والا ہو اور موسم بہار خشک اور باد شمالی والا ہو تو بلاشبہ حاملہ عورتیں موسم بہار میں اسقاط کردیں گی اور اگر بچے جنیں گی تو ان کے بچے بیمار ہوں گے یا وہ اسی وقت مرجائیں گے یا کمزوری کی حالت میں زندہ رہیں گے اور باقی ماندہ لوگوں میں بعض کو خشک آشوب چشم کا اور اختلاف کا عارضہ

Presented by www.ziaraat.com

ہوگا اور بعض کو سر سے لے کر پھیپھڑوں تک نزلے کا عارضہ ہوگا اور بلغمیوں اور عورتوں کو چھوٹے لوتے کا عارضہ ہو جائے گا اور صفراء والوں کو ان کی کھال کے کمزور ہونے اور پٹھوں کے لاغر ہونے کی وجہ سے مصائب سے پالا پڑے گا اور بسا اوقات وہ اچانک مر جائیں گے اور بعض اوقات ان کا دایاں پہلو خشک ہو جائے گا۔

اور جو شہر سورج کے نکلنے کی جگہ کے بالمقابل ہو اور اس کی ہوا ٹھیک ہو اور اس کے پانی گرتے ہوں اُسے ہوا کی تبدیلی کم ہی نقصان دے گی اور ہر وہ شہر جس کے باشندے نالوں کا گرم پانی پیتے ہیں اور وہ مشرقی سمت میں نشیب میں اور اس کی ہوائیں ٹھیک نہیں اس کے باشندوں کو ہوا کی تبدیلی نقصان دے گی خواہ موسم گرما عام طور پر خشک ہو۔ امراض جلد ختم ہو جائیں گے اور اگر موسم گرما بہت بارانی ہو تو امراض طویل ہو جائیں گے اور اگر ان ایام میں ان بیماریوں میں کسی کو زخم ہو جائے یا پیٹ پھول ہو جائے یا زرد پانی کا عارضہ ہو جائے تو وہ مر جائے گا۔

اور اگر موسم گرما بہت بارانی ہو اور باد جنوبی والا ہو اور خریف موسم سرما کی طرح خشک اور بیماری والا ہو تو بلغمیوں اور چالیس سالہ بوڑھوں کو قوس نامی بخار آئے گا اور صفراء والوں کو ذات الجنب اور پھیپھڑے کے درد کا عارضہ لاحق ہو جائے گا۔

اور جب موسم گرما خشک اور باد جنوبی والا ہو اور خریف بہت بارش والا اور باد شمالی والا ہو تو لوگوں کو سر درد، کھانسی، گلو گرفتگی اور زکام کا عارضہ لاحق ہوگا اور بعض کو سل ہو جائے گی۔

اور جب موسم گرما خشک اور باد شمالی والا ہو اور شعریٰ کے طلوع کے وقت بارش نہ ہو تو بلغمیوں اور رطوبات والوں کو فائدہ دے گا اور صفراء والوں کو تکلیف دے گا اور بسا اوقات انہیں سوداء کی طرف لے جائے

Presented by www.ziaraat.com

گا اور آفتاب کے پھرنے میں بہت تغیر ہوگا اور گرمائی تصرف سرمائی تغیر سے زیادہ ہوتا ہے اور خریفی تغیر، ربیعی تغیر سے زیادہ ہوتا ہے اور ہر وہ شہر جس کے زمانے کا تغیر زیادہ ہو وہ مستوی نہیں ہوگا اور اس میں لمبے اور بلند پہاڑ ہوں گے اور ہر وہ شہر جس کے زمانے کا تغیر کم ہوگا وہ مستوی ہوگا۔

پھر البقراط لوگوں کے احوال میں اور ان کی پیدائش کے تناسب میں ان کی شکلوں کے اختلاف کا ذکر کرتا ہے اور سبب ایک دوسرے کی مانند ہی ہے اور یہ زمانے اور مطالع کے اتفاق کی بات ہے اور وہ مردوں اور عورتوں کا حال ان کی کثرت و قلت اولاد کی صورت میں بیان کرتا ہے اور جو باتیں نسل اور قطع نسل کا موجب ہیں انہیں بیان کرتا ہے، لوگ کہتے ہیں کہ مستوی، بہت پانی والے اور بلند شہروں کے باشندوں کی شکلیں، خوبصورت اور ان کے اجسام جسیم ہوں گے اور ان کی طبائع، نرم اور محبت والی ہوں گی اور وہ دلیر اور شجاع نہیں ہوں گے اور جو لوگ تپلی، کم پانی والی، چٹیل زمین میں رہائش کریں گے اور اس کی ہوا کا مزاج غیر معتدل ہوگا ان کی شکلیں درشت ہوں گی اور رنگ زردی مائل ہوں گے یا سیاہی مائل ہوں گے اور ان کے اخلاق ردّی ہوں گے اور ان کا غصہ شدید ہوگا اور ان کی طبائع ایک دوسرے کے مخالف ہوں گی اس لیے کہ زمانے کے اختلاف سے طبائع کا اختلاف پیدا ہوتا ہے پھر زمانے اور ملک کے بعد پانی کی غذا ہے کیونکہ ملک کے بعد انسان کی غذا پانی ہے۔

پھر اس کے بعد البقراط ہواؤں کے متعلق اور ان کے چلنے کے بارے میں گفتگو کرتا ہے اور جو ہوائیں ایک جگہ سے دوسری جگہ تک چلتی ہیں ان کو اس نے چار اقسام میں تقسیم کیا ہے اور کہتا ہے کہ ریح، ہوا کے ملنے سے بنتی ہے اور اس کی نشو و نما ہوا کے اجرام سے ٹکرانے سے ہوتی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

یہ البقراط کی کتاب کی اغراض ہیں جو ہوا دُں اور زمانوں کے بارے میں ہے جس کی تفسیر جالینوس نے کی ہے اور بقراط نے جو بات اختیار کی ہے اس کی فصل فصل اور معنے معنے کی تشریح کی ہے۔

یہ بقراط کی کتب ہیں جن پہ اعتماد کیا جاتا ہے اور جن کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور یہ ان کی اغراض ہیں اور جالینوس نے ان کی شرح کی ہے۔ اور اس کے قول کی وضاحت کی ہے اور اس کے معانی کا ترجمہ کیا ہے اور انہیں واضح کیا ہے۔

اور کتاب ماء الشعیر میں وہ امراض حادہ کو بیان کرتا ہے جنہیں پہلو اور پھیپھڑے کا درد، ذات الجنب کی بیماری اور تپ محرقہ کا نام دیا گیا ہے۔ اور اس نے بتایا ہے کہ جو کے پانی کو کیسے پیا جاتا ہے اور کن ایام میں اسے پیا جاتا ہے اور وہ کیسے تدبیر کرتا ہے اور کن اوقات میں اُسے پینا چاہیے اور کن اوقات میں اس کا پینا منع ہے۔ اور اس پر کیا کھانا چاہیے۔ نیز اس نے امراض حادہ اور محرقہ کا ذکر کیا ہے اور ان کی ہر قسم کے بارے میں گفتگو کی ہے۔

اور اس کی کتاب جسے وہ کتاب الارکان کا نام دیتا ہے اور ارکان کے معنے طبائع اربعہ ہیں۔ حرارت، رطوبت، برودت، یبوست، اور بدن کے ارکان، اعصاب رگیں، ہڈیاں، کھال اور خون ہیں، ان ارکان پہ عالم کا دارومدار ہے۔

بقراط کا بیان ہے کہ اگر اجسام ایک شئے ہوتے تو درد کبھی ان تک نہ پہنچتے لیکن وہ مختلف اشیاء اور متباعد طبائع سے ہیں — بعض کو مضر ہیں اور جب انسان کی طبیعت اور بقیہ حیوانات اس حالت پہ ہو جائیں تو یہ ضروری ہے کہ انسان بعینہٖ ایک شئے نہ ہو اور یہی بقیہ طبائع کا حال ہے۔ ان کا دارومدار رطوبت اور خشکی اور گرمی اور سردی پہ ہے اور اس بارے میں وہ واضح گفتگو کرتا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

اور بقراط کے شاگردوں نے اس کی کتب کا ترجمہ کیا ہے اور بعض نے کتابیں بنا کر اس کے علم و فضل کے اقرار کے لیے انہیں اس کی طرف منسوب کر دیا ہے، ان میں سے ایک دیاسقوریدس مصنف کتاب الاشجار و العقاقیر بھی ہے اس نے درختوں کے فوائد کے بارے میں کتاب تصنیف کی ہے اور ہر درخت کی تصویر بنائی ہے اور اس درخت کے فوائد بیان کیے ہیں اور دوسرا ارسجانس مصنف الکداش بھی ہے جس میں بدن کے حالات بیان ہوتے ہیں۔

اور اس کے بعد سب سے بڑا فلاسفر اور زبردست عالم طب جالینوس تھا کیونکہ اس نے بقراط کی کتاب کی تفسیر کی ہے باوجودیکہ دونوں کے درمیان بڑے سالوں کا فرق ہے بلاشبہ ان دونوں کے درمیان طویل زمانہ پایا جاتا ہے مگر وہ حکمت میں بقراط کے پیچھے چلنے والے کی طرح ہے اور علم میں اس کا ہم پایہ ہے اور اس نے اس کی کتب کی تفسیر کی ہے اور اس نے طب کی بہت سی قابل اعتماد کتب تیار کی ہیں جن کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور وہ فلسفی، منطقی اور دانا آدمی تھا۔

جالینوس کی پہلی کتاب: طب کے گروہوں کے بارے میں ہے جو قومیت میں ایک دوسرے کے مخالف ہیں ایک گروپ رائے، فکر اور قیاس کا ہے اور دوسرا گروپ، تجارب کا گروپ ہے اور تیسرا گروپ دور بین لوگوں کا ہے۔

اور ایک کتاب کھانے کے بارے میں ہے، دوسری رگوں کے حرکت کے بارے میں ہے۔ تیسری اعصاب کی تشریح کے بارے میں ہے چوتھی رگوں اور وریدون کی تشریح کے بارے میں ہے، دو مقالے نفس کی بیماریوں کے بارے میں ہیں۔ اور چار مقالے آواز کے بارے میں ہیں ایک کتاب منافع الاعضاء کے بارے میں سترہ مقالوں میں ہے۔ ایک کتاب رحم کی تشریح کے متعلق ہے ایک کتاب آنکھ کی علامات کے

Presented by www.ziaraat.com

بارے میں ہے، ایک کتاب تجربہ کاروں کی طب کے بارے میں ہے اور تین مقالے پھیپھڑوں اور سینے کی حرکت کے بارے میں ہیں اور التشریح الکبیر پندرہ مقالوں میں ہے، پہلا مقالہ ہاتھوں کے عضلات اور رطوبات کے بارے میں ہے، دوسرا پاؤں کے عضلات کے بارے میں ہے تیسرا ہاتھوں اور پاؤں کے اعصاب و عروق اور اوراد کے بارے میں ہے، چوتھا اس عضلے کے بارے میں ہے جو رخساروں اور ہونٹوں کو حرکت دیتا ہے اور اس عضلے کے بارے میں ہے جو نچلے جبڑے کو سر کی جانب اور گردن کی جانب اور کندھوں کی جانب حرکت دیتا ہے۔

پانچواں مقالہ، سینے کے عضلے اور کمر کے دونوں پہلوؤں کے عضلے اور پشت کی ہڈی کے عضلے کے بارے میں ہے۔

چھٹا مقالہ، آلاتِ غذا یعنی آنتوں، پیٹ، جگر، تلی، گردوں، مثانے، پتّے اور ان کی مانند چیزوں کے بارے میں ہے۔

ساتواں مقالہ، دل کی تشریح کے متعلق ہے۔

آٹھواں مقالہ، سینے کے اجزاء کے بارے میں ہے۔

نواں مقالہ، دل کی تشریح کے بارے میں ہے۔

دسواں مقالہ، آنکھوں، زبان، نرخرے اور اس سے ملحق چیزوں کے بارے میں ہے۔

گیارہواں مقالہ، نرخرے کی نالی اور اس سے ملحق ہڈی اور اس کے نچلے پٹھے کے بارے میں ہے۔

بارہواں مقالہ، آلاتِ تولید یعنی منی، رحم اور مذاکیر کے بارے میں ہے۔

تیرھواں مقالہ، حرکت کرنے والی رگوں کی تشریح کے بارے میں ہے اور وہ شریانیں اور حرکت نہ کرنے والی رگیں ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

چودھواں مقالہ، دماغ سے پیدا ہونے والے پٹھے کے بارے میں ہے۔

پندرھواں مقالہ، پشت میں پیدا ہونے والے پٹھے کے بارے میں ہے۔

اور اس کے علاوہ اس کی ایک کتاب، کتاب التشریح بھی ہے جو متعدد مقالات میں ہے اس میں اس نے کھال، بالوں، ناخنوں، گوشت چربی، چہرے کے گوشت اور بعض اعضاء کو ڈھانکنے والے پردوں جیسے دل کے پردے، معدہ، گردوں، جگر، جھلیوں اور سینے اور پیٹ کے درمیان علیحدگی کرنے والے پٹھے، گزرگاہوں، حرکت کرنے والی رگوں رگوں کے فصد کرنے اور یہ کہ رگیں کہاں سے شروع ہوتی ہیں۔ دونوں گردوں کے درمیان پیشاب کی گزرگاہوں اور مثانے سے ذکر تک اور بچے میں مثانے سے ناف تک اس کی گزرگاہ اور صفرا کے جمع ہونے کی جگہوں اور مسامّ، نتھنوں، کانوں سے نکلنے والی گزرگاہوں، پھیپھڑوں کی نالی اور جو کچھ اس میں پیدا ہوتا ہے اور جو کچھ پھیپھڑوں میں اور پستانوں کے ان برتنوں میں جن میں دودھ ہوتا ہے پیدا ہوتا ہے اور بقیہ اشیاء جو بدن میں پھیلی ہوتی ہیں جنہیں رطوبات کے برتن گھیرے ہوتے ہیں اور برتنوں میں پھیلی ہوئی اشیاء اور سر میں جو حالات اور جڑاؤ وغیرہ ہوتا ہے اور وہ حالات جو جبڑے اور نچلے جبڑے میں ہوتے ہیں۔ ان اور اس میں جوڑ توڑ ہوتا ہے اور دانتوں، اور وہ ہڈی جو پھیپھڑے کی نالی کے سرے پر ہوتی ہے اور جو اس کے دونوں پہلوؤں میں جگہ ہوتی ہے اور پیٹ میں جو چوڑی ہڈی ہوتی ہے اور ران اور پسلیوں، کندھوں اور ہنسلیوں کی ہڈی، بازوؤں، پنڈلی کی ہڈی، ہتھیلی اور انگلیوں کی ہڈیوں، ران کی ہڈی گردن کی جڑ اور گھٹنے، پنڈلی کی ہڈی، پاؤں کی ہڈیوں، سر کی کھوپڑی کا

Presented by www.ziaraat.com

دماغ کے اوپر کے پردوں سے اشتراک، اور سارے چہرے پر اُگنے والے پٹھے اور کنپٹیوں کے پٹھے اور چبانے والے پٹھے اور رخساروں، ہونٹوں اور زبان کو حرکت دینے والے پٹھے اور اس پٹھے کو حرکت دینے والے پٹھے کا ذکر کیا ہے اور وہ منہ، ہونٹوں اور زبان، مسوڑھوں، تالو اور حلقوم کے بند ہونے، ناک، نتھنوں، کانوں، گردن اور اس کے پٹھے، انگلیوں کے پٹھے، ہنسلی کے نچلے پٹھے، گردن کی پیدائش، حجاب اور کلائی کے پٹھے کا ذکر کرتا ہے اور وہ کتاب التشریح میں یہ بات کہتا ہے کہ اس میں اس کی غرض یہی ہے۔

اور دو مقالے نفس کی بیماریوں کے بارے میں ہیں۔ اور ایک کتاب الفذی الطبیعۃ فی الافعال النفسانیہ کے بارے میں ہے ایک مقالہ لول کے خون کے بارے میں ہے اور ایک مقالہ مسہل ادویہ کے بارے میں ہے۔

اور ایک کتاب جس کا نام وہ آراء بقراط و افلاطون فی قوی النفس الناطقہ رکھتا ہے اور وہ تخیل، فکر اور حفظ ہے اور وہ کہتا ہے کہ دماغ اعصاب کا سرچشمہ ہے اور دل، حرکت کرنے والی رگوں کا سرچشمہ ہے اور جگر، حرکت نہ کرنے والی رگوں کا سرچشمہ ہے اور جن قوی سے بدن قائم ہے دس مقالات میں ان کا بیان ہے اور اعضاء کے فوائد سترہ مقالات میں ہیں۔

اور کتاب العناصر میں وہ حار، بارد، رطب اور یابس کے بارے میں بتاتا ہے کہ وہ تمام اجسام کے لیے جو کون و فساد کو قبول کرتے ہیں عام عناصر ہیں اور عناصر، آگ، ہوا اور پانی ہیں اور بدن انسان کے عناصر، خون، بلغم اور صفراء اور سوداء ہیں اور عنصر، جس کا عنصر ہوتا ہے اس کی انتہائی جزء ہوتا ہے۔

اور کتاب الامزجۃ، یہ تین مقالات ہیں جو لوگوں کے اجسام کی اقسام اور فاضل بدن کی ترکیب اور بدن کی خوشحال اور ردی مزاج جو مستوی

نہیں ہوتا اور مرکب ادویہ کی قوتوں اور سہل ادویہ کے بارے میں ہے۔

اور ایک کتاب حفظ الاصحاء ، اور ایک کتاب کھانوں کے بارے میں اور ایک کتاب اچھے اور ردّی کیموس اور ایک کتاب تدبیر ملطف اور ایک کتاب امراض کی اقسام ، اور ایک مقالہ امراض کے اسباب اور ایک مقالہ طبیعت سے خارج ہونے والے گاڑھے مادے اور ایک مقالہ امتلاء اور دو مقالے بخاروں اور اندرونی امراض اور ایک کتاب امراض کے زمانوں اور ایک کتاب سانس کی تنگی اور ایک کتاب بحرانات ، اور ایک کتاب ، رگوں کے حرکت کرنے اور نبض کی تمام اجناس کی معرفت ، اور اصناف نبض کے بنانے والے اسباب کے بارے میں ہے اور تقدمۃ معرفۃ سولہ مقالوں میں ہے اور کتاب حیلۃ البرء ، میں اس نے تمام امراض سے شفا کے طریق کو واضح کیا ہے اور اس فن میں اس کا اتباع کیا گیا ہے ، ایک مقالہ العلل الواصلۃ کے بارے میں ہے اور یہ وہ قریبی علل ہیں جو مریض اور علت بعیدہ کے درمیان ملاپ کرتی ہیں اور ایک مقالہ بدن میں خون کے بول ، اور ایک کتاب فرقۃ اصحاب الحیل ، اور ایک مقالہ سل ، اور ایک مقالہ دودھ پیتے بچے کے علاج ، اور ایک مقالہ امراض حارہ کے لیے ، بقراط کی تدبیر ، اور ایک مقالہ رگوں کی فصد کے بارے میں ہے اور اس نے بقراط کی کتب کی فصل فصل کی اور قول قول کی تشریح کی ہے اور اس میں حال حال کو بیان کیا ہے۔

اور بقراط کے بعد فلاسفہ کے رؤساء میں سے سقراط ہوا ہے وہ رئیس الحکماء تھا اور وہ پہلا شخص ہے جس نے اپنی حکمت سے وہ باتیں بیان کیں جو اس سے حفظ کی گئیں اور اس سے سنی گئیں۔

روایت ہے کہ طیماوس نے اُسے کہا اے استاد ، آپ ہمارے لیے اپنی حکمت کو کتابوں میں کیوں مدون نہیں کرتے ؟ اس نے اُسے کہا اے

Presented by www.ziaraat.com

طیماوس! میں تجھے مُردہ بہائم کے چمڑوں میں نہیں باندھوں گا اور میں تیرے شک کو زندہ جاوید جواہر کے لیے مضبوط کروں گا اور علم کا وجود جہل کی مدفن سے کیسے ہوسکتا ہے اور اس کا سبب عقل کا عنصر ہے؟ اس کے شاگرد ابوطیطنس نے اُسے کہا اگر آپ مجھے کتاب لکھوا دیتے تو وہ ہمیشہ آپ کی یادگار ہوتی؟ اس نے کہا حکمت، ذہنوں کے چمڑوں کی محتاج نہیں۔

اس کے ایک شاگرد نے کہا اگر آپ ہمیں اپنی حکمت کی ایک کتاب دیتے تو اس سے آپ ہماری عقلوں کی آزمائش کرتے؟ سقراط نے اُسے کہا بکریوں کے چمڑوں میں حکمت کی تدوین میں دلچسپی نہ لے حتیٰ کہ وہ تیرے نزدیک تیرے علم اور زبان سے بھی زیادہ بلیغ ہوجائے۔

اور جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس کے شاگردوں نے اس سے پوچھا کہ وہ انہیں حکمت کا توشہ دے جس کی طرف وہ رجوع کیا کریں تو اس نے نفس کے اخلاق کے متعلق گفتگو کی پھر اس نے فلک کے بارے میں گفتگو کی اور کہا کہ وہ اونگھ رہا ہے اس نے زہر پیا اور مرگیا۔

اور اس کے بعد فیثاغورث ہوا اور وہ پہلا شخص ہے جس نے اعداد حساب اور جیومیٹری کے متعلق گفتگو کی اور اس نے شہر بنائیں اور سارنگی بنائی ہے اور وہ اغسطس بادشاہ کے زمانے میں تھا۔ اور وہ اس سے ڈر کر بھاگ گیا اور اس نے اس کا پیچھا کیا اور فیثاغورث نے سمندر میں سفر کیا اور جزیرہ کے ہیکل میں چلا گیا تو بادشاہ نے اس سمیت اُسے آگ سے جلا دیا۔

اور فیثاغورث کا ایک شاگرد تھا جسے ارشمیدس کہا جاتا تھا اس نے جلانے والے شیشے بنائے اور انہوں نے دشمن کی کشتیوں کو سمندر میں جلا دیا۔

اور ان میں بلینوس بڑھئی بھی ہے جسے نیم کہا جاتا تھا وہ صاحب

Presented by www.ziaraat.com

طلسمات تھا، اس نے ہر چیز کے لیے طلسم بنایا۔ اور ان میں اوجالس بھی تھا جو جیومیٹری، تقسیم اور الوارع الفلسفہ کا مؤلف تھا اُسے ولیوجالس کُتا کہا جاتا تھا اس سے پوچھا گیا تجھے کس وجہ سے کُتّے کا نام دیا گیا ہے؟ اس نے کہا اس لیے کہ میں اشرار پر بھونکتا ہوں اور اخیار کے لیے دُم ہلاتا ہوں اور بازاروں میں گھومتا ہوں۔

اور ان میں افلیمون مصنّف مخانیقا بھی ہے اور یہ وہ حرکات ہیں جو پانی سے تصویر کی مانند بنائی جاتی ہیں اور پانی انہیں بغیر اس کے کہ ان میں سے کسی چیز کو حرکت ہو، حرکت دیتا ہے اور انہیں ایک جگہ سے نکال کر دوسری جگہ گراتا ہے اور وہ آلات جو پانی سے حرکت دیتے ہیں، حرکت نہیں کرتے۔ وہ نکل کر انہیں نگل لیتے ہیں اور اسی طرح وہ نکلتے اور سفر کرتے ہیں اور اس بارے میں اس کی اشکال بنائی جاتی ہیں اور صحیح ہوتی ہیں۔

اور ان میں افلیمون مصنف الفراسۃ بھی ہے اور ایک کتاب میں اس نے ان چیزوں کو واضح کیا ہے جن پر فراست، خلقت، اصولت اور شمائل کے بارے میں راہنمائی کرتی ہے اور اسے دلیل سے ثابت کیا ہے۔

اور ان میں دیمقراطیس بھی ہے، اس کا خیال ہے کہ عالم ذرّات سے مرکب ہے اور اس کی ایک کتاب طبائع الحیوان اور ان میں سے جو طبائع الانسان سے موافقت رکھتے ہیں کے بارے میں بھی ہے۔

اور ان میں افلاطون بھی ہے، یہ سقراط کا شاگرد تھا، جس طرح بقراط نے جسم اور اس کی صفات کے بارے میں گفتگو کی ہے، اس نے نفس اور اس کی صفات کے بارے میں گفتگو کی ہے اس نے بیان کیا ہے کہ نفس کے تین قویٰ ہیں، ان میں سے ایک دماغ میں ہے اور اسی سے فکر اور رویّت ہے اور دوسرا دل میں ہے اور اسی سے غضب اور شجاعت ہے

Presented by www.zlaraat.com

اور تیسرا جگر میں ہے اور اسی سے شہوت اور محبت ہے پھر اس نے رُوح نفسانی کے متعلق کلام کیا ہے حتیٰ کہ اس نے سب اعضاء کی تعریف کی ہے پھر اس نے نفس کی اصلاح کرنے والے اور اُسے خراب کرنے والے امور کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ ہر عیب نفس کی رہائی کے مخالف ہے ہمیں فقط زندگی کو اچھا بنانے کی تیاری نہیں کرنی چاہیے بلکہ اچھی موت کی تیاری کرنی چاہیے کہ ہم زندگی اور موت کو اچھا بنانے کی تیاری کریں۔

اور ان میں اقلیدس بھی ہے جو حساب کے متعلق کتاب اقلیدس کا اور اقلیدس کی تفسیر المفتاح کا مصنف بھی ہے جیسا کہ بطلیموس نے بیان کیا ہے اور وہ حساب کی معرفت کے لیے مقدمہ ہے اور نجوم میں کتاب المجسطی کے علم کی اور ان تانتوں کی معرفت کی کنجی ہے جو کمانوں پر ان دائروں کے ٹکڑوں کی طرح پڑتی ہیں جو کواکب کے افلاک ہیں جنہیں منجمین کواکب کی رفتار کی درستی طول و عرض میں ان کی سُرعت و آہستگی، استقامت، رجوع، طلوع و غروب، ان کی شعاعوں کے گرنے کی جگہوں اور لیل و نہار کی گھڑیوں کے علم اور مطالع البروج اور اس سے زمین کے خطوں میں جو اختلاف ہوتا ہے اور قران و استقبال کے حساب اور شمس و قمر کے کسوف اور زمین کے آفاق سے آسمان کی تمام اطراف میں جو اختلاف نظر پیدا ہوتا ہے کے لیے درجات کا نام دیتے ہیں۔

اور کتاب اقلیدس تیرہ مقالوں پر مشتمل ہے اور ان تیرہ مقالوں میں براہان کے ساتھ ان کی چار سو باون شکلیں ہیں اور اس کی وہ شرح بھی ہے کہ جب اُسے علم حساب کا جویاں سمجھ لیتا ہے تو اس پر حساب کا ہر باب آسان اور واضح ہو جاتا ہے اور وہ ان اسباب کے ذکر سے ابتدا کرتا ہے جن سے علم قریب ہو جاتا ہے اور ان کی معرفت سے معلوم کیا جاتا ہے اور وہ خبر، مثال، خلف، ترتیب، فصل، براہان اور تمام ہیں، خبر سے مُراد وہ خبر ہے

Presented by www.ziaraat.com

جو جملہ سے مقدم اور تفسیر سے پہلے ہو اور مثال سے مراد مخبر عنہا کی اشکال کی صورت ہے جو اپنی صفت سے خبر کے معنے کی مدلول ہے اور خلف، مثال کے خلاف ہے اور خبر کو ناممکن کی طرف پھیرنا ہے اور ترتیب، متفق عمل کو اس کے مراتب کے مطابق، علم میں جمع کرنا ہے اور فصل سے مراد، ممکن اور غیر ممکن خبر کے درمیان جدائی کرتا ہے اور برہان سے مراد خبر کی تصدیق پر حجت ہے اور تمام سے مراد معلوم کا مکمل علم ہے۔

پہلا مقالہ اس نقطہ کے بارے میں ہے جس کا کوئی جزُ نہیں ہوتا اور وہ خط ہوتا ہے جو بلا عرض طول ہو اور اس کی ۴۷ شکلیں ہیں۔

دوسرا مقالہ، ہر متوازی الاضلاع سطح کے بارے میں ہے جو قائم الزوایا ہو، جسے زاویہ قائمہ کو گھیرنے والے دو خط گھیرے ہوتے ہیں اور وہ چوالیس شکلیں ہیں۔

تیسرا مقالہ، اُن متساوی دوائر کے بارے میں ہے جن کے قطر متساوی ہوتے ہیں اور ان کے مراکز سے جو خط نکل کر ان خطوط کی طرف جاتے ہیں جو ان کو محیط ہوتے ہیں اور وہ دائرہ کو چھوتے والا خط، جو اس سے گزرتا ہے اور اُسے قطع نہیں کرتا اور یہ پینتیس شکلیں ہیں۔

چوتھا مقالہ، جب شکل در شکل ہو اور اندرونی شکل کے زوایا، بیرونی شکل کے اضلاع کو چھوتے ہوں تو یہ سولہ شکلیں ہیں۔

پانچواں مقالہ، اس جز کے بارے میں ہے جو ۔۔۔ اعظم سے مقدار اصغر کے مقابلہ میں مقدار اکبر ہے جب اُسے شمار کیا جائے اس کی پچیس شکلیں ہیں۔

چھٹا مقالہ ان متساوی سطوح کے بارے میں ہے جو ہر سطح کے زوایا ہیں ان میں سے کچھ دوسری سطح کے زوایا کے مساوی ہیں اور وہ اضلاع جو متساوی زوایا کو محیط ہوتے ہیں متناسب ہوتے ہیں اور متکافیۃ الاضلاع

Presented by www.ziaraat.com

سطوح کے اختلاع بھی متناسب ہوتے ہیں اور یہ تینیس شکلیں ہیں۔

ساتواں مقالہ، واحد اور اس زوج عدد کے بارے میں ہے جو دو متساوی قسموں میں تقسیم ہو جاتا ہے اور فرد عدد وہ ہے جو دو متساوی قسموں میں تقسیم نہ ہو اور زوج پر ایک عدد زیادہ ہو اور وہ عدد جسے زوج الزوج کہتے ہیں وہ ہے جسے تمام زوج متعدد بار گنتے ہیں اور ان کا عدد جفت ہوتا ہے اور جس عدد کو زوج الفرد کہتے ہیں اسے تمام زوج متعدد بار شمار کرتے ہیں اور ان کا عدد فرد ہوتا ہے اور جس عدد کو فرد الفرد کہتے ہیں اسے تمام فرد متعدد بار شمار کرتے ہیں اور ان کا عدد فرد ہوتا ہے اور جس عدد کو اوّل کہتے ہیں اسے فقط ایک واحد ہی شمار کرتا ہے اور وہ اعداد جن میں سے ہر ایک دوسرے کے نزدیک اول ہوتا ہے ان کا کوئی عدد مشترک نہیں ہوتا انہیں صرف واحد کے سوا سب شمار کرتے ہیں۔

اور عدد مرکب وہ ہے جسے دوسرا عدد شمار کرے۔

اور وہ اعداد، جن میں سے ہر ایک دوسرے کے نزدیک مرکب ہوتا ہے۔ وہ ہیں جنہیں دوسرا عدد شمار کرتا ہے اور وہ ان سے مشترک ہوتا ہے۔

اور وہ عدد جسے دوسرے عدد میں ضرب دی گئی ہو وہ ہے جسے مضروب فیہ احاد کی تعداد کے ساتھ دو چند کر دیا جائے اور جو جمع ہو وہ دوسرا عدد بن جائے اور عدد مربع وہ ہے جو عدد کی فی نفسہ ضرب سے جمع ہو اور دو متساوی عدد اس کو محیط ہوں اور عدد مکعب وہ ہے جو عدد کی فی نفسہ ضرب سے جمع ہو پھر اسے فی نفسہ ضرب دی جائے اور تین متساوی اعداد اس کو محیط ہوں۔

اور عدد مسطح وہ ہے جسے دو عدد محیط ہوں اور عدد مصمت وہ ہے جسے تین اعداد محیط ہوں اور عدد تام وہ ہے جو اپنے سب اجزاء کے

Presented by www.ziaraat.com

مساوی ہو اور اعدادِ متناسبہ وہ ہیں کہ ان کے اوّل ہیں دوسرے کے دوچند کرتے سے تیسرے ہیں چوتھے کے دوچند کرتے کی مانند کیفیت ہو جائے۔

اور اعداد مسطحہ اور مجسمہ متشابہ وہ ہیں جن کے اضلاع متناسب ہوں یہ مقالہ انتالیس شکلوں کا ہے۔

آٹھواں مقالہ ان اعداد کے بارے میں ہے جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں اور وہ دو طرفین جن میں سے ہر ایک دوسرے کے نزدیک اوّل ہوتی ہیں۔ اس کی پندرہ شکلیں ہیں۔

نواں مقالہ مسطحہ متشابہ اعداد کی ضرب کے بارے میں ہے اور جو عدد کو عدد مربع میں ضرب دینے سے ہوتا ہے۔

اور وہ اعداد جو ایک دوسرے کو شمار کرتے ہیں۔

عدد مکعب ضرب عدد مکعب، اور جو مکعب کو عدد غیر مکعب میں ضرب دینے سے ہوتا ہے اور جو مربع سے نسبت پہ مؤلف اعداد سے جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں، ہوتا ہے اور کس طرح مکعب اور متناسب اعداد میں مجسمت، مکعب اور مسطح ہوتا ہے۔ اور وہ اعداد جو ایک دوسرے کی گنتی کرتے ہیں اور کس طرح ازواج سے ازواج اور افراد سے افراد، اور افراد سے ازواج اور ازواج سے افراد، الگ ہو جاتے ہیں۔

دسواں مقالہ ان خطوط کے بارے میں ہے جن کی مقدار واحد مشترک ہوتی ہے جو ان سب کا اندازہ کرتی ہے، انہیں متقادرات کہا جاتا ہے اور خطوط متباینات وہ ہوتے ہیں جن کی تعداد واحد مشترک نہیں ہوتی وہ ان سب کا اندازہ کرتی ہے اور وہ خطوط متقادرات جن کے مربعات کی ایک سطح ہوتی ہے وہ ان کی مقدار ہوتی ہے اور وہ ان کا اندازہ کرتی ہے اور وہ ایک سو چار شکلیں ہیں۔

گیارھواں مقالہ اس مجسمت کے بارے میں ہے جس کا طول بلندی اور

Presented by www.ziaraat.com

سطح ہوتی ہے اور اس کی اکتالیس شکلیں ہیں۔

بارھواں مقالہ، اس سطح کے بارے میں ہے جو کثیر الزوایا متشابہ ہو جن کا اندازہ بعض کے نزدیک دوائر میں ان مربعات کی تعداد کے مطابق ہوتا ہے جو دوائر کے قطروں سے ہوتے ہیں اور اس کی پندرہ شکلیں ہیں۔

تیرھواں مقالہ، یہ اقلیدس کا آخری مقالہ اس خط کے بارے میں ہے جو وسطو اسے خط اور طرفین کو تقسیم کرتا ہے۔ اس کی اکیس شکلیں ہیں۔

اور اس اقلیدس کی مناظر اور آنکھوں اور شعاعوں کے مخارج سے ان کے اختلاف کے بارے میں بھی ایک کتاب ہے وہ اس میں کہتا ہے کہ شعاع آنکھ سے سیدھے خطوط کی صورت میں نکلتی ہے اور وہ راستوں کے بعد پیدا ہوتے ہیں جن کی کثرت کی کوئی انتہا نہیں بلاشبہ جن اشیاء پر شعاع پڑتی ہے انہیں دیکھا جاتا ہے اور جن پر شعاع نہیں پڑتی انہیں نہیں دیکھا جاتا اور اس بارے میں مختلف اشکال کی مثال دی جاتی ہے جن سے مخرج النظر کو واضح کیا جاتا ہے اور کس طرح ان اشکال کی تعداد مختلف ہو جاتی ہے جن سے اسے واضح کیا جاتا ہے اور اس کی چونسٹھ شکلیں ہیں۔

اور ان میں سے حکیم نیقوماخس فیثاغورثی بھی ہے اور اسے بفاضل کے ہاں ظاہر کا نام دیا گیا ہے اور یہ ارسطو کا باپ ہے اور اس کی کتاب الارثماطیقی بھی ہے جس میں اس نے اعداد کو جدا کرنے کا قصد کیا ہے اور فلاسفہ جو کچھ پہلے بیان کر چکے ہیں اس کا بھی اس نے ذکر کیا ہے، نیقوماخس نے بیان کیا ہے کہ جن اولین قدماء نے علم کو واضح کیا اور اس میں بڑھ گئے ہیں ان کا پہلا شخص فیثاغورث تھا انھوں نے تعریف کرتے ہوئے کہا کہ فلسفہ کے معنے حکمت ہیں اور اس کا نام اس سے مشتق ہے اور انہوں نے کہا کہ علم کی حقیقت دائمی اشیاء سے ہے اور اس نے کتاب کے شروع میں حکمت اور اس کی فضیلت کا ذکر بڑی عمدگی اور خوش اسلوبی

Presented by www.ziaraat.com

سے کیا ہے اور جو کچھ حکماء نے علم کی فضیلت کے متعلق بیان کیا ہے اُسے بھی بیان کیا ہے پھر اس نے اپنی کتاب کا آغاز کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ

دنیا کی تمام چیزیں جن کا اندازہ طبیعت میں محکم ہے وہ عدد سے ہے اور قیاس ہمارے قول کی تصدیق کرتا ہے کہ عدد اس مثال کی مانند ہے جس کی پیروی کی جاتی ہے اور وہ سب کی سب اپنے کمال کے ساتھ معقول ہے اور یہ اشیاء جنہیں کمیت کا لفظ لاحق ہوتا ہے یہ مختلف اشیاء ہیں پس یہ ایک اضطراری امر ہے کہ ان اشیاء سے لازم عدد، علیحدہ طور پر مؤلف مقدر ہو نہ کہ اپنے غیر کی وجہ سے بلاشبہ ہر مؤلف لامحالہ مختلف اشیاء سے اور موجود اشیاء سے ہوتا ہے اور جو اشیاء موجود نہیں ہیں ان کے جمع کرنے پر وہ قدرت نہیں رکھتا اور ان میں سے موجود ہوں اور غیر متشکل ہوں ان کا جمع کرنا ممکن ہوتا ہے اور مؤلف اشیاء مختلف متشاکل موجود اشیاء سے تالف ہوتی ہیں کیونکہ خواہ وہ مختلف نہ ہو وہ واحد ہوتا ہے اور ائتلاف کا محتاج نہیں ہوتا اور اگر وہ متشاکل نہ ہو تو متجانس نہیں ہوتا اور اگر وہ متجانس نہ ہو تو وہ متضاد ہوتا ہے اس میں ائتلاف نہیں ہوتا۔

اور عدد ان اشیاء سے ہوتا ہے، بلاشبہ اس میں دو مختلف، متشاکل اور متجانس الانواع ہوتی ہیں اور وہ زوج اور فرد ہوتا ہے اور ان دونوں کا ائتلاف ان کے اختلاف کے مطابق مختلط تالف ہوتا ہے۔ وہ ٹوٹتا نہیں۔

پس ارثماطیقی کا پہلا قول کئی ابواب میں ہے جن میں سے ایک حدود العدد ہے اور وہ دو قسموں میں منقسم ہوتا ہے ان میں سے ایک کو فرد اور دوسرے کو زوج کہا جاتا ہے اور فرد تین اقسام میں منقسم ہوتا ہے جن میں سے پہلی قسم غیر مرکب ہے جیسے سات اور گیارہ کی طرح عدد شمار نہیں کر سکتا، اور دوسری قسم مرکب ہے، اس کے عدد نو اور پندرہ کی مانند ہوتے ہیں اور تیسری قسم مرکب طبعی ہے اور دوسرے مرکب کی طرف اضافت کے وقت اول ہوتا ہے اور ان دونوں میں سے ہر ایک کا عدد جسے شمار کرتا ہے اور موازنے کے وقت ان کا دونوں کا عدد مشترک نہیں ہوتا جیسے نو سے پچیس تک۔

اور زوج تین اقسام میں منقسم ہے ان میں ایک زوج الزوج ہے اور وہ وحدانیت کی طرف جو نسٹھ کی طرح ازداج ہو کر منقسم ہوتا ہے اور دوسری قسم زوج الفرد ہے، یہ ایک دفعہ دو نصفوں میں منقسم ہوتا ہے پھر جو دہ اور اٹھارہ کی طرح ٹھہر جاتا ہے اور تیسری قسم زوج الزوج والفرد ہے اور یہ ایک دفعہ سے زیادہ دو نصفوں میں منقسم نہیں ہوتا اور نہ وحدانیت کی طرف منتھی ہوتا ہے اور اس نے اس کے متعلق مبسوط گفتگو کی ہے۔

اور دوسرا قول اکیت مفردہ کے بارے میں ہے اور یہ عدد زائد، عدد معتدل اور ناقص ہے، زائد وہ ہے کہ جب اجزاء اکٹھے ہو جائیں تو وہ اپنے جملہ اجزاء سے مجموعی طور پر بڑھ جائے جیسے بارہ اور چوبیس بلاشبہ بارہ کا نصف ثلث، ربع اور سدس ہوتا ہے اور بارہ کا جز ہوتا ہے اور جب تو انہیں جمع کرے گا تو عدد بڑھ جائے گا اور معتدل وہ ہے جو مجموعی طور پر اپنے جملہ اجزاء کے برابر ہو، جیسے چھ، آٹھ اور بیس، بلاشبہ چھ کا نصف ثلث اور سدس ہوتا ہے اور جب اسے جمع کیا جائے تو اس کی تعداد برابر چھ ہو جاتی ہے اور ناقص وہ ہے جو مجموعی طور پر اپنے جملہ اجزاء سے کم ہو جاتا ہے جیسے آٹھ اور چوبیس بلاشبہ آٹھ کا نصف ربع اور ثمن ہوتا ہے اور جب جمع ہو جائے تو سات بن جاتا ہے اور ایک کم ہو جاتا ہے اور اس نے اس کے متعلق اشکال بھی بنائی ہیں۔

اور کمیت مضافہ کے بارے میں تیسرا قول صحیح ترین قول ہے اور یہ دو قسموں میں منقسم ہوتی ہے ایک قسم معادلہ ہے جب اس کی طرف مثلاً سو کو مضاف کیا جائے جو سو کے معادل ہوتا ہے اور دس، دس کے معادل ہوتا ہے اور دوسری خروج عن الاعتدال ہے یہ دو قسموں میں منقسم ہے ایک قسم کبیر ہے اور دوسری صغیر ہے اور کبیر کی پانچ قسمیں

Presented by www.ziaraat.com

ہیں ان میں سے ایک متضاعف ہے جیسے دو، چار سے اور چار، آٹھ سے اور دوسری ایک جزء زائد ہے جیسے تین، چار کے نزدیک، بلاشبہ چار اس کی مانند ہے اور اس کے ثلث کی مانند ہے اور تیسری دو جز زائد ہے اور یہ اول الافراد ہے، پانچ تک، اور یہی افراد سے دوسری ہے پس دو جزوں کی زیادتی پیدا ہو جاتی ہے پھر اس ترتیب پر اجزاء کی زیادتی پیدا ہوتی جاتی ہے اور چوتھی ایک جز دُگنی ہے اور یہ زیادتی دو عددوں کے درمیان ظاہر ہوتی ہے ان میں سے ایک دُوسرے کی طرح اور اس کے جزء کی مانند ہے جیسے پانچ کو دو کی طرف مضاف کیا جائے یہ دو سے دو چند کی مثل اور ایک جزء زائد ہے اور پانچویں دو جز دُگنی ہے جیسے چار ایک کے نزدیک اور صغیر کی پانچ اقسام ہیں ان میں سے ایک دُگنی سے نیچے ہے اور دوسری زائد سے ایک جز نیچے ہے اور چوتھی کئی اجزاء دُگنی سے نیچے ہے[1]

پھر وہ ان تین اعداد کے بارے میں بیان کرتا ہے جن میں سے ایک کبیر، دوسرا اوسط اور تیسرا اصغیر ہے اور جب وہ ان کا اعتدال چاہتا ہے تو اصغر کی طرح اوسط سے گرا دیتا ہے اور اعظم سے اوسط سے بچ جانے والے کی مانند اور اصغر کی مانند گرا دیتا ہے اور جب اعداد برابر ہو جائیں تو ان کی اضافت مکمل ہو جاتی ہے۔

پھر وہ اعداد سے بڑھ جانے والوں اور مضاعفات سے کم ہو جانے والوں کے متعلق بیان کرتا ہے اور اس کے لیے دو پہلوؤں کی مانند ایک شکل بناتا ہے اور اس شکل میں اکیس خانے ہیں اور پہلا خانہ چھ خانے ہیں اور اس کا پہلا عدد ایک ہے پھر وہ اسے تئیس تک بڑھاتا جاتا ہے

---

[1] اس جگہ پر مصنف نے چار اقسام کا ذکر کیا ہے پانچویں کو بیان نہیں کیا۔ (مترجم)

Presented by www.ziaraat.com

اور دوسرا خانہ پانچ خانے ہیں اور اس کا پہلا عدد تین ہے پھر وہ اسے اڑتالیس تک بڑھاتا جاتا ہے اور تیسرا خانہ، چار خانے ہیں اور اس کا پہلا عدد نو ہے پھر وہ اسے بہتر تک بڑھاتا جاتا ہے اور چوتھا خانہ تین خانے ہیں اور اس کا پہلا عدد سترہ ہے پھر وہ اسے ایک سو آٹھ تک بڑھاتا جاتا ہے اور پانچواں خانہ دو خانے ہیں اور اس کا پہلا عدد اکیاسی ہے اور وہ اسے بڑھاتا جاتا ہے اور وہ ایک سو باسٹھ بن جاتا ہے اور چھٹا خانہ ایک خانہ ہے اور اس کا آخری عدد دو سو تنتالیس ہے۔

پھر وہ اس عدد مربع کے متعلق بیان کرتا ہے جس پر اس کا دگنا ذاتہ ہو جاتا ہے پھر وہ سطوح، خطوط اور نقطہ کے متعلق بیان کرتا ہے اور سطوحِ مثلثہ، مربعہ اور مسدسہ اور ان اضلاع کو بیان کرتا ہے جن سے سطوح اور ان کی مساحتیں قائم ہوتی ہیں۔

پھر وہ پانچ معتدل اضلاع والے عدد مخمس کو بیان کرتا ہے اور یہ کہ ان کی نمو کیسے ہوتی ہے پھر مسدسہ، مسبعہ اور مثمنہ کو بیان کرتا ہے پھر بیان کرتا ہے کہ ان کی ترکیب کیسے ہوتی ہے اور ان کے لیے ۵ x ۹ ایک جدول بناتا ہے اور مثلثات، مربعات، مخمسات اور مسدسات کے اجزاء کے بارے میں بیان کرتا ہے جن کا جرم بلا سطح ہوتا ہے اور جن کا جرم اور سطح ہوتی ہے

پھر وہ ان اشیاء کی ترکیب کے متعلق بیان کرتا ہے جو مختلف اخلاط سے مرکب ہوتی ہیں۔

پھر وہ ان وسائط کے متعلق بیان کرتا ہے جن کی تین انواع ہیں، ایک حساب کے لیے دوسری مساحت کے لیے اور تیسری آوازوں کو ترتیب دینے کے لیے اور وہ بیان کرتا ہے کہ بعض اولین نے انہیں دس بنایا ہے اور حساب کے وسائط اور مساحت کے وسائط اور آوازوں کے وسائط کو بیان کیا ہے اور وہ ان کی ہر نوع کے متعلق اور مبسوط کلام اور

Presented by www.ziaraat.com

واضح دلائل سے گفتگو کرنا ہے۔

اور ان میں ارا طنس بھی ہے جس نے انڈے کی شکل پہ فلک کی صورت بنائی اور اُسے فلک سے مشابہ بنایا اور اس میں بروج کی تصاویر بنائیں۔

اور ان میں ارسطو بن نیقوماخس جراسینی بھی ہے۔ یہ افلاطون کا شاگرد ہے اس نے عالم کے صلاح و فساد کے بارے میں عالم علوی اور سفلی کے متعلق گفتگو کی ہے اور اخلاق النفس اور حقیقۃ المنطق کے متعلق بھی گفتگو کی ہے اور حکمت اور اس کے اقسام اور اس کی شاخوں کے اصول بنائے ہیں، اس کی پہلی کتاب، المدخل الی علم الفلسفہ ہے اور یونانی زبان میں اس کا نام البساغوجی ہے، اس کے پہلے حصے میں حد اور حد کے قوام کا ذکر کیا ہے اور یہ کہ حد کا نام کہاں سے مشتق ہوا ہے اور حد کی فضیلت کیا ہے اور اس میں حد کی خرابی کیا ہے اور حد اور محدود کے درمیان کیا فرق ہے۔

دوسری کتاب، ذکر الفلسفہ ہے اور یہ اس کا اشتقاق کیسے ہوا ہے۔

تیسری کتاب، قوائے نفس کے بارے میں ہے جو فکر، غضب اور شہوت ہیں اور جو اس اعتدال سے خارج ہو وہ فاسد ہوتا ہے۔

چوتھی کتاب، اس منطق کے متعلق ہے جو فلسفہ کی جڑ ہے۔

پانچویں کتاب میں وہ اشیاء کے دو قسموں میں منقسم ہونے کا ذکر کرتا ہے۔ ایک قسم وہ ہے جس سے کوئی چارہ نہیں جیسے غذا اور دوسری وہ جس سے چارہ ہے جیسے کپڑوں کا صاف کرنا۔

چھٹی کتاب، امور کے بارے میں ہے اور وہ تین ہیں، واجب جیسے تیرا یہ کہنا کہ آگ گرم ہے اور ممکن ہے جیسے تیرا یہ کہنا کہ زید کاتب ہے اور ممتنع جیسے تیرا یہ کہنا کہ آگ ٹھنڈی ہے۔

ساتویں کتاب، جنس کے بارے میں ہے، اس کی تین اقسام ہیں،

Presented by www.ziaraat.com

جنس العادۃ اور جنس الطبیعۃ ......[1]

آٹھویں کتاب میں وہ اس چیز کا ذکر کرتا ہے جس کی تجزی نہیں ہوتی اور اس کی چار اقسام ہیں، یا تو اس کے اجزا نہ ہوں گے جیسے نقطہ، یا اس کی چھوٹائی کی وجہ سے اس کی تجزی نہیں ہوتی جیسے رائی کا دانہ ہے یا اس کی وجہ سے اس کی تجزی نہیں ہوتی جیسے پتھر ہے اور یا وہ اجزا پر مشتمل نہیں ہوتی۔

نویں کتاب، مناسبت کے بارے میں ہے اس کی چار صورتیں ہیں، یا طبعی ہوگی جیسے باپ کو اپنے بیٹے سے مناسبت ہوتی ہے یا خدمتی ہو گی جیسے شاگرد کو اپنے معلم سے مناسبت ہوتی ہے یا مشینی ہوگی جیسے دوست کو دوست سے مناسبت ہوتی ہے یا عرضی ہوگی جیسے غلام کو اپنے آقا سے مناسبت ہوتی ہے۔

پھر اس کے بعد اس نے چار انواع میں اسے لکھا ہے، ایک منطقیات ہے اور دوسری طبائع کے بارے میں ہے اور تیسری جو اجسام کے ساتھ پائی جاتی ہے اور ہمیشہ ان کے ساتھ رہتی ہے اور چوتھی جو اجسام کے ساتھ نہیں پائی جاتی اور نہ ہمیشہ ان کے ساتھ رہتی ہے۔

اور منطق کے بارے میں اس کی آٹھ کتب ہیں، پہلی کتاب کا نام قاطیغوریاس ہے اور اس میں اس کی غرض دس مفرد مقولات پر گفتگو کرنا ہے اور اس نے انہیں ایسے رنگ میں لکھا ہے کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے سے الگ ہو جاتا ہے۔

اور جو ان کو عام کر دیتا ہے اور ان کی گنتی پر حاوی ہو جاتا ہے اور جو ان میں سے ہر ایک کو خاص کر دیتا ہے اور اس نے ان اشیاء کی حد کو

---

[1] اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

بیان کیا ہے جو وصف وشبہ میں ان سے پہلے آئی تھیں، بلاشبہ جوہر محمول اور جوہر حامل اس میں جوہری نہیں ہوتا بلکہ عرضی ہوتا ہے اور عرض حامل اور عرض محمول ...... [۱] تاکہ واضح کرے کہ جواہر، محسوس ہیں اور دوسری اعراض غیر محسوسہ پر بولی جاتی ہیں اور اعراض محسوسہ اور دوسری غیر محسوسہ اعراض محسوسہ پر بولی جاتی ہیں اور وہ دس کو ان کے اعیان و رسوم اور عوام و خواص کے ساتھ بیان کرتا ہے اور وہ دس یہ ہیں - جوہر، کمیت، کیفیت، مضاف، این، متی، فاعل، مفعول، وضع اور جدہ -

اور اسے کتاب المقولات کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ یہ اسماء اجناس ہیں اور یہ انواع سے بنائے گئے ہیں اور واحد بمنزلہ جوہر کے ہے اُسے جسم پر بولا جاتا ہے اور جسم، متنفس اور غیر متنفس پر بولا جاتا ہے اور متنفس، حیوان اور نبات پر بولا جاتا ہے اور حیوان، انسان، گھوڑے اور شیر پر بولا جاتا ہے اور انسان، زید، عمرو اور خالد پر بولا جاتا ہے جن کی تجزی نہیں ہوتی اور گھوڑے کا اس گھوڑے پر اشارہ کیا جاتا ہے اور یہ گھوڑا اشقر سے ہے اور کمیت، متصلہ اور منفصلہ اور ان کے دیگر اجزاء پر بولی جاتی ہے اور یہی باقی اجناس کا حال ہے دوسری کا نام کتاب التفسیر ہے اور اس میں اس کی غرض ان قضایا کی تفسیر کرنا ہے جو علمی قیاسات کے لیے مقدمات ہوتے ہیں، یعنی وہ جوامع جو موجبہ یا سالبہ خبریں ہوتے ہیں ..... اور اس نے اس کے متعلق بھی واضح کیا ہے جس سے قضایا، اسم، حرف، قول، تعریف اور قول کے متعلق خبر دینے والے بنتے ہیں اور ان قضایا کے متعلق بھی جو اسم اور حرف اور ثالث اور رابع سے بنتے ہیں جیسے ہمارا یہ قول کہ آگ ہی گرم ہے اور جو کچھ

---

[۱] اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے -

Presented by www.ziaraat.com

اس بارے میں اور کسی بھی قضیے کی تحقیق میں درپیش ہوتا ہے جو بہت مناسبت رکھتا ہو، موجبہ اپنے سالبہ سے یا موجبہ، اس موجبہ سے جو اس کے مخالف ہو اور اس نے اسے کتاب التفسیر کا نام اس لیے دیا ہے کہ اس نے جزم پر اور اس البسیط المقول پر گفتگو کرنی چاہی ہے جس میں اشتراک اسم نہیں ہوتا اور اس نے چاہا ہے کہ وہ اس کے درمیان اور اس قول کے درمیان فرق کر دے جو جازم نہیں ہے جس کی تکذیب و تصدیق نہیں ہوتی اور وہ نو ہیں۔

استخبار — جیسے تیرا کہنا تو کہاں سے آیا ہے، پکار — جیسے تیرا کہنا فلاں آؤ، راغب — جیسے کسی کام کے بارے میں تیرا کہنا میں تیری طرف راغب ہوں کہ اس اس طرح کرے، تعجب — جیسے تیرا کسی کام کے متعلق کہنا کہ یہ کام کس سے ہو سکتا ہے؟ قسم — جیسے تیرا کہنا میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ تو ضرور جائے گا، شک — جیسے تیرا کہنا ایسے ہی ہے جیسے بیان کی گئی ہے، رفع — جیسے تیرا کہنا یہ جاگیر مساکین پر وقف ہوگی۔

مجازی — جیسے تیرا کہنا کہ اگر تو نے یوں یوں کیا تو میں تجھے اس کا بدلہ دوں گا۔

اور قول کو مختلف جہات میں مختلف القاب دیے گئے ہیں، جب قول کسی چیز کو کسی کے لیے واجب کرے تو اس کا نام موجبہ رکھا جاتا ہے اور جب وہ کسی چیز کو کسی سے بھگا دے تو اس کا نام سالبہ رکھا جاتا ہے اور جب وہ مقدم ہو کہ اس سے کسی چیز کا استخراج ہو تو اس کو مقدمہ کا نام دیا جاتا ہے اور جب اُسے اپنے سے پہلے مقدمات سے استخراج کیا جائے تو اس کا نام نتیجہ رکھا جاتا ہے اور جب مقدمات ہوں اور ان کا نتیجہ ان کے ساتھ ہو تو اس کا نام صیغہ رکھا جاتا ہے۔

اور تیسری کتاب کا نام انولیطیقا ہے اور اس کے معنے تقاُض کے ہیں اور اس میں اس کی غرض جوامع مرسلہ کے متعلق وضاحت کرنا ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

وہ کیا ہیں، کیسی ہیں، کیوں ہیں اور اس کی غرض، معانی ثلاثہ کے لیے جامع نوع ہے اور جو کچھ جامعہ مرسلہ اور وجود جامعہ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے اور جوامع کی ترکیب کیسے ہوتی ہے اور تمہارے لیے نوع ہو گی اور جو کچھ بذاتہ ان کے سوا دق سے ظاہر ہوتا ہے اور جو کچھ حرکت سے ظاہر ہوتا ہے۔

اور چوتھی کتاب کا نام ابو دقطیقا ہے اور اس کے معنے اصلاح کے ہیں اور اس میں اس کی غرض واضح برہانی امور کے متعلق وضاحت کرتا ہے اور وہ کیسے ہوتے ہیں اور اُسے کیا تالیف کرنا چاہیے اور وہ اس کتاب کو البیان والبرہان کا نام دیتا ہے کیونکہ وہ اس میں وہ فرق بیان کرتا ہے جس سے حق کو باطل سے اور صدق کو کذب سے الگ کیا جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ متفقہ مقدم جہت کے مقدمات جو عوام کے ہاں معروف ہیں اور علم میں دو سابق جزوں سے مرکب ہیں، قائل کے اس قول کی مانند تھیں کہ ہر انسان زندہ ہے۔

اور دوسرا مجادلہ کے لیے موجبہ ہے اگرچہ یہ فی نفسہٖ صحیح ہے مگر عوام کے نزدیک مجہول ہے اور اس وساطت کا محتاج ہے جس سے اس کی صحت معلوم ہو جائے یہ ہمارے اس قول کے مطابق ہے کہ ہر انسان جوہر ہے۔

اور اس کی پانچویں کتاب کا نام طوبیقا ہے اور اس کی غرض اس میں ان پانچ اسماء کی وضاحت کرنا ہے جو یہ ہیں، جنس، نوع، فصل، خاصہ اور عرض ہے پس تو جنس کی ماہیت اور نوع کی ماہیت کو پہچان تاکہ ان میں سے ایک کی جنس اور نوع ختم نہ ہو اسے صرف اس فصل سے پہچانا جاتا ہے جو نوع اور جنس کے درمیان فرق کرتی ہے اور ان دونوں میں ہر ایک کی خاصیت کیا ہے اور جواہر میں سے اعراض کیا ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

اور اس کی چھٹی کتاب کا نام سوفسطیقا ہے اور اس میں اس کی غرض مغالطہ کے متعلق گفتگو کرنا ہے اور وہ کہتا ہے کہ مغالطہ کتنی نوع کا ہوتا ہے اور بتاتا ہے کہ ان اغالیط کے قبول کرنے سے کیسے بچاؤ ہوتا ہے اور اس نے اس میں سوفسطائیہ[1] کا رد کیا ہے۔

اور اس کی ساتویں کتاب کا نام ریطوریقا ہے۔ اس کے معنے بلاغت کے ہیں اور اس میں اس کی غرض انواع ثلاثہ کے بارے میں گفتگو کرنا ہے حکومت کے بارے میں، مشورہ کے بارے میں، حمد کے بارے میں اور ذم کے بارے میں اور التقریظ ان کی جامع ہے۔

اور اس کی آٹھویں کتاب کا نام فوالیطیقا ہے اور اس میں اس کی غرض، فن شعر پر گفتگو کرنا ہے اور جس میں شعر جائز ہوتا ہے اور جو اوزان مستعمل ہوتے ہیں اور ہر نوع .....[2] یہ اس کی پہلی چار اور دوسری چار کتب منطقیات کی اغراض ہیں۔

اور اس کی طبیعات کی کتابوں میں سے پہلی کتاب سمع الکیان ہے اور وہ طبیعاتی خبر ہے جس میں اس نے طبیعاتی اشیاء کے متعلق وضاحت کی ہے اور وہ پانچ ہیں، جو ان تمام طبائع پر مشتمل ہیں کہ ان کے ورے طبائع میں سے کسی چیز کا وجود نہیں ہوتا اور وہ — عنصر، صورت، مکان، حرکت اور زمان ہیں، بلاشبہ زمانے کا وجود حرکت سے ہے اور حرکت کا وجود، مکان سے ہے اور مکان کا وجود، صورت سے ہے اور صورت کا وجود عنصر سے ہے اور ان پانچوں میں سے دو جوہر ہیں اور وہ عنصر اور صورت ہیں اور تین اعراض جوہریہ ہیں۔

---

[1] سوفسطائیہ، ایک فرقہ ہے جو بدیہیات اور محسوسات کو نہیں مانتا (مترجم)

[2] اصل کتاب میں عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

اور دوسری کتاب کا نام کتاب السماء والعالم ہے اور اس میں اس کی غرض ان فلکی اشیاء کے متعلق وضاحت کرنا ہے جو خرابی والی نہیں اور ان کی دو قسمیں ہیں، ان میں سے ایک قسم مستدیر الصنعۃ ہے اور اس کی حرکت استدارۃ ہے اور وہ اشیاء کا فلک محیط ہے اور وہ پانچواں رکن ہے جسے کون فساد لازم نہیں ہوتا اور دوسری قسم فلکی ہے جو تکوین سے مستدیر ہے اگرچہ بالحرکۃ مستدیرۃ نہیں ہے اور وہ چار ارکان ہیں، آگ، ہوا، زمین اور پانی بلاشبہ یہ مستدیر الحرکۃ نہیں بلکہ مستقیم الحرکۃ مستدیر بالکون ہیں اور مستدیرۃ الکون وہ ہیں جو بالانقلاب ایک دوسرے سے اس چیز کے بمنزلہ ہوتی ہیں جو گھومتی اور الٹتی پلٹتی ہیں اور وہ اس آگ کے بمنزلہ ہوتی ہیں جو گھومتی اور الٹتی پلٹتی ہے اور وہ ہوا سے ہوتی ہے اور ہوا پانی سے ہوتی ہے اور پانی زمین سے ہوتا ہے اور ان تمام ارکان میں سے ہر ایک رکن ایک دوسرے پر مستدیر بالکون ہوتا ہے، پس آگ اور ہوا اوپر کی طرف اور پانی اور زمین نیچے کی طرف۔

اور اس کی تیسری کتاب کا نام کتاب الکون والفساد ہے اور اس میں اس کی غرض کون وفساد کی ماہیت کے متعلق وضاحت کرتا ہے جیسا کہ پانی کا ہوا ہوجانا اور ہوا کا پانی ہوجانا اور یہ کیسے ہوتا ہے اور یہ کیسے طبیعت سے بگڑتا ہے اور چوتھی کتاب قوانین کے بارے میں ہے اور یہ آثار علویہ کے بارے میں منطق کی کتاب ہے اور اس میں اس کی غرض کون وفساد کی غرض کے متعلق وضاحت کرنا ہے اور ہر کائن کے کون وفساد اس چیز سے ہے جو فلک قمر کی نہایت سے زمین کے مرکز تک ہے جو فضا اور جو کچھ زمین پر ہے، کے درمیان ہے اور جو کچھ اس کے اندر ہے اور اُسے عارض ہونے والے آثار کے بارے میں جیسے بادل اور کُہر اور رعد اور برق اور ہوا اور برف اور بارش وغیرہ ہے۔

اور پانچویں کتاب معاون کے بارے میں ہے اور اس میں اس کی غرض زمین کے اندر بننے والے اجرام کے کون اور ان کی کیفیات اور

Presented by www.ziaraat.com

ان کے خواص و عوام اور ان کی خاص جگہوں کے متعلق وضاحت کرتا ہے۔

اور چھٹی کتاب ، نباتات کی علل اور ان کی کیفیات اور ان کے خواص و عوام اور ان کے اعضاء کی علل اور ان کے خاص مقامات اور ان کی حرکات کی وضاحت کے بارے میں ہے اس کی طبیعاتی کتب میں یہ اس کی اغراض ہیں۔

اور نفس کے بارے میں اس کی دو کتابیں ہیں اس کی پہلی کتاب ، کتاب النفس ہے اور اس میں اس کی غرض ماہیت نفس اس کے قوام ، فصول التفصیل حِسّ اور اس کی انواع کی تعدید اور فضائل نفس اور اس کی عادات اور اس کے محمود و مذموم امور کی وضاحت کرنا ہے ، محمود امور ، منطق ، عدل ، حکمت ، حکم ، حلم ، شجاعت ، قوت ، جرأت ، شرف نفس اور تحرج ہیں اور مذموم امور ، جور ، فسق ، نفاق ، فریب ، جھوٹ ، چغلی اور خیانت ہیں۔

اور دوسری کتاب حِس اور محسوس اور محسوس کی علل حس کی وضاحت کے بارے میں ہے اور اس میں اس کی غرض یہ ہے کہ وہ بتائے کہ حس اور محسوس کیا ہیں اور حِس ، محسوس اشیاء کو کیسے قبول کرتی ہے اور حِس اور محسوس کیسے ایک شئ ہو جاتے ہیں حالانکہ وہ اور وات میں مختلف ہیں اور کیا اشیاء اپنے ذوات اور اجرام کے ساتھ ہیں یا اجرام کے بغیر اپنے ذوات کے ساتھ ہیں۔

پھر کلام رُوحانی کے بارے میں اس کی کتاب ہے اور اس میں اس کی غرض ہیولیٰ سے اس مجرد صورت کا جو عالم اعلیٰ میں ہے اور رُوحانی قوی کا اور ان صورتوں کے قوی کا طبیعاتی قوی کے ساتھ اتصال کی معرفت کا ذکر کرنا ہے اور کیا یہ حرکت کے ساتھ ہیں یا بلا حرکت ہیں اور یہ قوی ان قوی کو کیسے گھماتے ہیں اور موٹے جرمی قوی میں سے ہر ایک ان اشیائے شریفہ کا جز ہے اور اس نے واضح کیا ہے کہ عقل کیا ہے اور معقول

Presented by www.ziaraat.com

کہا ہے اور نفس کُلی کیا ہے اور اس کا طلوع و ہبوط کیا ہے۔

پھر توحید کے بارے میں اس کی کتاب ہے اس نے بیان کیا ہے کہ علیت ثانیہ، علۃ العلل ہے اور زمانہ اس کے نیچے ہے اور وہ اشیاء کو عمدگی سے بنانے والی ہے اور عمدگی سے کرنا اسی کے لیے ہے اور اس کے متعلق اس نے ایک بات کی ہے جس میں توحید کی وضاحت کی ہے۔

اور خلق کے بارے میں اس کی کتب ... [1] اخلاق نفس کے متعلق وضاحت، نفس و بدن کی سعادت، خاص و عام کی تدبیر، مرد کی اپنی بیوی کے متعلق تدبیر، سیاست اور تدبیر مدن اور شہروں کے لیے تدبیر کرنے والوں کے واقعات، حکیم ارسطو کی مذکورہ کتب میں یہ اس کی اغراض ہیں اور ان کے بعد جو کتب ہیں وہ ان کی تابع ہیں۔

اور یونانی حکماء میں سے بطلیموس بھی ہے جس نے کتاب المجسطی، کتاب ذات الحلق اور ذات الصفائح بنائی ہے اور یہی اسطرلاب اور قانون ہے اور کتاب المجسطی علم نجوم اور حرکات کے متعلق ہے اور المجسطی کی تفسیر الکتاب الاکبر ہے اور اس کے تیرہ مقالے ہیں اس نے مجسطی کے مقالہ اولی کو شمس کے ذکر سے شروع کیا ہے کیونکہ وہ بنیاد ہے اور اسی کے ذریعے حرکات فلک میں سے کسی چیز کے علم تک پہنچا جا سکتا ہے اس نے باب اوّل میں بیان کیا ہے کہ شمس المرکز عالم سے خارج المرکز فلک ہے وہ اس کی ایک طرف بلند ہو گیا ہے اور وہ ان چیزوں کی طرف چڑھ رہا ہے جو فلک البروج میں سے اس کے مقابل ہیں اور زمین کے مرکز سے دُور ہو رہا ہے اور دُوسری جانب زمین کی طرف اُترتے ہوئے اس کے نزدیک ہوتی اور فلک البرج

---

[1] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

میں سے جو چیز اس کے بالمقابل ہوئی اس سے دُور ہوئی ، پس بلندی کی جگہ وہ جگہ ہے جس میں شمس دیر کرتا ہے اور قرب کی جگہ وہ ہے جس میں وہ تیز ہوتا ہے پھر اس نے اس بارے میں واضح گفتگو کی ہے۔

دوسرا باب ، کلیتہ اسماد کے پاس کلیتہ الارض کے اندازے کے بارے میں ہے ......[1] اور فلک مائل کی وضع اور زمین کی آبادی کی جگہ اور خطِ استوا کے درمیان سے قطب شمالی تک اس کی ساعتوں کی مقدار اور ان دونوں جگہوں کے درمیان جو اختلاف پایا جاتا ہے اسے بتایا گیا ہے اور اہل زمین کے مقامات کے اختلاف کی جانب سے اُفق کے نواح میں جو اختلاف پایا جاتا ہے اس کا اور حرکت شمس و قمر کا اس نے اندازہ کیا ہے۔

تیسرا باب ، مفروضہ بروج کے فلک کی سختی کے ساتھ کرۂ مستقیمہ کے بارے میں ہے۔

اور دوسرا مقالہ تیرہ بابوں کا ہے ، اور پہلا باب زمین کی آباد جگہوں کے بارے میں ہے۔

دوسرا باب اس مقدار کی معرفت کے بارے میں ہے جو افق مطلع پر گول کمان بنانے سے فلک مستقیم کے درمیان اور فلک مائل کے مطلع کے درمیان پائی جاتی ہے اور دن کی مقادیر جو ہر یوم کے طول و قصر میں پائی جاتی ہیں ان کی معرفت کے بارے میں ہے۔

تیسرا باب ، قطب کے ارتفاع و انخفاض کی معرفت کے بارے میں ہے ......[2] اور وہ قطب کے ارتفاع سے قبل ، صفت ولتیان کے لحاظ سے .... اقلیم کا عرض ہے اور

---

[1] و [2] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

جوان رود(ی)س کے راستہ کے منتہیٰ تک باقی رہ گیا ہے جو آسمان کے وسط کو چکر دینے میں لگے ہوئے ہیں۔

چوتھا باب اہل بلاد کے سروں کی سمت میں سورج گزرنے کی معرفت کے بارے میں ہے کہ وہ کہاں ہوتا ہے اور کب ہوگا اور اجزائے بروج میں سے کس جگہ میں سورج اس دن ان کے سروں پہ ہوگا۔

پانچواں باب، استوا کے دونوں برجوں میں اور تغیر کے دونوں برجوں میں نصف النہار کے وقت سائے کی مقدار کے بارے میں ہے۔

چھٹا باب، ان مواضع کے خواص کے بارے میں ہے جو مشرق ومغرب کے راستے کے درمیان ہیں اور وہ خطوط جو استواء میں عرض کے درمیان ایک دوسرے کے موازی ہیں۔

ساتواں باب۔ فلک مائل کے مطالع کے اختلاف کے بارے میں ہے جو وہ فلک مستقیم کے طلوع سے رکھتے ہیں۔

آٹھواں باب، زمین کے اقالیم کے خطوط کے مطالع کی جدول اور لائن در لائن اس کے طریق کے مطلع کے بارے میں ہے۔

نواں باب۔ اقالیم کی ساعتوں کے زمانے سے لیل ونہار کے طول کی معرفت اور بروج کے اجزاء کے مطالع کی معرفت اور جزء طالع اور جزء متوسط السماء کے بارے میں ہے۔

دسواں باب۔ ان زوایا کے بارے میں ہے جو فلک مائل کے درمیان اور اس نصف النہار کو چکر دینے کے درمیان ہے واقع ہیں جو آسمان کے وسط میں ہے۔

گیارہواں باب۔ ان زوایا کے بارے میں ہے جو فلک مائل کے درمیان واقع ہیں اور مطلع کے افق کو ہر اقلیم میں دوائر کی چوتھائی سے جنوب کی حد تک چکر دینے کے متعلق ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

بارھواں باب، ان زوایا اور ان اندازوں کے بارے میں ہے جو اس دائرۃ الافق میں جو دائرۃ الافق کے قطب پہ اقالیم کی جگہوں پہ گھومتا ہے۔

تیرھواں باب، ٹیڑھی جداول کی وضع اور زوایا کے بارے میں ہے جو زمین کے اقالیم میں پائے جاتے ہیں یہ دوسرے مقالہ کے ابواب ہیں۔

مجسطی کا تیسرا مقالہ دس ابواب پر مشتمل ہے، پہلا باب سال کی طوالت کی مقدار اور اس کے دنوں کی تعداد کی معرفت کے بارے میں ہے۔

دوسرا باب، وسطی آفتاب کی حرکت کے لیے جداول کی وضع کے بارے میں ہے۔

تیسرا باب، مستدیرہ منفقہ حرکت کی حالت کی معرفت کے بارے میں ہے۔

چوتھا باب، حرکت آفتاب سے منظر اور رؤیت میں رونما ہونے والے اختلاف کی معرفت کے بارے میں ہے۔

پانچواں باب، اختلاف کی جزئی ابحاث کے بارے میں ہے۔

چھٹا باب، جز کے اختلاف والی جداول القطع کی فصول کی بناوٹ کے بارے میں ہے۔

ساتواں باب۔ حرکت آفتاب کے اختلاف کی جداول کے بنانے کے بارے میں ہے۔

آٹھواں باب، آفتاب کی اوسط رفتار میں اس کی جگہ کی معرفت کے بارے میں ہے۔

نواں باب، آفتاب کے حساب اور اس کی جگہ کی حقیقت کی معرفت

Presented by www.ziaraat.com

کے بارے میں ہے۔
دسواں باب، یوم کے دن اور اس کی رات کے درمیان اور آخری یوم کے دن اور اس کی رات کے درمیان پائے جانے والے اختلاف ایام کی معرفت کے بارے میں ہے۔
مجسطی کا چوتھا مقالہ، گیارہ الواب پر مشتمل ہے،
پہلا باب، اس بارے میں ہے کہ کونسی رصدگاہ سے چاند کی تحقیق ہونی چاہیے۔
دوسرا باب، چاند کے ادوار کے زمانے کی معرفت کے بارے میں ہے۔
تیسرا باب۔ وسطی چاند کی حرکات کی تقسیم کی معرفت کے بارے میں ہے۔
چوتھا باب۔ ان جداول کی وضع کے بارے میں ہے جن میں وسطی چاند کی حرکات ہوتی ہیں۔
پانچواں باب، اس بارے میں ہے کہ دونوں جہتیں یعنی خارج کے مرکز کی جہت اور فلک التدویر کی جہت، چاند کی حرکات میں ہیں اور دونوں امر واحد پر دلالت کرتی ہیں۔
چھٹا باب، چاند کی حرکت اولیٰ مفردہ کے اختلاف کی برہان کے بارے میں ہے۔
ساتواں باب، طول اور اختلاف میں چاند کی رفتار کی تقویم کے بارے میں ہے۔
آٹھواں باب، طول و اختلاف میں وسطی چاند کی حرکات کے مقام کی معرفت کے بارے میں ہے۔
نواں باب، ابتداء میں اور عرض میں چاند کی اوسط رفتار کی تقویم

Presented by www.ziaraat.com

کے بارے میں ہے۔

دسواں باب، مفرد چاند کے اختلاف کی جداول کی وضع کے بارے میں ہے۔

گیارھواں باب، اس بارے میں ہے کہ چاند کا اختلاف کس مقدار میں ہوتا ہے۔

یہ چار مقالات ہیں جو مجسطی کی تمام احتیاج سے کفایت کرتے ہیں اور ان کے بعد نو مقالات صفۃ المراکز، حرکۃ التدویر کی تقدیم، حرکت کی جداول کی بناوٹ اور کواکب کے طول کی جداول کے بارے میں ہیں۔

اور ذات الحلق کے بارے میں جو کتاب ہے اس کی ابتدا اس نے ذات الحلق کے عمل سے کی ہے اور وہ نو حلقات ہیں، بعض بعض کے اندر ہیں، ان میں سے ایک تعلق والا ہے اور دوسرا مشرق و مغرب کے درمیان چوڑائی میں ہے اور تیسرا وہ حلقہ ہے جو ان دو حلقوں کے ساتھ ان کے اوپر اور نیچے کے درمیان گھومتا ہے اور چوتھا تعلق والے حلقے کے نیچے رواں ہے اور پانچواں بروج کی پیٹی کو اُٹھائے ہوئے ہے اور ان میں محور کی ترکیب بھی ہے، اور چھٹا، بارہ بروج کی پیٹی کو اُٹھائے ہوئے ہے اور ساتواں، فلک کے دونوں حلقوں کے نیچے ہے اور یہ حلقہ محور میں مرکب ہے تاکہ اس سے کواکب ثابتہ کے عرض کو پکڑا جائے جو فلک کی چوڑائی میں رواں ہیں اور آٹھواں حلقہ، محور کی دونوں گودوں میں رواں ہے اور نواں حلقہ، فلک مستقیم کے چلنے کی جگہ پر دوسرے حلقہ میں مرکب ہے۔۔۔۔ [1] اور جنوب میں اُتر جاتا ہے اور آسمان فلک مستقیم کے انتقال کے مطابق بلند ہو جاتا ہے اور اس میں اس نے بیان کیا ہے

---

[1] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

کہ وہ کس طرح ان کے عمل کی ابتداء کرتا ہے اور کیسے ان پر لکھتا ہے اور کیسے ہر ایک دوسرے میں مرکب ہوتا ہے اور کیسے ان کے اجزاء اور خط بنائے جاتے ہیں اور انہیں باریک کیا جاتا ہے کہ وہ الگ نہیں ہوتے اور کیسے نصب کیا جاتا ہے۔

پھر وہ ان کے عمل کا ۳۹ بابوں میں ذکر کرتا ہے پس پہلا باب عمل کی جگہوں سے تعلق رکھتا ہے جو ذات الحلق میں پایا جاتا ہے اور ان تدابیر کے متعلق جو ان میں ہوتی ہیں۔

دوسرا باب، ان کی آزمائش کے متعلق ہے۔ تیسرا باب، آفتاب کے سائے کو ان سے پکڑنے کے بارے میں ہے۔

چوتھا باب یہ ہے کہ جب تو ان سے اقلیم یا شہر یا جگہ کے عرض کو اخذ کرنا چاہے۔

پانچواں باب یہ ہے کہ جب تُو ان سے سب اقالیم کا عرض اخذ کرنا چاہے کہ وہ کیا ہے۔

چھٹا باب یہ ہے کہ جب تُو دن کے متعلق معلوم کرنا چاہے کہ وہ سرطان میں کیسے چھوٹا اور لمبا ہو جاتا ہے۔

ساتواں باب یہ ہے کہ جب تُو سال کے دنوں میں سے ہر ایک دن کی مقدار کی معرفت حاصل کرنا چاہے۔

آٹھواں باب، یہ ہے کہ جب تو اقلیم اوّل میں لیل و نہار کی برابری کی معرفت حاصل کرنا چاہے۔

نواں باب، یہ ہے کہ جب تُو معلوم کرنا چاہے کہ اقالیم میں تیس جزوں سے کم یا زیادہ بروج کیسے طلوع ہوتے ہیں۔

دسواں باب، فلک مستقیم کے جزو کی طرف اجزائے بروج کے واپس کرنے کے علم کے بارے میں ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

گیارھواں باب ، ہر بُرج کی معرفت کے بارے میں ہے اور یہ کہ وہ اپنے نظیر کے مطلع کے ساتھ غائب ہوجاتا ہے اور اس کے اجزاء میں غائب ہونے سے طلوع ہوتا ہے۔

بارھواں باب یہ ہے کہ جب تو معلوم کرنا چاہے کہ آسمان کے وسط میں بروج اپنے اجزاء کے اختلاف کے باوجود کیسے طلوع ہوتے ہیں۔

تیرھواں باب - یہ ہے کہ جب تو ان میں سے ہر برج کی معرفت حاصل کرنا چاہے۔

چودھواں باب یہ ہے کہ جب تو طلوعِ آفتاب سے قبل دن کے وقت طالع اوتاد اربعہ کی معرفت حاصل کرنا چاہے۔

پندرھواں باب یہ ہے کہ جب تو قمر و کواکب کے مقابلہ میں رات کو طالع کی معرفت حاصل کرنا چاہے۔

سولھواں باب یہ ہے کہ جب تو معلوم کرنا چاہے کہ دن کی کتنی ساعتیں گزر چکی ہیں۔

سترھواں باب یہ ہے کہ جب تو معلوم کرنا چاہے کہ چاند یا کواکب ثابتہ میں سے کوئی کوکب کس ساعت میں ظاہر ہوتا ہے۔

اٹھارھواں باب یہ ہے کہ جب تو قرانات کی ساعتوں کو معلوم کرنا چاہے۔

انیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ہر شہر میں مشرقین اور مغربین کی مقدار معلوم کرنا چاہے۔

بیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ہر برج کے مشرق کے مطلع اور مغرب کے غروب ہونے کی جگہ کی مقدار کو معلوم کرنا چاہے۔

اکیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ہر شہر میں غروب ہونے والے کواکب کو معلوم کرنا چاہے۔

بائیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ان پانچ راستوں کو معلوم کرنا چاہے جن کا حکماء نے ہر شہر کے فلک میں ذکر کیا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

تیئسواں باب یہ ہے کہ جب تو اقالیم سبعہ کو معلوم کرنا چاہے۔

چوبیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ان میں سے ہر اقلیم کی معرفت حاصل کرنا چاہے۔

پچیسواں باب یہ ہے کہ جب تو معلوم کرنا چاہے کہ جب آفتاب، جدی میں اس مقام پر ہوتا ہے جس کا عرض تریسٹھ جز ہوتا ہے تو دن کیسے چھوٹا ترین ہو جاتا ہے اور یہ شمال کی جانب دور ترین آباد جگہ ہے اور دن چار گھنٹے ہوتا ہے اور اس کی رات بیس گھنٹے ہوتی ہے اور اس میں طویل ترین دن بیس گھنٹے ہوتا ہے اور رات چار گھنٹے ہوتی ہے اور وہ ارض اور بیا میں ایک جزیرہ ہے جسے تولی کہا جاتا ہے۔ اور وہ ارض روم کے شمال میں ہے۔

چھبیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ان مقامات کو معلوم کرنا چاہے جہاں سے سورج چھ ماہ غائب رہتا ہے اور تاریکی قائم رہتی ہے اور چھ ماہ سورج اس پر طلوع رہتا ہے اور روشنی قائم رہتی ہے۔ اور وہ جگہ شمال کے محور کے سامنے ہے۔

ستائیسواں باب یہ ہے کہ جب تو معلوم کرنا چاہے کہ کواکب ثابتہ میں سے ہر کوکب، ان بروج کے اجزاء میں سے کس جز سے طلوع ہوتا ہے جو ہر اس جگہ پر طلوع رہتے ہیں جس کا ذہن میں تو خواہاں ہے۔

اٹھائیسواں باب یہ ہے کہ جب تو معلوم کرنا چاہے کہ ہر شہر میں راس الحمل اور طالع کے درمیان مطالع کے اجزاء میں سے کتنے جز ہیں۔

انتیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ہر شہر اور ملک کو معلوم کرنا چاہے کہ وہ کس اقلیم سے تعلق رکھتا ہے۔

تیسواں باب یہ ہے کہ جب تو چاند کی چوڑائی یا کسی کوکب کی چوڑائی معلوم کرنا چاہے۔

Presented by www.ziaraat.com

اکتیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ہر شہر کی جانب سے آسمان کے وسط میں اس کی جگہ میں خط قائم کرنا چاہے رفتار کی معرفت کے بعد کواکب کا طول و عرض معلوم کرنا چاہیے۔

بتیسواں باب یہ ہے کہ جب تو آسمان کے وسط میں۔

تنتیسواں باب یہ ہے کہ جب تو راس التنین اور اس کی دم معلوم کرنا چاہے اور کیا وہ شمس و قمر کے دونوں افلاک میں ملتے ہیں۔

چونتیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ساعات المآ[1] سے قبل مطالع کو معلوم کرنا چاہے۔

پینتیسواں باب یہ ہے کہ تو اس فلک کی گزرگاہ کو معلوم کرنا چاہے جس میں کواکب ثابتہ ہیں۔

چھتیسواں باب یہ ہے کہ جب تو کواکب کے چڑھنے اور غروب ہونے کو معلوم کرنا چاہے۔

سنتیسواں باب یہ ہے کہ جب تو شہروں میں سے کسی شہر کا طول معلوم کرنا چاہے۔

اڑتیسواں باب شہروں کے طول کے اجزاء کی معرفت کے بارے میں ہے۔

انتالیسواں باب، حساب الجبر سے قوس کے استخراج کے بارے میں ہے، یہ ذات الحلق کے ابواب ہیں۔

اور جو کتاب ذات الصفائح کے بارے میں ہے اور وہی اصطرلاب ہیں، وہ ان کے عمل سے بیان کی ابتداء کرتا ہے کہ وہ کیسے کام کرتے ہیں اور ان کی حدود، منفادیر، اور ان کے شہروں کی ترکیب اور ان کے ظاہر اور ان کے عنکبوت اور ان کے بازوؤں کو بیان کرتا ہے اور ان کی تجزی اور تقسیم اور ان کے اجزاء کی تقسیم اور ان کے مقنطرات اور ان کے

---

[1] اصل کتاب میں المآ ہی لکھا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

جھکاؤ کی کیسے حفاظت ہوتی ہے اور وہ اس کی تشریح کرتا ہے اور اقلیم اقلیم کے ظاہر کو اور ہر اقلیم کے طول و عرض کو اور کواکب کے مقامات اور ان کی ساعات کو اور طلوع و غروب ہونے والے اور مشابہ اور جنوبی اور شمالی اور راس الجدی اور راس السرطان اور راس الحمل اور راس المیزان کو بیان کرتا ہے پھر ان کے ساتھ عمل کو بیان کرتا ہے۔

پس پہلا باب ان کی آزمائش ہے حتیٰ کہ وہ درست ہو جائیں۔

دوسرا باب بازوؤں کے دونوں پہلوؤں کی آزمائش کے بارے میں ہے۔

تیسرا باب دن کی گذری ہوئی ساعت کے علم کے بارے میں ہے اور کون سا برج اور درجۃ الطالع ہے۔

چوتھا باب، رات کی گزری ہوئی ساعات کے علم کے بارے میں ہے اور بروج میں سے طالع اور راستہ کون سا ہے۔

پانچواں باب، بروج اور راستے کے مقابلہ میں سورج کی جگہ کی معرفت کے بارے میں ہے۔

چھٹا باب، ماہتاب کی جگہوں کے علم کے بارے میں ہے کہ وہ کس برج اور درجہ میں ہے اور سات کواکب کہاں ہیں۔

ساتواں باب، ماہتاب کے عرض کے علم کے بارے میں ہے۔

آٹھواں باب، اقالیم سبعہ میں بارہ بروج کے مطالع کے علم اور ان میں سے ہر برج کی معرفت کے بارے میں ہے۔

نواں باب، فلک مستقیم کے لیے مطالع کے قلع کے بارے میں ہے اور درج السواء میں سے ہر درجہ درست نہیں ہوتا۔

دسواں باب، لیل و نہار کی ساعات کے علم کے بارے میں ہے کہ وہ ہر اقلیم میں ہر زمانے میں کتنی ہوتی ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

گیارھواں باب، کواکب ثابتہ میں سے ہر کوکب کے دن کی مقدار کے علم کے بارے میں ہے اور کواکب کے طلوع کے وقت سے لے کر ان کے غروب تک فلک میں کیا چلتا ہے۔

بارھواں باب، کواکب کے طول و عرض کی معرفت کے بارے میں ہے

تیرھواں باب، کواکب ثابتہ کے زوال کی معرفت کے بارے میں ہے وہ قمر کے سالوں میں سے ہر سال ایک درجہ ہٹتے ہیں۔

چودھواں باب، خط استواء جو حمل اور میزان کا مدار ہے، اسے بروج کے جھکاؤ کی معرفت کے بارے میں ہے۔

پندرھواں باب، شہروں کی معرفت کے بارے میں ہے کہ کون سا شمال کی جانب اور جنوب کی جانب کے زیادہ نزدیک ہے۔

سولھواں باب، مشرق اور مغرب کے نزدیک ترین شہروں کی معرفت کے بارے میں ہے۔

سترھواں باب، ہر اقلیم کے عرض کی معرفت کے بارے میں ہے۔

اٹھارھواں باب، اس بارے میں ہے کہ تو کس اقلیم میں ہے۔

انیسواں باب، اقلیم کے عرض کے علم کے بارے میں ہے اور تو نے کس شہر کا ارادہ کیا ہے۔

بیسواں باب، راستوں کے اندازے کے علم کے بارے میں ہے اور وہ پانچ ہیں اور ان کی گذرگاہ کیسی ہے اور وہ ان ابواب میں سے ہر باب کی طویل شرح کرتا ہے اس میں اس نے اس کی ضرورت اور معرفت کو واضح کیا ہے۔

یہ ذات الصفائح میں اس کی اغراض ہیں۔

اور اس کی کتاب القانون علم نجوم اور ان کے اجزاء کی تقسیم اور ان کی تعدیل کے بارے میں ہے اور وہ نجوم کی مکمل ترین اور واضح ترین

Presented by www.ziaraat.com

کتب میں سے ہے اور اس میں اس نے سب سے پہلے اس آسمان کا ذکر کیا ہے جس میں یہ کواکب چکر لگاتے ہیں۔

باب ، ہر روز کواکب کی رفتار کے علم کے بارے میں ، وہ کہتا ہے ہر روز سورج کی رفتار ننانوے منٹ ہوتی ہے اور چاند کی بلندی کی رفتار سات منٹ ہوتی ہے اور راس التنین اور وہی الجوزہر ہے ، کی رفتار تین منٹ ہے اور زحل کی رفتار دو منٹ ہے اور مشتری کی رفتار ، پانچ منٹ ہے اور مریخ کی رفتار ، اکتیس منٹ ہے اور زہرہ کی رفتار چھتیس منٹ اور ایک درجہ ہے اور عطارد کی رفتار چار درجے پانچ منٹ ہے اور قلب الاسد کی رفتار چھ سیکنڈ ہے

باب ۔ کواکب کے اوساط اور ان کی تقویم و تعدیل کے بارے میں ہے جب اوساط کے بغیر ان کا کھڑا ہونا ممکن نہ ہو۔

باب ۔ اصحاب طلسمات کے بیان کے مطابق ارباع فلک کی تحریک کے بارے میں ہے ، ارباع فلک آٹھ اجزا سامنے کو اور آٹھ اجزاء پیچھے کو حرکت کرتے ہیں اور جزء درجہ ہے وہ ہر ۸۰ سال میں آگے آتا ہے اور ہر ۸۰ سال میں ایک جزء پیچھے جاتا ہے۔

باب ۔ آفتاب کے جھکاؤ اور کواکب ستہ کے عرض اور خط استواء سے شمال کی طرف اور جنوب کی طرف ان کے تباعد کے بارے میں ہے اور اس بارے میں اس نے ہر کوکب کے لیے ایک جدول بنائی ہے آفتاب کا جھکاؤ جو ہے وہ خط استواء سے ہوتا ہے اور کواکب کے عرض کا جھکاؤ جو ہے وہ ان کا آفتاب کی رفتار سے دور ہونا ہے۔

باب ۔ کواکب سبعہ کے مقام اور رجوع کے بارے میں ہے ، اور اس طرح یہ زحل ، مشتری اور مریخ کو کیسے تلاش کیا جاتا ہے جب ان میں سے ہر ایک کے درمیان اور آفتاب کے درمیان ایک سو بیس

Presented by www.ziaraat.com

یا دو سو چالیس درجے ہوتے ہیں اور زہرہ اور عطارد جب آفتاب سے دُور ہو جائیں تو ان دونوں کی دُوری سب سے بڑی ہوتی ہے پس زہرہ اور اس کے درمیان چھیالیس درجے ہیں اور عطارد کے درمیان تئیس درجے ہیں۔

باب۔ شعاع آفتاب کے نیچے کواکب سبعہ کے طلوع سے اور اس کے سامنے یا پیچھے ان کے غائب ہونے کے بارے میں ہے۔

باب۔ ساعات کی تقویم و تعدیل اور انہیں ٹیڑھی ساعات سے مستوی ساعات کی طرف نکالنے کے بارے ہیں۔

باب۔ شہروں کے طول و عرض کے بارے میں ہے اور اس نے دنیا کے شہروں کو اقالیم سبعہ کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اور اس نے ہر شہر کا طول و عرض بنایا ہے اور اس نے انہیں ایک جدول میں بنایا ہے جس کا نام اس نے جدول المدائن رکھا ہے اور اس نے اُسے تین ابواب پر مشتمل بنایا ہے۔

پہلا باب، شہروں کا نام رکھنے کے بارے میں ہے۔

دوسرا باب، ہر شہر کے طول کے متعلق ہے۔

تیسرا باب، ہر شہر کے عرض کے متعلق ہے اور وہ اس کا راس الجدی اور میزان کی حد سے شمال کی طرف مائل ہونا ہے اور اس نے ہر اقلیم کا عرض بنایا ہے اور وہ اس کے وسط کا راس الحمل اور میزان سے شمال کی طرف مائل ہونا ہے اور اس نے جدول کے سرے پر اس کے مطالع بھی لکھے ہیں اور جب آپ دنیا کے شہروں میں سے کسی شہر کا عرض معلوم کرنا چاہیں اور وہ ان شہروں میں سے ہو جنہیں اس نے تسمیۃ المدائن میں لکھا ہے، بصورت دیگر کسی قریب ترین اقلیم کو دیکھا جائے گا اور جو اقلیم پایا گیا اس شہر کو اس کے عرض کے قریب ترین

Presented by www.ziaraat.com

پیش کیا جائے گا اور یہ شہر اس اقلیم سے متعلق ہو گا۔

باب۔ اس میں ہر اقلیم کا عرض بیان کیا گیا ہے اور اس نے بیان کیا ہے کہ پہلا سولہ درجے اور ایک منٹ ہے اور دوسرا تیئس درجے اور گیارہ منٹ ہے اور تیسرا تیس درجے اور بائیس منٹ ہے اور چوتھا چھتیس درجے ہے اور پانچواں چالیس درجے اور چھپن منٹ ہے اور چھٹا پنتالیس درجے اور تنتیس منٹ ہے اور ساتواں اڑتالیس درجے اور تنتیس منٹ ہے۔

اور ایک باب میں اس نے انحراف قمر کو بیان کیا ہے اور وہ البراکنیس کہلاتا ہے اور اس نے بتایا ہے کہ وہی رؤیۃ القمر ہے اور یہ بات یوں ہے کہ قمر کی دو مختلف جگہیں ہیں۔ ان میں سے ایک اس کی رؤیت کی جگہ ہے اور دوسری اس کی معتدل منزلت ہے۔

اور ایک باب شمس و قمر کے اجتماع اور استقبال کے بارے میں ہے اور یہ کہ اس کا حساب کیسے کیا جائے کہ وہ صحیح ہو جائے اور ایک باب کسوف قمر اور اس کی اطراف کے بارے میں ہے۔

اور ایک باب، کسوف شمس کے بارے میں ہے اور یہ کہ اجتماع کے وقت کیسے حساب کیا جائے۔

اور ایک باب، کواکب اور طالع وغیرہ کی جداول میں جو کچھ پایا جاتا ہے اس کی تعدیل کے بارے میں ہے۔

اور ایک باب ہے کہ طالع کے استخراج میں تبدیل کیا ہے اور اس میں ۱۸۰ جدولیں ہیں اور اس نے ہر قول کو اشکال کے ساتھ واضح کیا ہے۔

یونانی اور رومی بادشاہوں کے نام اور ہر بادشاہ کی جو ملکیت تھی جیسا کہ ہم نے اس فصل کے آخر میں ان کے نام بیان کیے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

یونانیوں اور رومیوں کے بادشاہ

یونانیوں کے پہلے بادشاہ یونان بن یافث بن نوح کے لڑکے تھے اور بطلیموس نے القانون میں ان کے پہلے بادشاہ کا نام فیلفوس بتایا ہے اور وہ جابر اور سرکش آدمی تھا اس کی بادشاہت سات سال رہی۔

پھر اس کا بیٹا اسکندر بادشاہ بنا۔ اسے ذوالقرنین بھی کہا جاتا ہے اور اس کی ماں کا نام الومغیدا تھا اور اس کا استاد حکیم ارسطو تھا۔ پس اسکندر کی قدر بڑھ گئی اور اس کی حکومت اور اقتدار عظیم اور مضبوط ہو گیا اور حکمت اور عقل و معرفت نے اس کی مدد کی اور دلیری اور بہادری اور ہمت عالیہ اس کے ساتھ تھی جس نے اُسے اس امر پر آمادہ کیا کہ اس نے اقالیم و آفاق کے بادشاہوں کو خط لکھ کر اپنی اطاعت اختیار کرنے کی دعوت دی اور اس سے قبل جو یونانی بادشاہ تھے وہ سرزمین بابل کے ایرانی بادشاہوں کو اس مملکت کی جلالت اور اس کی عظمت شان کی وجہ سے خراج دیتے تھے اور اس کے پہلو میں چھوٹی چھوٹی حکومتیں تھیں، پس جب اس نے ایران کے بادشاہ کو اپنی اطاعت اختیار کرنے کی دعوت دیتے ہوئے خط لکھا تو اسے یہ بات گراں گزری، پس اسکندر روانہ ہو کر ارض بابل میں آ گیا اور ان دنوں ایرانیوں کا بادشاہ دارا بن دارا تھا سو اس نے اس سے جنگ کی حتیٰ کہ اسے قتل کر دیا اور اس کی

Presented by www.ziaraat.com

حکومت کے خزائن جمع کر لیے اور اس کی لڑکی سے نکاح کر لیا۔

پھر وہ سرزمین ایران کی طرف گیا اور وہاں جو رؤسا اور سردار تھے انہیں قتل کر دیا اور شہروں کو فتح کیا۔

پھر وہ سرزمین ہند کی طرف گیا اور شاہِ ہند فور، اس کی طرف بڑھا اور اس نے اس سے جنگ کر کے اسے قتل کر دیا پھر اسکندر نے ہند پر اپنی جانب سے اہل ہند پر بادشاہ مقرر کیا جسے کیہن کہا جاتا تھا اور واپس لوٹ گیا اور مشرق و مغرب کو گیا پھر زمین پر قبضہ کرنے کے بعد ارض بابل کی طرف واپس آ گیا۔

پس جب وہ عراق کے قریبی علاقے میں جو جزیرہ کے پاس ہے آیا تو بیمار ہو گیا اور اس کا مرض شدت اختیار کر گیا اور جب وہ اپنے آپ سے مایوس ہو گیا اور اسے معلوم ہو گیا کہ موت اسے آیا چاہتی ہے تو اس نے اپنی ماں کو خط لکھا جس میں اسے اپنے بارے میں تسلی دی اور اس کے آخر میں اسے کہا کہ کھانا تیار کرو اور جس قدر آپ مملکت کے باشندوں کی عورتیں جمع کر سکتی ہیں، کریں اور آپ کے کھانے کو وہ شخص نہ کھائے جسے کبھی مصیبت پہنچی ہے پس اس نے کھانا تیار کیا اور لوگوں کو جمع کیا پھر اس نے انہیں حکم دیا کہ وہ شخص کھانا نہ کھائے جسے کبھی مصیبت پہنچی ہے لیکن کسی نے کھانا نہ کھایا اور وہ اس کے مقصد کو سمجھ گئی۔

اور اسکندر اسی جگہ مر گیا جس سے اس نے خط لکھا تھا پس اس کے اصحاب اکٹھے ہوئے اور انہوں نے اسے کفن دیا اور خوشبو لگائی اور اسے سونے کے ایک تابوت میں رکھا پھر ایک عظیم فلسفی نے اس کے پاس کھڑے ہو کر کہا، یہ ایک عظیم دن ہے جس کے بادشاہ جاتا رہا ہے اور اس کا شر جو پشت پھیر گیا تھا آ گیا ہے اور اس کی بھلائی جو آئی تھی وہ پشت پھیر گئی ہے پس جو بادشاہ پر رونے والا ہے اسے اس بادشاہ پر رونا چاہیے اور جو کسی حادثے سے متعجب ہونے والا ہے اسے اس

Presented by www.ziaraat.com

قسم کے حادثے پر تعجب کرنا چاہیے۔

پھر وہ ان فلاسفر کی طرف متوجہ ہوا جو حاضر تھے اور کہنے لگا اے فلاسفرو، تم میں سے ہر شخص کو ایسی بات کہنی چاہیے جو خواص کو تسلی دینے والی اور عوام کو نصیحت کرنے والی ہو، پس ارسطو کے شاگردوں میں سے ہر ایک اٹھا اور اس نے تابوت پر اپنا ہاتھ مارا پھر کہنے لگا اے خوش بیان تجھے کس نے گونگا کر دیا ہے اے عزت والے تجھے کس نے ذلیل کر دیا ہے۔ اے شکاری، تو شکار کی جگہ پر اس جال میں پھنس گیا ہے جو تیرے لیے شکار کیا کرتا تھا۔

پھر دوسرے نے اٹھ کر کہا، یہ وہ طاقت ور ہے جو آج کمزور ہو گیا ہے اور وہ عزت دار ہے جو آج ذلیل ہو گیا ہے۔

پھر تیسرے نے اٹھ کر کہا، تیری تلواریں خشک نہ ہوا کرتی تھیں اور تیری سزاؤں سے بچا نہ جاتا تھا اور تیرے شہروں کا قصد نہ کیا جاتا تھا اور تیرے عطایا ہمیشہ رہنے تھے اور تیری روشنی کو گہن نہ لگتا تھا، پس تیری روشنی بجھ گئی ہے اور تیری سزاؤں سے خوف نہیں کھایا جاتا اور تیرے عطایا کی امید نہیں کی جاتی اور تیری تلواروں کو سونتا نہیں جاتا اور تیرے شہر محفوظ نہیں رہے ہیں۔

پھر چوتھے نے اٹھ کر کہا، یہ بادشاہوں پر غالب تھا اور آج عوام کے لیے مغلوب ہو گیا ہے۔

پانچویں نے اٹھ کر کہا، تیری آواز قابل خوف تھی اور تیری بادشاہت غالب تھی، آج آواز ختم ہو گئی ہے اور بادشاہت ذلیل ہو گئی ہے۔

چھٹے نے اٹھ کر کہا، ہم نے اسکندر کو اس کے سکون سے حرکت دی اور اس کی خاموشی سے بلایا۔

اور انھوں نے اسی قسم کی باتیں کیں پھر تابوت کو بند کر دیا گیا اور

Presented by www.ziaraat.com

اسکندریہ کی طرف لایا گیا تو اس کی ماں نے مملکت کے بڑے آدمیوں کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور جب اس نے اُسے دیکھا تو کہنے لگی اسے وہ شخص جس کی حکمت آسمان کو پہنچی تھی اور اس کی حکومت نے زمین کے کناروں کو اکٹھا کر لیا تھا اور بادشاہ بزورِ قوت اس کے مطیع ہو گئے تھے آج تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو سویا ہوا ہے اور بیدار نہیں ہوتا اور خاموش ہے گفتگو نہیں کرتا؟ تجھے میری جانب سے کون یہ بات پہنچائے گا کہ تو نے مجھے نصیحت کی اور میں نے نصیحت حاصل کی اور تو نے مجھے تسلی دی اور میں نے تسلی پائی؟ زندہ اور مُردہ ہونے کی حالت میں تجھ پر سلام ہو تو کیا ہی اچھا زندہ تھا اور تو کیا ہی اچھا مُردہ ہے پھر اس کے حکم سے اُسے دفن کیا گیا اور اسکندر نے دنیا سے جو کچھ حاصل کیا بارہ سال میں کیا۔

پھر ذوالقرنین کے بعد اسکندر کا خلیفہ ذوالقرنین بادشاہ بنا اور وہ فلاسفر اور عالم آدمی تھا اور اس کی حکومت بیس سال رہی پھر فیلقوس بادشاہ بنا اور اس کا اقتدار مضبوط ہو گیا اور اس نے اپنی حکومت میں سرکشی کی اور اس کے دور میں طلسمات بنائے گئے اور اس کی حکومت ۳۸ سال رہی، پھر ہور حیطوب اوّل نے ۲۵ سال حکومت کی پھر فیلوبطور نے سات سال حکومت کی پھر فیفالس نے ۲۴ سال حکومت کی پھر فیلوبطور ثانی نے ۲۵ سال حکومت کی پھر ہور حیطوب ثانی نے ۲۷ سال حکومت کی۔

Presented by www.ziaraat.com

رُومیوں کے بادشاہ

پھر یونانیوں یعنی یونان بن یافث بن نوح کی اولاد کے بعد حکومت رومیوں کے پاس آگئی اور یہ روم بن سماحیر بن ہوبا بن علفا بن عیصو بن اسحٰق بن ابراہیم کی اولاد ہیں، یہ ملک پر غالب آگئے اور قوم کی زبان بولنے لگے اور رومیۃ کی طرف منسوب ہوئے اور یونانی مٹ گئی اور صرف وہی باقی رہی جو ان کی حکمتوں سے ان کے ہاتھوں میں رہی یونانیوں کے بعد رومیوں کا سب سے پہلا بادشاہ فیاساطق تھا اور وہ جالیوس اصغر ابن روم تھا اور اس کی حکومت ۲۲ سال رہی پھر اغطس بادشاہ بنا اور جب اس کی بادشاہت کو ایک سال ہوگیا تو حضرت مسیح پیدا ہوئے اور اغطس کی بادشاہت مسلسل ۴۳ سال رہی پھر طیباریس نے ۲۲ سال حکومت کی، پھر جالیس نے چار سال حکومت کی پھر قلوبریس نے ۱۴ سال حکومت کی۔

پھر اسفسیانوس نے دس سال حکومت کی اور اس کے اہل مملکت اُسے اللہ کا نام دیتے تھے اور اس نے اپنے بیٹے طیطوس کو بیت المقدس کی طرف روانہ کیا اور اس نے چار ماہ اس کا محاصرہ کیا اور یہود کی ایک عید پر بیت المقدس میں بہت لوگ جمع ہوئے اور ان کا محاصرہ سخت ہوگیا حتیٰ کہ انھوں نے بچوں کو کھایا اور ان کی اکثریت بھوک سے مرگئی

Presented by www.ziaraat.com

پھر اس نے بیت المقدس کو فتح کیا اور قتل کیا اور قیدی بنائے اور ہیکل کو آگ سے جلا دیا۔

پھر ططوس نے تین سال بادشاہت کی اور اس کے زمانے میں ایک پہاڑ پھٹ گیا جسے ابرمور کہا جاتا تھا اور اس سے آگ نکلی جس نے بہت سے شہروں کو جلا دیا۔

پھر دومطیانوس نے پندرہ سال حکومت کی اور اس کے زمانے میں ابلوس صاحب طلسمات نمودار ہوا جو اہل طوانتز میں سے تھا اور دومطیانوس پر اس کی مملکت کے لوگوں نے اُسے قتل کر دیا۔ پھر بھودس نے ایک سال حکومت کی پھر طریانوس نے ۱۹ سال حکومت کی پھر اوربانوس نے ۱۲ سال حکومت کی اور بیت المقدس کے یہودیوں نے اس پر حملہ کر دیا اور انھوں نے اُسے خراج دینے سے انکار کر دیا سو اس نے ان کی طرف اس آدمی کو بھیجا جس نے انہیں قتل کر دیا اور ان میں سے جو بیت المقدس میں بچ گئے اس نے ان کے قتل کا حکم دے دیا۔

پھر ہیلوس انطونینوس نے ۲۳ سال حکومت کی، پھر مرقس انطونینوس نے ۲۵ سال حکومت کی، پھر اسکندر بن ماما نے ۱۳ سال حکومت کی پھر مکسیمیانوس نے تین سال حکومت کی پھر جوردیانوس نے تین سال حکومت کی، پھر فیلفوس نے دو سال حکومت کی پھر دلیقیوس نے ایک سال حکومت کی۔ پھر جالوس نے تین سال حکومت کی پھر ولریانوس نے چھ سال حکومت کی ... [1] پھر قروس نے سات سال حکومت کی، پھر دقلیطیانوس نے بیس سال حکومت کی پھر قسطنطین اور مکتیوس نے دس سال حکومت کی۔

---

[1] اصل کتاب میں اس جگہ پہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

اور یونانیوں کے بادشاہ اور ان کے بعد ہونے والے رومی بادشاہ مختلف تھے ان میں سے ایک گروہ صابیوں کے دین پر تھا اور وہ حنفاء کہلاتے تھے، یہ وہ لوگ تھے جو خالق کا اقرار و اعتراف کرتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ اورانی اور عابیذیمون اور ہرمس کی مانند ان کا نبی تھا اور وہ مثلث بالنعمۃ تھا، بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ادریس نبی تھے اور آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے قلم سے لکھا اور علم نجوم سکھایا اور وہ ہرمس کے قول کے مطابق خالق کے بارے میں کہتے ہیں کہ یا تو اللہ سمجھتا ہے اور یہ دشوار ہے اور اگر اس سے گفتگو ہو تو یہ ممکن نہیں اور اللہ تعالیٰ علۃ العلل ہے اور دنیا کو ایک ہی دفعہ بنانے والا ہے۔

اور ان میں سے ایک گروہ زینوں کے اصحاب کا ہے وہ سوفسطائی ہیں اور یونانی زبان میں اس نام کی تفسیر مغالطہ ہے اور عربی زبان میں تناقضیہ ہے، وہ کہتے ہیں نہ علم ہے نہ معلوم، اور انھوں نے لوگوں کے اختلاف سے اور ان کے ایک دوسرے سے انتقام لینے سے حجت پکڑی ہے اور بیان کیا ہے کہ ہم نے اختلاف کرنے والے لوگوں کے بارے میں غور کیا ہے اور ہم نے انہیں اختلاف کرنے والے اور غیر متفق پایا ہے اور ہم نے انھیں ان کے اختلاف میں اس امر پر متفق پایا ہے کہ حق مؤتلف غیر مختلف ہے اور باطل مختلف غیر مؤتلف ہے اور ان کے اجتماع میں ان کا شاہد یہ ہے کہ انھوں نے درست نہیں کہا اور جب انھوں نے اس کا اقرار کیا تو حق کے لیے کوئی جگہ باقی نہ رہی جس کی اصابت کے بارے میں ان کے خواص بھی آرزو کر سکتے ہیں، پس ہمیں معلوم ہو گیا کہ یہ ایک ہی وجہ سے پایا جاتا ہے یا تو مدعی کی بات مان لی جائے یا اس کے دعویٰ کو زائل کر دیا جائے پس ہم نے دعویٰ میں غور کیا تو جو بات ان پر حاوی ہے ہم نے اسے درست

پایا اور ہم نے دو باتوں کی وجہ سے ان کی تصدیق کو جائز قرار نہیں دیا ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کی تکذیب کرتے ہیں اور دوسری یہ کہ ان کا اس بات پر اجماع ہے کہ انہیں صواب کا علم نہیں ہوا پس دعویٰ کا زائل کرنا ہی باقی رہ گیا اور ہم نے یہی کیا اور ہم نے انہیں ان سب پر باہمی برابری کی وجہ سے غلبہ کی گردش کے باعث برابر اور مماثل پایا۔ ایک دفعہ یہ طاقت ور ہو گیا اور دوسری دفعہ اس کی مخالفت کرنے والا اور ہم نے ان میں سے کسی گروہ کے پاس فضیلت نہیں پائی اور نہ اس میں تشارک پایا ہے اور نہ حجت اور نہ تساوی اور نہ مقابلہ پایا جاتا ہے اور جب ان کے عوام و خواص میں مناظرہ کے دعویٰ کے ساتھ حق کا وجود دشوار ہو گیا تو علم کے لیے کوئی جگہ باقی نہ رہی جس میں وہ پایا جاتا اور نہ حق کے لیے کوئی راستہ رہا جس سے اُسے حاصل کیا جاتا پس ہم نے فیصلہ کیا کہ نہ علم ہے نہ معرفت، اس لیے کہ جب شئی لامحالہ ثابت ہے تو لازماً وہ اتفاق و اختلاف کے دائرہ میں ہے پس ذکر کرنے والا ذکر نہیں کرتا اور وہ غائب ہو اور کہے کہ فلاں غائب ہے تو اس نے درست کہا ہے اور اگر وہ یا کوئی اور شخص کہے کہ فلاں حاضر ہے اور وہ حاضر نہ ہو تو وہ صدق سے باہر چلا گیا ہے پھر مخالف نے اس کی مخالفت کی اور کہا بلکہ وہ غائب ہے تو ان دونوں میں سے لامحالہ ایک سچا ہوگا کیونکہ جب کوئی شئی ثابت ہو تو فی الواقعہ وہ حاضر ہو گی یا غائب، اور جب کوئی شے نہ ہو تو دونوں اپنے قول میں کہ وہ حاضر ہے یا غائب، کاذب ہوں گے اس لیے کہ حاضر، شئی ہے اور غائب بھی شئی ہے اور اگر کچھ بھی نہ ہو تو وہ نہ حاضر ہو گی نہ غائب، اور انہوں نے اس قسم کی باتوں سے حجت پکڑی ہے.... [1] انہوں نے بیان کیا ہے کہ اگر سب

---

[1] اس جگہ اصل کتاب میں عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

اشیاء، علم سے معلوم کی جاتی ہیں اور علم کو علم سے معلوم کیا جاتا ہے تو نہایت تک یا لانہایت تک بات جائے گی اور اگر وہ رُک جائے تو غیر معلوم تک ہوگی اور جو معلوم نہ ہو وہ مجہول ہوگی پس تو اشیاء کو مجہول سے کیسے معلوم کرے گا خواہ وہ منتہی نہ ہو اور اس کے لیے کوئی غایت نہ ہوگی اور نہ اس کا احاطہ ہوگا اور جس کا احاطہ نہ ہو وہ بھی مجہول ہوگی اور اس قیاس میں دونوں وجہیں مجہول غیر معلوم ہوں گی، پس مجہول شئے تمام اشیاء کو معلوم کیے بغیر کیسے معلوم ہوگی اور یہ بہت بعید ہے۔

اور انھوں نے ان دونوں قسموں کے بارے میں برمحل گفتگو کی ہے اور انھوں نے بہت کوشش کی ہے اور ان کا خرچ بڑھ گیا ہے اور ایک گروہ نے جسے دہریہ کہا جاتا ہے، بیان کیا ہے کہ نہ دین ہے، نہ رب ہے، نہ رسول ہے، نہ کتاب ہے، نہ نماز ہے، نہ خیر و شر کی جزا ہے، نہ کسی چیز کی ابتدا ہے نہ اس کی فنا ہے اور نہ حدوث اور نہ ہلاکت ہے اور حدوث، کو حدوث کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ افتراق کے بعد اس کی ترکیب ہوئی ہے اور اس کی ہلاکت، اجتماع کے بعد اس کی تفریق ہے اور دونوں وجہیں غائب کا حاضر ہونا اور حاضر کا غائب ہونا، حقیقی ہیں۔

اور انہیں دہریہ کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ ان کا خیال ہے کہ انسان ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، اور زمانہ گردش کرنے والا ہے جس کا نہ اوّل ہے نہ آخر، اور انھوں نے اپنے دعویٰ کو دلیل بنایا ہے اور کہا ہے کہ کسی چیز کے پایا جانے اور کھونے میں دو حال پائے جاتے ہیں اور ان دونوں کا تیسرا حال کوئی نہیں، ایک حال میں شئے موجود ہوتی ہے پس جو چیز ہو اور پائی جائے وہ کیسے پیدا ہوسکتی ہے اور دوسرے حال میں شئ موجود نہیں ہوتی پس شئے اس حال میں جس کی

Presented by www.ziaraat.com

کوئی تشبیہ نہیں کیسے ہو گی اور یہ بہت بعید ہے۔

اور یہی بات اس شئے کے بارے میں ہو گی جس کی ہلاکت کا دعویٰ کیا گیا ہے وہ دو حال کے بغیر معلوم نہیں کی جا سکتی۔ ایک حال میں شئے قائم ہوتی ہے پس ایک شئے کے قائم اور موجود ہونے کی حالت میں اس کی ہلاکت کے مدعی کا قول محال ہو گا اور دوسرے حال میں کوئی شئے نہیں ہوتی پس قریب ترین ہلاکت کیسے ہو گی اور یہ محال ہے پس اگر ہمارے مخالفین نے ہمارے صدق کا اقرار کیا تو وہ ہمارے قول میں شامل ہیں اور انہوں نے ان کے قول کی مخالفت کی ہے اور اگر وہ ہمارے قول کا انکار کریں اور تیسرے حال کا دعویٰ کریں جس میں نہ عدم ہوتا ہے نہ وجود، تو یہ تینوں حالتوں سے بدترین حالت ہے۔

اور ان میں سے ایک گروہ نے بیان کیا ہے کہ ازل میں اشیاء کی اصل ایک دانہ تھی جو پھٹ گیا جس سے عالم نمودار ہو گیا جیسا کہ آپ اس کے رنگوں اور احساس میں اختلاف دیکھ رہے ہیں اور بعض کا خیال ہے کہ وہ اپنے معانی میں غیر مختلف ہے اور اس کے معانی کا اختلاف اس کے احساس کی جہت سے ہے اور بعض نے اس بات کا انکار کیا ہے اور انھوں نے اس کے معانی اور ثبوت میں اس کے لیے اختلاف ثابت کیا ہے اور اختلاف کے ثبوت کے منکرین نے کہا ہے کہ اشیاء اپنے احساس کے اختلاف سے مختلف ہوتی ہیں اور یہ کہ ان میں کسی چیز کی کوئی حقیقت نہیں جسے دوسری کے بغیر واضح کیا جائے۔

اور انہوں نے اس بارے میں دلالت سے دعویٰ کیا ہے کہ صفراء سے پیدا ہونے والی بیماری کے بیماروں کی مثال اصحاب الیرقان کی سی ہے، ان میں جب کوئی شہد کو چکھے گا تو اسے کڑوا پائے گا اور اس بیماری سے سلامت رہنے والے لوگ اسے شیریں پائیں گے

Presented by www.ziaraat.com

اور چمگادڑ پر دن کی روشنی پردہ ڈال دیتی ہے اور رات اس کی نظر کو تیز کرتی ہے اگرچہ نور، آنکھوں کے نور میں اضافہ کر دیتا ہے اور تاریکی ان کو ڈھانپ لیتی ہے، ضروری ہے کہ دن کا نور، چمگادڑ وغیرہ کے لیے تاریکی ہو، آگ اس کی نظر کو ڈھانپ لیتی ہے اور یہ بات بعض لوگوں اور دیگر حیوانات اور طیور میں بھی پائی جاتی ہے اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے جب رات آنکھوں کو تیز کرنے والی ہو تو اُن کی رات نُور ہو گی جیسے کہ ان کے مخالفین کے لیے دن نور ہو گا اور رات ان کے لیے تاریکی ہو گی اور اگر تم کہو کہ یہ ایک آفت ہے جو ان اصناف پر آئی ہے، ہم تمہیں کہیں گے کہ ان کے مخالفین کے نزدیک یا ان کے موافقین کے نزدیک؟ اگر تم کہو کہ ان کے مخالفین کے نزدیک ہم کہیں گے بلکہ آفت ان کے موافقین پر آئی ہے اور اگر تم کہو کہ ان کے موافقین کے نزدیک، تو ہم کہیں گے کہ ان کے نزدیک ان کے مخالفین پر آفت آئی ہے پس دونوں صنفوں میں سے کسی کو دوسری پر فضیلت نہیں ہو گی۔

اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ کیا تم کاتب کو نہیں دیکھتے کہ وہ کتاب کو برابر سیدھا لکھتا ہے اور چہرے کے سامنے سے اُسے ایسے ہی لکھتا ہے اور اگر وہ اُسے اس کے برخلاف دیکھے گا اور اگر وہ اس سے ٹیڑھا ہو جائے یا اس کے خلاف ہو جائے تو وہ اسے مخالف دیکھے گا جیسا کہ الف ایسی صورت میں لکھا جاتا ہے جس سے وہ تمام حروف سے ممتاز ہو جاتا ہے اور جب تو اُسے سامنے سے دیکھے تو اُسے الف دیکھے گا اور جب تو اس سے پیٹھ پھیرے تو تو اُسے باء کی طرف دیکھے گا اور جب تو اس سے انحراف کرے گا تو تو اُسے نون یا باء کی طرح دیکھے گا اور اپنی جگہ سے غائب ہونے والا دوسری جگہ حاضر ہوتا ہے۔

اور یہی بات رنگوں، آوازوں، کھانوں، اعیان اور ملابس کے

Presented by www.ziaraat.com

متعلق ہے جیسے کہ آپ نزدیک سے شخص کو بڑا دیکھتے ہیں اور دُور سے چھوٹا دیکھتے ہیں جب کبھی قریبی اس سے قریب ہوتا ہے، بڑائی میں زیادہ ہو جاتا ہے اور جب کبھی اس سے دُور ہوتا ہے اس کی آنکھ میں چھوٹائی میں زیادہ ہو جاتا ہے۔

اسی طرح قریب سے آواز کو قوی اور دُور سے خفی سنا جاتا ہے اور اسی طرح کھانے سے آپ تھوڑا چکھتے ہیں اور اُسے قلیل الحلاوت پاتے ہیں اور جب اس سے زیادہ کھاتے ہیں تو اس کا مزہ کثیر الحلاوت ہوتا ہے۔

اسی طرح چھونے کا حال ہے آپ شئے کو تھوڑا محسوس کرتے ہیں تو اُسے کمزور پاتے ہیں اور سختی سے اُسے چھوتے ہیں تو اُسے گرم پاتے ہیں اور قرب سے آپ صورت کو ثابت اور مختلف پاتے ہیں اور دیکھنے والا اس سے زیادہ دُور ہو جاتا ہے تو وہ اُسے مستوی اور غیر مختلف دیکھتا ہے۔

اور ان کا خیال ہے کہ تمام اشیاء برابر اور مقابلے میں گھومتی ہیں اور قریب ہے کہ وہ سوفسطائیوں کے حلیف بن جائیں اور دوسرے گروہ نے بیان کیا ہے کہ اشیاء، اصول اربعہ کی فروع ہیں جو ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے اور ان سے عالم نمودار ہوا ہے اور وہ افراد، ہوا زج، گرمی، سردی، رطوبت اور خشکی ہیں جو خود بخود پیدا ہوتی ہیں نہ کہ اعتماد، ارادہ اور مشیت سے،

اور دوسرے گروہ کا قول ہے کہ اصول اربعہ، عالم کی تمام چیزوں کی اصل ہیں اور ان کے ساتھ ایک پانچواں اصول بھی ہے جو ہمیشہ سے ہے ان کی تدبیر کرتا رہتا ہے اور ارادہ، مشیت اور حکمت سے ان میں اُلفت و محبت پیدا کرتا رہتا ہے اور ان کے جوڑوں کے درمیان اُلفت پیدا کرتا رہتا ہے اور ان کے نتائج اس سے پیدا ہوتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

اور ان کے اضداد ایک دوسرے کو قریب سے نہیں روکتے اور وہ علم ہے۔

اور ایک گروہ نے جو اصحاب الجوہر ہیں اور وہی ارسطا لیسیہ ہیں، بیان کیا ہے کہ اشیاء دو چیزیں ہیں۔ جوہر اور عرض، اور جوہر دو قسموں میں منقسم ہو جاتا ہے، زندہ اور جو زندہ نہیں اور اس کی تعریف یہ ہے کہ وہ قائم بنفسہ اور اس کا افتراق، خاص میں ہوتا ہے نہ کہ حد میں اور عرض کی نو قسمیں ہیں ان میں سے کمیت ہے اور یہی عدد ہے اور اس کی چار صورتیں ہیں، ماپ، پیمائش، وزن اور قول۔

پھر کیفیت ہے اور اس کی آٹھ صورتیں ہیں، کون، فساد، ہیئت، حیلہ، قوت، کمزوری، آلف اور مالوف، پھر اضافت ہے اور اس کی چار صورتیں ہیں۔ طبیعی، صناعی، استحسان اور مودّت۔

پھر متیٰ ہے اور یہ وقت پر واقع ہوتا ہے اور وقت سے مراد زمانہ ہے اور زمانے کی صورتیں تین ہیں، ماضی، مستقبل اور دائم۔

پھر اینٰ ہے اور یہ جگہ پر واقع ہوتا ہے اور اس کی چھ جہات ہیں یعنی آگے، پیچھے، اوپر، نیچے، دائیں اور بائیں پھر جدت ہے اور وہ ملک ہے اور ملک کی دو قسمیں ہیں یا وہ خارج ہے یا داخل، خارج کا مفہوم غلام، گھر اور سامان وغیرہ کی ہے اور داخل کا مفہوم، علم و حکمت ہے۔

پھر نصبت ہے اور نصبت کے معنے الشئی کی ہیئت کے ہیں جیسے کوئی کہے کہ فلاں کھڑا ہے اور فلاں بیٹھا ہے اور فلاں جانے والا ہے اور فلاں آیا ہے۔

پھر فاعل ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں یا تو وہ اختیار سے کرے گا یا وہ بالطبع کرے گا، پس مختار، زندہ، باقی، کھانے پینے والے کی مانند ہے اور فاعل بالطبع، عناصر اربعہ کی حرکت کی طرح ہے جیسے آگ وسط سے بلندی کی طرف چڑھتی ہے اور اگر وہ آگ کے سوا

Presented by www.ziaraat.com

کوئی اور چیز ہو اور زمین کی طرح ہو وہ بلندی سے وسط کی طرف اس کے مخصوص مرکز کی طرف آتی ہے۔ اور پانی بلندی سے زمین کے نیچے کی طرف آتا ہے۔

پھر منفعل ہے اور وہ اپنی طینت محتملہ کی حالت میں فاعل کی تاثیر کو قبول کرنے والا ہے کیونکہ وہ طینت کو گھماتا اور تمام اشکال میں چوکور بناتا ہے، یہ یونانیوں اور ان کے بعد آنے والوں رومیوں کی باتیں ہیں اور ان کے متکلمین اور فلاسفہ اور حکماء اور اہل نظر کے مذاہب ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

رُومی عیسائیوں کے بادشاہ

شاہانِ روم میں سے پہلا بادشاہ جو یونانی قول سے نصرانیت کی طرف گیا قسطنطین ہے اور اس کا باعث یہ تھا کہ وہ ایک قوم سے جنگ کر رہا تھا اس نے خواب میں دیکھا کہ گویا نیزے آسمان سے اُتارے گئے ہیں اور ان پر صلیبیں لگی ہیں اور جب صبح ہوئی تو اس نے اپنے نیزوں پر صلیبیں اُٹھائیں پھر اس نے جنگ کی اور کامیاب ہوا اور یہی اس کے عیسائی ہونے کا سبب تھا۔ اس نے دینِ نصرانیت کی ذمہ داری لی اور گرجے تعمیر کیے اور دینِ نصرانیت کے قیام کے لیے اس نے تمام شہروں سے پادریوں کو اکٹھا کیا اور یہ ان کا پہلا اجتماع تھا اور نیقیہ میں تین سو اٹھارہ پادری اور چار پیشوا جمع ہوئے، اسکندریہ کا پیشوا، رومیہ کا پیشوا، انطاکیہ کا پیشوا اور قسطنطنیہ کا پیشوا۔

ان کو قسطنطین کے جمع کرنے کا سبب یہ تھا کہ جب وہ عیسائی ہوا اور نصرانیت اس کے دل میں اتر گئی تو اس نے اس کے علم کے انتہا کو پہنچنا چاہا سو اس نے نصرانیوں کے مقالات کو شمار کیا تو اس نے تیرہ مقالات پائے اور ان میں کسی کا یہ قول تھا کہ مسیح اور اس کی ماں دونوں الٰہ تھے اور ان میں کسی کا یہ قول تھا کہ وہ باپ سے آگ کے شعلے کے مقام پر تھا جو آگ کے شعلے سے الگ ہو گیا ہے اور دوسرے کی

Presented by www.ziaraat.com

علیحدگی سے پہلے ہیں کمی نہیں ہوئی اور ان میں کسی کا یہ قول بھی تھا کہ وہ اللہ تھا اور کسی کا یہ قول تھا کہ وہ اس کا بندہ تھا اور کسی کا یہ قول تھا کہ اس کا جسم خیال تھا جیسے متی اور اس کے اصحاب نے کہا ہے اور کسی کا یہ قول تھا کہ وہ کلمہ تھا اور کسی کا یہ قول تھا کہ وہ بیٹا تھا اور کسی کا قول تھا کہ وہ قدیم رُوح تھی اور کسی کا یہ قول تھا کہ وہ ابن یوسف تھا اور کسی کا یہ قول تھا کہ وہ انبیاء میں سے ایک نبی تھا اور کسی کا یہ قول تھا کہ وہ لاہوتی اور ناسوتی تھا۔ پس قسطنطین نے تین سو اٹھارہ پادریوں اور چار پیشواؤں کو جمع کیا اور اس زمانے میں ان کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔

اور اسکندریہ کا پیشوا کہا کرتا تھا کہ مسیح مخلوق اور معبود ہے پس جب وہ اکٹھے ہوئے تو انہوں نے اس بارے میں اس سے مناظرہ کیا سو اس نے سب لوگوں کے مقالات کو جمع کیا انھوں نے کہا کہ مسیح، مخلوق کے وجود سے قبل، باپ سے پیدا ہوا ہے اور وہ باپ کی طبیعت سے ہے اور انھوں نے رُوح القدس کا ذکر نہیں کیا اور نہ انہوں نے اسے خالق اور نہ مخلوق ثابت کیا بلکہ انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ باپ اللہ ہے اور ابن اللہ اس سے ہے اور وہ نیقیہ سے چلے گئے اور قسطنطین کی حکومت ۵۵ سال رہی۔

پھر لولیانوس نے ایک سال حکومت کی پھر دسیوس نے ایک سال حکومت کی اور اسی کے زمانے میں طویل زمانہ مرنے کے بعد اصحاب کہف ظاہر ہوئے اور وہ کتنی جماعتیں اور چرواہے تھے اور ان کے ساتھ چرواہے کا کتا بھی تھا اور ان کے نام مکسلمینیا، مرطوس، نشاہ بومسوش، نطرلوشش، دواس، لوالس، کینقرطو، دسوطرش[1]، ملیخا چرواہا،

---

[1] اصل کتاب میں بعض اسمار نقطوں کے بغیر آئے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

اور یہی کتے کا مالک تھا اور کتے کا نام قطمیر تھا، پس وہ ایک سو سال کے بعد باہر نکلے اور تین سو نو سال کے بعد بھی ان کا نکلنا بیان کیا جاتا ہے اور انہوں نے اپنے ایک آدمی کو جس کے پاس دراہم بھی تھے، اپنے واسطے کھانا لانے کے لیے بھیجا پس عوام نے اس کے دراہم کی بناوٹ کو اوپرا خیال کیا پھر انہوں نے اس کا پیچھا کیا حتیٰ کہ وہ غار تک آ گئے اور ان کا معاملہ لوگوں پر مشتبہ ہو گیا اور غار پر مسجد بنا دی گئی جس میں نماز پڑھی جاتی تھی۔

پھر النطیانوس نے چار سال حکومت کی، پھر تیدوسوس اکبر بادشاہ بنا اور اس کے زمانے میں نصرانیوں کا دوسرا اجتماع ہوا اور اس کے لیے قسطنطنیہ میں ایک سو پچاس پادری اور تین پیشوا اکٹھے ہوئے اور رومیہ کا پیشوا وہاں حاضر نہ ہوا پس انہوں نے صحیفہ امانت بنایا اور روح القدس لکھا اور جو صحیفہ امانت انہوں نے بنایا یہ تھا ـــــ میں خدائے واحد باپ پر ایمان لاتا ہوں جو ہر چیز کا بادشاہ ہے اور زمین و آسمان کا خالق ہے اور جو چیزیں مرئی یا غیر مرئی ہیں ان کا بھی خالق ہے اور مسیح ابن اللہ رب سے زمانے سے پہلے پیدا ہوا، (نور) نور سے ہے الاحق، اللہ حق سے ہے وہ مولود ہے، مخلوق نہیں اور باپ کی اصل سے ہے اسی سے ہر چیز ہے، ہمارے بشر کی وجہ سے اور ہماری رہائی کی وجہ سے، وہ آسمان سے اترا اور رُوح القدس اور کنواری مریم سے متجسد ہوا اور بشر بن گیا اور بلاطس البنطی کے عہد میں ہماری وجہ سے اُسے صلیب دیا گیا اور وہ مر گیا اور اُسے قبر میں ڈالا گیا اور اس نے تین دن کے لیے قیام کیا جیسا کہ کتب میں بیان ہوا ہے اور وہ آسمان کی طرف چڑھ گیا اور اس باپ کی دائیں طرف جا بیٹھا جس کی حکومت کو فنا نہیں اور اس رُوح القدس میں رب سے جو باپ سے ہے وہ کلام جس کے متعلق انبیاء نے گفتگو کی ہے اور حواریوں کے بغیر لشکر جا کی یکتا

Presented by www.ziaraat.com

پاکیزگی سے ہیں، ایک بیٹے پر اور خطاؤں کی بخشش پر اور مُردوں کے اُٹھ کھڑا ہونے پر ایمان لاتا ہوں اور انہوں نے اس کے بعد کچھ کہنے والے کی بات کو حرام قرار دیا۔ اور قسطنطنیہ سے متفرق ہو گئے۔ اور تیدوسوس کی حکومت سترہ سال رہی۔

پھر اس کے بعد اس کا بھتیجا تیدوسوس اصغر اور انسطیانوس بادشاہ بنے اور عیسائیوں کا تیسرا اجتماع ہوا، پس افسس میں اجتماع ہوا اور دوسو پادری حاضر ہوئے اور نسطور نے سب لوگوں کی مخالفت کی اور کہا کہ مسیح، دو جوہر اور دو طبیعتیں تھا وہ اپنے جوہر اور طبیعت کے لحاظ سے مکمل الٰہ تھا پس باپ نے الٰہ کو جنم دیا اور اس نے انسان کو جنم نہیں دیا، اور ماں نے انسان کو جنم دیا اس نے الٰہ کو جنم نہیں دیا۔ قرطیس نے اُسے کہا اگر بات ایسے ہی ہے جیسے تو نے بیان کی ہے تو جس نے مسیح کی پرستش کی وہ بڑائی کرنے والا ہے اس لیے کہ وہ قدیم اور محدث ہونے کے لحاظ سے بندہ ہو گا اور جس نے اس کی عبادت کو ترک کیا وہ کفر کرنے والا ہو گا کیونکہ اس نے قدیم کی عبادت کو چھوڑ دیا ہے جیسے اس نے محدث کی عبادت کو چھوڑ دیا ہے اور جس نے انسان کو چھوڑ کر الٰہ کی پرستش کی اس نے مسیح کی پرستش نہیں کی کیونکہ وہ اس بات کا استحقاق نہیں رکھتا کہ اُسے ایک جہت سے دوسری جہت کو چھوڑ کر مسیح کہا جائے اور اس نے اس بات کو سب پر واجب قرار دیا اور انطاکیہ کے پیشوا نے اس کی مخالفت کی اور نسطور نے کہا کہ انطاکیہ کا پیشوا میرے قول کی مانند کہتا ہے۔

اور نسطور سرزمین عراق کی طرف بھاگ گیا اور عراق میں نسطوریہ بن گئے اور انہوں نے پیشوا کی جگہ جاثلیق کو اپنا سردار بنا لیا اور اسی بات پر متفرق ہو گئے اور تیدوسوس اصغر کی حکومت ۲۷ سال رہی۔

پھر مرقیانوس بادشاہ بنا اور اس کے زمانے میں چوتھا اجتماع ہوا

Presented by www.ziaraat.com

اور اس کا باعث یہ تھا کہ یعقوبیہ کے حکمران طرسیوس نے کہا کہ ــــ مسیح ایک جوہر اور ایک طبیعت ہے اور نصاریٰ نے اس بات کا انکار کیا اور قسطنطنیہ میں ۶۳۰ پادری جمع ہوئے اور انہوں نے طرسیوس سے مناظرہ کیا اور انہوں نے اُسے کہا، اگر تیرے خیال کے مطابق مسیح طبیعت واحدہ ہے تو طبیعت قدیمہ ہی طبیعت محدثہ ہے، اور اگر قدیم، محدث سے ہو تو جو ہمیشہ سے ہے وہی نہیں ہو گا مگر اس نے اپنے قول سے رجوع نہ کیا تو انہوں نے اُسے حرام قرار دے دیا اور وہ مصر اور اسکندریہ کے علاقے کی طرف چلا گیا اور وہاں قیام پذیر ہو گیا اور وہ طبیب تھا اور مرقیانوس کی حکومت پانچ سال رہی۔

پھر اس کے بعد الیون واسموس[1] نے سات سال حکومت کی پھر زینون نے ۱۸ سال حکومت کی پھر انسطاسیوس بادشاہ بنا اور اس کے زمانے میں نصرانیوں کا پانچواں اجتماع ہوا اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ رؤسائے نصاریٰ میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ ــــ مسیح کا جسم غیر حقیقی خیال تھا۔ پس اس کے لیے وہ جمع ہوئے اور کہنے لگے، اگر اس کا جسم خیال تھا تو ضروری ہے کہ اس کا فعل بھی غیر حقیقی خیال ہو اور یہ نصاریٰ کے قول کی نسبت سوفسطائیوں کے قول کے زیادہ مشابہ ہے اور اس نے ان لوگوں پر لعنت کی جنہوں نے یہ بات کہی، اور نصاریٰ نے ان سے اظہار بیزاری کیا اور انسطاسیوس کی حکومت ۲۷ سال رہی۔

پھر یوسطوس ثانی نے ۲۹ سال حکومت کی اور اس کے زمانے میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے پھر یوسطوس ثالث نے ۲۰ سال حکومت کی پھر طیبریوس نے چار سال حکومت کی،

---

[1] اصل کتاب میں یہ نقطے کے بغیر ہی ہے۔

پھر ہرقل اور اس کے بیٹے قسطنطین نے حکومت کی اور اس کے زمانے میں نصرانیوں کا چھٹا اجتماع ہوا اور یہ واقعہ یوں ہے کہ قورس اسکندرانی نے خیال کیا کہ مسیح مشیت واحدہ اور فعل واحد ہے اس نے کہا اور یہ یعقوبیہ کے قول کی مانند ہے پس وہ اس کے لیے جمع ہوئے اور رومیہ کے پیشوا کو لیسند کیا اور اس نے خط لکھا اور خود حاضر نہ ہوا اور اس کے بعد نصرانیوں کا کوئی اجتماع نہیں ہوا اور ہرقل اور اس کے بیٹے قسطنطین کی حکومت ۳۲ سال رہی۔

پھر قسطنطینوس نے ۱۸ سال حکومت کی پھر رومیہ کے پیشوا نے تین سال حکومت کی پھر ملسعرذقی[1] نے چار سال حکومت کی پھر الیون اور اس کے بیٹے قسطنطین نے ۲۹ سال حکومت کی۔

اور رومیوں کے وہ مہینے جن پر وہ اپنا حساب اور تاریخیں چلاتے تھے بارہ مہینے تھے۔

پہلا مہینہ کانون الآخر تھا اُسے رومی زبان میں نیوارس کہتے ہیں اور یہ ان کے نزدیک سال کا سرا ہے۔

ان کے مہینوں کے نام یہ ہیں۔ نیوارس اور یہی جنوری ہے، ملیاس، یہ فروری ہے، نرلس، یہ مارچ ہے، ابرلس، یہ اپریل ہے، مالیس، یہ مئی ہے، یولس، یہ جون ہے، اغطس یہ جولائی ہے۔ سنتبرس، یہ اگست ہے، اقطبرس، یہ ستمبر ہے، نونبرس یہ اکتوبر ہے، اکبرس، یہ نومبر ہے، مورس، یہ دسمبر ہے۔

اور ان کی مملکت، فرات کی حد سے اسکندریہ تک تھی جو ارض روم کے سوا، جو اس مدت تک ان کے قبضہ میں ہے اسلامی علاقے میں آگئی

---

[1] اصل کتاب میں یہ نقطے کے بغیر ہی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

اور ان کا سب سے بڑا شہر الرہا تھا جو جزیرہ کے علاقے میں* ہے اور وہ دیارِ مضر میں سے ہے پھر انطاکیہ تھا جہاں القسیان کے گرجا میں پطرس کی کرسی اور حضرت یحیٰی بن زکریا کی تجلیل ہے اور یہ چوتھی کرسی ہے، اور بڑا پیشوا ہے اور جو کچھ مملکت روم میں تھا وہ اسلام میں آگیا یعنی جزیرہ کا علاقہ حران، الرہا اور اس کے بقیہ اضلاع، بالس، سمیاط، ملطیہ، آذنہ، طرسوس، جند قنسرین اور عواصم اور اس کے بقیہ اضلاع اور جند حمص اور حمص کا شہر جو مملکت روم میں شمار ہونے والے شہروں میں سے ایک ہے پھر لاذقیہ، اور یہ بھی حمص سے تعلق رکھتا ہے اور جند دمشق، یہاں پر شاہِ روم کے کارندے، غسان کی آل جفنہ سے تعلق رکھتے تھے اور جند اردن، اور یہ بھی ان کے پاس تھا اور اس کے کارندے شاہِ روم کی جانب سے غسانیوں کی آل جفنہ سے تھے اور جند فلسطین اپنے ضلع سمیت تنیس، دمیاط اور اسکندریہ، یہ خالص رومی مملکت تھی جو اسلامی علاقے میں شامل ہو گئی۔

پھر ان کا علاقہ الدرب کے پیچھے سے بلاد صقالبہ، الالان اور افرنگ تک تھا اور بلادِ روم کے مشہور و معروف شہر بھی جیسے رومیہ، نیقیہ، قسطنطنیہ، اماسیہ، خرشنہ، قرہ، عموریہ، صملہ، الفلکہ، سلندوا، ہرقلہ، صقلیہ، ملطنہ[1]، انطاکیۃ المحترقہ، دصرناطہ، ملویہ، سلوقیہ، امرتہ[2]، قونیہ، جوس[3]، بلوس، براقس[4] اور سلنیقیہ۔

---

[1]، [2]، [3]، [4] اصل کتاب میں یہ الفاظ نقطے کے بغیر ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

ایران کے بادشاہ

ایران، اپنے بادشاہوں کے لیے خلقت کے اختلاف کے ایسے بہت سے امور کا دعویٰ کرتا ہے کہ ان جیسے امور کو قبول نہیں کیا جا سکتا حتیٰ کہ ایک بادشاہ کے متعدد منہ اور آنکھیں ہو جاتی ہیں اور دوسرے کا چہرہ تانبے کا ہوتا ہے اور تیسرے کے دونوں کندھوں پر دو سانپ ہوتے ہیں جو مُردوں کے دماغ کھاتے ہیں اور عمر کی طوالت اور لوگوں سے موت کو دور کرنا اور اس قسم کی باتیں جنہیں عقل دھکے دیتی ہے اور اُسے کھیل اور مذاق سمجھتی ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی اور ہمیشہ ہی سے عجم کے اصحاب عقل و معرفت اور جنہیں بلندی حاصل ہے اور ان کے ملوک و رؤسا سے اونچے گھرانے والے اور مؤرخین اور ادیب اس کی تصدیق نہیں کرتے اور نہ اسے صحیح قرار دیتے ہیں اور نہ وہ یہ بات کہتے ہیں۔

اور ہم نے انہیں دیکھا ہے کہ وہ اردشیر بابکان سے ایران کی بادشاہت کا شمار کرتے ہیں پس ان کے ہاں اردشیر سے قبل ان کی مملکت اولیٰ اور پہلے بادشاہ یہ تھے۔ شیومرث نے ستر سال اور اوشہنج فیشداد نے چالیس سال طہمورث نے تیس سال، جمشید نے سات سو سال، الضحاک نے ایک ہزار سال، افریدون نے پانچ سو سال، منوچہر نے ایک سو بیس سال ترکوں کے بادشاہ افراسیاب نے ایک سو بیس سال، زوطہماسپ نے

Presented by www.ziaraat.com

پانچ سال، کیقباد نے ایک سو سال، کیکاؤس نے ایک سو بیس سال، کیخسرو نے ساٹھ سال، کیلہراسپ نے ایک سو بیس سال، کیشتاسپ نے ایک سو بارہ سال، کیاردشیر نے ایک سو بارہ سال، خمانی بنت چہرزاد نے تیس سال / دارا بن چہرزاد نے بارہ سال حکومت کی پھر اسکندر ذوالقرنین نے اُسے قتل کر دیا اور ایران کی حکومت منتشر ہوگئی اور ملوک الطوائف کی حکومت ہوگئی اور ان کی حکومت بلخ میں تھی۔

نسابوں کا خیال ہے کہ وہ عاموذ ابن یافث بن نوح کی اولاد میں سے ہیں اور یہ صابیوں کے دین پہ تھے، شمس و قمر، آگ اور نجوم سبعہ کی تعظیم کرتے تھے اور مجوسی نہیں تھے بلکہ وہ صابیوں کے قوانین کے پابند تھے اور ان کی زبان سریانی تھی اُسے بولتے اور اُسے ہی لکھتے تھے اور یہ سریانی کا رسم الخط ہے[1]۔ اور ان کے واقعات نے ہماری رائے کو ثابت کر دیا ہے اکثر لوگ ان کا انکار کرتے ہیں اور انہیں بُرا خیال کرتے ہیں پس ہم نے انہیں ترک کر دیا ہے کیونکہ ہمارا طریقہ تمام بری باتوں کو حذف کرنا ہے۔

اردشیر بابکان سے دوسری بادشاہت

اور اردشیر بادشاہ، ایرانی مجوسیوں کا پہلا بادشاہ ہے اور اس کی حکومت اصطخر دس تھی۔ ایران کے بعض صوبوں نے اس کا انکار کیا تو اس نے ان سے جنگ کی اور انہیں فتح کر لیا پھر وہ اصبہان کی طرف گیا پھر اہواز پھر میسان کی طرف گیا پھر ایران واپس آگیا اور اس نے

---

[1] اصل کتاب میں یہ رسم الخط نہیں لکھا گیا۔

Presented by www.ziaraat.com

اردوان بادشاہ سے جنگ کی اور اُسے قتل کر دیا اور اردشیر شہنشاہ نام رکھا اور اس نے اردشیر خرّہ میں ایک آتشکدہ تعمیر کیا پھر جزیرہ، آرمینیا اور آذربائیجان کی طرف گیا پھر عراق کے مضافات کی طرف گیا اور اُسے مسکن بنا لیا اور خراسان کی طرف گیا اور اس کے ایک صوبے کو فتح کر لیا اور جب اس نے شہروں پر قبضہ کر لیا تو اپنے بعد اپنے بیٹے سابور کو بادشاہ مقرر کیا اور اُسے تاج پہنایا اور اس کا نام بادشاہ رکھا اور اردشیر فوت ہو گیا اور اس کی حکومت ۱۴ سال رہی۔

اور سابور بن اردشیر بادشاہ بن گیا اور اس نے بلادِ روم سے جنگ کی اور ان میں سے کئی شہروں کو فتح کر لیا اور بہت سے رومیوں کو قیدی بنا لیا اور اس نے شہر جندی سابور کو تعمیر کیا اور رومی قیدیوں کو وہاں ٹھہرایا اور روم کے رئیس نے اس کے لیے اس پل کا نقشہ تیار کیا جو دریائے تستر میں ہے اور اس کا عرض ایک ہزار ہاتھ ہے۔

اور سابور بن اردشیر کے زمانے میں زندیق مانی بن حماد ظاہر ہوا اور اس نے سابور کو ثنویت کی طرف دعوت دی اور اس کے مذہب پہ عیب لگایا تو سابور اس کی طرف مائل ہو گیا اور مانی نے کہا کہ عالم کے مدبر دو ہیں اور وہ دو قدیم چیزیں ہیں نور و ظلمت، دو خالق ہیں خالق خیر اور خالق شر، اور نور و ظلمت میں سے ہر ایک فی نفسہٖ پانچ معانی کا نام ہے۔ رنگ، مزہ، بُو، نبض اور آواز، اور وہ دونوں عالم اور بصیر ہیں اور جو خیر و منفعت ہوتی ہے وہ نور کی جانب سے ہوتی ہے اور جو تکلیف و مصیبت ہوتی ہے وہ ظلمت کی طرف سے ہوتی ہے اور یہ دونوں الگ الگ تھے پھر دونوں باہم مل گئے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ صورت نہ تھی پھر وہ پیدا ہو گئی اور ظلمت نور کے لیے، ممازجت سے ظاہر ہوتی ہے اور وہ دونوں سائے اور سورج کی طرح ایک دوسرے

Presented by www.ziaraat.com

سے ملے ہوئے تھے اور اس کی دلیل، شئی کے بننے کا استحالہ ہے نہ کہ شئی سے اس کی دلیل کہ ظلمت، نور کے لیے، ممانجت سے ظاہر ہوئی ہے یہ ہے کہ جب ظلمت کی نور سے مخالطت تھی تو وہ اسے خراب کرنے والی تھی اور یہ محال ہے کہ نور نے اُسے ظاہر کیا ہو کیونکہ نور کا نام بھلائی ہے اور اس کی دلیل کہ وہ دونوں قدیم ہیں خیر اور شر، یہ ہے کہ جب ایک مادہ پایا گیا اس سے دو مختلف فعل نہیں ہو سکتے مثلاً گرم اور جلانے والی آگ سے تبرید نہیں ہو سکتی اور جس سے تبرید ہو گی اس سے تسخین نہیں ہو گی، پس جس سے خیر ہو گی اس سے شر نہ ہو گا اور جس سے شر ہو گا اس سے خیر نہ ہو گی۔

اور اس کی دلیل کہ وہ دونوں زندہ فاعل ہیں یہ ہے کہ خیر اس کے لیے ایک فعل ثابت کرتی ہے اور شر بھی اس کے لیے ایک فعل ثابت کرتا ہے۔

پس سابور نے اس کی اس بات کو مان لیا اور اس سے اس کی مملکت کے باشندوں نے اسے اختیار کر لیا اور ان پہ یہ بات گراں گزری پس اس کی مملکت کے حکماء اُسے اس بات سے روکنے کے لیے جمع ہوئے مگر اس نے ان کی بات نہ مانی۔

اور مانی نے کتابیں تصنیف کیں جن میں دو کو ثابت کیا اور اس نے جو کتاب تصنیف کی جسے وہ کنز الاحیاء کا نام دیتا ہے اس میں وہ نفس کے خلاص نوری اور فساد ظلمی کو بیان کرتا ہے اور ردی افعال کو ظلمت کی طرف منسوب کرتا ہے۔

اور ایک کتاب جسے اس نے الشابرقان کا نام دیا ہے اس میں وہ نفس خالصہ اور شیاطین سے مختلط نفس اور علل کو بیان کرتا ہے اور فلک کو چوڑا قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ علم ایک جھکے ہوئے پہاڑ

Presented by www.ziaraat.com

پر ہے جس پر فلک علوی گھومتا ہے۔

اور ایک کتاب جسے وہ کتاب الہدیٰ والتدبیر اور بارہ اناجیل کا نام دیتا ہے اور وہ ان میں سے ہر انجیل کو حروف میں سے حرف کا نام دیتا ہے اور نماز کا اور ان چیزوں کا ذکر کرتا ہے جو رُوح کی نجات کے لیے استعمال کی جانی چاہیئں۔

اور کتاب سفر الاسرار وہ ہے جس میں وہ انبیاء کے معجزات پر طعن کرتا ہے اور کتاب سفر الجبابرۃ اور اس کی بہت سی کتب اور رسائل بھی ہیں۔

سو اس نے سابور کو اس بات پر دس بارہ سال قائم رکھا پھر اس کے پاس الموبذ آیا اور اس نے کہا اس نے تیرے دین کو خراب کر دیا ہے اُسے اور مجھے اکٹھا کرتا کہ میں اس سے مناظرہ کروں سو اس نے دونوں کو اکٹھا کیا اور الموبذ، دلیل سے اس پر غالب آگیا اور سابور نے ثنویت کو چھوڑ کر مجوسیت کی طرف رجوع کر لیا اور اس نے مانی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو وہ بھاگ گیا اور بلادِ ہند کی طرف آگیا اور یہیں مقیم ہو گیا حتیٰ کہ سابور مر گیا۔

پھر سابور کے بعد ہرمز بن سابور بادشاہ بنا اور یہ ایک دلیر آدمی تھا، اسی نے رامہرمز شہر تعمیر کیا ہے اور اس کا زمانہ طویل نہ ہوا اور اس کی حکومت ایک سال رہی۔

پھر بہرام بن ہرمز بادشاہ بنا اور وہ غلاموں اور کھیلوں کا دلدادہ تھا اور مانی کے شاگردوں نے اس کی طرف خط لکھا کہ ـــــ اگر اس نے قابو پایا ہے تو ایک نو عمر اور کثیر المشاغل پر قابو پایا ہے پس وہ سرزمین ایران کی طرف آیا اور اس کی بات مشہور ہو گئی اور اس کی جگہ ظاہر ہو گئی پس بہرام نے اُسے بلایا اور اس سے اس کا حال پوچھا اس نے اُسے اپنا حال بتایا تو اس نے اُسے اور الموبذ کو اکٹھا کیا اور اس نے اس سے

Presented by www.ziaraat.com

مناظرہ کیا پھر الموبذ نے اُسے کہا تیرے اور میرے لیے سیسہ پگھلایا جائے اور اُسے میرے اور تیرے معدے پر ڈالا جائے اور جسے وہ ضرر نہ دے وہ حق پر ہو گا، اس نے کہا یہ ظلمت کا فعل ہے، پس بہرام کے حکم سے اُسے محبوس کر دیا گیا اور اُسے کہا جب صبح ہو گی تو میں تجھے بلاؤں گا اور اس طرح قتل کروں گا کہ تجھ سے پہلے اس طرح کوئی قتل نہ ہوا ہو گا، پس ساری رات مانی کو اسہال لگے رہے حتیٰ کہ وہ مر گیا اور بہرام نے صبح کو اُسے بلایا تو انہوں نے اُسے مُردہ پایا، سو اس نے اس کا سر کاٹنے کا حکم دیا اور اس کے جسم میں توڑی بھر دی اور اس کے اصحاب کو تلاش کیا اور ان میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور بہرام بن ہرمز کی حکومت تین سال رہی۔

پس بہرام بن بہرام بادشاہ بنا اور اس کی حکومت ۱۷ سال رہی پھر اس کے بعد اس کا بیٹا بہرام بن بہرام بن بہرام بادشاہ بنا اور اس کی حکومت چار سال رہی پھر اس کا بھائی نرسی بن بہرام نو سال بادشاہ رہا۔

پھر ہرمز بن نرسی نے نو سال حکومت کی اور اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام اس نے سابور رکھا اور اُسے بادشاہ بنا دیا اور ہرمز مر گیا اور سابور ابھی گہوارے میں بچہ ہی تھا اور اس نے اپنی مملکت کے باشندوں کو اس کے انتظار میں کھڑا کیا حتیٰ کہ وہ پروان چڑھا اور جوان ہو گیا پھر اس سے تکبر و جبر ظاہر ہوئے اور اس نے بلادِ عرب سے جنگ کی اور ان کے پانی جذب کر دیے اور روم کے بادشاہ الیانوس نے اس سے جنگ کی اور تمام قبائل کے عربوں نے اس کی مدد کی پھر قبائل عرب نے سابور کی طرف سبقت کی اور اس کے دارالخلافے میں اس پر ٹوٹ پڑے حتیٰ کہ وہ بھاگ گیا اور اس کی حکومت جاتی رہی پس اس کا شہر اور خزانے لوٹ لیے گئے پھر ایک نامعلوم شخص کا تیر آیا اور رومیوں کا بادشاہ

Presented by www.ziaraat.com

الیانوس قتل ہو گیا اور رومیوں نے یوبنیانوس کو بادشاہ بنا لیا اور اس نے سابور سے مصالحت کر لی۔

اور سابور، عربوں کی دشمنی پر قائم رہا اور وہ ان میں سے جس پر قابو پاتا اس کا کندھا اتار دیتا اسی لیے اُسے سابور ذوالاکتاف کا نام دیا گیا ہے اور اس کی حکومت ۷۲ سال رہی۔

پھر سابور کا بھائی اردشیر بن ہرمز بادشاہ بنا اور وہ بدسیرت ہو گیا اور اس نے اشراف اور عظماء کو قتل کیا اور چار سال حکومت کرنے کے بعد معزول ہو گیا، اور ایرانیوں نے سابور بن سابور کو بادشاہ بنا لیا اور معزول اردشیر نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور سابور پر خیمہ گر گیا اور وہ مر گیا اور اس کی حکومت پانچ سال رہی، اور سابور کے بعد بہرام بن سابور بادشاہ بنا اور اس نے اطراف کی طرف عدل و انصاف اور احسان کا وعدہ کرتے ہوئے خطوط لکھے اور اس کی حکومت گیارہ سال رہی پھر لوگوں نے اس پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا۔

پھر یزدگرد بن سابور بادشاہ بنا اور وہ بداخلاق، سنگدل، درازقد، بدسیرت، قلیل الخیر اور کثیر الشر تھا، اس نے انہیں بڑے عذاب دیے پھر گھوڑے نے اُسے لات ماری اور اُسے مار دیا اور اس کی حکومت ۲۱ سال رہی۔

پھر بہرام گور بن یزدگرد بادشاہ بنا، اس نے سرزمین عرب میں نشوونما پائی تھی اور اس کے باپ نے اُسے نعمان کی طرف بھیجا اور عرب عورتوں نے اُسے دودھ پلایا اور وہ اچھے اخلاق پر پروان چڑھا۔

اور جب یزدگرد فوت ہو گیا تو ایرانیوں نے اس کے بیٹے کو اس کے بدمذہب ہونے کی وجہ سے حکمران بنانا پسند نہ کیا اور کہنے لگے، بہرام اس کا بیٹا ہے اس نے عرب علاقے میں نشوونما پائی ہے اُسے حکومت

Presented by www.ziaraat.com

کا کوئی علم نہیں ہے اور انھوں نے ایک اور شخص کو بادشاہ بنانے پر اتفاق کر لیا پس بہرام عربوں میں چلا گیا اور جب وہ ایرانیوں سے ملا تو وہ اس سے ڈر گئے اور انہوں نے بادشاہ کا تاج اور زینت کی اشیاء جنہیں بادشاہ پہنتے ہیں لے لیں اور ان دونوں کو انھوں نے دو شیروں کے درمیان رکھ دیا اور بہرام اور کسریٰ سے کہنے لگے ، تم دونوں میں سے جس نے دونوں شیروں کے درمیان سے تاج اور اشیائے زینت لے لیں وہی بادشاہ ہوگا ، اور انہوں نے بہرام سے کہا تو اس نے ایک چھڑی پکڑی اور آگے بڑھا اور اس نے دونوں شیروں کو مارا حتیٰ کہ دونوں کو مار دیا اور تاج اور اشیائے زینت لے لیں تو وہ اس کے مطیع ہو گئے تو اس نے ان سے بھلائی کا وعدہ کیا اور اطراف کو بھی اس نے بھلائی کرنے کے خطوط لکھے اور انہیں اپنے عدل کے متعلق بتایا اور اس نے شہروں کی آبادی کا قصد کیا اور المنذر بن نعمان اس کے پاس آیا تو اس نے اس کے مقام کو بلند کیا۔

اور بہرام لہو و لعب کا رسیا اور رعیت سے غافل تھا پھر وہ شکار اور لہو و لعب کی جستجو میں چلا گیا اور اس نے اپنے بھائی نرسی کو مملکت پر جانشین بنایا اور جب ترکوں کے بادشاہ خاقان کو بہرام کے حال کی اطلاع ملی تو اس نے اس کا لالچ کیا اور اس نے اس کی طرف روانگی کا ارادہ کیا اور بہرام کو بھی اس کی اطلاع مل گئی تو وہ بھی اس کے مقابلے میں آیا حتیٰ کہ اسے قتل کر دیا اور اپنی رعیت کو فتح پانے کا خط لکھا پھر ایک روز وہ شکار کو نکلا اور گورخر کی تلاش میں دور چلا گیا پھر اس کے گھوڑے نے اسے کیچڑ کی جگہ پھینک دیا اور وہ مر گیا اور اس کی حکومت ۱۹ سال رہی۔

پھر یزدگرد بن بہرام بادشاہ بنا اور اس کی حکومت ۱۷ سال رہی اور اس یزدگرد کے دو بیٹے تھے ایک کو ہرمز اور دوسرے کو فیروز کہا جاتا تھا پس ہرمز اپنے باپ کے بعد حکومت پر قابض ہو گیا اور فیروز بھاگ

Presented by www.ziaraat.com

گیا اور بلاد صیا طلہ میں چلا گیا اور اس نے وہاں کے بادشاہ کو اپنا واقعہ اور اپنے بھائی کے طور طریق اور ظلم و جور کے متعلق بتایا تو اس نے بھائی سے جنگ کی اور اُسے قتل کر دیا اور اس کی جمعیت کو پریشان کر دیا۔

اور فیروز بادشاہ بنا اور اس کے زمانے میں لوگوں کو خشک سالی اور قحط اور سخت بھوک نے آلیا اور دریا اور چشمے خشک ہو گئے اور تین سال تک ان کا یہی حال رہا پھر شہر سر سبز و شاداب ہو گئے۔

اور فیروز بلادِ ترک کی طرف ان کے بادشاہ سے جنگ کرنے گیا اور ایرانیوں اور ترکوں کے درمیان صلح ہو چکی تھی پس جب وہ بلادِ ترک کے قریب آیا تو ترکوں کے بادشاہ نے اُسے پیغام بھیجا اور اس سے واپسی کی اپیل کی اور اُسے ترک وفا کو بڑی بات بتایا مگر وہ نہ مانا اور اس نے اس کے لیے گہری خندق کھودی پھر اُسے اندھا کر دیا اور جب وہ اس کے نزدیک آیا تو اس نے اپنی فوج کو مرتب کیا اور اس پر ہجوم کر دیا۔ پس وہ اور اس کی ساری فوج اس خندق میں گر پڑی اور وہ مر گیا اور ترکوں کے بادشاہ نے اس کے اموال کو اکٹھا کر لیا اور اس کی بہن کو پکڑ لیا اور اس کی حکومت ۲۷ سال رہی اور جب ایرانیوں کو فیروز کے قتل کی اطلاع ملی تو انہوں نے اسے بڑی بات خیال کیا اور ان کے رؤساء میں سے ایک رئیس جسے سوخرا کہا جاتا تھا، فوج اور سامان کے ساتھ چلا حتیٰ کہ ترکوں کے بادشاہ سے ملا اور اس سے جنگ کی اور اُسے برا بھلا کہا ترکوں کے بادشاہ نے اُسے اس شرط پر دعوتِ مصالحت دی کہ اس نے فیروز کے جو خزانے اکٹھے کیے ہیں وہ اُسے دے دے گا اور اس کی بہن کو بھی اور اس کے جو ساتھی اس کے قبضہ میں ہیں انہیں بھی واپس کر دے تو اس نے ایسے ہی کیا اور وہ اُسے چھوڑ کر واپس چلا گیا۔

اور بلاش بن فیروز بادشاہ بنا اس کی مدت حکومت چار سال تھی پھر

Presented by www.ziaraat.com

اس کا بھائی قباد بن فیروز بادشاہ بنا اور وہ کمسن تھا سو اس نے مملکت کا انتظام سوخرا کے لیے چھوڑ دیا اور جب وہ بالغ ہوا اور مردوں کی حد تک پہنچا تو اُسے سوخرا کا انتظام پسند نہ آیا اور اس نے اُسے قتل کر دیا اور اس نے مہران کو مقدم کیا پھر ایرانیوں نے قباد کو حکومت سے الگ کر دیا اور اُسے قید کر دیا اور اس کے بھائی جاماسپ بن فیروز کو بادشاہ بنایا اور قباد، قید میں رہا اور اس کا بھائی بادشاہ تھا۔

پھر قباد کی بہن قید خانے میں آئی اور قید خانے کا افسر اس کے درپے ہوا اور اس نے اپنے نفس کے متعلق لالچ دلایا اور کہنے لگی وہ حائضہ ہے پھر وہ آئی اور اس نے قباد کے پاس ایک روز قیام کیا پھر اس نے اُسے ایک دری میں لپیٹا اور اُسے ایک بہادر غلام کی گردن پر سوار کرا کر باہر نکال دیا پس قباد بھاگ گیا اور وہ ہیاطلہ کے بادشاہ کے پاس جانا چاہتا تھا اور جب وہ ابرشہر گیا تو ایک شخص کے ہاں اُترا اور اس کے ہاں قیام کیا پھر اس نے اس سے کہا کہ وہ اس کے لیے ایک عورت تلاش کرے تو وہ اس کے پاس ایک لونڈی لے آیا اس نے اس سے جماع کیا اور اس کے حسن و جمال نے اُسے حیرت میں ڈال دیا پھر وہ ہیاطلہ کے بادشاہ کے پاس گیا اور ایک سال اس کے پاس قیام کیا پھر اس نے اس کے ساتھ فوج بھیجی پس جب وہ ابرشہر واپس آیا تو اس نے اس شخص سے جس کے ہاں وہ اُترا تھا، کہا اس لونڈی نے کیا کیا ہے؟ اُسے لایا گیا تو اس نے ایک نہایت خوبصورت بچے کو جنم دیا تھا سو اس نے اس کا نام کسریٰ انوشیروان رکھا۔

اور قباد اپنے ملک کی طرف بڑھا اور حکومت پر قبضہ کر لیا اور اس کی قوت و شوکت بڑھ گئی اور اس نے بلاد روم سے جنگ کی اور عمامہ باندھا اور اپنے بیٹے انوشیروان کو بادشاہ بنایا اور اُسے بلا کر بہترین

Presented by www.ziaraat.com

وصیت کی اور اُسے اس کی ضرورت کی تمام چیزیں بتائیں اور قباد کی حکومت ۴۳ سال رہی۔

پھر انوشیروان بن قباد بادشاہ بنا اور اس نے اپنی مملکت کے باشندوں کو خط لکھ کر قباد کی وفات کی خبر دی اور اپنی طرف سے ان سے بھلائی کا وعدہ کیا اور انہیں سعادت کی باتوں کا حکم دیا اور انہیں طاعت و خیر خواہی کا اشارہ کیا اور اس نے ان لوگوں کو معاف کر دیا جو اس پر بھڑکے ہوئے تھے اور اس نے اس مزدق کو قتل کر دیا جس نے لوگوں کو حکم دیا تھا کہ وہ اموال و حرم میں برابر ہیں اور جیب زرا نرشت بن خرّ کان نے مجوسیت میں بدعت نکالی تو اس نے اُسے قتل کر دیا اور ان دونوں کے اصحاب کو بھی قتل کر دیا اور صاحبانِ حکومت و شرف کو مقدم کیا اور متعدد شہروں سے جنگ کی جو ایران کی مملکت میں شامل نہ تھے اور اس نے انہیں اپنی حکومت میں شامل کر لیا۔

اور شاہِ روم یخطیانوس کے درمیان اور اس کے درمیان ......[1]

اور انوشیروان نے بلادِ روم سے جنگ کی اور لوگوں کو قتل کیا اور قیدی بنایا اور جزیرہ شام کے بہت سے شہروں پر غالب آگیا جن میں الرھا، منبج، قنسرین، عواصم، حلب، انطاکیہ، افامیہ اور حمص وغیرہ شامل ہیں اور انطاکیہ اسے اچھا لگا تو اس نے اس کی مانند ایک شہر تعمیر کیا اور اس میں کسی چیز کی کمی نہ چھوڑی پھر وہ انطاکیہ کے قیدیوں کو لایا اور اس نے انہیں اس میں بھیجا تو انھوں نے کسی چیز کو اوپرا نہ سمجھا۔

اور انوشیروان نے شہروں کی پیمائش کی اور ان پر ٹیکس مقرر کیا اور غلوں کی ہر جریب کو اس کی برداشت کے مطابق لاگو کیا اور یہی طریق ہمیشہ جاری

---

[1] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

رہا اور شہر آباد رہے اور اس نے جانبازوں کے دفتر کے لیے ایک شخص کو مقرر کیا جس کے عزم اور دور اندیشی کو وہ پسند کرتا تھا اور اس کے جانبازوں نے اس کی ضرورت کے ہتھیار لے لیے اور اس نے دیوان عطا اور اسماء اور حلیوں کے اور چوپاؤں کی علامات کے دفاتر مقرر کیے اور اسی طرح دیوان گزارش مقرر کیا۔

اور انوشیروان، شریف، کریم اور عدل کو غالب کرنے والا تھا، اس سے انسان جو کچھ بھی پوچھتا وہ اُسے اس کا جواب دیتا تھا، سیف بن یزن نے اس کے پاس جا کر اُسے بتایا کہ حبشی بلاد یمن میں آئے ہیں اور ان پر غالب آگئے ہیں اور وہ شاہ روم ہرقل کے پاس گیا اور اس نے اس کے ہاں اپنی پسند کی بات نہ پائی اور اس نے اس کے ساتھ قیدیوں کو سمندر میں بھیج دیا اور ان پر اپنے بڑے سالاروں میں سے ایک بہادر اور تجربہ کار سالار کو مقرر کیا جسے وہرز کہا جاتا تھا اور وہ بلاد یمن کی طرف گیا حتیٰ کہ اس نے حبشیوں کو قتل کیا اور انہیں فنا کر دیا اور اس نے ان کے بادشاہ ابرہہ کو تیر مار کر قتل کر دیا اور اس نے شہر میں قیام کیا اور سیف بن ذی یزن کو بادشاہ بنایا۔

اور انوشیروان نے اپنے بیٹے ہرمز کو اپنے بعد بادشاہ مقرر کیا اور ہرمز کی ماں، ترکوں کے بادشاہ خاقان کی بیٹی تھی اور اس نے اس بارے میں اُسے عہد نامہ لکھ دیا اور اُسے اس میں ایسے حکم دیے جو جس طرح اس جیسے لوگ حکم دیتے ہیں اور اُسے اچھی وصیتیں کیں اور اس کی آزمائش کی اور اُسے اپنی پسند کے مطابق پایا اور اس نے اس کی باتوں کے سیدھے جواب دیے اور اس سے اچھی باتیں کیں اور انوشیروان مر گیا اور اس کی حکومت ۴۸ سال رہی۔

پھر ہرمز بن انوشیروان بادشاہ بنا اور اس نے لوگوں کو خط سُنایا

Presented by www.ziaraat.com

جس میں اس نے عدل و انصاف اور عفو و احسان کا وعدہ کیا اور انہیں اچھے کاموں کا حکم دیا اور کامیابی اور عزت حاصل کی اور اس نے متعدد شہروں کو فتح کیا پھر اس کے دشمنوں نے اس پر دلیری کی اور اس کے شہروں سے جنگ کی اور اس پر سب سے زیادہ سختی کرنے والا ترکوں کا بادشاہ شابہ تھا وہ بڑی مخلوق کے ساتھ بڑھا حتیٰ کہ بلادِ خراسان میں داخل ہو گیا۔ اور قریب تھا کہ وہ ان پر قابض ہو جاتا۔

اور خزر کا بادشاہ افواج کے ساتھ آیا اور آذربائیجان میں اترا اور یہ بات اُسے گراں گزری اور اس امر سے خائف ہو گیا کہ اُسے ترکوں کے بادشاہ سے جنگ کرنے کی طاقت نہیں، پس اس کے جرنلوں میں سے ایک شخص نے جسے بہزاد کہا جاتا تھا اس کے پاس آ کر اُسے بتایا کہ اس کے پاس ایک عالم شخص ہے جسے مہران استاد کہا جاتا ہے ...... اور یہ کہ اس کی بیوی خاتون نے اپنے سے پہلے لوگوں کے متعلق پوچھا تو اس نے اُسے بتایا کہ اس کی بیٹی ایرانیوں کے بادشاہ سے ایک بیٹا جنے گی جو اپنے باپ کے بعد حکومت حاصل کرے گا اور ترکوں کا بادشاہ بہت سے لوگوں کے ساتھ اس کی طرف بڑھے گا اور وہ ایک انسان کو جو نبی نہ ہوگا اس کے مقابلہ میں فوج کے ایک دستے کے ساتھ بھیجے گا اور وہ اس بادشاہ کو قتل کر دے گا اور اس کی حکومت کو جڑ سے اکھیڑ دے گا

جب ہرمز نے یہ بات سُنی تو وہ خوش ہوا پھر اس نے بہرام شوبین کو طلب کیا اور اُسے بتایا گیا کہ ہم اسے اتنا ہی جانتے ہیں کہ وہ رَے کا ایک باشندہ ہے جو آذربائیجان میں ہے۔ اس نے اس کی طرف آدمی بھیجا اور وہ اُسے لے آیا پھر اس نے اُسے ترکوں کے بادشاہ شابہ کے مقابلہ میں بارہ ہزار جانبازوں کے ساتھ بھیجا تو موبذان نے ہرمز کے موبد سے کہا ا یہ فتح حاصل کرنے کے لائق ہے مگر اس کے ابرو

Presented by www.ziaraat.com

کے اوپر ایک خلل کی دلیل ہے وہ تیری حکومت میں خلل ڈال دے گا اور اس کے شگونی نے بھی اُسے اسی قسم کی بات کہی تو ہرمز نے بہرام کی طرف خط لکھا کہ وہ واپس آجائے مگر وہ واپس نہ آیا اور بہرام اُسے ہرات میں ملا اور شابہ فریب خوردہ تھا اور شابہ کے پاس ایک آدمی تھا جسے ہرمز نے اُسے فریب دینے کے لیے بھیجا تھا اُسے ہرمز جرابزین کہا جاتا تھا حتیٰ کہ وہ اس سے بھاگ گیا پھر وہ اس سے کوچ کر گیا اور شابہ نے اس شخص کو بھیجا جو بہرام کا حال بتائے تو اس نے واپس آکر اُسے اس کا حال بتایا تو شابہ نے اُسے واپس جانے کا پیغام بھیجا، اور بہرام اُسے سخت جواب دیا پھر اس سے مڈبھیڑ کی اور اس نے اپنی فوج کو منظم کیا اور شابہ کے ساتھ نجومی اور جادوگر بھی تھے اور وہ اصحاب بہرام ہر بات کو خلط ملط کر دیتے تھے پھر گھمسان کا رن ہوا اور شابہ کے اصحاب خوب قتل ہوئے حتیٰ کہ ان میں سے بہت سے آدمی مارے گئے اور وہ شکست کھا کر پیٹھ پھیر گئے اور بہرام نے ان میں خوب قتلام کیا اور اس نے شابہ کو جا لیا اور اُسے طویل نیزہ مار کر قتل کر دیا اور ترکوں کے بادشاہ کے پاس جو جادوگر تھا اُسے پکڑ لیا اور بہرام نے اُسے زندہ رکھنا چاہا تا کہ وہ جنگوں میں اس کا سامان ہو پھر اس نے اس کے قتل کو زیادہ مناسب خیال کیا اور ہرمز کی طرف فتح کا خط لکھا جس سے وہ خوش ہوا اور اس نے فتح کے متعلق اطراف میں خطوط لکھے۔

پھر برموزہ بن شابہ نے باہر نکل کر بہرام سے ملاقات کی اور اس نے اس سے جنگ کی اور اس پر شب خون مارا اور ان دونوں کے درمیان شدید جنگ ہوئی پھر بہرام نے اس پر شب خون مارا اور اُسے شکست دی اور ایک قلعے میں اس کا محاصرہ کر لیا اور برموزہ بن شابہ نے اس شرط پہ امان طلب کی کہ یہ امان شاہِ ہرمز کی طرف سے ہو گی، بہرام نے ہرمز کو

Presented by www.ziaraat.com

خط لکھا تو اس نے اُسے جواب دیا اور اُسے امان کی تحریر لکھ دی اور بہرام کو لکھا کہ وہ اُسے اس کے پاس بھیج دے سو برموزہ بن شابہ قلعے سے باہر نکلا اور ہرمز نے بہرام شوبین کی طرف کچھ لوگوں کو بھیجا تھا پس برموزہ ہرمز کے پاس آگیا اور ہرمز نے اس کا اکرام کیا اور اس سے حسن سلوک کیا اور اُسے اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور برموزہ نے اُسے ان عظیم اموال اور خزانوں کے متعلق بتایا جو اس نے اسے دیے تھے اور یہ کہ اس نے اس بات کو اس کے سیکرٹریوں سے بھی پوشیدہ رکھا ہوا ہے اور اس کے سیکرٹریوں نے بھی اُسے اسی قسم کی بات بتائی اور جو کچھ اس نے اُسے بھیجا ہے وہ کثیر میں سے قلیل ہے۔

ہرمز نے بہرام کو خط لکھا اور اُسے حکم دیا کہ اس کے قبضے میں جو اموال ہیں وہ انہیں اس کے پاس لے آئے اور اس نے اس بارے میں بہرام سے سختی کی اور اس نے اس کی اطلاع اپنے سپاہیوں کو دے دی اور انہوں نے نہایت برے رنگ میں ہرمز کا ذکر کیا اور اس نے اور اس کے سب سپاہیوں نے اُسے معزول کر دیا اور جب اس امر کی اطلاع ہرمز کو ملی تو وہ غمگین ہوا اور اس نے بہرام کو خط لکھا اور اس سے اور اس کے سپاہیوں سے اس قسم کی باتوں سے معذرت کی مگر بہرام اور اس کے سپاہیوں نے اس کی بات نہ مانی اور بہرام نے ہرمز کی طرف ایک ٹوکری بھیجی جس میں ٹیڑھے سروں والی چھڑیاں تھیں، جب ہرمز نے ان کو دیکھا تو اُسے معلوم ہو گیا کہ اس نے نافرمانی کی ہے اس نے چھڑیوں کے سروں کو کاٹ کر انہیں اس کی طرف واپس کر دیا اور بہرام اس کے مقصد کو سمجھ گیا اور اس نے ترکوں کے بادشاہ خاقان کی طرح اس شرط پر صلح کا پیغام بھیجا کہ وہ اس تمام علاقے کو جس پر اس نے اس کے ملک میں سے قبضہ کیا ہے اُسے واپس کر دے۔

اور بہرام روانہ ہو کر مدائن آیا پھر اس نے سازش کی کہ وہ ہرمز اور اس کے بیٹے کسریٰ پرویز کے درمیان شر پیدا کر دے اور ہرمز اپنے

Presented by www.ziaraat.com

بیٹے پر تہمت لگاتا تھا اور اُسے یہ بھی اطلاع ملی تھی کہ کچھ لوگوں نے اُسے اس امر پر آمادہ کیا ہے کہ وہ اپنے باپ پر حملہ کرے ، پس اس نے بہت سے دراہم ڈھالے اور ان پر کسریٰ پرویز کا نام لکھا اور اس نے انہیں ہرمز کے شہر کی طرف بھیجا اور وہ لوگوں کے ہاتھوں میں بکثرت ہو گئے اور جب ہرمز کو دراہم کی اطلاع ملی تو اس کے غم میں اضافہ ہو گیا اور اس نے اپنے بیٹے کسریٰ پرویز کو قید کرنے کا ارادہ کیا اور جب پرویز کو اطلاع ملی تو وہ آذربائیجان بھاگ گیا اور وہاں جو اس کے رؤسا اور سردار تھے وہ اس کے پاس آئے اور انہوں نے اس سے معاہدہ کیا اور اس کی بیعت کی۔

اور ہرمز نے آذبیجنشنس نام ایک شخص کے ساتھ بہرام کی طرف فوج بھیجی اور جب وہ راستے ہی میں تھا تو ایک دھوبی نے اُسے قتل کر دیا آذبیجنشنس نے اُسے قید خانے سے نکالا تھا اور اُسے اپنے ساتھ ملا لیا تھا اور اس کے اصحاب منتشر ہو گئے اور جب آذبیجنشنس قتل ہو گیا تو ہرمز کی حالت کمزور ہو گئی اور سپاہیوں نے اس پر جرأت کی اور وہ اس سے ناراض اور اس کی حکومت کو پسند نہ کرتے تھے ، انہوں نے اس کے بیٹے پرویز کو خط لکھا تو وہ آذربائیجان سے فوج کے ساتھ آیا اور انہوں نے ہرمز کو معزول کر دیا اور پرویز کو بادشاہ بنایا اور ہرمز کو گرفتار کر کے محبوس کر دیا اور اس کی آنکھوں میں سلائی پھیری گئی وہ کچھ دن قید خانے میں رہا پھر اس کا بیٹا اس کے پاس آیا اور اس سے گفتگو کی ہرمز نے اُسے کہا ، جس نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے اُسے قتل کر دے اور حکومت کے انتظام و انصرام پر پرویز کے دونوں ماموں بندی اور بسطام حاوی ہو گئے اور ہرمز کی حکومت بارہ سال رہی۔

جب پرویز کا حال درست ہو گیا اور اُسے اطلاع ملی کہ بہرام

Presented by www.ziaraat.com

شوبین اس کی طرف چل پڑا ہے تو وہ اپنی فوج کے ساتھ نکلا اور بندی اور بسطام بھی اس کے ساتھ تھے اور اس نے نہروان میں بہرام کو دیکھا اور اس سے گفتگو کی اور اُسے معاملہ کی سنگینی سے مطلع کیا اور بہرام نے اُسے سخت جواب دیا اور بہرام کا بھائی کردویہ، کسریٰ پرویز کے ساتھ تھا اور بہرام اُسے جا ملا اور کسریٰ کی فوج اس سے الگ ہو گئی اور اس کے اصحاب نے اُسے چھوڑ دیا اور وہ بھاگتے ہوئے گزرا اور جب وہ راستے ہی میں تھا تو اس کے دونوں ماموں بندی اور بسطام واپس آ گئے اور ان دونوں نے اس کے باپ ہرمز کو قتل کر دیا اور اُسے راستے میں جا ملے اور وہ مسلسل بھاگتا رہا حتیٰ کہ اس کی حالت خراب ہو گئی اور اس کی تنگی اور گھبراہٹ بڑھ گئی اور پس اس نے کھانا طلب کیا اور اُسے صرف جو کی روٹی ملی۔

اور بہرام کے سوار اُسے آ ملے اور اس کے ماموں بندی نے اس کے لیے تدبیر کی حتیٰ کہ اُسے نجات دے دی اور وہ چلتا چلتا الرہا پہنچ گیا۔ اور بندی پکڑا گیا اور اُسے بہرام کے پاس لایا گیا اور اس نے اسے قید کر دیا پھر وہ قید خانے سے بھاگ گیا اور آذربائیجان کی طرف چلا گیا اور کسریٰ الرہا کی طرف گیا وہ شاہِ روم مورق سے ملنا چاہتا تھا۔ الرہا کے حکمران نے اُسے قید کر دیا اور شاہِ روم مورق کو اس کی اطلاع دیتے ہوئے لکھا کہ وہ اس کے پاس آیا تھا کہ وہ اس کی مدد کرے، شاہِ روم نے اس کے بارے میں اپنے اصحاب سے مشورہ کیا، بعض نے اُسے مشورہ دیا کہ اُسے جواب نہ دیا جائے اور بعض نے مشورہ دیا کہ اُسے جواب دیا جائے، پس شاہِ روم نے اُسے جواب دیا اور اپنی بیٹی کا اس سے نکاح کر دیا اور ایک عظیم فوج اس کے ساتھ بھیجی اور مکمل فتح حاصل ہونے کی صورت میں اس پر شروط عائد کیں اور کسریٰ نے اپنے اصحاب میں سے

Presented by www.ziaraat.com

تین آدمیوں کو اس کے پاس بھیجا تو اس نے اپنی مرضی کے مطابق ان پر شرط عائد کیں اور اپنی بیٹی اور فوج کو بھیجا اور فوج کا سالار اس کا بھائی ثیادوس تھا اور اس کے ساتھ ایک شخص بھی تھا جو ایک ہزار آدمیوں کے ہم پلہ تھا پس کسریٰ شاہ روم کی بیٹی کے پاس جانے کے بعد اپنی فوج کے ساتھ آذربائیجان کی طرف روانہ ہوا اور اس کا ماموں بندی بھی وہاں پہنچ چکا تھا اور جب اُسے اس کی جگہ کا علم ہوا تو وہ اُسے ایک عظیم فوج کے ساتھ ملا۔

اور جب بہرام شوبین کو کسریٰ کے اکھٹا کا علم ہوا تو اس نے اس کے سرکردہ اصحاب کو آلِ ساسان کی بدسیرتی کی اطلاع دیتے ہوئے خطوط لکھے اور وہ ایک ایک بادشاہ کی سیرت کو بیان کرنے لگا اور انہیں اپنی طرف دعوت دینے لگا اور وہ خطوط لوگوں تک پہنچنے سے قبل کسریٰ کے ہاتھ لگ گئے تو اس نے لوگوں کی طرف سے اُسے سخت ترین جواب لکھا اور ایلچی کو اس کی طرف واپس کر دیا اور بہرام ان کی طرف بڑھا حتیٰ کہ آذربائیجان پہنچ گیا اور اس نے اس سے شدید جنگ کی اور جنگ نے فریقین کے آدمیوں کو مضطرب کر لیا اور وہ رومی جو ایک ہزار آدمیوں کے ہم پلہ تھا باہر نکلا۔ اور اس نے کسریٰ سے کہا غلام کہاں ہے؟ اس نے کہا تیری حکومت غضب کی ہے ہیں اُسے قتل کر دوں؟ اس نے کہا وہ ابلق گھوڑے والا ہے سو اس نے اس پر حملہ کیا اور بہرام پیچھے کی طرف لوٹا پھر وہ واپس پلٹا تو اس نے اُسے تلوار ماری اور دو لخت کر دیا۔ کسریٰ نے ہنس کر کہا چہ خوب، تو شاہِ روم کے بھائی نے غضبناک ہو کر کہا ہمارے جوان اور ہمارے بادشاہ کے قتل ہونے سے تو خوش ہوا ہے اس نے کہا نہیں، لیکن تمہارے بادشاہ نے مجھے کہا تھا کہ وہ غلام کہاں ہے جس نے تجھ سے حکومت چھینی ہے اور تیری حکومت پر غالب آ گیا ہے میں نے چاہا کہ تجھے معلوم ہو جائے کہ غلام ہیروں

Presented by www.ziaraat.com

ہیں متعدد ضربات لگاتا ہے جو سب کی سب اس جیسی ہوتی ہیں۔

اور جنگ شدت اختیار کر گئی حتیٰ کہ کسریٰ کو شکست ہوئی اور وہ پہاڑ پر چڑھ گیا اور قریب تھا کہ ہلاک ہو جاتا پھر کسریٰ کی فوج واپس لوٹی اور بہرام شوبین نے شکست کھائی اور وہ واپسی پر کسی چیز کی طرف توجہ دیے بغیر ترکوں کے بادشاہ کی طرف چلا گیا۔

اور کسریٰ پر دیر کے حالات ٹھیک ہو گئے اور شاہِ روم نے اُسے دو کپڑے تحفہ دیے جن میں صلیبیں تھیں، اس نے دونوں کپڑے پہنے تو ایرانیوں نے کہا یہ عیسائی ہو گیا ہے پھر اس نے عیسائیوں کے بارے میں لکھا کہ ان کا اکرام کیا جائے اور انہیں مقدم کیا جائے اور انہیں فوقیت دی جائے اور اس کے اور رومی کے درمیان جو بچاؤ، رشتہ اور مصالحت ہوئی ہے اس کے متعلق جتایا جائے اور اس سے قبل کسی بادشاہ نے یہ بات نہیں کی۔

اور کسریٰ کے ماموں بندی نے شاہِ روم کے بھائی تثیادرس پر حملہ کر کے اُسے بہرہ کر دیا اور جنگ برپا ہو گئی اور شاہِ روم کے بھائی نے کہا، یا تو بندی کو میرے حوالے کر دو یا دوبارہ جنگ برپا ہو جائے گی سو کسریٰ نے اُسے ٹھنڈا کیا۔

اور بہرام شوبین، ترکوں کے ملک میں آیا تو خاقان نے اس کا اکرام کیا اور اس سے حسن سلوک کیا اور خاقان کا ایک بھائی بارس[1] بیدار یہ خاقان تھا، بہرام نے اُسے دیکھا تو خاقان سے کہنے لگا اس نے تجھ پہ یہ جرأت کیسے کی ہے؟ خاقان کے بھائی نے بھی یہ بات سن لی تو اس نے اُسے ڈانٹا، بہرام نے کہا جب چاہو مقابلہ کر لو، تو ترکوں کے بادشاہ خاقان

---

[1] یہ لفظ اصل کتاب میں نقطے کے بغیر ہی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

نے اپنے بھائی کو اور بہرام کو ایک ایک تیر دیا پھران دونوں کو صحرا کی طرف نکال دیا، خاقان کے بھائی نے بہرام کو تیر مارا جو اُسے لگا اور اس نے اپنے ہتھیار لگا ئے اور بہرام نے تیر مار کر اُسے قتل کر دیا تو خاقان اپنے بھائی کے قتل ہونے سے خوش ہوا کیونکہ وہ اس سے عناد رکھتا تھا اور اس سے ڈرتا تھا۔

اور بہرام شوبین کو خاقان کے ہاں جو مقام حاصل تھا کسریٰ اس سے ڈرتا تھا اور اس کے شر سے بے خوف نہ تھا، اس نے ایرانیوں کے سرکردہ لوگوں سے ایک شخص کو جسے بہرام جرابزین کہا جاتا تھا بھیجا اور وہ ایرانیوں میں بڑا آدمی تھا اور اس نے اس کے ساتھ خاقان کی طرف تحائف بھی بھیجے اور اس سے گزارش کی کہ وہ بہرام شوبین کو اس کے پاس بھیجے اور اس نے جرابزین کو حکم دیا کہ وہ اس کے معاملے میں نرمی سے کام لے پس وہ تحائف کے ساتھ خاقان کے پاس آیا اور اس سے بہرام کے معاملے کا ذکر کیا اور اس نے اس کے ہاں اپنی پسندیدہ بات نہ پائی سو اس نے خاقان کی بیوی خاتون سے نرم رویہ اختیار کیا اور اُسے جواہرات اور سامان کا تحفہ دیا اور اس سے بہرام کے معاملے میں پوچھا سو اس نے اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کو جو دلیر اور بہادر تھا بھیجا اور اُسے کہنے لگی، بہرام کو جا کر قتل کر دو، وہ گیا اور اس سے اندر آنے کی اجازت مانگی، بہرام سویا ہوا تھا اس نے اُسے اجازت نہ دی، اس نے کہا، شاہِ خاقان نے مجھے ایک اہم بات کے لیے بھیجا ہے تو اس نے اُسے اجازت دے دی پس جب وہ اس کے پاس آیا تو کہنے لگا، بادشاہ نے مجھے ایک پیغام دیا ہے، میں تجھے اس کے متعلق خفیہ طور پر کسی کی موجودگی کے بغیر بتاؤں گا پس وہ اپنی نشست سے اُٹھا اور اس کے نزدیک ہوا گویا وہ اس سے سرگوشی کرنے لگا ہے اور اس نے اُسے

Presented by www.ziaraat.com

وہ خنجر گھونپ دیا جو اس کی بغل تلے تھا اور تیز کی جلدی سے باہر نکل گیا اور اپنی سواری پر سوار ہوگیا۔

اور بہرام کے اصحاب آئے اور انہوں نے اُسے اس حال میں دیکھا تو وہ کہنے لگے، اے بہادر شیر تیرا کس نے قصد کیا ہے؟ اے بلند پہاڑ تجھے کس نے گرایا ہے؟ تو اس نے انہیں واقعہ بتایا اور اس نے خاقان کو یہ بتاتے ہوئے خط لکھا کہ وہ وفادار اور شکر گزار نہیں ہے اور بہرام مرگیا اور اُسے نصاریٰ کے قبرستان میں لایا گیا اور جب جرابزین کو اس کی موت کا علم ہوا تو اس نے جا کر کسریٰ کو بتایا اور وہ اس سے خوش ہوا اور اپنی مملکت میں اسے نمایاں کیا اور اطراف میں اس کے متعلق خطوط لکھے۔

اور جب بہرام مرگیا تو ترکوں کے بادشاہ نے بہرام کی بیوی کردیہ اور اس کے اصحاب کو اپنے غم کی خبر بھیجی اور یہ کہ جو شخص بھی اس کے قتل میں شامل تھا اس نے ان سب کو قتل کر دیا ہے اور اس نے اپنے بھائی نطرا کو ان کے پاس بھیجا اور اس نے بہرام کی بیوی کردیہ کو لکھا کہ وہ اس کا خواہش مند ہے اور اُسے حکم دیتا ہے کہ وہ نطرا سے نکاح کرلے۔ اور بہرام کی بیوی کردیہ نے اپنے بھائی کی فوج کو اکسایا اور اپنے اصحاب کے ساتھ بلادِ ایران کی طرف کوچ کر گئی اور خاقان کا بھائی نطرا اُسے جا ملا، تو وہ ہتھیار بند ہو کر اس کے مقابلہ میں آئی اور کہنے لگی میں اس سے نکاح کروں گی جو قوت و شجاعت میں بہرام کی مانند ہو، میرے مقابلے میں آ، سو خاقان کا بھائی اس کے مقابلہ میں آیا تو اس نے اسے قتل کر دیا اور سیدھی چلی گئی۔

اور کسریٰ اپنے ماموں بندی سے ناراض ہوگیا اور اس کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی اور اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے اور اُسے زندہ

Presented by www.ziaraat.com

ہی صلیب دے دیا کیونکہ اس نے اس کے باپ سے بھی کچھ کیا تھا اور جب بندی کے بھائی بسطام کو اس سلوک کا علم ہوا جو کسریٰ نے اس کے بھائی کے ساتھ کیا تھا تو اس نے کسریٰ کو معزول کر دیا اور وہ رَی کی طرف چلا گیا اور فوج جمع کی اور اُسے اطلاع ملی کہ بہرام کی بیوی کردیہ اور اس کی بہن ترکوں کے ملک سے آئی ہے سو اس نے اس کا اور اس کے ساتھ جو لوگ تھے ان کا استقبال کیا اور اس نے اس کے پاس کسریٰ کی عیب گری کی اور اُسے اس کی عہد شکنی اور اس کے فسق و فجور کے متعلق اطلاع دی اور اس نے اس سے پہل کی کہ وہ اپنے آدمیوں سمیت اس کے ہاں قیام کرے اور یہ کہ وہ خود اس سے نکاح کرے گا سو اس نے ایسے ہی کیا اور اس نے اپنے بھائی کردی کو خط لکھ کر اس کی اطلاع دی اور اس سے کہا کہ وہ کسریٰ سے اس کے لیے اور اس کے ساتھیوں کے لیے امان حاصل کرے، کسریٰ کو کردیہ اور بہرام کے سپاہیوں اور ساتھیوں میں سے جو لوگ اس کے ساتھ تھے ان کے رَی کی طرف چلا جانے کی خبر دی گئی اور اس کے ماموں بسطام نے اس سے نکاح کر لیا اور وہ اس کے ساتھ ہی قیام پذیر تھی، کسریٰ کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے اس کے بھائی کردی کو بلایا اور اس سے گذارش کی کہ وہ اس سے نرمی کرے حتیٰ کہ وہ بسطام کو قتل کر دے اور وہ آئے اور وہ اس سے نکاح کرے گا۔ سو کردی نے اپنی بیوی اُبرخہ کو اپنی بہن کردیہ کے پاس وہ بات بتا کر بھیجا جو بادشاہ نے اس سے بیان کی تھی اور اس نے اس کی طرف اس کے لیے اور اس کے ساتھیوں کے لیے ذمہ داری کی تحریرات کے پختہ ترین عہد بھیجے، پس اس کے اصحاب نے بات مان لی اور انہوں نے بسطام پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا۔

پھر رومیوں نے اپنے بادشاہ مورق پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا

Presented by www.ziaraat.com

اور کسی دوسرے شخص کو بادشاہ بنا دیا اور ابن مورق اس کے پاس گیا تو اس نے اس کے ساتھ فوج بھیجی پھر ابن مورق قتل ہو گیا اور ہرقل بادشاہ بنا اور اس نے کسریٰ کے ساتھیوں سے جنگ کی اور ان کو قتل کیا اور ان کو بھگا دیا اور وہ ان کی طرف بڑھا حتیٰ کہ اس نے کسریٰ کے ساتھی شہر براذ کو شکست دی۔

اور جب کسریٰ کی حکومت مضبوط ہو گئی تو وہ طاغی و باغی اور ظالم و سرکش بن گیا اور اس نے لوگوں کے اموال چھین لیے اور خونریزی کی، سو لوگوں نے اسی تکلیف کی وجہ سے جو انہیں اس سے پہنچی اور اس کے حقیر جاننے کی وجہ سے اس سے بغض رکھا اور جب ایرانیوں کے عظماء نے کسریٰ کی طرف سے پہنچنے والی مصیبت و ذلت کا حال دیکھا تو انہوں نے اُسے معزول کر دیا اور اس کے بیٹے شیرویہ کو لا کر بادشاہ بنا دیا اور اُسے شہر میں داخل کیا اور پکار کر کہا شیرویہ شہنشاہ، اور انہوں نے قید خانوں سے ان لوگوں کو باہر نکال دیا جنہیں کسریٰ قتل کرنا چاہتا تھا پس کسریٰ بھاگ گیا حتیٰ کہ اپنے باغ میں داخل ہو گیا۔ انہوں نے اُسے پکڑ کر قید کر دیا پھر شیرویہ سے کہنے لگے کہ پرویز کے زندہ ہونے کی صورت میں حکومت ٹھیک نہیں ہو گی اُسے قتل کر دے وگرنہ ہم تجھے معزول کر دیں گے، شیرویہ نے اپنے باپ کو ایک سخت خط بھیجا جس میں اُسے اس کے فعل پر سرزنش کی اور اہل مملکت کو اس سے جو دُکھ پہنچا تھا اس کا اور اس کی بدسیرتی کا ذکر کیا، اس نے اُسے جھٹلانے والا جواب دیا تو اس نے اس کے پاس ایک آدمی بھیجا جس کے باپ کے ہاتھ کو کسریٰ پرویز نے کسی سبب اور جرم کے بغیر قطع کیا تھا، ہاں اُسے یہ بھی بتایا گیا تھا کہ اس شخص کا بیٹا تجھے قتل کرے گا سو اس نے اس کا ہاتھ قطع کر دیا اور وہ اس کے خواص میں سے تھا اور جب وہ اس کے پاس آیا تو اس نے اس سے اس کا نام پوچھا۔۔۔[1] اس نے اُسے کہا تجھے جو حکم دیا گیا

[1] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے

Presented by www.ziaraat.com

ہے کہ گزر، تو اس نے اُسے تلوار مار کر قتل کر دیا پھر شیرویہ اپنے باپ کو نصاریٰ کے قبرستان میں لے گیا اور اس کے قاتل کو قتل کر دیا اور کسریٰ پرویز کی حکومت ۳۸ سال رہی۔

اور جب شیرویہ بن پرویز بادشاہ بنا تو اس نے قید خانوں کو کھول دیا اور اپنے باپ کی بیویوں سے نکاح کر لیا اور از راہِ ظلم و اعتداء اپنے سترہ بھائیوں کو قتل کر دیا اور اس کی حکومت کی حالت درست نہ ہوئی اور اس کی بیماری شدت اختیار کر گئی اور وہ آٹھ ماہ کے بعد مر گیا اور ایرانیوں نے شیرویہ کے بیٹے اردشیر کو جو بچہ ہی تھا بادشاہ بنا لیا اور انہوں نے اس کے لیے ایک شخص کو جسے مہ آذر جشنس کہا جاتا تھا، منتخب کیا اور انہوں نے اس کی پرورش کی تاکہ وہ حکومت کا انتظام سنبھالے اور اس نے اچھا انتظام کیا اور قابل تعریف صورت میں ذمہ داری کو سنبھالا اور امورِ مملکت رواں ہو گئے۔

اور شہر براز کو رومیوں سے جنگ کے لیے بھیجا گیا تھا، اس کا معاملہ بڑھ گیا، اس نے مہ آذر جشنس کے مقام کو ناپسند کیا اور ایرانیوں کو لکھا کہ وہ اس کے پاس ان آدمیوں کو بھیج دیں جن کے اس نے نام بتائے ہیں ورنہ وہ آکر ان سے جنگ کرے گا مگر انہوں نے ایسا نہ کیا پس شہر براز چھ ہزار فوج کے ساتھ مملکت کے شہر کی طرف آیا اور جو لوگ اس میں تھے ان کا محاصرہ کر لیا اور ان سے جنگ کی پھر اس نے سوچا اور حیلے سے شہر میں داخل ہو گیا اور ایرانیوں کے عظماء کو گرفتار کر کے قتل کر دیا اور ان کی بیویوں کو رسوا کیا اور بادشاہ اردشیر کو بھی قتل کر دیا اور اردشیر ڈیڑھ سال کا تھا۔

اور شہر براز تختِ حکومت پر بیٹھا اور خود کو بادشاہ کہنے لگا اور جب ایرانیوں نے شہر براز کے فعل کو دیکھا تو اسے بڑا کام خیال کیا اور

Presented by www.ziaraat.com

کہنے لگے اس قسم کا شخص ہمارا بادشاہ نہیں بن سکتا پس انہوں نے اس پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا اور اس کے پاؤں پکڑ کر اُسے گھسیٹا۔

اور جب ایرانیوں نے شہر براز کو قتل کر دیا تو انہوں نے بادشاہت کے لائق کسی آدمی کو تلاش کیا جو انہیں نہ ملا، تو انہوں نے کسریٰ کی بیٹی بوران کو بادشاہ بنا لیا اور اس نے اچھی سیرت اختیار کی اور عدل و احسان کو پھیلا دیا اور اطراف کو خط لکھے جس میں عدل و احسان کا وعدہ کیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ اچھی روش اور میانہ روی اور راستی کو اختیار کریں اور اس نے شاہ روم سے مصالحت کر لی اور اس کی حکومت ایک سال چار ماہ رہی۔

پھر آزرمیدخت بنت کسریٰ بادشاہ بنی اور اس کا حال درست ہو گیا اور فرخ ہرمز و اصبہبذ خراسان نے کہا میں آج کل لوگوں کا سردار ہوں اور ایران کی مملکت کا ستون ہوں، اپنے آپ کو میرے نکاح میں دے دے اس نے کہا ملکہ کے لیے جائز نہیں کہ وہ خود کا نکاح کرے۔ لیکن جب تو میرے پاس آنے کا ارادہ کرے تو رات کو میرے پاس آنا، اس نے اس بات کو پسند کیا، ملکہ نے اپنے محافظوں کے افسر سے کہا کہ وہ اس کی نگرانی کرے حتیٰ کہ وہ داخل ہو جائے پھر وہ اسے قتل کر دے، جب رات آئی تو وہ داخل ہوا اور محافظوں کے افسر نے اُسے دیکھا اور پوچھنے لگا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں فرخ ہرمز ہوں اس نے کہا تو اس وقت ایسی جگہ پر جہاں تیرے جیسا شخص داخل نہیں ہو سکتا کیا کر رہا ہے؟ پھر اس نے اُسے مارا حتیٰ کہ اُسے قتل کر دیا اور اُسے صحن میں پھینک دیا اور جب صبح ہوئی تو لوگوں نے اُسے مقتول پایا اور انہوں نے اس کی خبر کو مشہور کیا اور اس کا بیٹا رستم تھا جس نے خراسان میں قادسیہ کے مقام پر حضرت سعد بن ابی

Presented by www.ziaraat.com

وقاص سے ملاقات کی تھی، وہ آیا اور اس نے آزرمیدخت کو قتل کر دیا اور اس کی حکومت چھ ماہ رہی۔

پھر اردشیر بن بابک کی اولاد میں سے ایک شخص بادشاہ بنا جسے کسریٰ بن مہر جشنس کہا جاتا تھا اور اس سے قبل بھی اُسے بادشاہت کی دعوت دی گئی تھی اور اس نے انکار کیا تھا اور اس کا قیام اہواز میں تھا اور جب اُسے بادشاہ بنایا گیا تو اس نے تاج پہنا اور تخت پر بیٹھا اور انہوں نے کچھ دنوں کے بعد اُسے قتل کر دیا اور اس کا ایک ماہ بھی مکمل نہ ہوا پس عظمائے ایران کو اس نے مشکل میں ڈال دیا کہ وہ شاہی خاندان سے کسے بادشاہ بنائیں پھر انہوں نے ایک شخص کو پایا جسے فیروز کہا جاتا تھا اُسے انوشروان نے ایک لونڈی سے جنا یا تھا سو انہوں نے ضرورتاً اُسے بادشاہ بنا دیا اور جب اُسے تاجپوشی کے لیے بٹھایا گیا اور وہ موٹے سر کا تھا تو اس نے کہا یہ تاج کس قدر تنگ ہے اور عظمائے ایران نے اس کی بات سے بدشگونی لی اور اُسے قتل کر دیا۔

اور کسریٰ کا بیٹا آیا، وہ شیرویہ کے قتل ہونے کے وقت نصیبین کی طرف بھاگ گیا اُسے فرخ زاد خسرو کہا جاتا تھا پس اُسے تاج پہنایا گیا اور بادشاہ بنایا گیا اور وہ شریف آدمی تھا اور اس نے ایک سال حکومت کی پھر انہوں نے یزدگرد بن کسریٰ کو پایا اور اس کی ماں پچھنے لگانے والی تھی، کسریٰ نے اس سے جماع کیا اور اس نے یزدگرد کو جنم دیا اور انہوں نے اس سے بدشگونی لی اور اُسے غائب کر دیا پھر وہ مجبوراً اُسے لائے اور ان کے حالات مضطرب تھے اور اس کی مملکت کے لوگ اس پہ جرأت کرنے والے تھے اور جب اس کی حکومت کو چار سال ہو گئے تو حضرت سعد بن ابی وقاص قادسیہ آئے تو اس نے رستم کو آپ کی طرف بھیجا پھر مسلمان یوم نوروز کو مدائن چلے گئے جو دارالحکومت تھا اور

Presented by www.ziaraat.com

ایرانیوں نے انواع و اقسام کے کھانے تیار کیے اور خوب زیب و زینت کی اور ایرانیوں نے شکست کھائی اور یزدگرد بھاگ گیا اور مسلمان مسلسل اس کے تعاقب میں رہے حتیٰ کہ وہ مرو چلے گئے اور وہ ایک چکی میں داخل ہو گیا اور چکی کے مالک نے اُسے قتل کر دیا اور اس کے قتل تک اس کی حکومت بیس سال تھی۔

اور ایرانی آگ کی تعظیم کرتے تھے اور پانی سے استنجا نہیں کرتے تھے وہ تیل سے استنجا کرتے تھے اور اپنے محلات کے لیے دو دائرے بناتے تھے ان کے دروازوں پر پردے ہوتے تھے جن کی حفاظت مرد محافظ کرتے تھے اور وہ گنگناہٹ کے بغیر کھانا نہ کھاتے تھے اور ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں سے نکاح کر لیتے تھے اور ان کا مذہب یہ تھا کہ یہ ان سے صلہ رحمی اور حُسن سلوک ہے اور اس سے انہیں اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

اور ان کے لیے حمام اور دروازوں کے پیچھے نہیں ہوتے تھے اور وہ آگ، پانی، شمس و قمر اور تمام انوار کی تعظیم کرتے تھے۔

اور وہ زمانوں کو اپنے مہینوں اور عیدوں کے ایام سے شمار کرتے تھے اور ان کے نزدیک پور ماہ، مہر ماہ، اور آبان ماہ کے مہینے خریف تھے اور آذر ماہ، دی ماہ اور بہمن ماہ سردی کے مہینے تھے اور اسفندارمذ ماہ، فروردین ماہ، اردی بہشت ماہ، بہار کے مہینے تھے اور خرداذ ماہ، تیر ماہ اور مرداذ ماہ، گرمی کے مہینے تھے اور وہ خریف میں پانچ دنوں کا اضافہ کر لیتے تھے اور انہیں ایام الاندرکاہ کا نام دیتے تھے اور سال تین سو پینسٹھ دن کا ہوتا تھا اور ان کے مہینے تیس دنوں کے تھے اور ان کے سال کا آغاز یوم نوروز سے ہوتا تھا اور وہ فروردین کا پہلا دن تھا اور یہ مارچ اپریل میں ہوتا ہے اور سورج حمل میں گزر رہا ہوتا ہے اور یہ ان کی عید کا بڑا دن ہوتا ہے اور یوم مہرجان مہر ماہ کے سولہ دن گزرنے

پر ہوتا ہے پھر نوروز اور مہرجان کے درمیان ۱۷۵ دن ہوتے ہیں اور یہ پانچ ماہ پچیس دن ہوتے ہیں اور مہرجان نومبر میں ہوتا ہے۔

اور ایرانی اپنے مہینوں کے ایام کے ہر دن کا ایک نام رکھتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ الروزانات اور اس کا پہلا دن ہرمز، بھمن، اردی بہشت، شہریور، اسفندارمذ، خرداذ، مرداذ، ذی بآذر، آذر، آبان، خورماہ، تیر، جوش، دی بھمر، مہر، سروش، رشن، فروردین، بہرام، رام، باذ، دی بدین، دین، ارد، اشتاذ، اسمان، زامیاذ، مارسفند، انیران،

اور ان میں سے ایک جماعت کا قول ہے جسے وہ زرادشت سے بیان کرتے ہیں جس کے متعلق ان کا دعویٰ ہے کہ وہ ان کا نبی تھا، کہ نور ازلی قدیمی ہے اور وہ اسے زروان کہتے ہیں اور اس نے شر کے بارے میں سوچا کہ وہ اس کی لغزش ہے اور اسی سے ان کا علم ہے کیونکہ حسن قباحت میں اور اچھی ہوا بدبو میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور قدیم ان کے نزدیک غیر ممتنع ہے کیونکہ اس کے کچھ حصے کو نہ کہ سارے کو تغیر و فساد لازم ہو جاتا ہے اور جب قدیم نے شر کے بارے میں سوچا تو اس نے لمبا سانس لیا اور یہ غم اس کے پیٹ سے باہر نکل گیا اور اس کے سامنے کھڑا ہو گیا اور وہ قدیم کے سامنے کھڑے ہونے والے اس غم کا نام اہرمن رکھتے ہیں اور اسی طرح اسے زروان ہرمز بھی کہتے ہیں۔

ان کا بیان ہے کہ اہرمن نے ہرمز سے جنگ کا ارادہ کیا تو ہرمز نے اسے پسند نہ کیا تاکہ وہ بڑائی نہ کرے۔ پس اس نے اس شرط پر صلح کر لی کہ وہ ہر نقصان دہ اور فاسد کے خلق کو اس کی طرف بھیجے گا۔

اور ان کا خیال ہے کہ وہ دونوں دو جسم اور دو روحیں ہیں اور ان کے درمیان مخفی کے لیے کشاکش ہے کیونکہ وہ دونوں ملنے والے نہیں ہیں۔

اور ان کا بیان ہے کہ ہرمز نور، اجرام اور ان کے جوڑوں کا بنانے

Presented by www.ziaraat.com

والا ہے اور اہرمن ان جواہر میں نقصان کرنے والا ہے جیسے کیڑوں کوڑوں میں زہر، غیظ و غضب، اکتاہٹ، شر، دشمنی، غصہ اور حیوان میں خوف، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اعیان اور دائمی امراض کا بنانے والا ہے۔

اور اردشیر بن بابکان کی حکومت کے آغاز میں ایرانی بادشاہوں کی فرودگاہیں، اصطخر میں تھیں جو ایران کا صوبہ ہے پھر ہمیشہ ہی بادشاہ منتقل ہوتے رہے حتیٰ کہ انوشروان بن قباذ بادشاہ بنا وہ ارض عراق میں مدائن میں فروکش ہوا اور وہ دار الحکومت بن گیا۔ اور منجمین اور اطباء کے علماء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ مملکت میں اس خطہ سے اور اس کا جو علاقہ اقلیم بابل کے نزدیک ہے اس سے زیادہ صحت افزاء، بہتر اور ہموار علاقہ کوئی نہیں۔

اور جن شہروں پر ایرانیوں کی حکومت تھی اور ان کا اقتدار ان میں چلتا تھا وہ یہ ہیں:-

صوبہ خراسان میں: نیشاپور، ہرات، مرو، مرو الروز، فاریاب، طالقان، بلخ، بخارا، باذغیس، باورد۔ غرشستان، طوس، سرخس، اور جرجان تھے اور اس صوبے کے گورنر کو وہ اصبہبذ خراسان کا نام دیتے تھے۔

صوبہ جبل میں: طبرستان، رے، قزوین، زنجان، قم، اصبہان، ہمذان، نہاوند، دینور، حلوان، ماسبذان، کرمان، مہرجانقذق، شہرزور، صامغان اور آذربائیجان تھے، اور اس صوبے کے گورنر کو اصبہبذ آذربائیجان کہا جاتا تھا۔

فارس اور اس کا صوبہ: اصطخر، شیراز، الرجان، نوبندجان، جور، کازرون، فسا، دارابجرد، اردشیر، خرہ اور سابور۔

اھواز اور اس کا صوبہ: جندی سابور، سوس، نہر تیری، مناذر

Presented by www.ziaraat.com

تستر، ایذج، رام ہرمز، اس کے گورنر کو اصبہبذ فارس کہا جاتا تھا۔

صوبہ عراق: فرات اور دجلہ پر اس کے ۴۸ موسگے تھے، فرات بادوریا، انبار، بھر سیر، رومقان، الزاب الاعلیٰ، الزاب الاسفل، الزاب الاوسط، زندورد، میسان، کوثی، نہر ورقیط، نہر جوبر، الفلوجۃ العلیاء، الفلوجۃ السفلی، بابل، خطونیہ، الجبۃ، البذاۃ، سیلحین، فرات باذقلی، سُورا، برسیما، نہر الملک، بادوسما اور تستر کو سیراب کرتا تھا۔

اور دجلہ: نہر لوق، نہر بین، بزرجسابور، المرذان الاعلیٰ، المرذان الاسفل الزابیین، دسکرۃ، براز روذ، سلیل، حہروز، جلولاء، بالائی نہروان، درمیانی نہروان، نشیبی نہروان، جاذر، مدائن، تیدنجین، استقباذ، المبارک بادرایا اور باکسایا کو سیراب کرتا تھا اور ان کے جو تھے گورنر کو اصبہبذ المغرب کہتے تھے۔

فرات کے قریب ایرانیوں کا آخری میگزین، انبار تھا پھر وہ رومیوں کے میگزینوں کی طرف اور دجلہ کے قریبی علاقے میں چلے جاتے۔......

پھر وہ رومیوں کے میگزینوں کی طرف چلے جاتے، سوائے اس کے لوگ باری باری آئیں اور ایرانی بلاد روم میں نرم کلامی سے داخل ہو جاتے اور بسا اوقات رومی بھی بلاد ایران میں داخل ہو جاتے۔ اور ایرانیوں کے ہر بادشاہ کو کسریٰ کہا جاتا اور اگر وہ اس کا نام لیتے یا ذکر کرتے تو کہتے، کسریٰ شہنشاہ جس کے معنے ہیں بادشاہوں کا بادشاہ، اور وہ وزیر کو بزرجفر بذار کہتے جس کے معنے ہیں امور کا ذمہ دار، اور وہ عالم کو جو ان کے دین کے قوانین کا متولی ہوتا۔ موبذ موبذان کہتے، جس کے معنے ہیں عالم العلماء اور ان میں سب سے پہلے یہ نام زرادشت کو دیا گیا اور وہ آتش کدے کے متولی کو الہربذ کا نام دیتے تھے اور کاتب کو دبیربذ کہتے تھے اور اپنے میں سے بڑے آدمی کو اصبہبذ کہتے تھے اور شہر کے سردار کو مرزبان کہتے تھے اور صوبے کے رئیس کو الشہریج کہتے تھے اور جنگجوؤں اور فوجوں کے

Presented by www.ziaraat.com

جرنیلوں کو، اسادرہ کہتے تھے، متولی کو شاہرلیثت کہتے اور کچہری کے انچارج کو المرد مارعد کہتے تھے۔

الجربی کی مملکتیں

جب فالغ بن عابر بن ارفخشد بن سام بن نوح نے زمین کو نوح کے بیٹوں کے درمیان تقسیم کیا تو عامور بن توبل بن یافث بن نوح کے بیٹے مشرق کی بائیں جانب چلے گئے اور ان میں سے کچھ لوگ جو ناعوما کے بیٹے تھے شمال کے راستے الجربی کی جانب الگ ہو گئے اور شہروں میں پھیل گئے اور وہ کئی مملکتیں بن گئے اور وہ برجان، دیلم، التبر، طیلسان، جیلان، نیلان، اللان، خزر، الدودانیہ، ارمن تھے اور خزر، آرمینیا کے عام علاقوں پر متغلب تھے اور ان کے بادشاہ کو خاقان کہا جاتا تھا اور الران، مجزران، سفرجان اور سیسجان پر اس کے خلیفہ کو یزید بلاشن کہا جاتا تھا، اور اس صوبے کو جو تھا آرمینیا کہا جاتا تھا جسے ایرانیوں کے بادشاہ قباز نے فتح کیا تھا پس یہ باب اللان تک ایک سو میل انوشروان کے پاس آگیا اور اس میں تین سو ساٹھ شہر تھے۔

اور ایرانیوں کا بادشاہ باب الابواب، طبرسران اور بلنجر پر غالب آگیا اور اس نے فالیقلا کے شہر کو اور بہت سے شہروں کو تعمیر کیا اور وہاں کچھ ایرانیوں کو آباد کیا، پھر رومی ان علاقوں پر غالب آگئے جن پر ایرانی غالب آئے تھے اور وہ کچھ وقت ان کے قبضے میں رہے پھر رومیوں نے ان پر غلبہ پالیا اور انہوں نے چوتھے آرمینیا پر ایک بادشاہ بنایا جسے المورپان کہا جاتا تھا اور وہ متعدد ریاستوں میں بٹ گئے، ان کا ہر رئیس اپنے قلعہ میں رہتا تھا اور یہ ان کی مشہور مملکتیں ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

اور عامورا کی اولاد میں سے کچھ لوگ ماوراء النہر میں الگ ہو گئے پھر وہ شہروں میں بکھر گئے اور متفرق مملکتیں اور بہت سی قومیں بن گئے ان میں سے ختل، قوادیان، اشروسنہ، سغد، فرغانہ، شاش، ترک، خزلجیہ، تغزیغز، ترک کیما کیہ اور تبت ہیں اور ترکوں میں کچھ لوگ دیہات، شہروں اور قلعوں کے مالک ہیں اور ان میں کچھ لوگ بدوؤں کی طرح پہاڑوں کی چوٹیوں میں اور صحراؤں میں رہتے ہیں اور ان کی فرودگاہیں اون کے خیمے ہیں اور جب وہ جنگ کرتے ہیں تو ایک خیمہ میں بیس جانباز ہوتے ہیں اور تیر اندازی کرتے ہیں اور ان کا نشانہ خطا نہیں جاتا اور ان کے گھر خراسان کے صوبے کے شروع سے لے کر تبت کے پہاڑوں اور چین کے پہاڑوں تک منفصل ہیں۔

اور تبت، ایک وسیع ملک ہے جو چین سے بھی بڑا ہے اور ان کی مملکت بڑی ہے، اور وہ طاقت ور اور صاحب حکمت ہیں اور چین کی صنعت کی مشابہت کرتے ہیں اور ان کے شہروں میں ہرن ہوتے ہیں جن کی ناف میں کستوری ہوتی ہے اور وہ اصنام پرست ہیں اور ان کے آتشکدے بھی ہیں اور وہ سخت طاقتور ہیں ان سے کوئی جنگ نہیں کرتا۔

Presented by www.ziaraat.com

چین کے بادشاہ

رُواۃ اور اہل علم اور جو شخص بلادِ چین کی طرف گیا ہے اور اس نے وہاں طویل عرصہ قیام کیا ہے اور ان کے حالات کو سمجھا ہے اور ان کی کتب کا مطالعہ کیا ہے اور ان کے متقدمین کے حالات و واقعات سے آگاہی حاصل کی ہے بیان کیا ہے اور انہوں نے اسے ان کی کتب میں دیکھا ہے اور ان کے واقعات میں سُنا ہے اور ان کے شہروں کے دروازوں پر اور ان کے بُت خانوں پر لکھا ہے اور پتھروں پر سونے سے کھُدا ہوا ہے کہ چین کا پہلا بادشاہ صابن بن باعور بن برج بن عامور بن یافث بن نوح بن لمک ہے، اس نے حضرت نوح کی کشتی کی مانند ایک کشتی بنائی اور اس میں سوار ہوا اور اس کے ساتھ اس کے اہل اور بچوں کی ایک جماعت بھی تھی حتیٰ کہ اس نے سمندر کو عبور کر لیا اور ایک جگہ چلا گیا جو اُسے اچھی لگی اور وہاں قیام پذیر ہو گیا اور اس کے نام پر اس جگہ کا نام چین رکھا گیا۔ پس اس کی اولاد بکثرت ہو گئی اور پیدائش سے اس کی تعداد بڑھ گئی اور اس کی اولاد اپنی قوم کے دین پر تھی اور اس کی حکومت مسلسل تین سو سال رہی۔

اور ان میں وہ عرون بھی تھا جس نے اُونچی عمارات بنائیں اور کاریگری کے کام کیے اور سنہری ہیکل بنائے اور ان میں اپنے باپ کی تصویر بنائی

Presented by www.ziaraat.com

اور اُسے ہیکل کے سامنے رکھا اور جب وہ آتا تو اپنے باپ کی تصویر کی تعظیم کے لیے اسے سجدہ کرتا اور عربی زبان میں صاین کی تفسیر ابن السماء ہے اور اسی زمانے سے بلادِ چین میں بتوں کو پوجا جانے لگا اور عرون کی حکومت ... سال رہی۔

اور ان میں وہ عبیر بھی ہے جو بلادِ چین کے طول و عرض میں پھرا اور اس نے بڑے بڑے شہر تعمیر کیے اور جزلان اور سنہری تانبے کے گنبد بنائے اور جو اہرات سے ٹنکے ہوئے اور سیسے اور منقش تانبے سے اپنے باپ کی تصویر بنائی اور اس کی مملکت کے سب لوگوں نے اپنے اپنے شہروں میں یہ تصویر بنائی اور وہ کہنے لگے، رعیت کو چاہیے کہ وہ بادشاہ کی تصویر بنائے جو آسمان سے اس کا بادشاہ بنا ہے اور اس نے ان میں عدل کیا اور عبیر کی حکومت مسلسل ایک سو تیس سال رہی۔

اور ان میں وہ عینان بھی ہے جس نے اپنی مملکت کے لوگوں کو بڑا عذاب دیا اور انہیں سمندری جزائر کی طرف جلاوطن کر دیا اور وہ ان جزائر میں ان جگہوں پر جاتے جہاں پھل ہوتے تاکہ انہیں کھائیں اور وہاں جنگلی جانوروں کو پاتے اور وہ مسلسل اسی حال میں رہے حتیٰ کہ وہ جنگلی جانوروں سے مانوس ہو گئے اور وہ ان سے مانوس ہو گئے اور وہ ان پر گر کر ان کو روند دیتے اور بسا اوقات یہ جنگلی جانور ان کی عورتوں سے جفت ہو جاتے اور ان کے درمیان قبیح صورتیں پیدا ہو جاتیں اور پہلی صدی کے لوگ تباہ ہو گئے اور صدی کے بعد صدی آئی اور ان کی زبانیں ختم ہو گئیں اور وہ ایسی باتیں کرنے لگے جو سمجھ نہ آتی تھیں اور ان جزائر میں جن سے گزر کر سرزمین چین کی طرف جایا جاتا ہے اس قسم کا ایک بڑا واقعہ ہوا اور عینان کی تفسیر عربی زبان میں یہ ہے کہ اُسے بشر نے پیدا کیا ہے اور اس کی حکومت ایک سو

Presented by www.ziaraat.com

سال رہی۔
اور ان میں وہ خرابات بھی ہے جو نوعمری میں بادشاہ بن گیا پھر اس کی عمر
پختہ ہوگئی اور اس کی شہرت بلند ہوگئی اور اس کا انتظام اچھا ہوگیا اور اس نے
اپنی طرف سے ارضِ بابل اور اس سے متصل بلادِ روم کی طرف وفد بھیجا کہ وہ
وہاں کی حکمت و صنعت اور وہاں سے لائے جانے والے آلات وغیرہ سے
واقفیت حاصل کریں اور اس نے ان کے ساتھ چین کی صنعت اور وہاں جو
ریشمی کپڑے وغیرہ بنائے جاتے ہیں، ان کے ساتھ بھیجے۔
اور انھیں حکم دیا کہ وہ ارضِ بابل اور بلادِ روم سے ہر صنعت اور اچھی
چیز کو اس کے پاس لے آئیں اور ان لوگوں کے قوانین سے بھی واقفیت
حاصل کریں اور یہ چین کا پہلا سامان تھا جو ارضِ عراق اور اس کے ملحقہ علاقوں
میں آیا اور تاجروں نے تجارت کے لیے چین کے سمندر کا سفر کیا اس لیے
کہ بادشاہوں نے اپنے پاس آنے والے چینی سامان کو اچھا سمجھا اور انہوں
نے کشتیاں بنائیں اور ان میں تجارتی سامان لادا، اور یہ تاجروں کا چین میں
پہلا داخلہ تھا۔ اور خرابات کی حکومت ساٹھ سال رہی۔
اور ان میں توتال بھی تھا اور اہل چین کا قول ہے کہ انہوں نے اپنے شہروں
کے دروازوں پر یہ لکھا پایا کہ اس کی مانند ان کا کبھی کوئی بادشاہ نہیں بنا۔
اور انھوں نے اُسے اس طرح پسند کیا کہ اس طرح انھوں نے کسی کو پسند
نہ کیا اور وہ اپنے ادیان، افعال، فنون، قوانین اور احکام میں جس طریق پر
قائم تھے اس نے اُسے جاری کیا اور اس کی حکومت ۷۸ سال رہی اور جب
وہ مرگیا تو وہ اس پر لمبا زمانہ روتے رہے اور اُسے سونے کے تختوں اور
چاندی کے چھپرکھٹوں پر اٹھاتے رہے۔ پھر انہوں نے اس کے لیے عود،
عنبر، صندل اور دیگر خوشبوئیں جمع کیں اور انہیں آگ لگائی اور اُسے
آگ میں پھینک دیا اور ان کے خواص، اہل کے غم اور اس سے وفاداری

Presented by www.ziaraat.com

کے لیے اپنے آپ کو اس آگ میں پھینکنے لگے اور یہ ان میں ایک سنت بن گئی اور انہوں نے اپنے دنانیر پر اس کی تصویر بنائی اور وہ دنانیر کو الکونج کہتے ہیں اور ان کے گھروں کے دروازوں پر بھی تصاویر ہیں۔

اور چین کے شہر وسیع ہیں اور جو شخص سمندر کے راستے چین جانا چاہیے اُسے سات سمندروں کو عبور کرنا پڑتا ہے اور ان میں سے ہر سمندر کا اپنا رنگ اور ہوا اور مچھلیاں اور راستہ ہے جو اس کے ساتھ والے سمندر میں نہیں ہے، ان سے پہلا سمندر بحر فارس ہے جس میں سیراف سے سفر کیا جاتا ہے اور آخری سمندر راس الجمجمۃ ہے اور وہ تنگ ہے جس میں موتیوں کی جگہیں ہیں۔ دوسرا سمندر وہ ہے جس کا آغاز راس الجمجمۃ سے ہوتا ہے اور اُسے لاردی کہا جاتا ہے اور وہ بڑا سمندر ہے اس میں جزائر الوقولق اور دیگر زنگی بھی ہیں اور ان جزائر میں بادشاہ بھی ہیں اور اس سمندر میں ستاروں کے ذریعہ سفر کیا جاتا ہے اور اس کی مچھلیاں بڑی بڑی ہیں اور اس میں بہت سے عجائبات اور امور ہیں جنہیں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

تیسرے سمندر کو ہرکند کہا جاتا ہے، جس میں جزیرہ سراندیپ ہے اور اس میں جواہر اور یاقوت وغیرہ ہیں اور اس میں جزائر بھی ہیں جن کے بادشاہ بھی ہیں اور ان کی بادشاہت عظیم ہے اور اس سمندر کے جزائر میں بانس اور نیزوں کی لکڑی بھی ہے۔

چوتھے سمندر کو کلاہ بار کہا جاتا ہے اس سمندر کا پانی کم ہے اور اس میں بڑے بڑے سانپ ہیں اور بسا اوقات اس میں ہوا آ جاتی ہے اور کشتیاں بند ہو جاتی ہیں اور اس میں جزائر ہیں جن میں کافور ہوتا ہے۔

پانچویں سمندر کو سلاہط کہا جاتا ہے، یہ کثیر العجائب سمندر ہے۔

چھٹے سمندر کو کردنج کہا جاتا ہے اور یہ بہت بارش والا سمندر ہے۔

ساتویں سمندر کو صنبحی کہا جاتا ہے اسی طرح اُسے کنجلی بھی کہتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

یہ چین کا سمندر ہے اس میں جنوبی ہوا کے ذریعے سفر کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ شیریں سمندر تک پہنچ جاتے ہیں اس پر میگزین اور آبادی بھی ہے حتیٰ کہ وہ خانفو شہر میں پہنچ جاتے ہیں اور جو شخص خشکی کے راستے جانا چاہے وہ دریائے بلخ میں چلے اور بلاد سغد، فرغانہ، شاش اور تبت کو طے کرے حتیٰ کہ وہاں پہنچ جائے اور بادشاہ اپنے ایک الگ قلعے میں ہوتا ہے اور اس کا پولیس سپرنٹنڈنٹ اور ٹیکس آفیسر اور محافظین کا افسر اور اس کا پرائیویٹ سیکرٹری، خادم کہلاتا ہے اور اس کے اکثر مددگار، خادم ہوتے ہیں اور وہ اس کے قابل اعتماد آدمی ہوتے ہیں اور ان کا ٹیکس سرکردہ لوگوں سے لیا جاتا ہے وہ ہر بالغ مرد پر ٹیکس عائد کرتے ہیں کیونکہ وہ کسی بھی شخص کو کام کے بغیر نہیں چھوڑتے اور جب کسی بیماری یا بڑھاپے کے باعث کام سے بیکار ہو جاتا ہے تو حکومت کے مال سے اس پر خرچ کرتے ہیں۔

اور وہ اپنے مردوں کی تعظیم کرتے ہیں اور دیر تک ان کا غم کرتے ہیں اور ان کی اکثر سزا قتل ہے، وہ جھوٹ بولنے اور چوری کرنے اور زنا کاری کرنے پر قتل کرتے ہیں مگر مشہور لوگوں کو قتل نہیں کرتے اور جو کسی عامل کی بے انصافی کی شکایت کرے اور اس کی شکایت درست ہو تو اس عامل کو قتل کیا جاتا ہے اور اگر شکایت کنندہ جھوٹا ہو تو اُسے قتل کر دیا جاتا ہے۔

اور خشکی سے چین کی حدود تین ہیں اور سمندر سے ایک ہی ہے، پہلی ترک اور تغز غز ہے اور ان کے درمیان ہمیشہ مسلسل جنگیں رہتی ہیں پھر وہ مصالحت اور رشتہ داری کر لیتے ہیں۔

دوسری حد تبت ہے اور تبت اور چین کے درمیان پہاڑ ہے، جس پر چین کے میگزین ہیں جو تبت سے محفوظ کرتے ہیں اور تبت کے میگزین بھی ہیں جو چین سے محفوظ کرتے ہیں اور وہ دونوں ملکوں کی حد کے درمیان ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

تیسری حد۔ ایک قوم کی طرف ہے جسے المانناس کہا جاتا ہے ان کی منفرد مملکت ہے اور وہ وسیع علاقوں میں ہیں، بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے علاقے کی وسعت متعدد سالوں کی ہے اور عرض بھی اسی طرح ہے کسی کو معلوم نہیں کہ ان کے بڑے کون لوگ ہیں اور وہ لوگ اہل چین سے باہم قریب ہیں۔

اور ایک حد، سمندر کے قریب ہے، اس سے مسلمان آتے ہیں جیسا کہ ہم نے سمندروں کی تعداد میں بیان کیا ہے۔

اور ان کا دین، بتوں اور شمس و قمر کی پرستش کرنا ہے اور وہ اپنے بتوں کی عیدیں بھی مناتے ہیں سب سے بڑی عید سال کے شروع میں ہوتی ہے جسے الزارار کہا جاتا ہے وہ جمع ہونے کی جگہ کی طرف جاتے ہیں اور اس میں کھانے پینے کی چیزیں تیار کرتے ہیں پھر ایک شخص کو لاتے ہیں جس نے اپنے آپ کو اس عظیم صنم کے لیے وقف کیا ہوتا ہے اور خود کو اپنی تمام خواہشات سے روکا ہوتا ہے اور جو وہ چاہتا ہے اُسے حاصل کر لیتا ہے۔

وہ اس صنم کی طرف بڑھتا ہے اور اس نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں پر کوئی چیز لگائی ہوتی ہے جو آگ سے بھڑک اٹھتی ہے پھر وہ آگ سے اپنی انگلیاں جلا دیتا ہے اور انہیں صنم کے آگے روشن کر دیتا ہے حتیٰ کہ جل جاتا ہے اور مُردہ ہو کر گر پڑتا ہے اور اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا ہے اور جس شخص نے اس کی ہڈی کا ٹکڑا یا اس کے کپڑوں کی دھجی حاصل کر لی ہے وہ کامیاب ہو گیا پھر وہ ایک اور شخص کو لاتے ہیں وہ نئے سال کے لیے اپنے آپ کو صنم کے لیے وقف کرنا چاہتا ہے اور وہ اس کی جگہ کھڑا ہو جاتا ہے اور کپڑے پہنتا ہے اور اس پر چنگ بجائے جاتے ہیں پھر وہ منتشر ہو جاتے ہیں اور کھاتے پیتے ہیں اور ایک ہفتہ قیام کرتے ہیں اور واپس آ جاتے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

اور یہ مہینہ جس میں عید ہوتی ہے اس کا نام وہ جناح رکھتے ہیں اور یہ جون کا پہلا دن ہے اور چین کا حساب بھی اسی طرح ہے۔ وہ اپنی حساب فہمی کے مہینوں کو مختلف نام دیتے ہیں، ان کا پہلا جناح، رذارح، بدالع، مارلح، کسران، مارذ، نمرود، کنعان، نزارغ، ہراہ، ہرہر، اور ماہر ہے۔[1]

قبطیوں وغیرہم سے مصر کے بادشاہ

جب بیصر بن حام بن نوح بابل سے اپنے بچوں اور اہل کے ساتھ نکلا تو وہ تیس آدمی تھے، اس کے چار بیٹے تھے، مصر، فارق، ماح، یاح، اور ان کی بیویاں اور بچے، وہ انہیں منف کی طرف لے گیا اور بیصر، عمر رسیدہ اور کمزور ہو گیا تھا اور مصر اس کا سب سے بڑا بیٹا تھا اور اُسے بہت محبوب تھا پس اس نے اُسے اپنا خلیفہ بنایا اور اُسے اس کے بھائیوں کے متعلق وصیت کی اور مصر نے اپنے لیے اور اپنے بیٹوں کے لیے چاروں اطراف سے دو ماہ کی مسافت کا علاقہ لے لیا اور اس کا منتہیٰ الشجرتین سے لے کر رفح اور العریش کے درمیان اسوان تک طولاً اور برقہ سے ایلہ تک عرضاً تھا۔

اور مصر اپنے باپ کے بعد ایک عرصے تک بادشاہ رہا اور اس کے چار بیٹے تھے، قفط، اشمن، اتریب اور صا، اس لیے انہیں نیل کا کنارہ تقسیم کر دیا اور اس نے ہر ایک کے لیے حصّہ علیحدہ کیا جس کی وہ اور اس کے لڑکے حفاظت کرتے تھے۔

پھر مصر کے بعد قفط بن مصر بادشاہ بنا، پھر اشمن بن مصر بادشاہ بنا۔ پھر اتریب بن مصر بادشاہ بنا پھر صا بن مصر بادشاہ بنا پھر تدارس بن صا

---

[1] ان مہینوں کے بعض ناموں میں نقطوں کی کمی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

بادشاہ بنا پھر مالیق بن تدارس بادشاہ بنا پھر حرایا بن مالیق بادشاہ بنا، پھر اس کا بھائی مالیا بن حرایا بادشاہ بنا پھر لوطس بن مالیا بادشاہ بنا اور جب لوطس کی وفات کا وقت آیا تو اس کی بیٹی حوریا بادشاہ بنی اور جب حوریا کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس کے چچا کی بیٹی زالفا بنت ماموم بادشاہ بنی۔

اور بعیر کے لڑکے بکثرت ہوگئے اور شہر ان سے بھر گئے اور جب انہوں نے عورتوں کو بادشاہ بنایا تو ملوک شاو عمالقہ نے ان کا لالچ کیا اور عمالقہ کے بادشاہ نے ان سے جنگ کی اور ان دنوں الولید بن دومع ان کا بادشاہ تھا۔ اس نے شہروں کو پامال کر دیا اور وہ اسے اپنا بادشاہ بنانے پہ راضی ہوگئے اور وہ طویل عرصہ تک بادشاہ رہا پھر اس کے بعد عمالقہ کا ایک اور شخص جسے الریان بن الولید کہا جاتا تھا، بادشاہ بنا اور یہی فرعون یوسف تھا، پھر عمالقہ کا ایک اور شخص جسے دارم بن الرّیان کہا جاتا تھا بادشاہ بنا، پھر اس کے بعد کاسم بن معدان بادشاہ بنا۔

پھر فرعون موسیٰ بادشاہ بنا اور وہ الولید بن مصعب تھا۔ راویوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے ان کا بیان ہے کہ وہ لخم کا ایک شخص تھا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ قبائل یمن میں سے کسی اور قبیلے کا تھا۔ بعض کہتے ہیں وہ عمالقہ میں سے تھا اور بعض کہتے ہیں وہ مصر کے قبطیوں میں سے تھا اور اسے ظلما کہا جاتا تھا اور اسی کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ واقعہ ہوا تھا جسے اللہ جل شانہ نے بیان کیا ہے اس نے طویل عمر پائی اور باغی اور سرکش ہوگیا حتیٰ کہ اس نے انا ربکم الاعلیٰ کہا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کی افواج کو بحر قلزم میں غرق کر دیا اور جب اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کے ساتھیوں کو غرق کیا تو ملک میں صرف بچے، غلام اور عورتیں رہ گئیں اور انھوں نے اتفاق کیا کہ وہ ایک عورت کو جسے دلوکہ کہا جاتا تھا، بادشاہ بنالیں تو وہ ملوک الارض کے اپنی طرف سبقت

Presented by www.ziaraat.com

کرنے سے ڈر گئی سو اس نے ایک دیوار بنائی جو سرزمین مصر کی بستیوں، کھیتوں اور شہر کا احاطہ کرتی تھی اور اس نے بہت سے کام کیے اور اس کی حکومت بیس سال رہی۔

پھر درکون بن بلوطس کو اس نے بادشاہ بنایا، پھر لودس بن درکون بادشاہ بنا، پھر نمادس بن مربنا بادشاہ بنا اس نے سرکشی اختیار کی تو لوگوں[1] نے اسے قتل کر دیا، پھر بلوطس بن مناکیل بادشاہ بنا، پھر مالیس بن بلوطس بادشاہ بنا پھر نولہ بن مناکیل بادشاہ بنا اور یہی فرعون الاعرج ہے جس نے بیت المقدس کے بادشاہ کو قیدی بنایا تھا اور بنی اسرائیل کے ساتھ وہ سلوک کیا جو کسی نے نہ کیا تھا اور سرکشی اختیار کی اور اس حد تک پہنچ گیا کہ اس سے پہلے فرعون کے بعد کوئی اس حد تک نہ پہنچا تھا، پس اس کی سواری کے جانور نے اُسے گرا کر اس کی گردن توڑ دی۔

پھر مربنوس بادشاہ بنا، پھر قومس بن نقاس بادشاہ بنا، پھر مناکیل[2] دوم بادشاہ بنا اور وہ لحسامر[3] ہے جس سے بخت نصر نے جنگ کی اور اس کو شکست دی اور مصر کو ویران کر دیا اور اس کے باشندوں کو قیدی بنا لیا اور اس کے بعد رومی ان کے بادشاہ بن گئے اور اس وقت وہ عیسائی بن گئے۔

پھر انوشیروان کے زمانے میں ایران، شام پر غالب آگیا تو اُنھوں نے ان کو دس سال بادشاہ بنایا پھر رومی غالب آگئے اور اہل مصر، ایران اور روم دونوں کو ان کے شر کو دُور کرنے کے لیے خراج دیتے تھے، پھر ایران، شام کو چھوڑ گیا اور ان کا معاملہ رومیوں کے پاس چلا گیا اور انہوں نے نصاریٰ کے دین کو اختیار کر لیا۔

---

[1] و [2] و [3] اصل کتاب میں یہ لفظ نقطوں کے بغیر ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

اور قبطیوں کا فلاسفر، ہرمس قبطی تھا اور وہ اصحاب البرابی تھے جو البرابی تحریر میں لکھتے تھے ...... [1] اور ہمارے زمانے میں لوگ اس کے پڑھنے کی واقفیت نہیں رکھتے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں سے بھی صرف خواص ہی اُسے لکھتے تھے اور وہ عوام کو روکتے تھے اور ان میں سے جو لوگ اس کے ذمے دار تھے وہ ان کے فلاسفر اور کاہن تھے اور اس میں ان کے دین کے اسرار اور ان کی ان باتوں کے اصول تھے جن کو صرف ان کے کاہن ہی جانتے تھے اور وہ انہیں کسی کو نہ سکھاتے تھے سوائے اس کے کہ بادشاہ اس کی تعلیم کا حکم دے۔

جب رومیوں نے ان کو مغلوب کیا اور زبردست سطوت و اقتدار سے ان کے بادشاہ بن گئے تو انہوں نے ان کی کوششوں اور کاموں کو باطل کر دیا اور اپنے امور کے آغاز میں انہیں یونانیوں کے قوانین پر آمادہ کیا حتیٰ کہ ان کی زبان بگڑ گئی اور ان کی زبان رومیوں کی زبان سے مل گئی۔ پھر رومی عیسائی بن گئے تو انہوں نے ان کو عیسائی بننے پر آمادہ کیا اور وہ اپنے دین و سنت کے معاملے میں جس امر پر قائم تھے وہ سب مٹ گیا اور رومیوں نے ان کے کہان اور علماء کو قتل کر دیا اور جو شخص بھی اس تحریر کو سمجھتا تھا وہ مر گیا اور جو باقی رہ گئے انہیں اس کی تعلیم سے اور اس میں غور و فکر کرنے سے روک دیا گیا اس لیے نہ ان میں سے اور نہ ان کے غیروں میں سے کوئی شخص موجود ہے جو اسے پڑھ سکے، ان کا دین کواکب پرستی تھا اور یہ بات بھی کہ وہ مدبر و مختار ہیں اور وہ ستاروں سے فیصلے کرنے والے تھے اور یہ کہ وہ سعد اور نحس ہوتے ہیں، کیونکہ ان کا خیال تھا کہ وہ ان کے وہ معبود ہیں جو انہیں زندہ کرتے ہیں اور ملاتے

[1] اس جگہ اصل کتاب میں عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

ہیں اور رزق دیتے ہیں اور سیراب کرتے ہیں۔

اور ان کا ایک قول یہ بھی تھا کہ —— قدیم میں ارواح ، فردوس اعلیٰ میں تھیں اور یہ کہ ہر ۳۶ ہزار سال میں عالم میں جو کچھ ہوتا ہے سب فنا ہو جاتا ہے ۔ یا تو مٹی سے ، اس سے ان کا مقصد ، زمین اور اس کے زلازل اور دھنسنا تھا ۔ یا آگ اور جلانے سے ، اور مہلک زہروں سے ، اور یا مہلک ، فاسد اور عام سخت ہوا سے ، جو اپنی سختی کی وجہ سے سانس کو بند کر دیتی ہے اور وہ حیوانات کو ہلاک کرتی ہے اور حرث و نسل کو تلف کرتی ہے پھر فطرت ، حرث و نسل کی اجناس میں سے ہر جنس کو زندہ کرتی ہے ۔ اور عالم ، فساد کے بعد واپس آجاتا ہے ۔

اور ان کے پاس ان ارواح کے معبود بھی تھے جو اترتے تھے اور اصنام میں چلے جاتے تھے اس لیے اصنام بولتے تھے اور وہ اس سے عوام کو دھوکہ دیتے تھے اور اس سبب کو چھپاتے تھے جس سے ان کے اصنام بولتے تھے اور وہ ان کے کاہنوں کی ایک کاریگری تھی اور بوٹیاں تھیں جنہیں وہ استعمال کرتے تھے اور حیلہ تھا جسے وہ اختیار کرتے تھے حتیٰ کہ وہ آواز دیتے تھے اور وہ فن کے ذریعے چوپائے یا پرندے کی خِلقت کی طرح صنم کی خلقت کی مشابہت اختیار کرتے تھے اور اس صنم کی آواز اپنی جنس کے حیوان کی مانند ہوتی تھی پھر ان کے کاہن ، صنم کی اس آواز کا اس طرح ترجمہ کرتے جو وہ فیصلہ کرنا چاہتے تھے ، جو نجوم کے حساب اور علم فراست کے مطابق ہوتا تھا۔

اور وہ بتاتے تھے کہ جب ارواح نکل جاتی ہیں تو ان معبودوں کی طرف آجاتی ہیں ، جو کواکب ہیں اور اگر ان کے گناہ ہوں تو وہ انہیں نہلاتے اور پاک کرتے ہیں ، پھر وہ فردوس کی طرف جہاں وہ ہوتی ہیں چڑھ جاتی ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

اور وہ کہتے ہیں کہ ان کے انبیاء سے کواکب گفتگو کرتے ہیں اور انہیں لکھاتے ہیں کہ ارواح ، اصنام کی طرف اترتی ہیں اور ان میں ٹھہر جاتی ہیں اور واقعہ کے رونما ہونے سے قبل اس کی خبر دیتی ہیں۔

اور ان کی سمجھ دقیق اور عجیب تھی جس سے وہ عوام کو وہم ڈال دیتے تھے کہ وہ کواکب سے باتیں کرتے ہیں اور وہ انہیں ہونے والے واقعات کی خبر دیتے ہیں اور یہ بات صرف ان کے اسرار کا اچھا علم ہونے اور صحیح فراست کی وجہ سے تھی اور وہ کم ہی غلطی کرتے تھے اور انہوں نے دعوی کیا کہ یہ بات کواکب کے علم سے ہے اور وہ انہیں ہونے والے واقعات کی خبر دیتے ہیں اور یہ ایک باطل اور غیر معقول بات ہے۔ پھر یونانی ان کے بادشاہ بنے تو وہ ان کے دین میں شامل ہو گئے پھر رومی ان کے بادشاہ بنے تو وہ عیسائی ہو گئے۔

اور قبطیوں کی مملکت ارض مصر میں الصعید کے صوبے سے منف ، دیم الشرقیہ ، القیس ، البھنا ، اھناس ، دلاس ، الفیوم ، اشمون ، طحا ، البشانیہ ، ھو ، قفط ، اقصر ، ارمنت ، تک تھی اور نشیبی زمین کے صوبے سے ، اتریب ، عین شمس ، تنوا ، تمی ، بنا ، ابوصیر ، سمنود ، نوسا ، ادسیہ ، البجوم ، لبسطہ ، طرابیہ ، قربیط ، صان ، ابلیل ، سخا ، تیدہ ، افراجون ، نقیزہ ، البشرود ، طوہ ، منوف العلیاء ، منوف السفلی ، دمسیس ، صا ، شبامس ، البذقون ، اخنا ، رشید ، قرطسا ، خربتا ، ترنوط ، مصیل اور بلید ش تک تھی۔

قبطی اپنے سالوں کا حساب تین سو پینسٹھ دنوں کے مطابق کرتے تھے اور ان کے مہینے بارہ تھے ، ہر مہینہ تیس دن کا تھا اور وہ اپنے پانچ دنوں کو النسئی کا نام دیتے تھے۔ قبطیوں کا پہلا مہینہ جسے وہ اپنے سال کا آغاز بناتے تھے توت تھا اور اس کے پہلے دن کو نوروز کہتے تھے اور کہتے تھے کہ اس میں زمین کی آبادی کی ابتدا ہوئی تھی اور ان کے مہینوں کے نام

Presented by www.ziaraat.com

یہ ہیں۔
توت، بابہ، ھتور، کیہک، طوبہ، امشیر، برمہات، برموذہ، بشنس، بونہ، ابیب، مسری، اور وہ پانچ دن جن کو وہ النسئ بتاتے تھے، مسری اور توت کے درمیان تھے اور وہ تحریر جسے قبطی لکھتے تھے یونانی اور رومی کے درمیان تھی اور وہ اس رسم الخط کے مطابق تھی[1]

---

[1] اصل کتاب میں وہ رسم الخط نہیں لکھا گیا۔

Presented by www.ziaraat.com

بربر اور افارقہ کی مملکتیں

بربر اور افارقہ، فارق بن بیصر بن حام بن نوح کی اولاد ہیں، جب ان کے بھائی سرزمین مصر کے بادشاہ بن گئے اور انھوں نے العریش سے اسوان تک طولاً اور ایلہ سے برقہ تک عرضاً قبضہ کر لیا تو یہ مغرب کی طرف چلے گئے اور جب ارض برقہ سے گزرے تو انہوں نے شہروں پر قبضہ کر لیا اور ان میں سے ہر قوم ایک شہر پر غالب آ گئی حتیٰ کہ وہ ارض مغرب میں منتشر ہو گئے۔

ان میں سے پہلا بادشاہ لواتہ تھا جو جبال برقہ کی زمین اجدابیہ کا بادشاہ بنا اور مزاتہ، ودان کی زمین کے بادشاہ بنے اور یہ لوگ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتے اور ان میں سے کچھ لوگ توزغہ شہر کی طرف چلے گئے اور وہاں بادشاہ بن گئے اور وہ ہوارہ تھے اور دوسرے لوگ بلاد ادمیک کی طرف چلے گئے اور وہ بذرعہ تھے اور کچھ طرابلس کی طرف چلے گئے انہیں مصالیین کہا جاتا تھا اور کچھ طرابلس کے مغرب کی طرف چلے گئے، انہیں وہیلہ کہا جاتا تھا۔

پھر راستہ انہیں بلندی کی طرف لے گیا اور کچھ لوگوں نے قیروان کی راہ اختیار کی، انہیں برقشانہ کہا جاتا ہے اور دوسروں نے شمالی راہ اختیار کی اور تاہرت چلے گئے انہیں کتامہ اور عجیسہ کہا جاتا ہے اور کچھ لوگوں نے سجلماسہ

کی راہ اختیار کی انہیں نفوسہ اور ملایہ کہا جاتا ہے اور کچھ لوگوں نے جبال ہکان کی راہ اختیار کی، انہیں ملطہ کہا جاتا ہے اور انہیں العبالات[1] بھی کہتے ہیں اور یہ جنگل میں بے آباد جگہوں پہ ہیں اور کچھ لوگوں نے طنجہ کی راہ اختیار کی، انھیں مکناسہ کہا جاتا ہے اور کچھ لوگوں نے سوس اقصیٰ کی راہ اختیار کی انہیں مداسہ کہا جاتا ہے۔

اور بربر اور افارقہ میں سے کچھ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ بربر بن عیلان بن نزار کی اولاد میں سے ہیں اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ وہ جذام اور لخم سے ہیں اور ان کے مساکن فلسطین میں تھے اور ایک بادشاہ نے انہیں نکال باہر کیا اور جب وہ مصر گئے تو ملوکِ مصر نے انہیں آنے سے روک دیا تو انہوں نے نیل کو عبور کیا پھر مغرب کو چلے گئے اور شہروں میں پھیل گئے اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ وہ یمن سے ہیں، ایک بادشاہ نے انہیں یمن کے ملک سے مغرب کے انتہائی دور علاقوں کی طرف جلا وطن کر دیا اور تمام لوگ اپنی روایات کی نصرت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی اس بارے میں حق بات کو بہتر جانتا ہے۔

حبشیوں اور سوڈانیوں کی مملکتیں

حام بن نوح کی اولاد نے، اولادِ نوح کے ارض بابل سے مغرب کی طرف منتفرق ہونے کے وقت ارادہ کیا اور وہ فرات کو عبور کر کے مسقط الشمس کی طرف چلے گئے اور کوش بن حام کی اولاد منتفرق ہو گئی اور یہی حبشی اور سوڈانی ہیں، جب انھوں نے دو گروہ بن کر نیل مصر کو عبور کیا تو ان

[1] اصل کتاب میں یہ لفظ نقطوں کے بغیر ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

میں سے ایک گروہ نے مشرق اور مغرب کے درمیان التیمن کا قصد کیا اور وہ نوبہ، البجہ، حبشہ، اور زنج ہیں اور ایک گروہ نے مغرب کا قصد کیا وہ زغادہ، الحسن، القاقو، المردیون، مرندہ، اکھوکو اور غانہ ہیں۔

اور جب نوبہ، نیل سے غربی جانب گئے تو قبطیوں کی مملکت کے پڑوس میں رہے اور وہ بیعزبن حام بن نوح کے بیٹے ہیں جو وہاں بادشاہ بن گئے ہیں، پس نوبہ دو مملکتیں بن گئے ان میں سے ایک، ان لوگوں کی مملکت ہے جنہیں مقرہ کہا جاتا ہے اور وہ نیل کے شرق و غرب میں رہتے ہیں اور ان کا دارالحکومت دُنقلہ ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسلمانوں سے صلح کی اور انہیں کھجوریں دیں اور ان کے شہر کھجوروں، انگوروں اور کھیتوں والے ہیں اور مملکت کی وسعت دو ماہ کی مانند ہے اور نوبہ کی دوسری مملکت ان لوگوں کی ہے جنہیں علوہ کہا جاتا ہے یہ مقرہ سے بڑی شان والے ہیں اور ان کا دارالحکومت سُوبہ ہے اور ان کے علاقے کی وسعت تین ماہ کی مانند ہے اور ان کے پاس نیل متعدد خلیجوں میں بٹ جاتا ہے۔

البجہ کی مملکت

یہ نیل اور سمندر کے درمیان ہیں اور ان کی متعدد مملکتیں ہیں اور ہر شہر میں الگ بادشاہ ہے۔ البجہ کی پہلی مملکت حد اسوان سے، حد برکات تک ہے اور اسوان، التیمن سے مشرق و مغرب کے درمیان مسلمانوں کی آخری عملداری ہے اور اس قوم کو نفیس کہتے ہیں اور مملکت کا دارالخلافہ ہجر ہے اور ان کے قبائل و بطون، عربوں کی طرح ہیں اور ان میں سے الحدرات، حجاب[1]، العماعر، کومر، مناسہ، رسعہ، عرمرمہ

---

[1] ان قبائل کے اسماء کی اکثریت میں نقطوں کی کمی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

اور زنانج ہیں اور ان کے بلاد ہیں، سونے کے ڈھیلوں، جواہر اور زمرد کی کانیں ہیں اور وہ مسلمانوں سے صلح کرنے والے ہیں اور مسلمان اپنے شہروں میں کانوں میں کام کرتے ہیں۔

اور البجہ کی دوسری مملکت کو بقلین کہا جاتا ہے، جو بہت شہروں والی اور وسیع ہے وہ اپنے دین میں مجوسیوں اور ثنویوں سے مشابہت رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو زنجیر اعلیٰ کا نام دیتے ہیں اور شیطان کو صنحی حراقہ کا نام دیتے ہیں، یہ لوگ اپنی داڑھیوں کے بال اکھیڑتے ہیں اور اپنے اگلے دانت بھی اکھاڑتے ہیں اور ختنہ کرتے ہیں اور ان کے شہر بازانی ہیں۔

تیسری مملکت کو بازین کہا جاتا ہے یہ نوبہ کی مملکت علوہ کی سرحد کے متصل ہیں اور البجہ کے بقلین کے بھی متصل ہیں۔ اور ان سے جنگ کرتے ہیں اور ان کی کھیتی کو کھاتے ہیں۔۔۔[1]۔۔ اور وہ ان کا کھانا اور دودھ ہے۔

اور چوتھی مملکت کو جارین کہا جاتا ہے اور ان کا بادشاہ بلتدزنبہ ہے اور اس کی حکومت باضع شہر جو بحر اعظم کا حد برکات تک جو بقلین کی مملکت کا حصہ ہے، ساحل ہے، کے درمیان سے لے کر حل الدجاج تک ہے اور وہ اپنے اگلے دانت اوپر نیچے سے اکھاڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے دانت گدھوں کے دانتوں کی طرح نہیں ہوتے اور اپنی داڑھیوں کو اکھیڑتے ہیں۔

اور پانچویں مملکت کو قلعہ کہا جاتا ہے اور یہ البجہ کی آخری مملکت ہے اور ان کی مملکت باضع کی حد سے فیکون تک ہے اور انہیں بڑی قوت و شوکت حاصل ہے اور ان کے جانبازوں کا گھر کا بھی ہے جسے

---

[1] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

دارالسوا کہا جاتا ہے جس میں طاقت ور نوعمر جوان حرب و قتال کے لیے تیار رہتے ہیں۔

اور چھوٹی مملکت، نجاشی کی مملکت ہے اور یہ ایک وسیع اور عظیم الشان ملک ہے اور دارالخلافہ کعبر ہے اور عرب ہمیشہ ہی تجارت کے لیے اس کی طرف آتے رہے ہیں اور ان کے عظیم شہر بھی ہیں اور ان کا ساحل دھلک ہے اور بلادِ حبشہ میں جو بادشاہ ہیں وہ بڑے بادشاہ کے ماتحت ہیں وہ اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اسے خراج ادا کرتے ہیں اور نجاشی یعقوبی نصرانیوں کے دین پر ہے اور حبشیوں کی آخری مملکت الزنج ہے اور وہ سندھ سے اور ان شہروں کے مشابہ شہروں سے رابطہ رکھتے ہیں اور اسی طرح الزنج سے ورے جو سندھ اور کرک کی سرحد سے ملحقہ علاقہ ہے اس سے بھی رابطہ رکھتے ہیں اور یہ لوگ حساب دان اور بکھیل ہیں۔

اور وہ سوڈانی جو مغرب کو چلے گئے انھوں نے شہروں کو طے کیا اور ان کی متعدد مملکتیں ہو گئیں، ان کی پہلی مملکت الزغاوہ کی ہے اور وہ کانم مقام پر اترے ہوئے ہیں اور ان کی فرودگاہیں سرکنڈوں کی جھونپڑیاں ہیں اور وہ شہروں والے نہیں ان کی حکومت کا نام کاکرہ ہے اور زغاوہ کی ایک صنف کو الحوضن کہا جاتا ہے اور ان کا بادشاہ زغاوہ میں سے ہے۔

پھر ایک اور مملکت ہے جنہیں ملل کہا جاتا ہے اور وہ حاکم کانم سے مقابلہ کرتے ہیں اور ان کے بادشاہ کا نام میوسی ہے پھر مملکت حسنہ[ا] ہے۔ ان کے شہر کو تنبیر کہا جاتا ہے اور اس شہر کے بادشاہ کو مرح کہتے ہیں اور القافو ان سے رابطہ رکھتے ہیں مگر وہ محتاج ہیں اور ان کا بادشاہ تنبیر کا بادشاہ ہے۔

ا حاء کے بعد کوئی نقطہ نہیں ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

پھر الکوکو کی مملکت ہے اور یہ سوڈانیوں کی سب سے بڑی اور عظیم الشان مملکت ہے اور سب مملکتیں اس کے بادشاہ کی اطاعت گزار ہیں اور الکوکو شہر کا نام ہے اور اس سے ورے متعدد مملکتیں ہیں جو اس کی اطاعت گزار ہیں اور اس کی امارت کا اعتراف کرتے ہیں کہ وہ اپنے شہروں کے بادشاہ ہیں اور ان میں مرو کی مملکت بھی ہے جو وسیع مملکت ہے اور بادشاہ کے شہر کو الحیاء کہا جاتا ہے اور ان میں مملکت مروشہ[1]، مملکت بربرا، مملکت صنہاجہ، مملکت مذکرمر، مملکت ترپایئر، مملکت اردر، اور مملکت تعاروت بھی ہے یہ سب الکوکو کی مملکت کی طرف منسوب ہیں۔

پھر مملکت غانہ ہے اس کا بادشاہ بھی بڑی شان والا ہے اور اس کے ملک میں سونے کی کانیں ہیں اور متعدد بادشاہ اس کے ماتحت ہیں اور ان میں عام کی مملکت اور سامہ کی مملکت بھی ہے اور ان سب شہروں میں سونا پایا جاتا ہے۔

---

[1] ان مملکتوں کے بعض ناموں میں نقطوں کی کمی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

یمن کے بادشاہ

رُواۃ اور اُمم و قبائل کے حالات و واقعات کے مدعیانِ علم نے بیان کیا ہے کہ قحطان بن ہود نبی کی اولاد میں سے جو شخص سب سے پہلے بادشاہ بنا وہ ابن عابر بن شالح بن ارفخشد ابن سام بن نوح سبا بن یعرب بن قحطان تھا اور سبا کا نام عبد شمس تھا اس لیے کہ وہ ملوک عرب میں سے پہلا بادشاہ تھا، وہ زمین میں چلا اور اس نے قیدی بنائے قحطان بن یعرب پہلا شخص ہے جسے انعم صباحًا اور ابیت اللعن کا تحفہ دیا گیا۔

پھر سبا کے بعد حمیر بن سبا بادشاہ بنا اور حمیر کا نام زید تھا اور وہ پہلا بادشاہ تھا جس نے سرخ یاقوت کے نگینوں والا سنہری تاج پہنا۔

پھر حمیر کے بعد اس کا بھائی کہلان بن سبا بادشاہ بنا اور اس نے لمبی عمر پائی حتیٰ کہ وہ بوڑھا ہو گیا، پھر کہلان کے بعد ابو مالک بن عمیکرب بن سبا بادشاہ بنا اور اس کی حکومت تین سو سال قائم رہی، پھر ابو مالک کے بعد خنادہ بن غالب بن زید بن کہلان بادشاہ بنا، اور یہ پہلا شخص ہے جس نے مشرقی تلواریں بنائیں اور یہ رات کو جنات کے لیے کھانا تیار کیا کرتا تھا اور اس نے ایک سو بیس سال حکومت کی، اور خنادہ کے بعد الحارث بن مالک بن افرا قیس بن صیفی بن یشجب بن سبا نے ایک سو

Presented by www.ziaraat.com

چالیس سال حکومت کی ، پھر الحارث بن مالک بعد الرائش بادشاہ بنا اور وہ الحارث بن شداد بن ملطاط ابن عمرو بن ذی ابین بن ذی یقدم بن الصوار بن عبد شمس بن وائل بن الغوث ابن حیدان بن قطن بن عریب بن ایمن بن الہمیسع بن حمیر بن سبا تھا ، اور یہ پہلا شخص ہے جس نے جنگ کی اور اموال حاصل کیے اور دوسرے ممالک سے یمن میں غنائم لایا اور اسے الرائش کا نام دیا گیا اور یہ اس کے نام پر غالب آ گیا اور اس کی حکومت ۲۵ سال رہی ۔

پھر الرائش کے بعد اس کا بیٹا ابرہہ بن الرائش بادشاہ بنا اور وہ ابرہہ ذو منار ہے اور یہ اس لیے کہ وہ مغرب کی جانب گیا اور جب یہ کسی شہر پر غالب آ جاتا تو اسے آگ لگا دیتا اور اس کی حکومت ۱۸۰ سال رہی۔

پھر ابرہہ کے بعد اس کا بیٹا افریقیس بن ابرہہ بادشاہ بنا اور اس کی حکومت ۶۴ سال رہی ، پھر افریقیس کے بعد اس کا بھائی العبد بن ابرہہ بادشاہ بنا اور اسے ذو الاذعار کہا جاتا تھا کیونکہ اس نے دشمن کو ڈرایا تھا اور وہ عجیب الخلقت لوگوں کو لایا کرتا تھا اور اس کی حکومت ۲۵ سال رہی ، پھر ذوالاذعار کے بعد ، الہدہاد بن شرجیل بن عمرو بن الرائش بادشاہ بنا اور اس کی حکومت ایک سال رہی ، پھر الہدہاد کے بعد ، زید بادشاہ بنا اور وہ تبع الاوّل بن نکیف ہے اس کی عمر طویل ہوئی اور وہ باغی و طاغی بن گیا - رواۃ کا خیال ہے کہ اس نے چار سو سال حکومت کی ہے پھر بلقیس نے اسے قتل کر دیا۔

اور بلقیس بنت الہدہاد بن شرجیل بادشاہ بنی اور اس کی حکومت ۱۲۰ سال رہی پھر حضرت سلیمان کے ساتھ ان کا جو واقعہ ہوا سو ہوا ۔ اور تین سو بیس سال تک یمن کی حکومت حضرت سلیمان بن داؤد کے لیے ہو گئی پھر رحبعم بن سلیمان بن داؤد نے دس سال حکومت کی پھر حکومت حمیر کے پاس لوٹ آئی اور یاسر ینعم بن عمرو بن یعفر بن عمرو بن شرجیل بادشاہ بنا اور اس کا اقتدار مضبوط ہو گیا اور اس کی حکومت پچاسی

Presented by www.ziaraat.com

سال رہی پھر شمر بن افریقیس بن ابرہہ نے ۵۳ سال حکومت کی۔ پھر تبع الاقرن بن شمر بن عمید بادشاہ بنا اور اس نے ہندوستان سے جنگ کی اور اس نے چین سے بھی جنگ کرنے کا ارادہ کیا اور اس کی حکومت ۱۶۳ سال رہی۔

پھر ملکیکرب بن تبع بادشاہ بنا اور اس نے شہروں سے جنگ کی اور اس نے اپنی قوم کو زمین کے انتہائی دُور دراز علاقوں تک پھیلا دیا اور انہیں سجستان اور خراسان منتقل کر دیا اور انہوں نے اس کے خلاف ایکا کر کے اُسے قتل کر دیا اور اس کی حکومت ۳۲۰ سال رہی۔

پھر حسان بن تبع بادشاہ بنا اور اس نے ایک عرصہ تک جنگ نہ کی پھر طسم اور جدلیس کے درمیان جو ہوا سو ہوا تو تبع ان کے مقابلے میں گیا اور جب وہ ان کے نزدیک ہوا تو طسم کے ایک شخص نے جو اس کے ساتھ تھا اُسے کہا کہ ان کے پاس ایک عورت ہے جسے یمامہ کہتے ہیں اس کی نظر غلطی نہیں کرتی، مجھے خدشہ ہے کہ وہ انہیں متنبہ کر دے گی، سو اس نے اپنے اصحاب کو حکم دیا اور انہوں نے زیتون کے درخت کاٹے اور اس نے کہا کہ تم میں سے ہر ایک شخص زیتون کی بڑی شاخ کو اپنے پیچھے اُٹھا لے پس ہر شخص نے بڑی شاخ اُٹھا لی اور جب اس عورت نے دیکھا تو کہنے لگی میں درختوں کو چلتے دیکھتی ہوں، وہ کہنے لگے کیا درخت بھی چلتے ہیں؟ وہ کہنے لگی ہاں رب کی قسم ہر پتھر اور مٹی بھی، اور وہ حمیر کے جوانوں کے پیچھے ہے سو انہوں نے اس کی تکذیب کی اور حسان نے صبح کو ان پہ حملہ کر دیا اور انہیں قتل کر دیا اور اس کی قوم نے اسے زچ کر دیا اور اس کا دباؤ ان پہ گراں ہو گیا اور انہوں نے اس کے بھائی عمرو بن تبع سے ذُو رُعین کے سوا، اس کے قتل پہ موافقت کر لی، اس نے انہیں اس بات سے روکا تھا پس اس نے اُسے قتل کر دیا اور اس کی حکومت ۲۵ سال رہی۔

Presented by www.ziaraat.com

اور اپنے بھائی کو قتل کرنے کے بعد عمرو بن تبع بادشاہ بنا اور اس کی نیند اُڑ گئی اور زندگی مکدر ہو گئی اور اس نے ان تمام آدمیوں کو قتل کر دیا جنھوں نے اُسے اپنے بھائی کو قتل کرنے کا مشورہ دیا تھا حتیٰ کہ کہ وہ ذو رُعَین تک پہنچ گیا، اس نے کہا، میں نے تجھے مشورہ دیا تھا کہ ایسا نہ کرنا اور میں نے دو شعر بھی لکھے تھے جو تیرے پاس ہیں اور اس نے اُسے ایک رقعہ دیا اس میں لکھا تھا ؎

"اے وہ شخص جو نیند کے بدلے میں بے خوابی خریدتا ہے وہ شخص سعادت مند ہے جو ٹھنڈی آنکھوں کے ساتھ رات بسر کرتا ہے اگر حمیر نے عہد شکنی اور خیانت کی ہے تو ذو رُعین کے لیے اللہ کی معذرت ہے" اور عمرو کی حکومت ۶۴ سال رہی۔

پھر تبع بن حسان بن بجیلہ بن ملکیکرب بن تبع الاقرن بادشاہ بنا اور وہ اسعد ابو کرب ہے اور یہی یمن سے یثرب کی طرف گیا اور الفطیون، اوس اور خزرج کا بادشاہ تھا اس نے انہیں دُکھ دہ عذاب دیئے اور مالک بن العجلان خزرجی نے آکر تبع کے پاس اس کی شکایت کی اور اس نے اُسے بتایا کہ قریظہ اور نضیر کا ان پر غلبہ ہے اسد تبع ان کے مقابلے میں گیا اور اس نے کچھ یہودیوں کو قتل کر دیا اور تبع نے اپنے بیٹے کو ان کے درمیان اپنا خلیفہ بنایا تو انھوں نے اُسے قتل کر دیا پس وہ ان کی طرف بڑھا اور ان سے جنگ کی۔

اور انصار کا سردار عمرو بن طلحہ خزرجی بنی نجار سے تھا اور وہ دن کو اس سے جنگ کرتے تھے اور رات کو اسے مان لیتے تھے اور وہ کہتا تھا ہماری قوم کے لوگ شریف ہیں اور اس نے عظمائے یہود کو اکٹھا کر کے کہا کہ وہ اس شہر کو یعنی مدینہ کو ڈھانے والا ہے یہود کے علماء اور عظماء کہنے لگے تو اس کی طاقت نہیں رکھتا، اس نے پوچھا کیوں؟ انھوں نے

Presented by www.ziaraat.com

کہا اس لیے کہ یہ بنی اسماعیل کے نبی کے لیے ہے جو بیت الحرام سے نکلے گا۔

پس وہ چلا گیا اور اپنے ساتھ یہود کے کچھ علماء بھی لے گیا اور جب وہ مکہ کے نزدیک آیا تو ہذیل کے کچھ لوگ اس کے پاس آئے اور اُس سے کہنے لگے کہ مکہ میں جو گھر ہے اس میں خزانے اور جواہرات ہیں، اگر تو اس کے پاس آ جائے تو جو کچھ اس میں ہے اُسے حاصل کرے گا اور انہوں نے چاہا کہ وہ ایسا کرے اور اللہ اُسے ہلاک کر دے اور بعض کا قول ہے کہ کچھ لوگوں نے اُسے مشورہ دیا کہ وہ اسے گرا دے اور اس کے پتھروں کو یمن لے جائے اور وہاں ایک گھر بنائے جس کی عرب تعظیم کریں، سو تبع نے یہود کے علماء کو بُلایا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا وہ کہنے لگے ہم زمین میں اس گھر کے سوا، اللہ کے کسی گھر کو نہیں مانتے اور جس نے بھی اسے گزند پہنچانے کا ارادہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اُسے ہلاک کر دیا ہے۔

اور اسی شب اُسے بیماری لاحق ہو گئی تو علماء نے اُسے کہا اگر تو نے اس گھر کے بارے میں دل میں کوئی بُرا ارادہ کیا ہے تو اسے چھوڑ دے اور اس کی تعظیم کر، سو اس نے اپنے ارادے کو چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بیماری کو دُور کر دیا اور جن لوگوں نے اُسے اس کے گرانے کا مشورہ دیا تھا اس نے انہیں قتل کر دیا اور اس کا طواف کیا اور اس کی تعظیم کی، اور قربانی کی اور اپنا سر منڈایا اور اس نے خواب میں دیکھا کہ اسے غلاف چڑھا تو اس نے اُسے سیاہ و سفید رنگ کے ملے جلے رنگ کا غلاف چڑھایا اور الگ ہو گیا اور اس نے پھر خواب میں دیکھا کہ اسے غلاف چڑھا تو اس نے اسے کٹی ہوئی چادروں کا غلاف چڑھایا اور اس بارے میں اشعار کہے سہ

ہم نے اس گھر کو جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے کٹی ہوئی چادروں

کا غلاف چڑھایا اور ہم نے گھاٹی میں چھ ہزار جانوروں کی قربانی دی تو لوگوں کو ان کی طرف آتے دیکھتا ہے اور ہم نے حکم دیا کہ کعبہ کے لیے مُردہ جانور کی اور نہ ہی قیدی کے خون کی قربانی پیش کی جائے پھر ہم نے بیت اللہ کے سات سات طواف کیے اور ہم نے مقام ابراہیم کے پاس سجدے کیے اور ہم نے مہینے میں سے سات دن اس میں قیام کیا اور ہم نے اس کے دروازے کے لیے چابی بنائی۔

پھر وہ یہود کے علماء کے ساتھ یمن کو واپس آ گیا اور اس نے اور اس کی قوم نے یہودی مذہب اختیار کر لیا اور اس کی حکومت ۷۸ سال رہی پھر ملوکِ قحطان متفرق ہو گئے اور متفرق لوگ بادشاہ بنے جن میں سے تبع بن عمرو ہے پھر انہوں نے اُسے اُتار دیا اور اُنہوں نے مرثد بن عبد کلال کو جو تبع کا ماں کی طرف سے بھائی تھا بادشاہ بنایا اور وہ چالیس سال بادشاہ رہا، پھر ولیعہ بن مرثد نے ۳۹ سال حکومت کی پھر ابرہہ بن الصباح بادشاہ بنا اور وہ ملوک یمن میں سے سب سے مضبوط اور سخت بادشاہ تھا اور اس کی حکومت ۹۳ سال رہی، پھر عمرو بن ذی قیفان بادشاہ بنا پھر ذوالکلاع بادشاہ بنا۔

پھر لخیعہ ذوشناتر بادشاہ بنا اور یہ ملوک حمیر میں سے خبیث ترین اور ردّی ترین بادشاہ تھا اور وہ قوم لوط کا عمل کرتا تھا۔ وہ بادشاہوں کے بچوں میں سے ایک بچے کے پاس پیغام بھیجتا اور اس سے کھیلتا پھر اپنے کمرے میں آ جاتا اور اس کے منہ میں مسواک ہوتی حتیٰ کہ اس نے ذونواس بن اسعد کے پاس پیغام بھیجا تاکہ اس سے کھیلے، وہ آیا اور اس کے پاس چھری تھی اور جب وہ اس سے خلوت میں ملا تو ذونواس نے اس پہ حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا اور اس کا سر کاٹ لیا اور اُسے اس جگہ

Presented by www.ziaraat.com

رکھ دیا جس سے وہ آتا تھا اور جب وہ باہر نکلا تو دروازے پر جو فوجی دستہ تھا اس نے اُسے آواز دی، اسے ذولنواس کوئی خوف نہیں اس نے کہا، خوف، سروالے پر ہے، انہوں نے دیکھا کہ اس نے اُسے قتل کر دیا ہے پس انہوں نے ذولنواس کو بادشاہ بنا لیا اور ذوشناتر کی حکومت ۲۷ سال رہی۔

اور ذو نواس بن اسعد بادشاہ بنا، اس کا نام زرعہ تھا، اس نے سرکشی اختیار کی اور وہی خندقوں والا تھا اور یہ واقعہ یوں ہے کہ وہ یہودی دین پر تھا اور عبداللہ بن الثامر نام ایک شخص یمن آیا جو مسیح کے دین پر تھا، اس نے یمن میں اپنے دین کو نمایاں کیا اور جب وہ کسی بیمار کو دیکھتا تو کہتا میں تیرے لیے اللہ سے دُعا کروں گا حتیٰ کہ وہ تجھے شفا دے گا اور تو اپنی قوم کے دین کو چھوڑ دے گا اور وہ ایسے ہی کرتا اور اس کے متبعین بکثرت ہو گئے۔

ذولنواس کو اس کی اطلاع ملی اور وہ اس دین کے قائلین کو تلاش کرنے لگا اور زمین میں ان کے لیے خندقیں کھودنے لگا اور آگ سے جلانے لگا اور تلوار سے قتل کرنے لگا حتیٰ کہ اس نے انہیں ہلاک کر دیا اور ان میں سے ایک شخص نجاشی کے پاس آیا اور وہ نصرانیوں کے دین پر تھا پس نجاشی نے یمن کی طرف ایک فوج بھیجی جس کا سالار ارباط نام ایک شخص تھا اور وہ ستر ہزار آدمی تھے اور ارباط کی فوج میں ابرہۃ الاشرم بھی اس کے ساتھ تھا، سو ذولنواس اس کے مقابلے میں گیا اور جب ان کی مڈبھیڑ ہوئی تو ذولنواس نے شکست کھائی اور جب ذولنواس نے اپنی قوم کی پراگندگی اور شکست کو دیکھا تو اس نے اپنے گھوڑے کو مارا اور سمندر میں گھس گیا اور یہ اس کا آخری دور تھا اور ذو نواس کی حکومت ۶۸ سال رہی۔

Presented by www.ziaraat.com

اور ارباط حبشی یمن آیا اور اس نے وہاں قیام کیا پھر ابرہہ الاشرم نے حکومت کے بارے میں اس سے کشاکش کی اور حبشیوں کا ایک گروہ ارباط کے ساتھ الگ ہوگیا اور ایک گروہ ابرہہ کے ساتھ ہوگیا اور دونوں جنگ کے لیے نکلے اور ہر ایک اپنے ساتھی کے پاس گیا۔ اور جب ان کی ملاقات ہوئی تو ابرہہ نے ارباط سے کہا اے ارباط ہم اپنے اور تیرے درمیان لوگوں کو قتل کر کے کیا کریں گے؟ تم میرے مقابلے میں نکلو اور میں تمہارے مقابلے میں نکلتا ہوں اور جس نے اپنے ساتھی کو گزند پہنچایا اس کی فوج اُسے چھوڑ کر اس کی طرف آجائے گی اور ہر ایک اپنے ساتھی کے مقابلے میں نکلا اور ارباط نے اُسے نیزہ مارا اور اس کی دونوں آنکھوں کو پھوڑ دیا اور ابرہہ کے غلام نے اُسے تلوار مار کر قتل کر دیا اور یمن میں حبشیوں نے ابرہہ پر اتفاق کر لیا اور جب نجاشی کو اطلاع ملی تو وہ غضبناک ہوا اور اس نے قسم اُٹھائی کہ وہ اپنے پاؤں سے اس کے علاقے کو روند دے گا یا اس کی پیشانی کے بالوں کو کاٹ دے گا پس ابرہہ نے اپنا سر منڈوایا اور بالوں کو اور اپنے علاقے کی مٹی کو اس کے پاس بھیج دیا اور کہا میں تیرا غلام ہوں اور ارباط بھی تیرا غلام ہے ہم نے آپ کے معاملے میں اختلاف کیا اور سب کی اطاعت آپ ہی کے لیے ہے تو وہ اس سے راضی ہوگیا۔

اور سیف بن ذی یزن، قیصر کے پاس حبشیوں کے خلاف کمک مانگنے گیا اور اس نے سات سال اس کے سامنے قیام کیا پھر اس نے اُسے واپس کر دیا اور وہ لوگ نصرانیوں کے دین پر ہیں یا میں ان سے جنگ نہیں کروں گا، سو وہ کسریٰ کے پاس چلا گیا تو اس نے قیدیوں کو بھیجا اور اس نے ان کے ساتھ وہرز نامی ایک رئیس کو بھیجا پس جب وہ شہر میں آیا تو اس نے حبشیوں سے جنگ کی اور ابرہہ حبشی کو قتل کر

دیا اور شہر پر غالب آگیا، پھر سیف بن ذی یزن بن اصبح بادشاہ بنا اور سیف کے متعلق اُمیہ بن ابی الصلت نے کہا ہے ؎

صرف ابن ذی یزن ہی بدلہ کا مطالبہ کرتا ہے اس نے دشمنوں
کے لیے سمندر میں کئی سال قیام کیا وہ ہرقل کے پاس آیا اور
اس کی عزت جاتی رہی اور اس نے اس کے ہاں وہ بات نہ پائی
جو اس نے کہی تھی پھر ساتویں سال کے بعد وہ کسریٰ کی جانب
گیا اور دُور تک چلا گیا حتیٰ کہ وہ شرفاء کے بیٹوں کو لایا اور وہ
ان کے آگے آگے تھا، چلا جا تو نے چلنے میں جلدی کی ہے۔

یمن کے بادشاہ اپنی حکومت کے آغاز میں اصنام پرستی کا دین رکھتے تھے پھر اُنہوں نے یہودیوں کا دین اختیار کر لیا اور تورات پڑھی اور یہ واقعہ یوں ہے کہ یہود کے کچھ علماء ان کے پاس گئے اور انہوں نے ان کو یہودیت کے دین کی تعلیم دی اور وہ صرف شہروں پر غارت گری کرنے کے لیے ہی یمن سے آگے جاتے تھے پھر اپنے دار الخلافے کی طرف واپس آجاتے تھے۔

اور بلادِ یمن کے صوبوں کا نام مخالیف ہے اور وہ ۸۴ صوبے ہیں اور ان کے نام یہ ہیں:۔

الیحفبین، یکلا، ذمار، طمو، عبیان، طمام، حمل، قدم، خیوان، سنحان، ریجان، جُرش، صعدة، الاخروج، مجیح، حرّاز، ہوزن، قفاعة، الوزیرة، الحجر، المعافر، عُمّة، الشوانی، جبلان، وصاب، السکون، شرطب، الجَنَد، مَسْوَر، الثجة، المزدرع، حیران، مَأرب، حضور، عُلقان، ریشان، ، النہم، بیش، ضنکان، قُرَیٰ، قنونا، رنیہ، رنیف، الحقوف، السّاعد، بلجة، المجم، الکدراء، المعقیر، ذُبید، ربع، الرکب، بنی مجید، لحج، اُبین، الوادیین، اُلہان، حضرموت،

Presented by www.ziaraat.com

مقری، حبّش، حوّص، الحقلین، عنس، بنی عامر، تاذن، حُملان، ذی جُرۃ، خولان، الشرد، الدثینہ، کُبَیبیۃ، تبالۃ۔

اور سواحل میں سے عدن ہے اور یہ ساحل صنعاء، المندب، غلافقۃ، الحردۃ، الشرجۃ، عَشر، الحمضۃ، السرین اور جدہ ہیں۔

یہ مملکت یمن کے شہر ہیں اور وہ لیسا اوقات شہروں پہ غارت گری کرتے تھے اور اپنے ملک کو واپس چلے جاتے تھے۔

جب قضاعہ یمن میں داخل ہوں تو یمن کے قبائل بہت سے ہیں روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ، نزار زیادہ ہیں یا قضاعہ؟ آپ نے فرمایا کہ قضاعہ مخلوط نہیں ہوئے اور اس وقت قضاعہ اس بات پہ قائم ہیں کہ وہ ملک بن حمیر کے بیٹے ہیں۔

یہ قبائل یمن کی اکثریت ہے جن میں نزار، قضاعہ، جذام، لخم، بجیلہ اور خثعم بھی داخل ہیں اور پہلا شخص جس کا نام مشہور ہوا اور اس کی قدر پہچانی گئی سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان تھا اور اس کے بیٹوں میں سے کہلان بن سبا اور حمیر بن سبا ہیں۔

اور قبائل کہلان میں سے طی بن اُدد بن زید بن عریب بن کہلان، اور الاشعر بن ادد بن زید اور عنبس بن قیس بن الحارث بن مُرۃ بن ادد، اور جذام اور لخم اور عاملۃ ہیں اور وہ بنو عمرو بن عدی بن الحارث بن مُرۃ بن اُدد بن زید اور مذحج ابن اُدد بن زید بن عریب بن کہلان ہیں۔

اور قبائل مذحج سے سعد العشیرۃ بن مذحج، مراد بن مذحج، النخع ابن عمرو بن عُلَۃ بن جلد بن مذحج، سعد العشیرۃ بن مذحج کے بیٹے حکم اور جعفی اور خولان بن عمرو بن سعد العشیرۃ بن مذحج اور زبید بن الصعب بن سعد العشیرۃ بن مذحج ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

اور ہمدان، اس کا نام اوسلۃ بن خیار بن ربیعہ بن مالک بن زید بن کہلان، اور خثعم اور بجیلہ پسران انمار بن نزار بن عمرو بن الخیار بن الغوث بن بنت ابن مالک بن زید بن کہلان ہے۔

اور ازد بن الغوث بن بنت بن مالک بن زید بن کہلان، اور قبائل ازد سے، عک بن عدنان بن الذئب بن عبداللہ بن الازد ہیں حالانکہ عک، عدنان بن ادد کی طرف منسوب ہیں اور العتیک بن اسد بن عمرو بن الازد، اور غسان اور وہ مازن بن الازد سے ہے۔

اور قبائل غسان سے خزاعہ ہے اور وہ ربیعہ بن حارثہ بن عمرو بن عامر بن حارثہ بن امرئ القیس بن ثعلبہ بن غسان . . . . [1] بن وادعۃ بن عمران بن عامر بن حارثہ بن امرئ القیس ہے اور اوس اور خزرج پسران حارثہ بن ثعلبہ بن غسان ہیں۔ حضرت حسان بن ثابت انصاری نے کہا ہے ؎

ہم الغوث بن بنت بن مالک بن زید بن کہلان کے بیٹے ہیں اور قابل فخر کاموں والے ہیں۔

اور قبائل نمبر میں سے قضاعہ ہیں اور نسابوں کے خیال کے مطابق قضاعہ ابن نزار بن معد بن عدنان ہے اور نزار ابو قضاعہ کنیت کرتا تھا اور قبائل قضاعہ میں سے نہد بن زید بن لیث بن سود بن اسلم بن الحاف بن قضاعہ جنیہ بن زید بن لیث بن سود بن اسلم بن الحاف بن قضاعہ اور علوہ بن سعد بن زید بن لیث بن سود بن اسلم بن الحاف بن قضاعہ اور سلیح ابن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ اور کلب بن دبرۃ بن تغلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ، اور القین بن جسر بن الاسد بن دبرۃ بن تغلب ابن حلوان، اور تنوخ، مالک بن فہم بن تیم اللہ بن الاسد بن دبرۃ بن تغلب بن حلوان ہیں، یہ قضاعہ کے قبائل کی اکثریت ہے۔

اور حمیر بن سبا سے، الصدف بن سہل بن عمرو بن قیس بن معاویہ بن جشم

---

[1] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

بن وائل بن عبد شمس بن الغوث بن قطن بن عریب بن زہیر بن الہمیسع ابن حمیر بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان ہیں۔

اور حضرموت کے بارے میں لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے کچھ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ ان گزری ہوئی اقوام میں سے ہیں جو طسم، جدلیس، عملاق، عاد، ثمود اور عیس الاولیٰ اوبار اور جرہم کی طرح ختم ہو چکی ہیں۔

اور اہل یمن کا اپنے شہروں سے خروج اور شہروں میں انتشار، سیل العرم کے باعث ہوا اور رواۃ کی روایت کے مطابق اس کا آغاز یہ ہے کہ عمرو بن عامر بن حارثہ بن امرئ القیس بن ثعلبہ بن مازن بن الازد، قوم کا سردار تھا اور وہ کاہن تھا اس نے دیکھا کہ یمن کے شہر غرق ہوتے ہیں تو اس نے اپنے ایک بیٹے پہ اظہار ناراضگی کیا اور اس نے اپنا چوتھائی حصّہ فروخت کیا اور وہ اور اس کے اہل بیت باہر نکل گئے اور وہ بلاد عک کی طرف آ گیا پھر وہ نجران کی طرف کوچ کر گئے اور مذحج نے ان سے جنگ کی پھر وہ نجران سے بھی کوچ کر گئے اور مکہ کے پاس سے گزرے وہاں ان دنوں جرہم تھے، انہوں نے ان سے جنگ کی حتیٰ کہ انہیں شہر سے باہر نکال دیا اور وہ جحفہ کی طرف چلے گئے۔ پھر یثرب کی طرف کوچ کر گئے اور وہاں حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر کے دو بیٹے اوس اور خزرج پیچھے رہ گئے اور حارثہ کے دونوں بیٹوں کے علاوہ ازد کی ایک جماعت بھی ان سے آ ملی اور بعض حلیف بن گئے اور بعض ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔

اور ازد، یثرب میں پھیل گئے اور یثرب یہود کی فرودگاہ تھا سو انہوں نے ان سے کشاکش کی اور یہود نے اپنی کثرت کے باعث ان پر غلبہ پا لیا اور انہیں مغلوب کر لیا حتیٰ کہ یہود کا ایک شخص انصاری کے گھر آتا اور وہ

Presented by www.ziaraat.com

اُسے اپنے اہل اور مال سے ہٹا نہ سکتا حتیٰ کہ ان میں سے ایک شخص جسے القطیون کہا جاتا تھا، مالک بن العجلان کے گھر آیا اور اس پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا پھر وہ یمن کے ایک بادشاہ کے پاس گیا اور اس کے پاس یہود سے پہنچنے والی تکلیف کی شکایت کی، تو یہ بادشاہ اپنی فوج کے ساتھ روانہ ہوا حتیٰ کہ اس نے یہود کو خوب قتل کیا پس اوس اور خزرج کی حالت ٹھیک ہو گئی اور کھجوروں کے درخت بوئے گئے اور انہوں نے گھر بنائے۔

اور باقی لوگ شام جانے کے ارادے سے روانہ ہو گئے حتیٰ کہ وہ ارض السراۃ میں آ گئے اور ازد شنوءۃ السراۃ اور اس کے اردگرد کے علاقے میں قیام پذیر ہو گئے اور ان میں سے کچھ قبائل عمان کی طرف چلے گئے اور ان میں سے عمان جانے والا پہلا شخص، مالک بن فہم بن غنم بن دوس بن عدثان بن عبداللہ بن زہران ابن کعب بن الحارث بن کعب بن عبداللہ بن مالک بن نصر بن الازد تھا۔ مالک نے عبدالقیس کی ایک عورت سے نکاح کیا اور اس نے اس کے متعدد لڑکوں کو جنم دیا، کہتے ہیں کہ اس کے سب سے چھوٹے بیٹے نے اُسے اس وقت قتل کر دیا جب وہ اپنے اونٹوں میں اس کے ساتھ تھا، پس مالک بن فہم اُٹھ کر اونٹوں میں گھومنے لگا تو اس نے اپنا سر اُٹھایا اور اس کے بیٹے نے اُسے چور خیال کیا تو اس نے تیر مار کر اُسے قتل کر دیا، اس کی ماں کو سلیمہ کہا جاتا تھا، بیان کیا جاتا ہے کہ مالک بن فہم نے کہا ہے

میں ہر روز اُسے تیر اندازی سکھاتا تھا اور جب اس کی کلائی
مضبوط ہو گئی تو اس نے مجھے تیر مار دیا۔

پھر مالک کے بعد، بطون الازد کی ایک جماعت جا ملی ان میں ـــ ربیعہ عمران بنو عمرو بن عدی بن حارثہ بن عمرو بن عامر شامل تھے اور وہ، بارق غالب، یشکر بن قیس بن صعب بن دُھمان اور عامر کے کچھ لوگ، اور عمان

Presented by www.ziaraat.com

کے ارد گرد کے کچھ لوگ تھے اور جب وہ عمان گئے تو بحرین اور ہجر میں پراگندہ ہو گئے۔

اور ارض تہامہ میں ازد سے الجیدرۃ بھی تھے اور وہ عمرو بن خزیمہ بن جعثمۃ بن یشکر بن مبشر بن صعب بن دھمان بن نصر بن زہران بن کعب بن الحارث بن کعب بن مالک بن نصر بن الازد کی اولاد میں سے تھے اور یہ واقعہ یوں ہے کہ عمرو نے کعبہ کی دیوار بنائی اور اس کا نام الجادر رکھا اور ان میں کچھ لوگ ہرات چلے گئے جو سرزمین خراسان میں ہے۔

اور غسان، شام کی طرف چلے گئے حتیٰ کہ ارض بلقاء میں اترے، اور شام میں کچھ لوگ سلیح کے بھی تھے جو رومیوں کی حفاظت میں تھے اور عیسائی ہو گئے تھے، غسان نے ان سے کہا کہ وہ بھی اس میں ان کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں تو انہوں نے شاہ روم کو خط لکھا اور شاہِ روم نے انہیں اس کا جواب دیا۔ پھر اس کے دمشق کے عامل کو ان کی مجاورت بُری لگی تو صاحب روم[1] نے قضاعہ کے عربوں کی ایک جماعت کے ساتھ شاہ روم کی طرف سے ان پر حملہ کر دیا، پھر غسان نے صلح کا مطالبہ کیا تو شاہِ روم نے انہیں جواب دیا اور ان دنوں غسان کا سردار، جفنۃ بن علیۃ بن عمرو بن عامر تھا پس غسان عیسائی بن گئے اور حاکم روم کی جانب سے شام میں مالک بن کر قیام پذیر ہو گئے اور حوالۃ بن المنو بن الازد کے بیٹے موصل کی طرف چلے گئے اور وہاں فروکش ہو گئے اور اہل یمن دیکھتے تھے کہ ان کا ملک، سد مارب سے غرق ہو جائے گا تو انہوں نے اسے مضبوط کیا اور اس کی نگہداشت کی اور جب اللہ تعالیٰ نے ان پر سیل العرم کو بھیجا تو پانی ایک چوہے کے بل سے ان کے پاس آگیا جو سد میں سوراخ کرتا تھا سو اس نے انہیں غرق

---

[1] صاحب الروم کے الفاظ کا اس جگہ پر کوئی مفہوم نہیں اور شاید یہ محرف ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

کر دیا۔

شام کے بادشاہ

شام بنی اسرائیل کا دار الحکومت تھا، بیان کیا جاتا ہے کہ دمشق کا پہلا بادشاہ بالغ بن لیعور تھا۔ پھر لوباب بادشاہ بنا اور وہ ایوب بن تارح الصدیق تھے آپ کے واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، پھر عنیسوس بادشاہ بنا اور بنی اسرائیل ان سے جنگ کرتے تھے پھر ہوبیر بادشاہ بنا جو لُد کا باشندہ تھا پھر مملکتیں منقطع ہو گئیں اور بنی اسرائیل کے بادشاہ رہ گئے حتیٰ کہ وہ ہلاک ہو گئے۔

اور رومی ان کی حکومت پر غالب آ گئے اور لوگ ملک کو چھوڑ گئے اور عربوں میں سے سب سے پہلے قضاعہ شام آئے اور ملوک روم کے پاس چلے گئے تو انہوں نے انہیں بادشاہ بنا لیا اور سب سے پہلے تنوخ بن مالک بن فہم بن تیم اللہ بن الاسد بن وبرہ بن تغلب بن حلوان ابن عمران بن الحاف بن قضاعہ کو بادشاہت ملی اور وہ نصرانیوں کے دین میں شامل ہو گئے اور شاہِ روم نے انہیں بلادِ شام میں رہنے والے عربوں کا بادشاہ بنا دیا اور ان میں سے جو سب سے پہلے بادشاہ بنا وہ نعمان بن عمرو بن مالک تھا۔

پھر بنو سلیح غالب آ گئے اور وہ بنو سلیح بن حلوان بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ تھے اور بنو سلیح ایک وقت تک اسی حالت میں رہے پس جب ازد پراگندہ ہو گئے اور ان میں کچھ تہامہ اور کچھ یثرب اور کچھ عمان وغیرہ شہروں کو چلے گئے اور غسان، شام کو چلے گئے اور وہ ارضِ بلقاء میں آئے اور انہوں نے سلیح سے کہا کہ وہ بھی ان کے ساتھ شاہ

Presented by www.ziaraat.com

روم کی اطاعت میں داخل ہو جائیں اور شہروں میں قیام کریں اور جو حقوق انہیں حاصل ہوں گے انہیں بھی ہوں گے اور جو ذمہ داری ان پر ہو گی وہ اُن پر بھی ہو گی اور سلیح کے سردار دھمان بن العملق نے شاہِ روم نوشیروان کو خط لکھا اور اس کی فرودگاہ انطاکیہ میں تھی، اس نے ان کی بات مان لی اور ان پر کچھ شرائط عائد کیں اور وہ قیام پذیر ہو گئے۔

پھر ان کے اور شاہِ روم کے درمیان اس خراج کے متعلق جھگڑا ہو گیا جو شاہِ روم لیا کرتا تھا حتیٰ کہ غسان کے ایک شخص نے جسے جذع کہا جاتا تھا، شاہِ روم کے اصحاب میں سے ایک شخص کو اپنی تلوار مار کر قتل کر دیا اور ایک نے کہا، جذع نے جو تجھے دیا ہے اس سے لے لے، تو وہ سیدھا چلا گیا اور صاحب روم نے ان سے جنگ کی اور وہ دمشق کے علاقے میں سے بصریٰ میں لمبا عرصہ اُس سے برسرپیکار رہے پھر وہ المحفف کی طرف چلے گئے اور جب شاہِ روم نے جنگ میں ان کے استقلال کو اور اس کی فوجوں کی مقاومت کو دیکھا تو اس نے ان کی رخنہ اندازی کو پسند نہ کیا اور ان لوگوں نے اس شرط پہ صلح کی اپیل کی کہ ان کے اغیار میں سے کوئی شخص ان کا بادشاہ نہ ہو گا تو شاہِ روم نے ان کی بات مان لی اور اس نے ان پر جفنہ بن علیہ بن عمرو بن عامر کو ان کا بادشاہ بنا دیا اور ان کے درمیان حالات درست ہو گئے اور ان کے امور ایک ہی ہو گئے۔

اور جفنہ بن علیا کے بعد غسّان میں سے الحارث بن مالک بن الحارث بن غضب بن خُشم بن الخزرج بن حارثہ بن ثعلبہ ابن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن حارثہ بن عدی بن امرئ القیس بن مازن بن الازد پہلا بادشاہ تھا جس کی شہرت ہوئی اور شان بلند ہوئی اور اس کے بعد الحارث الاکبر بن کعب بن علیہ بن عمرو بن عامر اور کعب جو جفنہ ہے اور وہی ابن ماریہ ہے بادشاہ بنا اور اس کی ماں ماریہ بنت عادیا بن عامر تھی۔

Presented by www.ziaraat.com

پھر اس کا بھائی الحارث الاعرج بادشاہ بنا اور جولان میں اُترا پھر اس کا بھائی الحارث الاصغر بادشاہ بنا پھر جبلہ بن المنذر بادشاہ بنا پھر الحارث بن جبلہ بادشاہ بنا پھر الایہم بن جبلہ بادشاہ بنا۔

اور الحارث بن ابی شمر بن الایہم اردن کا بادشاہ تھا اور جبلہ کی فرودگاہ دمشق تھی اور جبلہ بن الایہم اور اس کے اہل کے بارے میں حضرت حسان بن ثابت کہتے ہیں ۔

"اس گروہ کے کیا کہنے، جس سے میں نے پہلے زمانے میں جلّق میں ایک روز شراب نوشی میں رفاقت کی وہ سفید رُو ہیں اور شریف النسب ہیں اور ابتدا ہی سے بلند بینی ہیں۔ جفنہ کے بیٹے اپنے باپ کی قبر کے اردگرد ہیں جو کریم اور صاحب فضل ابن ماریہ کی قبر ہے۔

وہ آتے ہیں حتیٰ کہ ان کے کتے بھی نہیں بھونکتے اور وہ آنے والے وجود کے متعلق دریافت نہیں کرتے جو ان کے پاس آئے وہ اسے شیریں شراب سے نتھاری ہوئی شراب پلاتے ہیں۔"

یمن کے علاقے حیرہ کے بادشاہ

رواۃ اور اہل علم کا قول ہے کہ جب اہل یمن پراگندہ ہو گئے تو مالک بن فہم ابن غنم بن دوس، ملوک الطوائف کے زمانے میں آ کر سرزمین عراق میں اترا اور اس نے جعد وغیرہ عربوں کے کچھ لوگوں کو جزیرہ میں پایا اور انہوں نے اُسے بیس سال تک بادشاہ بنا لیا۔

پھر جذیمہ ابرش آیا اور وہ کاہن بن گیا اور اس نے دو صنم بنائے جنہیں الضیزنان کہا جاتا تھا پس اس نے عرب قبائل میں سے کچھ قبیلوں کو جبرالن کر دیا حتیٰ کہ وہ انہیں ارض عراق کی طرف لے گیا اور وہاں یہ

Presented by www.ziaraat.com

ایاد بن نزار کا گھر تھا اور ان کے گھر ارض جزیرہ کے درمیان ارض بصرہ تک تھے سو انہوں نے اس سے جنگ کی حتیٰ کہ جب وہ انبار کے قریب، فرات کے کنارے بلقہ کی جانب گیا تو اس جا تب ایک عورت حکمران تھی جسے الرباء کہا جاتا تھا اور وہ مردوں سے بہت بے رغبت تھی اور جب جذیمہ سرزمین انبار کی طرف گیا اور اس کی افواج اکٹھی ہوگئیں تو اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں الزبا کو پیغام بھیج کر اس سے نکاح کروں اور اس کی حکومت کو اپنی حکومت کے ساتھ ملا لوں تو اس کے غلام قیصر نے اسے کہا کہ اگر الزباء ان میں سے ہوتی جو مردوں سے نکاح کرتی ہیں تو میں اس کی طرف سبقت کرتا سو اس نے اسے خط لکھا اور اس نے اسے خط لکھا کہ تم میرے پاس آؤ میں اپنے آپ کو تمہارے نکاح میں دے دوں گی تو وہ اس کی طرف کوچ کر گیا، قیصر نے اسے کہا میں نے تجھ سے پہلے کسی مرد کو عورت کے پاس جاتے نہیں دیکھا، یہ تیرا گھوڑا العصا ہے میں نے اسے تیار کیا ہے اس پر سوار ہو جا اور اپنے آپ کو بچا۔ مگر اس نے ایسا نہ کیا اور جب وہ اس کے پاس گیا تو اس نے اپنی ران ننگی کی اور کہنے لگی تو دلہن کے کام کو دیکھ رہا ہے؟ اس نے کہا فاجرہ غیر مختون اور عہد شکن کے کام کو، تو الزباء نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور قیصر العصا گھوڑے پر سوار ہوا اور بچ گیا۔

اور جب جذیمہ قتل ہو گیا تو اس کی جگہ اس کا بھانجا عمرو بن عدی بن نصر بن ربیعہ بن عمرو بن الحارث بن مالک بن عمم بن نمارہ بن لخم بادشاہ بنا، قیصر نے عمرو سے کہا، میری نافرمانی نہ کرنا، اس نے کہا اپنا خیال بیان کرو، اس نے کہا میرے ناک کان کاٹ کر مجھے چھوڑ دو، اس نے ایسے ہی کیا تو وہ الزباء کے پاس چلا گیا اور کہنے لگا تجھے معلوم ہی ہے کہ میں جذیمہ اور اس کے بھانجے عمرو کے خیر خواہوں میں سے ہوں حتیٰ کہ میں نے اسے

Presented by www.ziaraat.com

بادشاہ بنادیا ہے اور اس نے مجھے یہ جز ادی ہے جو تو دیکھ رہی ہے، میں تیرے پاس آیا ہوں تاکہ میں تیری خدمت میں رہوں اور شاید اللہ تعالیٰ عمرو کا قتل بھی تیرے ہاتھوں کرا دے۔

اور وہ مسلسل اس کے لیے تدبیر کرتا رہا حتیٰ کہ اس نے اُسے تجارت میں بھیجا اور وہ یکے بعد دیگرے اس کے پاس بہت سے اموال لایا اور اس بات نے اُسے خوش کیا اور وہ اس پر اعتنا کرنے لگی اور جب اس کا اعتماد اس پر مضبوط ہو گیا تو وہ عمرو کے پاس آیا اور کہنے لگا، جوانوں کو صندوقوں میں بٹھا دو، سو اس نے چار ہزار جوانوں کو دو ہزار اونٹوں پر لادا، ان کے پاس تلواریں بھی تھیں پھر اس نے انہیں اس کے شہر میں داخل کر دیا اور ان میں عمرو بھی شامل تھا اور اس نے صندوقوں کو اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا اور ان میں سے متعدد صندوقوں کو اس کے گھر داخل کر دیا اور جب رات ہوئی تو انھوں نے باہر نکل کر الزباء اور اس کی مملکت کے بہت سے باشندوں کو قتل کر دیا اور عمرو بن عدی نے ۲۵ سال حکومت کی۔

پھر امراؤ القیس نے ۳۵ سال حکومت کی، پھر اس کے بھائی الحارث بن عمرو نے ۳۷ سال حکومت کی، پھر عمرو بن امرئ القیس بن عمرو بن عدی نے ۴۰ سال حکومت کی پھر المنذر بن امرئ القیس بادشاہ بنا اور یہی محرق ہے اور اس کا نام محرق اس لیے ہے کہ اس نے کچھ لوگوں کو جنھوں نے اس سے جنگ کی تھی، پکڑا اور انہیں جلا دیا اس وجہ سے اس کا نام محرق رکھا گیا۔

پھر نعمان بادشاہ بنا اسی نے الخورنق کو تعمیر کیا تھا اسی دوران میں کہ وہ اس سے اپنے سامنے کے فرات کے علاقے کو اور اس کے کھجور کے درختوں، پھولوں اور درختوں کو دیکھ رہا تھا کہ اس نے موت کو یاد کیا اور کہنے لگا، موت کی آمد اور دنیا کی جدائی کے ساتھ یہ چیزیں کچھ فائدہ

Presented by www.ziaraat.com

نہیں دیتیں سو وہ درویش بن گیا اور بادشاہت سے الگ ہو گیا اور عدی بن زید کہتا ہے۔

اور خورنق کے مالک نے جب ایک روز دیکھا تو سوچا اور ہدایت کے لیے سوچنا ہوتا ہے اس کے حال نے اور اس کی مملوکات کی کثرت نے اُسے خوش کیا اور سمندر اور سدیر وسعت والے تھے، پس اس کا دل باز آ گیا اور کہنے لگا اس زندہ کی شادمانی کیا ہے جو موت کی طرف جا رہا ہے۔

اور اس کے بعد المنذر بن نعمان نے تیس سال حکومت کی، پھر عمرو بن المنذر بادشاہ بنا اور یہ وہ ہے کہ حارث بن ظالم نے اس کے پاس خالد بن جعفر بن کلاب کو قتل کر دیا تو اس نے اس کے خون کی نذر مانی اور اسے تلاش کیا، حارث نے اس کے بیٹے کو جو آل سنان میں دودھ پی رہا تھا تلاش کر کے قتل کر دیا، پھر عمرو بن المنذر ثانی بادشاہ بنا اور یہی ابن ہند ہے اور اس کا لقب مضرۃ الحجارۃ تھا، اس نے اپنے وقت کے دو دن مقرر کیے ہوئے تھے ایک دن یہ شکار کرتا تھا اور ایک دن شراب پیتا تھا اور جب یہ شراب پینے کے لیے بیٹھتا تو لوگ اس کے دروازے پر کھڑے ہوتے لگتے حتیٰ کہ اس کی مجلس شراب ختم ہو جاتی اور اس کے بارے میں طرفہ بن العبد نے کہا ہے۔

کاش ہمارے لیے بادشاہ عمرو کی جگہ نیزہ ہوتا جو ہمارے کناروں کے گرد اگرد آواز کرتا تو نے آسودہ زمانے میں وقت کو تقسیم کر دیا ہے اور زمانہ اسی طرح عدل اور جور کرتا ہے وہ بے مروّت ہے اس نے اپنے دونوں اگلے پاؤں لٹکا دیے ہیں اور اس کی سوکن سنجیدہ اور دو دھیل ہے، تیری زندگی کی قسم قابوس بن ہند کی حکومت کو بہت سے بے وقوف خراب کر

Presented by www.ziaraat.com

دین گے ہمارے لیے ایک دن ہے اور کروانٌ کے لیے بھی ایک
دن ہے اور حاجتوں والے اُڑ جاتے ہیں اور ہم نہیں اُڑتے
اور ان کا دن بڑا دن ہے، شکر ہے انہیں ذلت کے ساتھ بھگاتے
ہیں اور اپنے دن میں ہم سوار کھڑے رہتے ہیں نہ اُترتے ہیں
اور نہ چلتے ہیں۔

اور طرفہ، ہمیشہ ہی اس کی اور اس کے بھائی قابوس کی ہجو کرتا رہا اور قباحت کے ساتھ ان کا ذکر کرتا رہا اور عمرو کی بہن کی تشبیب کہتا رہا اور ایک عظیم شخص کے ساتھ اس کا ذکر کرتا رہا اور اس نے اس کے متعلق جو اشعار کہے ہیں اُن میں وہ کہتا ہے ؎

سب بڑے بادشاہوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ عمرو اور قابوس
اور ان دونوں کی ماں کا بیٹا، عیوب سے قریب تر ہیں ان کے
پاس جو شخص آئے گا وہ بکواس کے لیے وقف ہو گا، وہ آئے
گا جس کی عار سے خوف نہیں کیا جاتا۔ عمرو اور قابوس، طعام
ولیمہ کی گلو کارائیں ہیں، عمرو لیسے امور پر صبح کرتا ہے کہ وہ
ان کاموں کو جو مردوں کے لیے ہوتے ہیں گھوڑے کی طرح
بلاتا ہے۔

اور متلمس، طرفہ کا حریف تھا اور وہ اس کی مدد کرتا تھا، عمرو نے ان دونوں سے کہا، تمہارا قیام طویل ہو گیا ہے اور مجھ سے پہلے مال نہ تھا میں نے تم دونوں کے لیے اپنے بحرین کے گورنر کو لکھ دیا ہے وہ تم میں سے ہر ایک کو ایک ایک لاکھ درہم دے گا، اور ان دونوں میں سے

لہ بھورے رنگ اور لمبی چونچ والا ایک پرندہ ہے کہتے ہیں کہ وہ رات کو نہیں سوتا ہے (مترجم)

Presented by www.ziaraat.com

ہر ایک نے رقعہ لے لیا اور متلمس کو اپنے بارے میں اضطراب ہوا اور جب وہ دونوں دریائے حیرہ کے پاس پہنچے تو انہیں ایک عبادی غلام ملا متلمس نے اُسے پوچھا کیا تو اچھی طرح پڑھ سکتا ہے؟ اس نے کہا اس کاغذ کو پڑھو۔ اس میں لکھا تھا کہ جب متلمس تیرے پاس آئے تو اس کے دونوں ہاتھ پاؤں کاٹ دینا، اس نے کاغذ کو پھینکا اور طرفہ سے کہنے لگا تیرے رقعے میں بھی اسی قسم کی بات ہوگی، اس نے کہا، میری قوم پر وہ یہ جرأت نہیں کر سکتا اور میں اس ملک میں اس سے زیادہ عزت دار ہوں پس طرفہ، بحرین کے عامل کے پاس چلا گیا اور جب اس نے اس کا رقعہ پڑھا تو اس کے دونوں ہاتھ پاؤں کاٹ دیے اور اُسے صلیب دے دیا۔

پھر اس کا بھائی قابوس بن المنذر بادشاہ بنا، پھر المنذر بن المنذر چار سال بادشاہ رہا اور یہ بادشاہ اکاسرہ کی طرف سے ہوتے تھے اور ان کے اطاعت گزار تھے اور ٹیکس برداشت کرتے تھے۔

اور معد کے قبائل ان پر متفق تھے اور ان سب سے مضبوط غطفان اور اسد بن خزیمہ تھے اور معد میں سے کوئی شخص ان کے پاس ملاقات کو آتا تو یہ اُسے سلام کرتے اور اس کا اکرام کرتے اور ان رؤسائے قبائل میں ربیع بن زیاد عبسی اور حارث بن ظالم مُری اور سنان بن ابی حارثہ اور نابغہ ذبیانی شاعر بھی تھے اور بادشاہ شاعروں کی عزت کرتے تھے اور ان کی شان کو بلند کرتے تھے کیونکہ وہ ان کی مدح اور شہرت کو باقی رکھتے تھے اور نابغہ کو ان کے ملوک کے ہاں تقدم حاصل تھا پھر اس نے اپنے قصیدہ میں المنذر کی بیوی کی تشبیب کہی وہ اس میں کہتا ہے ؎

اوڑھنی گر پڑی ہے اور اس نے اس کے گرانے کا ارادہ نہیں
کیا اور اس نے اُسے پکڑ لیا اور وہ ہاتھ کے ذریعے ہم سے بچی۔

Presented by www.ziaraat.com

سو المنذر نے اس کے خون کی نذر مانی اور وہ شام کی طرف ملوک غسان کے پاس بھاگ گیا پھر اس نے المنذر سے اشعار میں معذرت کی۔

وہ کہتا ہے سہ

بلاشبہ تو شب کی طرح ہے جو مجھے پا لینے والی ہے اور خواہ تو خیال کرے کہ دُور جگہ تجھ سے وسیع ہے۔

اور وہ کہتا ہے سہ

مجھے بتایا گیا ہے کہ ابو قابوس نے مجھے دھمکی دی ہے اور شیر سے ملاقات کرنے والے کو قرار نہیں آتا۔

اور المنذر کے ساتھ بنی امرئ القیس بن زید مناۃ بن تمیم کے اہل بیت بھی تھے اور اس گھر کے اہل میں سے عدی بن زید العبادی بھی تھا اور وہ خطیب اور شاعر تھا اس نے فارسی اور عربی لکھی اور المنذر نے اپنے بیٹے نعمان کو ان کے پاس رکھا تھا سو انہوں نے اُسے دُودھ پلایا اور وہ ان کی گودوں میں تھا اور کسریٰ نے المنذر کو خط لکھا کہ وہ اس کے پاس کچھ عربوں کو بھیجے جو اس کے خطوط کا ترجمہ کریں تو اس نے عدی بن زید اور اس کے دونوں بھائیوں کو بھیج دیا اور وہ اس کے کاتبوں میں اس کے لیے ترجمہ کرتے تھے اور جب المنذر مر گیا تو کسریٰ نے عدی بن زید سے کہا کیا اس گھرانے میں کوئی شخص حکومت کے قابل باقی رہ گیا ہے؟ اس نے کہا ہاں، المنذر کے تیرہ بیٹے ہیں اور سب کے سب بادشاہت کے قابل ہیں اس نے آدمی بھیجا تو وہ انہیں لے آیا اور وہ المنذر کے گھرانے میں سے خوبصورت ترین تھے ہاں نعمان کا ایک بیٹا تھا جو سُرخ رنگ سفید داغوں والا اور کوتاہ قامت تھا اور عدی بن زید کے اہل بیت نے اس کی پرورش کی تھی اور اس کی ماں قیدی عورت تھی جسے سلمیٰ کہا جاتا تھا، بیان کیا جاتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

کہ وہ کلب قبیلے سے تھی عدی بن زید نے ہر ایک کو الگ الگ اتارا، اور وہ نعمان کے بھائیوں کو مہمانی میں اس پر ترجیح دیتا تھا اور انہیں دکھاتا تھا کہ وہ اُسے نہیں چاہتا اور ان کے ایک ایک آدمی سے خلوت کرتا تھا اور انہیں کہتا تھا کہ اگر بادشاہ تم سے پوچھے کہ کیا تم مجھے عربوں سے کفایت کرو گے تو تم اُسے کہنا ہم تجھے ان کے مقابلے میں کفایت نہیں کریں گے ہاں نعمان تمہیں کفایت کر سکتا ہے اور اس نے نعمان سے کہا کہ اگر بادشاہ تجھ سے تیرے بھائیوں کے بارے میں دریافت کرے تو کہنا، اگر تو ان سے عاجز ہے تو میں عربوں سے زیادہ عاجز ہوں۔

اور بنی المنذر میں سے ایک شخص کو اسود کہا جاتا تھا، اس کی ماں بنی الرباب میں سے تھی اور وہ مردوں میں سے تھا اور اس کی پرورش حیرہ کا ایک گھرانہ کرتا تھا جنہیں بنو مرینا کہا جاتا تھا اور وہ اشراف تھے اور ان میں سے ایک شخص کو عدی بن اوس بن مرینا کہا جاتا تھا اور وہ سرکش شاعر تھا اور وہ اسود بن المنذر کو کہا کرتا تھا میرے بھائی نعمان! تجھے معلوم ہی ہے کہ میں تجھ سے اُمید رکھتا ہوں اور تجھ سے میری رغبت یہ ہے کہ تو عدی بن زید کی مخالفت کرے خدا کی قسم وہ کبھی تجھ سے خیر خواہی نہیں کرے گا اور اس نے اس کی بات کی طرف توجہ نہ دی اور جب کسریٰ نے عدی بن زید کو حکم دیا کہ وہ انہیں اس کے پاس لائے تو وہ انہیں ایک ایک کر کے داخل کرنے لگا اور وہ ایسے جوانوں کو دیکھتا تھا کہ اس نے ان کی مثل نہیں دیکھی تھی اور جب وہ ان سے پوچھتا کیا تم مجھے وہ کفایت کرو گے جو تم کرتے ہو؟ تو انہوں نے کہا ہم عربوں سے تجھے کفایت نہیں کریں گے ہاں نعمان تجھے کفایت کر سکتا ہے اور جب نعمان اس کے پاس آیا تو اس نے ایک خوبرو جوان کو دیکھا اور اس سے گفتگو کی اور پوچھا کیا تو عربوں سے مجھے کفایت کرنے کی سکت رکھتا

Presented by www.ziaraat.com

ہے؟ اس نے کہا ہاں جلوس نے پوچھا تو اپنے بھائیوں سے کیا سلوک کرے گا؟ اس نے کہا اگر تو ان سے عاجز ہے تو میں دوسرے سے زیادہ عاجز ہوں تو اس نے اُسے بادشاہ بنا دیا اور اُسے لباس اور موتی پہنائے اور جب وہ باہر نکلا اور وہ بادشاہ بن چکا تھا، تو عدی بن اوس بن مرینا نے اسود سے کہا۔ بچ جا تو نے رائے کی مخالفت کی ہے۔

اور نعمان بادشاہ بن کر عدی بن مرینا کے پاس سے گزرا تو اس نے نعمان کے خواص اور اصحاب میں سے کچھ آدمیوں کو حکم دیا کہ وہ اس کے پاس عدی بن زید کا ذکر کریں اور کہیں کہ اس کا خیال ہے کہ بادشاہ نے اُسے عامل مقرر کیا ہے حالانکہ جس نے اُسے حاکم مقرر کیا ہے اور اگر وہ نہ ہوتا تو وہ حاکم نہ بنایا جاتا اور اسی قسم کی باتیں انہوں نے کیں، اور وہ نعمان کی موجودگی میں مسلسل باتیں کرتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے اُسے عدی بن زید پر غصہ دلا دیا تو نعمان نے عدی کو لکھا میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو میری ملاقات نہ کرے، تو اس نے کسریٰ سے اجازت طلب کی اور اس کے پاس آیا اور جب وہ نعمان کے پاس گیا تو اس نے اُسے قید خانے میں قید کرنے کا حکم دے دیا جس میں اس تک کوئی شخص نہ پہنچ سکتا تھا۔

اور کسریٰ کے ساتھ اس کے دو بھائی تھے ایک کو ابی اور دوسرے کو سمی کہا جاتا تھا اور وہ دونوں کسریٰ کے پاس تھے اور ان دونوں میں سے ایک کو اس کی ہلاکت خوش کرتی تھی اور دوسرا اس کی بھلائی چاہتا تھا اور عدی اپنے قید خانے میں شعر کہنے لگا اور نعمان کی مہربانی کا جو یاں ہوا اور اپنی حرمت کا اس سے ذکر کرنے لگا اور پہلے بادشاہوں کے ذکر سے اُسے نصیحت کرنے لگا مگر اس بات نے اُسے فائدہ نہ دیا اور آل مرینا میں سے اس کے دشمن نعمان کو اس پر برانگیختہ کرتے لگے اور اسے کہنے لگے اگر وہ رہا ہو گیا تو تجھے قتل کر دے گا اور تیری ہلاکت کا

Presented by www.ziaraat.com

سبب ہوگا اور جب عدی، نعمان کے ہاں سے بھلائی سے مایوس ہو گیا تو اس نے اپنے بھائی کو لکھا :-

ابی کو اس کی دوری کے باوجود یہ بات پہنچا دے کہ کیا آدمی کو وہ چیز فائدہ دیتی ہے جسے وہ معلوم کر چکا ہوتا ہے، تیرا بھائی پھٹے ہوئے دل والا ہے اور تو اس کو نجات دینے والی باتوں کا شیفتہ ہے وہ بادشاہ کے پاس بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے خواہ صحیح طور پر اور خواہ ظلم کے طور پر تو ایسے غلام کو نہ پائے سوائے اس کے تو بد خلق عزم والے کو پائے اگر تو ہمارے پاس آئے تو تیری زمین تیری زمین ہے اور تو ایسی نیند سوئے جس میں خواب نہ ہو۔

اور اس نے اپنے بیٹے عمرو بن عدی کو لکھا

"مجھے کسریٰ کا اعتماد حاصل تھا، کسی قید خانے والے کے لیے رات طویل ہے اور اس کا راستہ بڑا سخت ہے اور وہ غیر قوم کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والا ہے اور اس شخص کا کیا ظلم ہے جس کی گردن میں طوق اور پنڈلیوں میں بڑے حلقوں والی بیڑیاں ہیں اے عمرو کیا تیری ماں نے تجھے میرے بعد گم کر دیا ہے کیا تو بیٹھا رہے گا نہ تجھے چھڑایا جائے گا اور نہ تو حملہ کرے گا، کیا اس بات نے تجھے غمگین نہیں کیا کہ تیرا باپ قیدی ہے اور تو غائب ہے تجھے غولانِ بیابانی نے ہلاک کر دیا ہے تجھے القین بن جسر کی بیٹی گانے سناتی ہے اور دیوانگی میں تیرے ساتھ شراب ہوتی ہے اگر تو قیدی ہوتا اور تو قیدی نہ ہوتا تب معد کو میرے قول کا پتہ چلتا اور اگر میں مر جاؤں تو میں نے اپنی قوم کو آزمالیا ہے وہ سب ہی اچھے ہیں اور میں نے بلندیوں

Presented by www.ziaraat.com

کی جستجو میں کوتاہی نہیں کی، موت مجھے یا تو کوتاہ کر دے گی یا لمبا
کر دے گی۔

پس اس کا بھائی اور اس کا بیٹا اور ان کے ساتھی کسریٰ کے پاس گئے اور اس کے متعلق اس سے گفتگو کی تو کسریٰ نے نعمان کو حکم نامہ لکھا کہ وہ اسے رہا کر دے اور اس بارے میں اس نے ایلچی بھیجا اس کا بیان ہے کہ ابی بن زید نے ایلچی سے کہا کہ وہ عدی سے ابتدا کرے پس ایلچی نے اس سے ابتدا کی تو عدی نے کہا اگر تو نے مجھے چھوڑ دیا تو میں قتل ہو جاؤں گا اس نے کہا ہرگز نہیں، نعمان، بادشاہ پہ جرأت نہیں کرے گا، پس نعمان کو کسریٰ کے ایلچی کے عدی کے پاس جانے کی اطلاع مل گئی اور جب وہ اس کے پاس سے باہر نکلا تو نعمان نے اُسے قتل کرنے کے لیے آدمی بھیجا اور اس نے اس کے چہرے پر تکیہ رکھ دیا حتیٰ کہ وہ مر گیا۔ پھر اس نے ایلچی سے کہا، بلاشبہ عدی مر گیا ہے اور اس نے اُسے انعام دیا اور اس نے اس سے عہد لیا کہ وہ کسریٰ کو یہی بتائے کہ اس نے اُسے مُردہ پایا ہے اور اس نے کسریٰ کو لکھا کہ وہ مر گیا ہے۔

اور عمرو بن عدی، کسریٰ کے خطوط کا ترجمہ کیا کرتا تھا اور کسریٰ نے ایک لونڈی طلب کی اور اس کی صفات بیان کیں مگر وہ اُسے نہ ملی، تو عمرو بن عدی بن زید نے اُسے کہا اے بادشاہ، تیرے غلام نعمان کے پاس ایسی بیٹیاں اور قرابت دار عورتیں ہیں جو بادشاہ کی طلب سے بھی زیادہ خوبیوں کی حامل ہیں لیکن وہ خود بادشاہ سے بے رغبت ہے اور خیال کرتا ہے کہ وہ اس سے بہتر ہے پس کسریٰ نے نعمان کو حکم نامہ بھیجا کہ وہ اس کے پاس اپنی بیٹی کو بھیج دے تاکہ وہ اس سے نکاح کرے، نعمان نے کہا، کیا سواد اور ایران کے شہروں میں بادشاہ کی ضرورت کو پورا کرنے والی کوئی گائے نہیں ہے؟ اور جب ایلچی واپس گیا تو اس نے کسریٰ کو نعمان کی بات

Presented by www.ziaraat.com

بتائی، کسریٰ نے کہا، عین سے کیا مراد ہے؟ اس نے کہا گائے، اس نے اپنی بیٹی کو بادشاہ سے دور رکھنے کے لیے یہ کہا ہے پس کسریٰ غضب ناک ہو گیا اور کہنے لگا، بہت سے غلام اس سے بھی بڑی بات تک پہنچے ہیں پھر وہ ہلاکت تک پہنچ گئے ہیں، نعمان کو اس کی اطلاع ملی تو وہ تیار ہو گیا۔ اور کسریٰ ایک ماہ تک اس سے رکا رہا پھر اس نے اُسے اپنے پاس آنے کے لیے خط لکھا اور نعمان اس کے مقصد کو سمجھ گیا اور اس نے اپنے ہتھیار اور سازو سامان اٹھایا اور طئی کے دونوں پہاڑوں میں چلا گیا اور سعدی بنت حارثہ اس کے پاس تھی اس نے طئی سے اپیل کی کہ وہ اسے کسریٰ سے بچائیں انھوں نے کہا ہمیں تو اس کی سکت نہیں تو وہ ان سے واپس آ گیا اور عرب اس کے قبول کرنے سے بچنے لگے حتیٰ کہ وہ ذوقار کی وادی میں بنی شیبان میں اتر گیا اور ہانی بن مسعود بن عامر بن عمرو بن ابی ربیعہ بن ذھل بن شیبان سے ملا اور اُسے اپنے ہتھیار دے دیے اور اپنی بیوی اور بیٹی اس کے پاس امانت رکھی اور کسریٰ کے پاس گیا اور اس کے دروازے پر اُترا اور اس کے حکم سے اُسے بیڑیاں ڈالی گئیں پھر اس نے اُسے خانقین کی طرف بھیج دیا اور عمرو بن عدی بن زید اُسے ملا اور کہنے لگا اے نعیم، یعنی اس کے نام کی تصغیر کر کے میں نے تیرے لیے اپنا ارادہ پختہ کر لیا ہے جسے صرف نشاط میں آیا ہوا بچھڑا ہی اکھیڑ سکتا ہے اس نے کہا مجھے اُمید ہے کہ تُو نے اسے دانتوں والے سے باندھ دیا ہے اور جب اُسے خانقین کی طرف لے جایا گیا تو اُسے ہاتھی کے نیچے پھینک دیا گیا اور اس نے اُسے روند کر مار دیا اور اُسے شیروں کے آگے ڈال دیا گیا اور وہ اُسے کھا گئے۔

اور کسریٰ نے ہانی بن مسعود کو پیغام بھیجا کہ میرے غلام کا مال اور ہتھیار اور اس کی بیٹیاں جو تیرے پاس ہیں، میرے پاس بھیج دے

Presented by www.ziaraat.com

ہانی نے ایسا نہ کیا تو کسریٰ نے اس کی طرف فوج بھیجی اور ربیعہ اکٹھے ہو گئے اور ذوقار کا معرکہ ہوا عربوں نے عجمیوں کے ٹکڑے کر دیے اور یہ پہلا دن تھا جس میں عربوں نے عجمیوں پر فتح پائی۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا یہ پہلا دن ہے جس میں عربوں نے عجمیوں سے انتقام لیا ہے، اور میرے ذریعے ان کی مدد ہوئی ہے۔

کندہ کی جنگ

کندہ اور حضرموت کے درمیان جنگیں ہوئیں جنہوں نے ان کے عوام کو فنا کر دیا اور کندہ نے دو آدمیوں پر اتفاق کیا ان میں سے ایک سعید بن عمرو بن النعمان بن وہب تھا اور بنی الحارث بن معاویہ کا سردار عمرو بن زید تھا اور شرجیل بن الحارث، السکون کا سردار تھا اور حضرموت نے متعدد رؤسا پر اتفاق کیا جن میں مسعر بن مسعر، سلامہ ابن حجر اور شراجیل بن مرہ شامل تھے اور متعدد رؤسا، ان کے بعد بھی ہوئے اور یہ سب کے سب ناپید ہو گئے اور جنگ ان کے درمیان طویل ہو گئی اور اس نے ان کے جوانوں کو آزمایا اور ہمیشہ رہی حتیٰ کہ ان کو کاٹ کر رکھ دیا اور کندہ میں بہت قتلام ہوا۔

اور حضرموت نے علقمہ بن تغلب کو بادشاہ بنایا اور اس وقت وہ بچہ تھا اور کندہ نے کچھ نرمی اختیار کی اور حضرموت سے جنگ کرنے کو پسند نہ کیا اور اہل یمن منتشر اور پراگندہ ہو گئے اور جب اہل یمن پراگندہ ہو گئے .... اور شہروں میں پھیل گئے تو ہر قوم نے اپنے بڑے آدمی کو بادشاہ بنا لیا اور کندہ ارض معد کی جانب

Presented by www.ziaraat.com

آ گئے اور ان کے بڑے دوست بن گئے پھر انہوں نے اپنے میں سے ایک شخص کو بادشاہ بنایا جو ان کا پہلا بادشاہ تھا اور اُسے مرتع بن معاویہ بن ثور کہا جاتا تھا، اس نے بیس سال حکومت کی۔

پھر اس کا بیٹا ثور بن مُرتع بادشاہ بنا اور وہ تھوڑا سا عرصہ بادشاہ رہا اور مر گیا اور اس کے بعد معاویہ بن ثور بادشاہ بنا، پھر الحارث بن معاویہ بادشاہ بنا اور اس کی حکومت ۴۰ سال رہی، پھر وہب بن الحارث نے بیس سال حکومت کی پھر اس کے بعد حُجر بن عمرو آکل المرار نے ۲۳ سال حکومت کی اور اسی نے کندہ اور ربیعہ کے درمیان معاہدہ کرایا اور ان کا الذنائب کے ساتھ بھی معاہدہ تھا۔

پھر اس کے بعد عمرو بن حُجر نے ۴۰ سال حکومت کی اور شام سے جنگ کی اور اس کے ساتھ ربیعہ بھی تھا اور الحارث بن ابی شمر نے اس کو مل کر اُسے قتل کر دیا اور اس کے بعد الحارث بن عمرو بادشاہ بنا اور اس کی ماں عوف بن محلم الشیبانی تھی اور وہ حیرہ میں اُترا اور اس نے اپنی حکومت اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دی اور اس کے چار لڑکے تھے۔ حُجر، شرجیل، سلمۃ الغلفاء اور معدی کرب، اس نے حُجر کو اسد اور کنانہ کا بادشاہ بنایا اور شرجیل کو خثعم اور طی اور الرباب کا بادشاہ بنایا اور سلمۃ الغلفاء کو تغلب اور النمر بن قاسط کا بادشاہ بنایا اور معدیکرب کو قیس بن عیلان کا بادشاہ بنایا اور یہ ملوک حیرہ سے گفتگو کرتے تھے، پس الحارث قتل ہو گیا اور اس کے لڑکوں کے ہاتھوں میں جو کچھ تھا اُسے انہوں نے سنبھال لیا اور المنذر سے جنگ کرنے پر ڈٹ گئے حتیٰ کہ اُسے کافی ہو گئے۔

اور جب المنذر نے سرزمین عرب پر ان کے تغلب کو دیکھا تو اس نے ان سے حسد کیا اور ان کے درمیان جنگیں برپا کرا دیں اور اس نے سلمۃ الغلفاء کی طرف تحائف بھیجے پھر شرجیل کی طرف خفیہ طور پر آدمی بھیجا جو اُسے

Presented by www.ziaraat.com

کہے کہ سلمہ تجھ سے بڑا ہے اور یہ تحائف المنذر کے ہاں سے اس کے پاس آتے ہیں، سو اس نے تحائف کو روک کر انہیں لے لیا پھر اس نے دونوں کو اکسایا حتیٰ کہ وہ دونوں لڑ پڑے اور شرجیل قتل ہو گیا اور اس کے ساتھ نُمیم اور ضبہ بھی تھے اور جب وہ قتل ہو گیا تو لوگ اس بات سے ڈر گئے کہ وہ اس کے بھائی سلمہ سے کہیں کہ تیرا بھائی قتل ہو گیا ہے اور وہ ان کی باتیں سننے لگا اور وہ اپنے بھائی کے قتل سے گھبرایا اور اس بات پر پشیمان ہوا کہ المنذر کا مقصد یہ تھا کہ وہ ایک دوسرے کو قتل کر دیں اس نے کہا ہے

میں اس بات سے جو میری طرف منسوب کی گئی ہے بستر پر بے چین ہوں جیسے ٹیلے کے اوپر لکیریں الگ ہوتی ہیں پس نہ میرے آنسو تھمتے ہیں اور نہ میں اپنے مشروب کو خوشگوار بناتا ہوں۔

اور بنو اسد، حجر بن عمرو سے بگڑ گئے اور وہ ان میں بدسیرت ہو گیا اور کلیب اور مہلہل کی ہمشیرہ فاطمہ بنت ربیعہ اس کے پاس تھی اس نے اس کے لیے معد کو جنم دیا اور جب اسے اپنی جان کے متعلق خوف ہوا تو اس نے اسے اٹھایا اور بنو اسد نے اس کے قتل پر اتفاق کر لیا اور بنی اسد کے کچھ قبائل نے جو حجر کے قتل کا ادّعا کیا اور بنو اسد کے کام کا ذمہ دار بنو ثعلبہ کا ایک شخص علباء بن الحارث تھا۔

اور امرؤ القیس بن حجر غائب تھا اور جب اسے اپنے باپ کے قتل کی اطلاع ملی تو اس نے فوج کو اکٹھا کیا اور بنی اسد کا قصد کیا اور جب وہ شب آئی جس کی صبح کو اس نے ان پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تھا تو وہ اپنی اس فوج کے ساتھ اترا پس اس نے بھٹ تیتر کو ڈرایا تو وہ اپنے بیٹھنے کی جگہ سے اڑ گیا اور بنی اسد کے پاس سے گزرا، علباء کی بیٹی کہنے لگی میں نے رات کی طرح زیادہ بھٹ تیتر نہیں دیکھے،

Presented by www.ziaraat.com

علباء نے کہا اگر بھٹ تیتر چھوڑ دیا جائے تو وہ اونگھ جاتا ہے اور سو جاتا ہے اور اس نے ان کی مثل بنا چھوڑی اور اس نے معلوم کیا کہ فوج اس کے نزدیک آگئی ہے تو وہ کوچ کر گیا اور صبح کو امرؤ القیس نے کنانہ پر حملہ کر دیا اور انہیں گزند پہنچایا اور کہنے لگا ، ہائے بدلے ، انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم تو کنانہ کے آدمی ہیں تو اس نے کہا ؎

ان لوگوں کے لئے بعد مجھے اپنے پر افسوس ہے جو دوا تھے اور انہیں گزند نہیں پہنچا ان کے دادا نے اپنے باپ کے بیٹوں کو بچا لیا اور اشقین مقام پر کوئی عقاب نہ تھا اور علباء نے انہیں غم کی حالت میں بھگا دیا اور اگر وہ اسے پاتے تو وہ قتل ہو جاتا۔

اور اس وقت عبید بن الابرص اسدی ، امرؤ القیس بن حجر سے ایک طویل قصیدے میں کہتا ہے ؎

اے وہ شخص جو اپنے باپ کے قتل پر ترھی اور رنج سے ہم پر عیب لگاتا ہے ، کیا تو نے جھوٹے طور پر خیال کر لیا ہے کہ تو نے ہمارے سواروں کو قتل کیا ہے ، وہ حجر ابن ام قطام پر کیوں نہیں روتی اور نہ ہم پر روتی ہے جب نیزوں کو سیدھا کرنے والا ہمارے نیزے کے سر کو کاٹتا ہے تو ہم جھک جاتے ہیں اور ہم اپنی قابل حفاظت چیزوں کی حفاظت کرتے ہیں اور کچھ لوگ درمیان میں گر پڑتے ہیں۔

اور اسی طرح عبید اپنے ایک طویل قصیدے میں اس کے متعلق کہتا ہے ؎

وہ ہماری بزرگی کے متعلق پوچھنے والے تو ہم سے ناآشنا اور ناواقف ہے اور اگر تیرے پاس ہماری خبریں نہیں آئیں تو اسے پوچھنے والے ہمارے بارے میں پوچھ ، جنگ کی

Presented by www.ziaraat.com

صبح کو ہمارے بارے میں حجر سے پوچھ جس دن اس کی بھر لور فوجیں
آئی تھیں جس دن انہوں نے سعد سے گھمسان میں ملاقات کی تھی
اور اس کے پیچھے جو معتمد تھے انہوں نے تدبیر کی تھی۔ پس وہ
ایک جماعت کو لائے جن کے پاس باریک نیزے تھے گویا وہ
بھڑکنے والے شعلے ہیں۔

اور امرؤ القیس یمن کی طرف چلا گیا کیونکہ اُسے بنی اسد اور ان کے ساتھیوں پر جو قیس قبیلے سے تھے، طاقت حاصل نہ تھی پس اس نے ایک عرصہ تک قیام کیا اور وہ اپنے ہم نشین شراب نوشوں کے ساتھ ہمیشہ شراب نوشی کرتا تھا ایک روز اس نے دیکھا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک سوار آ رہا ہے اس نے اس سے پوچھا تو کہاں سے آیا ہے؟ اس نے کہا نجد سے، تو اس نے اس شراب سے جو وہ پی رہا تھا اُسے بھی پلا دی اور جب شراب اس پر اثر انداز ہو گئی تو اس نے اپنی آواز بلند کی اور کہنے لگا۔

ہم نے امرؤ القیس بن حجر بن حارث کو غم کے جام پلا دیے ہیں
حتیٰ کہ وہ مغلوب ہونے کا عادی ہو گیا ہے اور اُسے خوشگوار
اور حلق میں آواز دینے والی شراب نے غافل کر دیا ہے اور
اُسے بدلے نے درماندہ کر دیا ہے جسے وہ حجر میں تلاش کرتا
تھا اور میری زندگی کی قسم وہ اس پر شمشیر ہائے بُران اور گندم
گوں نیزوں کے اُٹھانے سے بہت آسان ہے۔

پس امرؤ القیس اس بات سے گھبرا گیا پھر کہنے لگا اے حجازیوں کے بھائی ان اشعار کا کہنے والا کون ہے؟ اس نے کہا عبید بن الابرص، کہنے لگا تو نے درست کہا ہے پھر وہ سوار ہوا اور اس نے اپنی قوم سے مدد مانگی اور انہوں نے اُسے مذحج کے پانچ سو آدمیوں سے مدد

Presented by www.ziaraat.com

دی اور وہ ارض معد کی طرف چلا گیا اور معد کے قبائل پر ٹوٹ پڑا اور الشقرین عمرو کو قتل کر دیا اور وہ بنی اسد کا سردار تھا اور اس نے اس کے سر کی کھوپڑی میں شراب پی اور امرؤ القیس نے اپنے اشعار میں کہا ہے

تم دونوں دودان سے کہہ دینا لاٹھی کے غلام تمہیں ترش رو
شیر کے متعلق کس نے دھوکہ دیا ہے؟ اے ہماری شان کے
متعلق دریافت کرنے والے، جاننے والا، نہ جاننے والے
کی طرح نہیں ہے، میرے لیے شراب حلال ہے اور میں ایسا
آدمی ہوں کہ میں اس کے پینے سے مصروف رہتا ہوں۔

اور قبائل معد نے امرؤ القیس کو طلب کیا تو وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ گیا اور اُسے اطلاع ملی کہ حیرہ کے بادشاہ المنذر نے اس کے خون کی نذر مانی ہے تو اس نے یمن کو واپسی کا ارادہ کیا اور حضر موت ٹھہر گیا اور بنو اسد اور قبائل معد نے اُسے طلب کیا اور جب اُسے معلوم ہو گیا کہ اُسے المنذر کے طلب کرنے اور اس کی طلب پر قبائل معد کے جمع کرنے کی قوت نہیں اور نہ اس کے لیے واپسی ممکن ہے تو وہ سعد بن الضباب ایادی کے پاس چلا گیا اور وہ عراق کے ایک صوبے پر کسریٰ کا گورنر تھا اور وہ کچھ وقت اس کے پاس چھپا رہا حتیٰ کہ سعد بن الضباب فوت ہو گیا اور جب سعد مر گیا تو امرؤ القیس، طیؑ کے دو پہاڑوں کی طرف چلا گیا اور طریف ابن ..... [1] طائی سے ملا اور اس سے پناہ مانگی، اس نے کہا قسم بخدا دونوں پہاڑوں میں میرے پاس صرف اپنے آگ جلانے کی جگہ ہے پس وہ طیؑ کے کچھ لوگوں کے ہاں اُترا پھر وہ ہمیشہ ہی کبھی طیؑ میں پھرتا اور کبھی جدیلہ میں اور کبھی نبہان میں، حتیٰ کہ تیما کی طرف چلا گیا اور السموأل

---

[1] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

بن عادیا کے ہاں اُترا اور اس سے پناہ طلب کی اس نے کہا میں بادشاہوں کے خلاف پناہ نہیں دیتا اور نہ ان سے جنگ کرنے کی سکت رکھتا ہوں پس اس نے اس کے پاس کچھ زرہیں امانت رکھیں اور اُسے چھوڑ کر شاہِ روم قیصر کے پاس پہنچ گیا اور اس سے مدد مانگی تو اس نے اس کے ساتھ نو سو جرنیلوں کے بیٹے بھیجے۔

اور امرؤ القیس نے قیصر کی مدح کی اور الطماح الاسدی قیصر کے پاس گیا اور اُسے کہنے لگا کہ امرؤ القیس نے اپنے اشعار میں تجھے گالیاں دی ہیں اور اس نے تجھے غیر مختون عجمی کا فرخیال کیا ہے سو قیصر نے امرؤ القیس کی طرف ایک حلّہ بھیجا جس میں زہر لگا ہوا تھا اور جب اس نے اُسے پہنا تو اس کی کھال کٹ گئی اور اُسے موت کا یقین ہو گیا تو اس نے کہا ؎

میری پرانی بیماری واپس آگئی ہے اور اس نے تاریکی کر دی ہے
مجھے اپنی بیماری کے بڑھ جانے کا خوف ہے اور میں اوندھا ہو
جاؤں گا اور الطماح نے اپنے علاقے کی دُوری سے خواہش
کی ہے کہ وہ مجھے اپنی بیماری کا لباس پہنا دے جو وہ خود
پہنے ہوئے ہے پس اگر وہ جان ہوتی تو سب کی سب مر
جاتی لیکن وہ جان ہے جو جانوں کو پے در پے گراتی ہے۔

اور یہ اشعار اس کے طویل قصیدہ میں ہیں اور اس نے اپنی اسی حالت میں کہا ؎

ارے بنی حجر بن عمرو کو پیغام پہنچا دو اور اس کمینے قبیلے کو
بھی یہ پیغام پہنچا دو کہ میں ایک جان کی طرح باقی ہوں اور
میں سلامت پیدا نہیں ہوا اور نہ میں لوہا پیدا ہوا ہوں اور اگر
میں اپنی قوم کے علاقے میں مرتا، تو میں کہتا کہ موت حق ہے
اور کوئی ہمیشگی نہیں ہے لیکن میں ایسی قوم کے علاقے میں ہلاک

Presented by www.ziaraat.com

ہو رہا ہوں جو تمہارے دیار سے دور ہے یعنی شام کے علاقے
میں، نہ قرابت داری ہے اور نہ شفا دینے والا ہے کہ مدد
کرے یا سخاوت کرے۔

اور امرؤ القیس نے رومیوں کے علاقے میں انقرہ میں وفات پائی۔

Presented by www.ziaraat.com

اسماعیل بن ابراہیم کے بیٹے

ہم نے حضرت اسماعیل اور ان کے بیٹوں کے حالات کو مؤخر کیا ہے اور ان پر قوموں کے حالات کو ختم کیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر نبوت اور حکومت کو ختم کیا ہے اور ان کے حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء کے حالات سے مل گئے ہیں۔

رواۃ اور علماء نے بیان کیا ہے کہ حضرت اسماعیل بن حضرت ابراہیم عربی بولنے والے پہلے شخص ہیں اور آپ نے اپنے باپ حضرت ابراہیم کے بعد بیت اللہ کو آباد کیا اور قربانیاں کیں اور آپ خوش منظر گھوڑوں پر سوار ہونے والے پہلے شخص ہیں اور اس سے قبل جنگلی جانور تھے جن پر سوار نہیں ہوا جاتا تھا۔

اور بعض کا بیان ہے کہ حضرت اسماعیل پہلے شخص ہیں جن کے منہ کو اللہ تعالیٰ نے عربی زبان سے کھولا اور جب آپ جوان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عربی کمان عطا کی اور آپ نے اس سے تیر اندازی کی اور آپ جس چیز پر تیر اندازی کرتے وہ اُسے جا لگتا اور جب آپ بالغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے سمندر سے ایک سو گھوڑے نکالے اور وہ مشیت الٰہی کے مطابق مکہ میں چرتے رہے پھر اللہ تعالیٰ ان کو آپ کے پاس لے آیا اور آپ نے صبح کی تو وہ آپ کے دروازے پر تھے آپ نے ان کو رسیاں

Presented by www.ziaraat.com

ڈالیں اور ان پر سوار ہوئے اور انہوں نے بچے دیے اور لوگوں کی سواریاں ٹٹوڑ تھے اور حضرت اسماعیل اور آپ کے بیٹے ان پر سوار ہوئے اور حضرت اسماعیل کے بارے میں معد کا ایک شاعر کہتا ہے سے

ہمارا باپ وہ ہے کہ اس سے قبل گھوڑوں پر سواری نہیں ہوتی تھی اور آپ اس سے قبل کسی شیخ کو معلوم نہ تھا کہ کیسے سوار ہوا جاتا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اجیاد کو اسی لیے نام رکھا گیا ہے کہ اس میں گھوڑے تھے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کی طرف وحی کی کہ وہ گھوڑوں کے پاس آئیں آپ ان کے پاس آئے تو سب گھوڑوں نے اپنی پیشانیوں پر آپ کو قابو دے دیا پس آپ ان پر سوار ہوئے اور آپ کے بیٹے بھی ان پر سوار ہوئے۔ اور حضرت اسماعیل گھوڑوں پر سوار ہونے والے اور ان کی پرورش کرنے والے پہلے شخص ہیں[1] اور حرم سے گنہ گاروں کو ہٹانے والے پہلے شخص ہیں آپ نے فرمایا میں اسے پاک کروں گا تو اس وجہ سے اس کا نام العَرَبۃ رکھا گیا۔

جب جرہم بن عامر کے بیٹوں کے بھائی جو بنی قحطان میں سے تھے یمن کی طرف چلے گئے تو وہ بادشاہ بن گئے اور وہ ارض تہامہ کی طرف آگئے اور حضرت اسماعیل بن ابراہیم کے پڑوسی بن گئے اور حضرت اسماعیل نے الحنفاء بنت الحارث بن مقاض جرہمی سے نکاح کیا اور اس نے آپ کے بارہ بیٹوں کو جنم دیا اور وہ قیدار، نابت، ادبیل، ہشام

---

[1] ہمارے خیال میں یہ بات کوئی مستند بات نہیں قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑوں کا ذکر آتا ہے آخر وہ ان پر سوار ہوتے ہوں گے اور ان پر سوار ہو کر جہاد کرتے ہوں گے (مترجم)

Presented by www.ziaraat.com

مسمع، دوما، منسا، حداد، تیما، یطور، نافس، اور قیدما تھے اور یہ نام الحجاز اور لغت میں مختلف ہیں کیونکہ یہ عبرانی زبان سے ترجمہ شدہ ہیں اور جب حضرت اسماعیل کی عمر ایک سو تیس سال مکمل ہو گئی تو آپ وفات پا گئے اور الحجر میں دفن ہوئے اور جب حضرت اسماعیل وفات پا گئے تو آپ کے بعد ثابت بن اسماعیل بیت اللہ کے متولی بنے، بیان کیا جاتا ہے کہ قیدار اس کے متولی بنے اور قیدار کے بعد ثابت بن اسماعیل متولی بنے۔

اور حضرت اسماعیل کے بیٹے وسعت کی تلاش میں شہروں میں منتشر ہو گئے اور کچھ لوگوں نے اپنے آپ کو حرم کے لیے وقف کر دیا اور کہنے لگے ہم حرم الٰہی سے نہیں ہٹیں گے اور جب ثابت فوت ہو گئے اور حضرت اسماعیل کے بیٹے منتشر ہو گئے تو حضرت اسماعیل کے جدّ، المضاض بن عمرو جرہمی بیت اللہ کے متولی ہوئے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت اسماعیل کے بیٹوں میں سے جو بیٹے حرم میں باقی رہ گئے تھے وہ چھوٹے تھے اور جب المضاض متولی بنے تو السمیدع بن ہوبر نے آپ سے کشاکش کی پھر المضاض اس پر غالب آ گئے اور السمیدع، شام کی طرف چلا گیا اور وہ عمالقہ کا ایک بادشاہ تھا اور المضاض کا معاملہ ٹھیک ٹھاک ہو گیا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گیا۔

پھر اس کے بعد الحارث بن مضاض بادشاہ بنا پھر عمرو بن الحارث بن مضاض بادشاہ بنا، پھر المعتسم بن الظلیم بادشاہ بنا، پھر الحواس بن جحش بن مضاض بادشاہ بنا، پھر عداد بن صداد بن جندل بن مضاض بادشاہ بنا، پھر فحص[1] بن عداد بن صداد بادشاہ بنا، پھر الحارث بن

[1] اصل کتاب میں یہ لفظ اسی طرح نقطوں کے بغیر ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

مضاض بن عمرو بادشاہ بنا اور یہ جرہم میں سے بننے والا آخری بادشاہ تھا۔
اور جرہم، باغی، طاغی اور ظالم بن گئے اور حرم میں فسق کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر چیونٹیاں مسلط کر دیں اور وہ سب کے سب ان سے ہلاک ہو گئے اور حضرت اسماعیل کے بیٹے شہروں میں پھیلے ہوئے تھے اور اپنے سے دشمنی رکھنے والوں پر غالب تھے مگر وہ جرہم کے بادشاہ کو ماموں ہونے کے رشتے سے سلام کرتے تھے اور جرہم ان کے زمانے میں ان کی اطاعت کرتے تھے اور جرہم کے زمانے میں حضرت اسماعیل کے بیٹوں کے سوا کوئی شخص ان کی تعظیم اور ان کی شان کی معرفت کے باعث کعبے کے معاملات کی ذمہ داری نہ سنبھالتا تھا پس نابت کے بعد امین نے کعبہ کی ذمہ داری سنبھالی، پھر یشجب بن امین نے، پھر الہمیسع نے، پھر اُدد نے ذمہ داری سنبھالی، پس اس کی قوم میں اس کی قدر و شان بڑھ گئی اور اس نے جرہم کے افعال کی عیب گیری کی اور جرہم اس کے زمانے میں ہلاک ہو گئے۔
پھر عدنان بن اُدد متولی بنا پھر معد بن عدنان متولی بنا، پھر عدنان کے بیٹے شہروں میں پھیل گئے اور ان میں سے کچھ لوگ یمن چلے گئے جن میں عک الدیث اور النعمان بھی تھے اور عک کے ہاں بنت الاشعر بن جماہر اشعری سے بیٹا ہوا پھر وہ مر گیا اور اس کے بیٹے اس کے بعد باقی رہے اور وہ ماموؤں اور الدار کی طرف منسوب ہوئے۔
اور عدنان پہلا شخص ہے جس نے بت رکھے اور کعبہ کو غلاف پہنایا اور معد بن عدنان اپنے زمانے میں حضرت اسماعیل کے بیٹوں میں سے سب سے زیادہ صاحب شرف تھا اور اس کی ماں جرہم سے تھی اور اس نے حرم کو نہیں چھوڑا اور اس کے دس بیٹے تھے اور وہ نزار، قضاعہ، عبید الرماح، قنص، قناصہ، جنادہ، عوف، اود، سلہم اور جنب تھے اور معد، ابو قضاعہ کنیت کرتا تھا اور یمن میں معد کے عام

Presented by www.ziaraat.com

بیٹوں کا نسب ظاہر ہو گیا اور ان کی بہت تعداد تھی اور قضاعہ، شاہِ حمیر کی طرف منسوب ہوتے اور قضاعہ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ معد کے بستر پر پیدا ہوا تھا اور معد پہلا شخص ہے جس نے اُونٹ اور ماتہ پہ کجاوہ رکھا اور پہلا شخص ہے جس نے انہیں تنگ کے تسمے کی تکمیل ڈالی۔

اور نزار بن معد اپنے باپ کے بیٹوں کا سردار اور ان کا بڑا آدمی تھا اور اس کا قیام مکہ میں تھا اور اس کی ماں ناعمہ بنت جوشم بن عدی بن دبّ الجرہمیہ تھی اور اس کے چار بیٹے تھے، مضر، ایاد، ربیعہ، انمار، اور ان کی ماں سودہ بنت عک بن عدنان تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مضر اور ایاد کی ماں، حییّہ بنت عک بن عدنان تھی اور ربیعہ اور انمار کی ماں، جدالہ بنت وعلان ابن جوشم الجرہمی تھی۔

اور جب نزار کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنی میراث کو اپنے چاروں بیٹوں میں تقسیم کر دیا اور مضر، ایاد، ربیعہ اور انمار کو اپنا مال دیا، پس مضر اور ربیعہ، حضرت اسماعیل کے خالص بیٹوں میں سے تھے، پس اس نے مضر کو اپنی سرخ ناقہ اور اس کی مانند سرخ چیزیں دیں پس اُسے مضر الحمراء کا نام دیا گیا اور ربیعہ کو گھوڑا اور اس کی مانند چیزیں دیں اور اُسے ربیعۃ الفرس کا نام دیا گیا اور اس نے ایاد کو اپنی بکریاں اور اپنا عصا دیا اور بکریاں آراستہ تھیں پس اُسے ایاد البرقاء کا نام دیا گیا اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اُسے ایاد العصا کا نام دیا گیا اور اس نے انمار کو اپنی لونڈی دی جس کا نام بجیلہ تھا اور اسی کے نام کے ساتھ اُسے موسوم کیا گیا اور اس نے انہیں حکم دیا کہ اگر وہ باہم اختلاف کریں تو افعی بن افعی جرہمی کے پاس فیصلہ لے جائیں، اس کی فرودگاہ نجران میں تھی تو وہ اس کے پاس فیصلہ لے گئے۔

Presented by www.ziaraat.com

اور انمار بن نزار نے یمن میں نکاح کیا اور اس کے بیٹے ماموں کے رشتے کی طرف منسوب ہوئے اور ان میں بجیلہ اور خثعم ہیں ، نزار کے بیٹوں میں سے ان کے سوا دوسرا پیدا نہیں ہوا۔

اور ربیعہ بن نزار اپنے بھائیوں سے علیحدہ ہو گیا اور عرق کے نشیب کے نزدیک فرات کے نشیب کو چلا گیا اور اس کے ہاں بیٹے پیدا ہوئے جن میں اسد ، ضبیعہ ، اکلب ، اور نو بیٹے ان کے بعد ہیں اور وہ یمن میں نسب بیان نہیں کرتے۔

اور نزار بن ربیعہ کے بیٹے اور اس کے بیٹوں کے بیٹے پھیل گئے حتیٰ کہ ان کی کثرت ہو گئی اور شہر ان سے بھر گئے اور ربیعہ کے عام قبائل یہ ہیں ، ہشتہ بن وہب بن حُلیّ بن احمس بن ضبیعہ بن ربیعہ ، عنزہ بن اسد بن ربیعہ ، عبد القیس بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ ، یشکر بن بکر بن وائل بن قاسط بن ہنب بن افصی ، حنیفہ ابن لجیم بن صعب بن علی بن بکر بن وائل بن قاسط ، عجل بن لجیم ابن صعب بن علی بن بکر ، قیس بن ثعلبہ بن عکابتہ بن علی بن بکر اور تیم اللات بن ثعلبہ بن عکابتہ۔

اور ربیعہ میں سے حکومت و ریاست بنی ضبیعہ میں تھی جو ہشتہ بن وہب بن حلّی بن احمس بن ضبیعہ بن ربیعہ کی اولاد تھے پھر حکومت و ریاست عنزہ بن اسد بن ربیعہ کی طرف منتقل ہو گئی پھر عبد القیس بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ میں منتقل ہو گئی پھر عبد القیس اس جنگ کے باعث جو ان کے درمیان اور بنی النمر بن قاسط کے درمیان تھی ۔ روانہ ہو کر یمامہ میں اترے اور ایاد ، یمامہ میں تھے انہوں نے انہیں جلا وطن کر دیا پھر ریاست النمر بن قاسط میں منتقل ہو گئی پھر النمر بن قاسط سے بھی منتقل ہو گئی اور بنی یشکر بن صعب بن علی بن بکر میں چلی گئی پھر یشکر بن صعب سے بھی ریاست منتقل ہو گئی اور بنی تغلب میں چلی گئی پھر بنی شیبان میں چلی گئی۔

Presented by www.ziaraat.com

اور ربیعہ کی جنگیں مشہور و معروف ہیں اور ان کی مشہور جنگوں میں سے السلان کی جنگ ہے ، مذحج ، اہل تہامہ سے اور وہاں جو معد کے لڑکے موجود تھے ان سے جنگ کرنے کے لیے آئے ، پس معد کے بیٹے مذحج سے جنگ کرنے کے لیے جمع ہوئے اور ان کی اکثریت ربیعہ کی تھی اور انہوں نے اپنے پر ربیعہ ابن الحارث بن مرّہ بن زہیر بن جشم بن بکر کو سردار بنایا اور ان کی اور مذحج کی السلان میں مڈبھیڑ ہوئی اور انہوں نے مذحج کو شکست دی اور انہیں فتح حاصل ہوئی۔

اور دوسری جنگ خزاز ہے ، یمن کے لوگ سلمہ بن الحارث بن عمرو الکندی کی سرکردگی میں آئے اور معد کے بیٹوں نے کلیب بن ربیعہ بن الحارث بن مرہ کو سردار بنایا اور جب سلمہ نے لوگوں کی کثرت کو دیکھا تو اس نے ایک بادشاہ سے پناہ مانگی تو اس نے اُسے مدد دی اور خزاز میں ان کی مڈبھیڑ ہوئی اور معد کے بیٹوں کا سردار کلیب تھا اور یمن کی فوجیں منتشر ہوگئیں۔

اور تیسری جنگ الکلاب ہے ، الحارث بن عمرو الکندی کے دو بیٹے سلمہ اور شرجیل آپس میں لڑ پڑے اور سلمہ کے ساتھ ربیعہ اور شرجیل کے ساتھ قیس تھے پس ربیعہ نے قیس پر حملہ کر دیا اور شرجیل بن الحارث بن عمرو کو قتل کر دیا اور انہیں سربلندی حاصل ہوگئی۔

اور لبوس کی جنگیں بنی شیبان اور تغلب کے درمیان جسّاس بن مُرّۃ ابن ذھل بن شیبان کلیب بن ربیعہ بن الحارث بن مُرّۃ بن زہیر بن جشم تغلبی کے قتل کے باعث ہوئیں ، پس جنگ پیچیدہ ہوگئی اور مسلسل ہوتی رہی حتیٰ کہ اس نے انہیں فنا کر دیا اور وہ چالیس سال رہی۔

اور چوتھی جنگ ذوقار ہے ، جب کسریٰ پرویز نے نعمان بن المنذر کو قتل کر دیا تو اس نے ہانی بن مسعود شیبانی کو پیغام بھیجا کہ میرے غلام

Presented by www.ziaraat.com

نعمان نے تیرے پاس جو اپنے اہل و مال اور ہتھیار امانت رکھے تھے وہ میری طرف بھیج دے اور نعمان نے اس کے پاس اپنی بیٹی اور چار ہزار زرہیں امانت رکھی تھیں پس ہانی اور اس کی قوم نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا تو کسریٰ نے عرب و عجم کی افواج بھیجیں اور انھوں نے ذوقار مقام پر مڈبھیڑ کی تو حنظلہ بن ثعلبہ عجلی ان کے پاس آیا اور انہوں نے اپنا معاملہ اس کے سپرد کر دیا اور ہانی سے کہنے لگے تیرا عہد ہمارا عہد ہے اور ہم اپنا عہد نہیں توڑیں گے پس انھوں نے ایرانیوں سے جنگ کی اور انہیں ان کے ساتھی عربوں کو شکست دی اور ایرانیوں کے ساتھ ایاس بن قبیصہ طائی اور دیگر معد کے بھائی اور قحطان تھے پس عمرو بن عدی بن زید کسریٰ آیا اور اُسے واقعہ کی خبر دی اور اس نے اس کا کندھا اتار دیا اور وہ مر گیا اور یہ پہلا دن تھا جس میں عربوں نے عجمیوں سے انتقام لیا۔

اور ایاد بن نزار، یمامہ میں اترا اور اس کے ہاں بیٹے ہوئے اور وہ قبائل میں مشہور ہوئے، نسابوں کا بیان ہے کہ ثقیف قسی بن النبت بن منبہ بن منصور بن یقدم ابن افصی بن دعمی بن ایاد تھا اور وہ قیس کی طرف منسوب ہوئے۔

اور یمامہ کے بعد دیار ایاد، حیرہ تھے اور ان کی فرودگاہیں خورنق، سدیر اور بارق تھے پھر کسریٰ نے انہیں ان کے دیار سے جلا وطن کر دیا اور اس نے انہیں تکریت میں اتارا، یہ دجلہ کے کنارے ایک قدیم شہر ہے پھر اس نے انہیں تکریت سے بلادِ روم کی طرف نکال دیا اور وہ سرزمین روم میں انقرہ میں اترے، اور ان دنوں کعب بن مامۃ ان کا رئیس تھا پھر وہ اس کے بعد چلے گئے اور ایاد کے عام قبائل چار ہیں باہب، حذاقہ، یقدم اور نزار، یہ ایاد کے بطون ہیں اور ان کے بارے میں اسود بن یعفر تمیمی کہتا ہے۔ خورنق، سدیر اور بارق اور سنداد کے

Presented by www.ziaraat.com

چوٹیوں والے محل کے باشندے اپنی جوتیوں کے اگلے حصوں پر موافقت کرنے والے ہیں اور پوشیدہ جگہوں اور چادروں میں چلنے والے ہیں، ہواؤں نے ان کے دیار کی جگہ کو مٹا دیا ہے گویا وہ مقررہ جگہ پر تھے اور وہ انقرہ میں اترے اور ان پر فرات کا پانی بہتا تھا جو ٹیلوں سے آتا ہے وہ شہر ہے جسے اس کی طویل آرام گاہ کی وجہ سے کعب بن مامۃ اور ابن ام دواد نے منتخب کیا ہے۔

اور ابو داؤد الایادی نے ان بعض اشعار کا ذکر کیا ہے اور ابو داؤد ان کا سب سے بڑا شاعر تھا اور اس کے بعد عراق میں لقیط تھا اور جب اُسے اطلاع ملی کہ کسریٰ نے قسم کھائی ہے کہ وہ ایاد کو تکریت سے جلاوطن کر دے گا اور وہ ارض موحمل میں ہے۔ اس نے ایک خط لکھ کر اُسے ان کی طرف بھیجا اس میں ہے۔

جزیرہ میں رہنے والے ایاد کے شخص کو لقیط کی طرف سے خط میں سلام لکھا ہے، بلاشبہ شیر تمہارے پاس رات کو آئے گا پس تمہیں روپے پیسے گننے والوں کا بازار مصروف نہ رکھے ان میں سے ستر ہزار جوان تمہارے پاس ٹڈی کی طرح فوجوں کو ہانکتے ہوئے لائے۔

اور مضر بن نزار، اپنے باپ کے بیٹوں کا سردار تھا اور شریف اور دانش مند تھا اور اس سے روایت کی جاتی ہے کہ اس نے اپنے بیٹوں سے کہا جو شخص شر کو بوئے گا ندامت کو کاٹے گا اور سب سے بہتر کام وہ ہے جو جلد تر ہو، اپنے دلوں کو ان کے ناپسندیدہ کاموں پر آمادہ کرو جن میں تمہاری بہتری ہو اور انہیں ان کی خواہشات سے روکو جن میں تمہاری خرابی ہے اور صلاح و فساد کے درمیان صرف صبر اور بچاؤ ہے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مضر اور ربیعہ کو سب و شتم نہ کرو یہ دونوں مسلمان تھے اور ایک دوسری حدیث میں ہے

Presented by www.ziaraat.com

کہ وہ دونوں دین ابراہیم پہ تھے پس مُضر بن نزار کے ہاں الیاس بن مضر اور عیلان بن مضر پیدا ہوئے اور ان دونوں کی ماں الحنفاء بنت ایاد بن معد تھی اور عیلان بن مضر کے ہاں قیس بن عیلان پیدا ہوا اور اس کے بیٹے پھیل گئے اور بکثرت ہو گئے ——— اور اُسے تعداد اور قوت حاصل ہو گئی۔

اور قیس بن عیلان کے عام قبائل یہ ہیں ——— عدوان بن عمرو بن قیس فہم بن عمرو ابن قیس، محارب بن خصفہ بن قیس، باہلہ بن اعصر بن سعد بن قیس، فزارہ بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان بن سعد بن قیس اسلیمہ بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس، عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر ابن ہوازن مازن بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن اور ثقیف، اور وہ قسی بن منبہ بن بکر بن ہوازن ہے اور ثقیف، ایاد بن نزار کی طرف منسوب ہے اور کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ اور عقیل بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ، اور قشیر بن کعب بن ربیعہ اور الحریش بن کعب بن ربیعہ ابن عامر اور عوف بن عامر بن ربیعہ بن عامر، اور البکاء بن عامر بن ربیعہ۔

اور ریاست و حکومت قیس کے پاس تھی وہ عدوان میں منتقل ہو گئی اور ان کا پہلا سردار اور حاکم عامر بن الظرب تھا پھر وہ فزارہ میں منتقل ہو گئی پھر عبس میں منتقل ہو گئی پھر بنی عامر بن صعصعہ میں منتقل ہو گئی اور ہمیشہ انہی میں رہی۔

اور قیس کی جنگیں مشہور اور مسلسل ہیں ان میں البیداء کی جنگ، شعب جبلہ کی جنگ، الہباءۃ کی جنگ، الرقم کی جنگ، خیف الریح کی جنگ، الملبط کی جنگ، رحرحان کی جنگ، العتری کی جنگ اور داحس اور الغبراء کی جنگیں شامل ہیں جو عبس اور فزارہ کے درمیان ہوئیں۔

اور الیاس بن مضر، سردار بن گیا اور اس کی خوبی نمایاں ہو گئی اور یہ پہلا شخص ہے جس نے نبی اسماعیل کو اپنے آباء کی سنن کے تبدیل کرنے پہ

Presented by www.ziaraat.com

علامت کی اور اس نے اچھے کام کیے حتیٰ کہ انہوں نے اس طرح پسند کیا کہ انہوں نے حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے اُدو کے بعد کسی کو اس کی مانند پسند نہیں کیا اور اس نے انہیں ان کے آباء کی سنن کی طرف لوٹا دیا حتیٰ کہ ان کی سنت مکمل طور پر پہلے طریق کے مطابق لوٹ آئی اور وہ پہلا شخص ہے جس نے حضرت ابراہیمؑ کی وفات کے بعد رکن بنایا اور عرب ، الیاس کی اہل حکمت کی طرح تعظیم کرتے تھے اور الیاس کے کئی بیٹے تھے ، مُدرکہ ، اس کا نام عامر تھا۔ طانجہ ، اس کا نام عمرو تھا ، قمعہ ، اس کا نام عمیر تھا اور ان سب کی ماں خندف تھی اور اس کا نام لیلیٰ بنت حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ تھا۔

اور الیاس کو سل کی بیماری ہو گئی تو اس کی بیوی خندف کہنے لگی اگر یہ مر گیا تو میں اس شہر میں جس میں یہ فوت ہوا نہیں ٹھہروں گی اور اس نے قسم کھائی کہ اُسے گھر سایہ نہ دے گا اور وہ زمین میں پھرے گی اور جب وہ مر گیا تو وہ زمین میں پھرنے چلی گئی حتیٰ کہ غم سے مر گئی اور الیاس کی وفات جمعرات کے روز ہوئی اور وہ اُسے روتی تھی اور جب اس دن کا سورج چڑھتا تو وہ اس کے غائب ہونے تک روتی اور وہ ایک مثل بن گئی اور ابادہ کے ایک شخص سے جس کی بیوی مر گئی تھی پوچھا گیا ، کیا تو اُسے روئے گا اس نے کہا ؎

اگر رونا فائدہ دیتا تو میں خندف کے الیاس پہ رونے کی طرح روتا حتیٰ کہ نیکی نے اُسے روتے ہوئے اکتا دیا۔

جب مُونِس کے روز اس کے سورج کی کرنیں نمودار ہوتیں تو وہ صبح کو روتی حتیٰ کہ سورج کو غروب ہوتے دیکھتی ۔ مُونس سے مراد جمعرات کا دن ہے اس لیے کہ عرب اس وقت دنوں کو ناموں کے بغیر بلاتے تھے وہ اتوار کو ، اوّل ، سوموار کو اہون ، منگل کو ، جبار ، بدھ کو ، دبار ، جمعرات

Presented by www.ziaraat.com

کو مؤنس، جمعہ کو عروبۃ اور ہفتے کو شیار کا نام دیتے تھے۔

اور وہ مہینے کے دنوں کے دس نام رکھتے تھے ہر تین راتوں کا ایک نام تھا، چاند کی پہلی تین راتوں کو الغُرر، پھر النُّفَل، پھر التُّسع پھر العُشر پھر البیض پھر الظُّلَم پھر الخُنَّس پھر الحنادس پھر المحاق اور آخری رات کو لیلۃ اسرار کہتے تھے جب چاند چھپ جاتا تھا اور وہ محرم کو، مؤتمر، صفر کو ناجر، ربیع الاوّل کو، خوّان، ربیع الآخر کو، وبصان، جمادی الاوّل کو، حنین، جمادی الآخرۃ کو، رُبّیٰ، رجب کو، الاصم، شعبان کو، العاذل، رمضان کو، ناتق، شوال کو، وَعل، ذوالقعدہ کو وَرْنہ، اور ذوالحجہ کو، بُرک کا نام دیتے تھے اور دوسرے عرب، مہینے کی پہلی تین راتوں کو، ہلال، پھر تین کو قمر، جب چاند سفید ہو جاتا ہے پھر تین کو، بہر، جب وہ روشنی دیتا ہے اور اس کا رنگ روشن ہو جاتا ہے اور تین کو، نُفَل اور تین کو، بیض، اور تین کو، دررع اور تین کو، ظُلَم اور تین کو، حنادس، اور تین کو، دآدی، اور دو راتوں کو، محاق اور ایک رات کو سرار کا نام دیتے ہیں۔

اور طانجہ بن الیاس کے ہاں اُدّ بن طانجہ پیدا ہوا اور اُدّ بن طانجہ کی اولاد سے چار الگ الگ قبائل بنے اور وہ تمیم بن مُرّ بن اُدّ، اور الرباب اور یہ عبد مناۃ بن اُد ہے اور ضبہ بن اُدّ اور مُزینہ بن اُدّ ہیں اور تمیم بن مُرّ بن اُد کی تعداد زیادہ ہے حتیٰ کہ ان سے شہر بھر گئے ہیں اور تمیم کے قبائل متفرق ہو گئے اور تمیم کے عام قبائل یہ ہیں ـــ کعب بن سعد بن زید مناۃ۔ حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ۔ اور انہیں البراجم اور بنو دارم کہا جاتا ہے اور بنو زرارۃ بن عُدس، بنو اسد اور عمرو بن تمیم، یہ سب اُد بن طانجہ بن الیاس بن مضر کے بیٹے ہیں اور انہیں تعداد، قوت، شجاعت شعر اور فصاحت حاصل ہے اور سرداری تمیم میں ہے اور ان کا پہلا سردار، سعد بن زید مناۃ بن تمیم تھا۔ پھر حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ تھا اور ان کی جنگیں مشہور و معروف ہیں اور ان جنگوں

Presented by www.ziaraat.com

ہیں جنگِ الکلاب، جنگِ المروت۔ جنگ جدود اور جنگِ النسار شامل ہیں۔
اور مدرکہ بن الیاس، نزار کے بیٹوں کا سردار تھا اس کی خوبی اور بزرگی نمایاں ہوئی اور اس کا بھائی قمعہ، خزاعہ کے پاس چلا گیا اور ان میں نکاح کر لیا اور وہ اپنے بیٹوں کو ان کے ساتھ منسوب کرنے لگا اور اس کے بیٹے ان میں رہتے تھے اور اس کے بیٹوں میں سے عمرو بن لحیّ بن قمعہ بھی تھا، یہ پہلا شخص ہے جس نے دین ابراہیم کو تبدیل کیا اور مدرکہ بن الیاس کے بیٹے خزیمہ، ہذیل، حارثہ اور غالب تھے اور ان کی ماں سلمیٰ بنت الاسود بن اسلم بن الحاف بن قضاعہ تھی اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ بنتِ اسد بن ربیعہ بن نزار تھی، حارثہ تو چھوٹی عمر میں فوت ہو گیا اور غالب، بنی خزیمہ میں منسوب ہوئے اور ہذیل بن مدرکہ کو بنی سعد بن ہذیل میں کثرتِ تعداد حاصل تھی پھر تمیم بن سعد کو، پھر معاویہ بن تمیم کو، اور الحارث بن تمیم اور ہذیل بن شجاع تھے اور اصحابِ حروب و غارات، و شجاعت و فصاحت و شعر تھے۔
اور خزیمہ، عرب کا ایک حاکم تھا اور سرداروں اور صاحبِ فضل لوگوں میں شمار ہوتا تھا اور خزیمہ بن مدرکہ کا بیٹا کنانہ تھا اور اس کی ماں عوانہ بنت قیس بن عیلان تھی اور اسد اور الھون بھی اس کے بیٹے تھے اور ان کی ماں برّۃ بنت مُرّ بن اُدّ بن طابخہ تھی جو تمیم بن مُرّ کی بہن تھی اور اسد بن خزیمہ کے بیٹے یمن میں پھیل گئے اور وہ جذام، لخم اور عاملہ بنو عمرو بن اسد تھے اور مُضر خاص طور پر جذام ہونے کا ادّعا کرتے تھے اور بنو اسد اس بات پر قائم تھے کہ وہ ان میں سے ہیں اور وہ اس بات پر ان سے تعلق رکھتے تھے اور اپنے آپ کو ان میں شمار کرتے تھے، امرؤ القیس بن حجر الکندی نے کہا ہے ؎

ہم اپنے خاندان سے رُکے اور وہ جُدا ہو گئے جیسے خزیمہ، جذام سے رُکے تھے۔

Presented by www.ziaraat.com

اور عبد المطلب بن ہاشم نے اپنے اشعار میں کہا ہے ؎

اگر تو جذام کے شہروں میں جائے اور خاص طور پر وہاں جو بنو سعد اور وائل ہیں انہیں کہنا ، سخاوت کرو ، اور اپنی قوم کے تعلقات کو قریب کرو ، وہ تعلقات کے انقطاع سے پہلے تم سے روگردانی کرے گا۔

اور عبید بن الابرص نے اپنے طویل اشعار میں کہا ؎

اگر تو جذام اور لخم سے ہے تو انہیں کہہ دینا ، لوگوں کو علم اس وقت فائدہ دیتا ہے جب انہیں علم ہو جاتا ہے جب رشتے اور روحیں تقسیم ہوں گی تو تم کتاب اللہ میں ہمارے بھائی ہو گئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ اشعار شمعان بن ہبیرہ اسدی کے ہیں اور جذام بن عدی بن الحارث ، یمن میں اپنے نسب پر قائم ہیں اور وہ کہتے ہیں ،

جذام بن عدی بن الحارث بن مُرۃ بن اُدد بن یشجب بن عریب بن مالک بن کہلان ، اور اسد بن خزیمہ کے کئی بیٹے تھے ، دودان ، کاہل ، عمرو ، معقد الصعب اور تغلب ، اور دودان کو کثرت تعداد حاصل تھی اور اسی سے بنی اسد کے قبائل متفرق ہوئے اور بنی اسد کے قبائل ، قُعَین ، فقعس ، منقذ ، دبان والبہ ، لاحق ، حرثان ، ذباب اور بنو الصیداء ہیں ، اور اسد ، حیرہ کے محلات سے لے کر تہامہ تک پھیلے ہوئے تھے اور طئی ان کے حلیف اور ان سے متفق تھے اور ان دونوں کا گھر تقریباً ایک ہی تھا اور یہ کندہ سے جنگ کرتے تھے حتیٰ کہ انھوں نے حجر بن الحارث بن عمرو الکندی کو قتل کر دیا اور امرؤ القیس بھاگ گیا اور کندہ ذلیل ہو گئے پھر انہوں نے بنی فزارہ سے جنگ کی حتیٰ کہ انھوں نے بدر ابن عمرو کو قتل کر دیا پھر ان کے اور طئی کے درمیان اختلاف ہو گیا اور دونوں قبیلے اسد اور طئی لڑ پڑے حتیٰ کہ

Presented by www.ziaraat.com

انہوں نے لام بن عمرو طائی کو قتل کر دیا اور زید بن مہلہل کو قیدی بنا لیا اور وہ زید الخیل ہے اور انہوں نے قیدیوں کو پکڑ لیا اور زید الخیل نے کہا :-

اے افنیاس بنی اسد کو یعنی قیس بن نوفل، قیس بن اہبان
اور قیس بن جابر کو اطلاع دے دو کہ ہماری عورتوں اور بیٹوں
کو ہمیں واپس کر دیں اور اونٹوں سے فائدہ اٹھاؤ اور مال سے
بھی فائدہ اٹھاؤ، جب گذشتہ راتیں آتی ہیں تو مال کی ہلاکت
سب سے آسان ہوتی ہے اور اسے سنت نہ بناؤ کہ بنو اسد
اس کی اقتداء کریں اور طاقت ور ہاتھوں سے ... کر دو۔

انہوں نے جب ان اشعار کو سُنا تو اُسے رہا کر دیا اور ان کی عورتوں کو واپس کر دیا اور زید کا گھوڑا باقی رہ گیا اور زید، گھوڑوں کو پسند کرتا تھا۔

زید نے کہا ——— اے بنو الصیداء میرا گھوڑا واپس کر دو، یہ کام ذلیل آدمی سے کیا جاتا ہے، میرے اس بچھڑے کو واپس کر دو جسے میں نے رات کو چلنے کا اور مقتولوں کو پامال کرنے کا عادی بنایا ہے۔

تو انہوں نے اس کا گھوڑا واپس کر دیا اور بنو اسد کہا کرتے تھے، ہم نے چار آدمیوں کو قتل کیا ہے جو سب کے سب عمرو کے بیٹے تھے اور ہر ایک اپنی قوم کا سردار تھا، ہم نے شاہِ کندہ حجر بن عمرو کو اور لام بن عمرو طائی کو اور صخر بن عمرو سلمی کو اور بدر بن عمر فزاری کو قتل کیا ہے۔

اور الہون بن خزیمہ، اور وہی القارۃ ہے اور انہوں نے اس لیے اُسے القارۃ کا نام دیا ہے کہ جب بنو اسد بن خزیمہ، تہامہ سے نکلے اور انہوں نے کنانہ کی مخالفت کی اور تھوڑوں کو زیادہ کے ساتھ ملا دیا تو بنی کنانہ نے بنی الہون بن خزیمہ کو اپنے درمیان ایک سے ورنے ایک کے لیے القارۃ[1] بنا لیا۔

---

[1] القارۃ، چھوٹی پہاڑی کو کہتے ہیں جو دوسرے پہاڑوں کے سلسلہ سے علیحدہ ہو۔ (مترجم)

Presented by www.ziaraat.com

اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ بنی الھون نشیبی زمین میں اترے اور عرب نشیبی زمین کو القارۃ کہتے ہیں پس انہیں اصحاب القارۃ اور القارۃ المرامی کہا گیا اور بعض نے کہا ہے کہ جس نے القارۃ کو تیر مارا اس نے اس کا نصف لے لیا ہے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ الھون بن خزیمہ اور بکر بن کنانہ کے درمیان جنگ ہوئی تو بنی بکر کے ایک شخص نے کہا تم میں سے کون چھوٹے تیروں کو یا مسابقت کو پسند کرتا ہے؟ تو ان میں سے ایک شخص نے کہا

سلم اور اس کے دوستوں کو معلوم ہو چکا ہے کہ ہم سواروں
کو ان کی خواہشات سے روک دیتے ہیں اور جس نے القارۃ کو
تیر مارا اس نے اس کا نصف لے لیا ہے اور جب ہم کسی گروہ
سے ملاقات کرتے ہیں تو اسے اس حال میں واپس لوٹاتے ہیں
کہ اس کے گرد سے خون بہا رہے ہوتے ہیں۔

اور بنی الھون بن خزیمہ کے قبائل عضل اور دیش ہیں، جو لیشع بن الھون بن خزیمہ کے بیٹے ہیں اور الحکم بن الھون بن خزیمہ، یمن کی طرف چلا گیا اور بلاد مذحج میں اترا اور وہاں اس کے ہاں بیٹے ہوئے اور وہ مر گیا اور اس کے بیٹے حکم بن سعد العشیرۃ کی طرف منسوب ہوئے۔

اور کنانہ بن خزیمہ میں ایسے فضائل ظاہر ہوئے جن کی بلندی کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا اور عربوں نے اس کی تعظیم کی، روایت ہے کہ کنانہ کو لایا گیا تو وہ گود میں سویا ہوا تھا، اس سے پوچھا گیا اے ابوالنضر، شخصیات بند جماعت اور ناکارہ لوگوں کے درمیان، اور دلیر اور ان کی تعمیر اور زمانے کی عزت کے درمیان انتخاب کر لو، اس نے کہا اے میرے مالک یہ سب کچھ ہی چاہیے تو اسے یہ دیا گیا۔

اور کنانہ بن خزیمہ کے بیٹے، النضر، حدال، سعد، مالک، عوف اور مخرمہ ہیں، اور ان کی ماں ہالہ بنت سوید بن الغطریف سے ہے اور وہ حارثہ

Presented by www.ziaraat.com

بن امرئ القیس ابن ثعلبہ بن مازن بن الغوث ہے اور علی اور غزوان ہیں، اور ان دونوں کی ماں بَرّۃ بنت مُرّ ہے اور جدول اور الحارث ہیں اور ان کی ماں ازشنوءۃ ہے اور عبد مناۃ ہے اور اس کی ماں الذفراء ہے اور اس کا نام نیکھتہ بنت ہنی بن بلّی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ ہے اور مخرمہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ بنو ساعدہ ہیں جو سعد بن عبادہ کا قبیلہ ہے اور بنو عبد مناۃ بن کنانہ، وہ کنانہ کی تعداد کے مطابق ہیں اور ان میں سے بنو لیث بن بکر بن عبد مناۃ، اور بنو الدئل بن بکر ہیں اور بنو ضمرہ بن بکر سے بنو غفار بن ملیک بن ضمرہ اور بنو جذیمہ بن عامر بن عبد مناۃ ہیں جنہیں حضرت خالد بن ولید نے الغمیصاء مقام پر مارا اور بنو مدلج بن مرّۃ بن عبد مناۃ ہیں۔

اور بنی مالک بن کنانہ بن خزیمہ سے، بنو فُقیم بن عدی بن عامر بن ثعلبہ ابن الحارث بن مالک بن کنانہ ہیں اور بنی فقیم سے النساۃ تھے اور وہ القلامس ہیں۔ وہ نسی[1] کرتے اور حلال و حرام کرتے تھے اور ان کا پہلا شخص حذیفہ بن عبد فقیم تھا جو القلمس کہلاتا تھا پھر یہ اولیت اس کے بیٹوں میں چلی گئی اور اس کے بعد اس کا بیٹا عباد بن حذیفہ اور عباد کے بعد قلع بن عباد پھر امیہ بن قلع پھر عوف بن اُمیہ، پھر جنادہ بن عوف ابو ثمامہ کھڑے ہوئے اور ان میں سے فراس بن غنم بن مالک بن کنانہ بھی ہے یہ کنانہ کے عام قبائل ہیں۔

اور النضر بن کنانہ پہلا شخص ہے جسے قریشی کا نام دیا گیا، بیان کیا جاتا ہے کہ اسے اس کی بزرگی اور بلند ہمتی کی وجہ سے قریشی کا نام دیا گیا اور بعض کا قول ہے کہ اسے تجارت اور آسودگی کی وجہ سے یہ نام اسے دیا گیا ہے

---

[1] نسی، تاخیر کو کہتے ہیں (مترجم)

Presented by www.ziaraat.com

اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ایک سمندری جانور کی وجہ سے جس کا نام القرش ہے اس کی ماں نے اس کا نام قریش رکھا جو قرش کی تصغیر ہے اور جو النضر بن کنانہ کے بیٹوں میں سے نہ ہو وہ قرشی نہیں ہے اور النضر بن کنانہ کے بیٹے مالک، مخلد اور الصلت ہیں اور النضر، ابو الصلت تھا۔ اور النضر کے بیٹوں کی ماں عکرشہ بنت عدوان ابن عمرو بن قیس بن عیلان تھی اور مخلد میں سے کوئی معروف آدمی باقی نہیں رہا اور الصلت کے بیٹے خزاعہ میں چلے گئے اور اس کے بیٹوں میں سے کثیر بن عبد الرحمٰن شاعر بھی تھا اور وہ نسب کے بارے میں کہتا ہے کیا میرا باپ الصلت نہیں اور کیا میرے بھائی نہیں وہ سب کے سب بنی النضر میں سے شریف اور خوبصورت ہیں۔

اور مالک بن النضر کی بڑی شان تھی اور اس کے کئی بیٹے تھے فہر، حارث اور شیبان اور ان کی ماں جندلہ بنت حارث بن مضاض بن عمرو بن الحارث جرہمی تھی۔ کہتے ہیں فہر کا نام قریش تھا اور فہر اس کا لقب ہے اور نام قریش ہے۔

اور اپنے باپ کی زندگی میں فہر بن مالک میں فضیلت کی علامات نمایاں ہو گئیں اور جب اس کا باپ فوت ہو گیا تو وہ اس کا قائم مقام بن گیا اور فہر بن مالک کے کئی بیٹے تھے، غالب، حارث، محارب اور جندلہ، اور ان کی ماں لیلیٰ بنت حارث بن تمیم بن سعد بن ہذیل تھی اور حارث بن فہر کے بیٹوں میں سے ضبہ بن الحارث تھا جو حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کا قبیلہ ہے اور محارب بن فہر کے بیٹوں میں سے شیبان بن محارب ہے جو حضرت الضحاک بن قیس کا قبیلہ ہے اور غالب بن فہر ان سے افضل اور زیادہ بزرگی والا تھا، بیان کیا جاتا ہے کہ فہر بن مالک نے اپنے بیٹے غالب سے وفات کے وقت کہا اے میرے بیٹے! احتیاط میں

Presented by www.ziaraat.com

نفس بند ہوتا ہے اور گھبراہٹ، مصائب سے پہلے ہوتی ہے اور جب مصیبت آجائے تو اس کی گرمی کو ٹھنڈا کر، اور قلق و اضطراب اس کے جوش میں ہوتا ہے اور جب وہ گھڑی ہو جائے تو اپنی مصیبت کی گرمی کو اس موت سے ٹھنڈا کر جو تو اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں پڑتے دیکھ رہا ہے اور اس کے پیچھے زندگی کے آثار کو مٹتے دیکھ رہا ہے پھر اپنے قلیل پر کفایت کر، خواہ اس کی منفعت تھوڑی ہو اور جو قلیل تیرے ہاتھ میں ہے وہ تیرے لیے اس کثیر کے قائم مقام ہو جائے گا جس نے تیرے چہرے کو بوسیدہ کر دیا ہے اور جب فہر مر گیا تو غالب بن فہر بلند رتبہ ہو گیا اور اس کے بیٹے لوئی اور تیم الادرم تھے اور ان دونوں کی ماں عاتکہ بنت یخلد بن النضر بن کنانہ تھی اور تغلب، وہب، کثیر اور حراق تھے اور ان کی اولاد نہ تھی اور تیم الادرم کی اولاد تھی۔

اور لوئی بن غالب نمایاں خوبیوں والا سردار تھا، بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اپنے باپ غالب بن فہر سے کہا اور اس وقت وہ نو عمر بچہ تھا اے میرے باپ[ؔ] اے میرے باپ کبھی نیکی کا بدلہ اور مدد کم ہوتی ہے اے میرے باپ جو اُسے پیچھے ہٹاتا ہے وہ اُسے گمنام کر دیتا ہے اور جب چیز گمنام ہو جائے تو اس کا ذکر نہیں ہوتا اور غلام پر اپنے چھوٹے کام کو بڑا کرنا اور اُسے مشہور کرنا واجب ہے اور آقا پر اس کے بڑے کام کو چھوٹا کرنا اور اُسے چھپانا واجب ہے، اس کے باپ نے اُسے کہا اے میرے بیٹے میں جو تیری باتیں سُن رہا ہوں ان سے تیرے فضل پر استدلال کرتا ہوں اور ان سے تیری قوم پر تیرے بلند رتبہ ہونے کا مستدعی ہوں پس اگر تو بلند مرتبہ ہونے میں کامیاب ہو جائے تو اپنی قوم پر احسان کر اور اپنے حلم سے ان کی جہالت کی تیزی کو روک، اور اپنی نرمی سے ان کی پراگندگی کو اکٹھا کر، جوان جوانوں پر اپنے افعال سے فضیلت حاصل کرتے ہیں بلاشبہ یہ ان کے اوزان پر ہیں[ؔ] اور فضیلت حیران رہ جاتی ہے

ؔ یہاں عبارت میں کوئی غلطی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

اور جیسے درجہ، دوسرے پر بلند نہ کرے اُسے کوئی فضیلت نہیں ہوتی اور بلندی کو ہمیشہ نچلی چیز پر فضیلت حاصل ہوتی ہے اور جب غالب بن فہر مر گیا تو لوئی بن غالب اس کا قائمُ مقام بنا، اور لوئی کے کئی بیٹے تھے، کعب، عامر، سامۃ، خزیمہ اور ان کی ماں عائذہ تھی اور عوف، حارث اور جشم، ان کی ماں مادیہ بنت کعب بن القین تھی اور سعد بن لوئی، اس کی ماں بسرۃ بنت غالب بن الھون بن خزیمہ تھی، اور سامہ بن لوئیؑ اپنے بھائی عامر بن لوئی سے بھاگ گیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ان دونوں کے درمیان لڑائی تھی اور سامہ نے عامر پر حملہ کر کے اس کی آنکھ پھوڑ دی اور عامر نے اُسے ڈرایا تو وہ اس سے بھاگ کر عمان چلا گیا، کہتے ہیں کہ ایک روز وہ اپنی ناقہ کے پاس سے گزرا تو ناقہ نے اپنا ہونٹ زمین پر رکھ دیا اور اس سے سانپ چمٹ گیا اور اس نے اُسے جھٹکا تو وہ سامہ پر آگرا اور سانپ نے اس کی پنڈلی پر کاٹ کر اُسے مار دیا اور جب اس نے موت کو محسوس کیا تو اس نے مؤرخین کے خیال کے مطابق یہ اشعار کہے۔

اے میری آنکھ سامہ بن لوئی کے لیے اس کی پنڈلی سے موت
چمٹ گئی، انھوں نے جس روز اُسے اتارا انھوں نے سامہ بن
لوئی کی مانند ناقہ کا مقتول نہ دیکھا، عامر اور کعب کو ایلچی بھیج دو
کہ میرا دل ان کا مشتاق ہے اگرچہ میرا گھر عمان میں ہے تو بھی
میں بزرگی والا ہوں کیونکہ میں بغیر فاقہ کے نکلا ہوں اے ابن
لوئی تو نے کتنے ہی پیالوں کو موت کے ڈر سے گرایا حالانکہ
وہ گرانے والے نہ تھے اے ابن لوئی تو نے موت کو ہٹانے
کا ارادہ کیا اور جو موت کے متعلق یہ ارادہ کرے اُسے اس کی
طاقت نہیں ہوتی۔

اور خزیمہ بن لوئی اور وہ عائذہ ہے وہ شیبان میں اُترا اور اس کے

Presented by www.ziaraat.com

بیٹوں نے ربیعہ میں اپنا نسب ظاہر کیا اور حارث، اور وہ جشم اور سعد ہے وہ ہزان میں اُترے اور ان میں اپنا نسب ظاہر کیا اور ان کے بارے میں جریر بن الخطفی کہتا ہے:

اے بنی جشم تم ہزان کے نہیں ہو، لوی بن غالب کے بلند لوگوں کی طرف منسوب ہو۔

اور عوف بن لوئی، مؤرخین کے خیال کے مطابق قریش کے ایک قافلے میں گیا اور جب وہ ارضِ غطفان میں پہنچا تو اس کے اونٹ نے اسے مؤخر کر دیا اور اس کی قوم کے جو لوگ اس کے ساتھ وہ چلے گئے تو ثعلبہ بن سعد بن ذبیان نے اس کے پاس آکر اُسے روک لیا اور اُسے اپنا بھائی بنا لیا اور اس کا نسب عوف بن سعد بن ذبیان میں ہو گیا، بنی مرۃ بن عوف کے حارث بن ظالم نے کہا ہے ؎

میری قوم ثعلبہ بن سعد نہیں ہے اور نہ فزارہ ہے جن کی گردنوں پر بال ہیں اگر تو بنی لوئی سے پوچھے تو میری قوم مکہ میں ہے جنہوں نے مضر کو شمشیر زنی سکھائی ہے ہم نے بنی بغیض کی اتباع کر کے اور اپنے اقرباء کے نسب کو چھوڑ کر بے وقوفی کی ہے۔

اسی طرح حارث بن ظالم نے اس بارے میں یہ اشعار بھی کہے ہیں ؎

جب تو ثعلبہ بن سعد اور اس کے بھائیوں کو چھوڑ دے گا تو لوئی کی طرف منسوب ہو گا ایک شریف نسب کی طرف ......[1]
اور ایسے قبیلے کی طرف جو قبا ضی میں سب قبیلوں سے مقابلہ کرتا ہے پس اگر میرا نسب انہیں دُور لے گیا ہے تو ان میں سے اللہ

---

[1] اس جگہ پر اصل کتاب میں عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

کے مقربین بنو قصی بھی ہیں۔

اور اس بارے میں حارث بن ظالم کے بہت اشعار ہیں اور حضرت عمر بن الخطاب نے بنی عوف کو دعوت دی کہ وہ ان کو قریش میں ان کے نسب کی طرف واپس کر دیتے ہیں تو انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے مشورہ کیا تو آپ نے انہیں کہا تم اپنی قوم میں سردار ہو تم قریش میں اپنے خاندان کی طرف منسوب نہ ہو، اور عامر بن لوئی کے بیٹے ، حسل بن عامر، معیص بن عامر اور عویص بن عامر تھے اور ان کی ماں قرن سے تھی اور عویص بن عامر کی اولاد نہیں ہے اور حسل اور معیص کی اولاد ہے۔

اور کعب بن لوی، اپنے باپ کے بیٹوں میں سب سے بڑی شان کا حامل تھا اور یہ پہلا شخص ہے جس نے جمعہ کے دن کو جمعہ کا نام دیا، عرب اس کو عروبہ کا نام دیتے تھے اور اس نے ان کو اس میں جمع کیا اور وہ ان سے خطاب کرتا تھا اور کہتا تھا، سنو، سیکھو اور سمجھو اور جان لو کہ رات سنسان اور خاموش ہے اور دن، دھوپ والا ہے اور زمین بچھونا ہے اور آسمان سہارا ہے اور پہاڑ میخیں ہیں اور ستارے نشان ہیں اور پچھلوں کی طرح ہیں اور بیٹے شہرت ہیں، پس اپنے ارحام سے صلہ رحمی کرو، اور اپنے قرابتداروں کو بچاؤ اور اپنے اموال کو بڑھاؤ، کیا تم نے کسی مرنے والے کو دیکھا ہے کہ وہ لوٹ آیا ہو یا کسی مُردے کو دیکھا ہے کہ اس نے تمہارے سامنے گھر کو کھولا ہو اور یقین تمہارے قول کے برعکس ہے اور اپنے حرم کو آراستہ کرو اور اس کی تعظیم کرو اور اس سے وابستہ رہو، عنقریب ایک عظیم خبر آئے گی اور اس سے نبی کریم کا ظہور ہوگا پھر وہ کہتا ہے

رات اور دن سب ایک نئی چیز کے ساتھ لوٹتے ہیں اور
اس کے لیل و نہار ہم پر برابر ہیں اور جب وہ دونوں لوٹتے
ہیں تو واقعات کے ساتھ لوٹتے ہیں اور نعمتوں کے ساتھ

Presented by www.ziaraat.com

ان کے پردے سے ہم پر مائل ہوتے ہیں، گردشیں اور ان کے اہل
کے تغلب کی خبریں ہیں جن کی گانٹھوں کی سختی کو کھولا نہیں جاتا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو نبی ہیں غفلت کی حالت میں آجائیں گے
اور خبریں دیں گے جن کی خبر دینے والا بہت سچا ہے۔

پھر وہ کہتا، کاش میں آپ کی دعوت کے راز کا شاہد ہوتا، اور اگر میں کانوں، آنکھوں اور ہاتھ پاؤں والا ہوتا تو میں اس کے لیے بچھڑے کی طرح کھڑا ہو جاتا اور اس کی دعوت سے خوش ہو کر اونٹ کی طرح تیز چلتا اور جب کعب مر گیا تو قریش نے کعب کی موت سے تاریخ کا آغاز کیا۔

اور کعب کے متعدد بیٹے تھے، مُرۃ اور ہصیص، ان دونوں کی ماں وحشیہ بنت شیبان بن محارب بن فہر بن مالک تھی، اور عدی بن کعب کی ماں حبیبہ بنت بجالۃ بن سعد بن فہم بن عمرو بن قیس بن عیلان تھی اور عدی بن کعب حضرت عمر بن الخطاب کا قبیلہ ہے اور سہم اور جمح، ہصیص بن کعب کے بیٹے تھے۔

اور مُرّۃ بن کعب بلند ہمت سردار تھا اس نے معنہ بنت سُریر ثعلبہ بن الحارث بن مالک بن کنانہ سے نکاح کیا اور سُریر پہلا شخص ہے جس نے مہینوں کو مؤخر کیا اور معنہ نے مُرّۃ کے بیٹے کلاب کو جنم دیا پھر مُرّۃ نے ......[1] بنت سعد بن بارق سے نکاح کیا اور اس نے اس کے بیٹے تیم اور یقظہ کو جنم دیا۔

اور تیم بن مُرّۃ حضرت ابوبکرؓ کا خاندان ہے اور اسی طرح مخزوم بن یقظہ بن مُرّۃ بھی ان کا خاندان ہے۔

اور کلاب بن مُرّۃ کو بڑی شان حاصل ہوئی اور ماں کی جانب سے اُس کے لیے اب وجد کا شرف اکٹھا ہو گیا ہے کیونکہ وہ حج کی اجازت دیتے

---

[1] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

تھے اور مہینوں کو حلال و حرام کرتے تھے اور النسأۃ اور القلاس کہلاتے تھے اور کلاب بن مُرۃ کے متعدد بیٹے تھے قُصَیّ اور زہرہ، ان دونوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قریش بن کلاب کے خالص بیٹے اور ان دونوں کی ماں فاطمہ بنت سعد بن سیل الازدی تھی اور سعد بن سیل پہلا شخص ہے جس کے لیے تلواریں سونے اور چاندی سے آراستہ کی گئیں۔ اور اس کے لیے شاعر کہتا ہے سے

اس بات کو جان لو، میں لوگوں میں سعد بن سیل کی مانند ایک شخص کو بھی نہیں دیکھتا۔

اور جب کلاب مر گیا تو فاطمہ بنت سعد بن سیل نے ربیعہ بن حرام العذری سے نکاح کر لیا اور وہ اسے اپنی قوم کے علاقے میں لے گیا اور وہ قصی کو بھی اپنے ساتھ اُٹھا کر لے گئی اور اس کا نام زید تھا اور جب وہ اپنی قوم کے گھر سے دُور ہوا تو اس نے اُسے قصی کا نام دیا اور وہ ربیعہ کی گود میں تھا، بنی عذرہ کے ایک شخص نے اُسے کہا اپنی قوم کے پاس چلا جا تو ہم میں سے نہیں ہے اس نے پوچھا میں کن لوگوں میں سے ہوں۔ اس نے کہا اپنی ماں سے پوچھ اس نے پوچھا تو وہ کہنے لگی تو اس سے عرب اور بیٹوں اور نسب کے لحاظ سے زیادہ معزز ہے تو کلاب بن مُرۃ ہے اور تیری قوم اللہ کی آل ہے اور اس کے حرم میں ہے۔

اور قریش نے مکہ کو نہیں چھوڑا مگر جب وہ بکثرت ہو گئے اور ان کے پانی کم ہو گئے تو وہ پانی کے راستوں میں منتفرق ہو گئے اور قصی نے غربت کو ناپسند کیا اور اپنی قوم کی طرف جانا پسند کیا، اس کی ماں نے اُسے کہا، عجلت نہ کر حتیٰ کہ ماہِ حرام آجائے اور تو قضاعہ کے حجاج کے ساتھ چلا جا نا مجھے تیرے متعلق خدشہ ہے اور جب ماہِ حرام آیا تو وہ ان کے ساتھ گیا حتیٰ کہ مکہ آگیا اور قصی مکہ میں اقامت پذیر ہو گیا حتیٰ کہ اُسے عزت و شرف حاصل ہو گیا اور اس کے بیٹے پیدا ہوئے۔

Presented by www.ziaraat.com

اور بیت اللہ کی حجابت، قضاعہ کے پاس تھی اور یہ بات یوں ہے کہ حجابت ایاد کے پاس تھی اور جب انہوں نے مکہ سے کوچ کرنا چاہا تو انہوں نے رکن کو اونٹ پہ لادا اور اونٹ نہ اُٹھا تو انہوں نے اُسے دفن کر دیا اور چلے گئے اور جب انہوں نے اُسے دفن کیا تو قضاعہ کی ایک عورت نے انہیں دیکھ لیا اور جب ایاد دُور چلے گئے تو یہ بات مضر کو گراں گزری اور قریش اور بقیہ مضر نے اسے بڑی بات خیال کیا تو اس خزاعیہ عورت نے اپنی قوم سے کہا کہ قریش اور بقیہ مضر پہ شرط عائد کرو کہ وہ بیت اللہ کی حجابت تمہارے سپرد کر دیں تاکہ میں تمہیں رکن کے متعلق بتا دوں تو انہوں نے ایسے ہی کیا اور جب انہوں نے رکن کو نمایاں کیا تو انہوں نے حجابت ان کے سپرد کر دی پس قصی بن کلاب مکہ آیا اور حجابت خزاعہ کے پاس تھی اور اجازت، صوفہ کے پاس تھی اور وہ الغوث بن مرّہ تھا جو تمیم کا بھائی تھا اور حج اور عرفات سے لوگوں کو اجازت اس سے ملتی تھی پھر اس کے بعد وہ عقبہ کے پاس آ گئی اور بنو القلیس بن کنانہ مہینوں کو مؤخر کرتے اور حلال و حرام کرتے تھے اور جب قصی نے اس بات کو دیکھا تو اس نے اپنی قوم کو بنی فہر بن مالک سے اپنے پاس اکٹھا کیا اور جب حج کا موقع آیا تو وہ صوفہ اور اجازت کے درمیان حائل ہو گیا اور خزاعہ اور بنو بکر اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور انہیں معلوم ہو گیا کہ قصی عنقریب ان سے بھی وہی سلوک کرے گا جو اس نے صوفہ سے کیا ہے اور وہ ان کے درمیان اور مکہ کے معاملے کے درمیان اور بیت اللہ کی حجابت کے درمیان حائل ہو جائے گا اور وہ اس سے ہٹ گئے اور اس کے خلاف ہو گئے اور جب اس نے یہ بات دیکھی تو اس نے ان سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا اور اپنے ماں جائے بھائی رزاح بن ربیعہ عذری کی طرف پیغام بھیجا اور اس کا بھائی جس قدر قضاعہ کو لا سکتا

Presented by www.ziaraat.com

تھا لے کر اس کے پاس آیا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ درّاج آیا تو قصیّ لوگوں سے جنگ کے لیے کھڑا ہو چکا تھا اور درّاج بیت اللہ کو جانا چاہتا تھا۔

سو اس نے خود بھی اور اپنی قوم سے بھی اپنے بھائی کو مدد دی اور بطحیٰ میں شدید جنگ ہوئی حتیٰ کہ فریقین کے مقتولین بکثرت ہو گئے پھر انہوں نے ایک دوسرے کو صلح کی دعوت دی کہ ان کے اختلافی امور کے بارے میں ان کے درمیان عرب کا کوئی شخص فیصلہ کرے تو انہوں نے یعمر بن عوف بن کعب بن لیث ابن بکر بن کنانہ کو پنچ بنایا تو اس نے ان کے درمیان فیصلہ کیا کہ قصیّ، قضاعہ کی نسبت، بیت اللہ اور مکہ کے امور کا زیادہ حق دار ہے اور یہ کہ خزاعہ اور بنی بکر کے تمام خون جو قصیّ نے بہائے ہیں وہ ساقط ہیں اور وہ انہیں اپنے دونوں پاؤں کے نیچے کچلتا ہے اور خزاعہ اور بنو بکر نے جو خون بہائے ہیں ان کی دیت ہو گی اور انھوں نے بچیس اونٹ اور بیس بکریوں اور اونٹوں کے دیوڑ دیت دی اور یہ کہ وہ قصیّ کے ربیا سے اور بیت اللہ اور مکہ کے درمیان سے چلے جائیں اور اس کا نام یعمر الشداخ رکھا گیا۔

اور مکہ میں حرم میں کوئی گھر نہ تھا اور وہ وہاں پر دن کو ہوتے تھے اور شام کو چلے جاتے تھے پس جب قصیّ نے قریش کو جمع کیا اور وہ دیکھے بھالے عربوں میں سب سے زیادہ دانش مند تھا اس نے قریش کو حرم میں اتارا اور رات کو انہیں اکٹھا کیا اور صبح ان کو کعبہ کے اردگرد لے گیا اور بنی کنانہ کے اشرف اس کے پاس آئے اور کہنے لگے یہ عربوں کے نزدیک بڑی بات ہے اور اگر ہم نے تجھے چھوڑ دیا تو عرب ہمیں نہ چھوڑیں گے اس نے کہا خدا کی قسم میں اس سے نہیں نکلوں گا پس وہ ڈٹ گیا۔

اور حج کا موسم آگیا تو اس نے قریش سے کہا حج کا موسم آگیا ہے اور جو کچھ تم نے کہا ہے، عربوں نے اُسے سُن لیا ہے اور وہ تمہاری تعظیم

Presented by www.ziaraat.com

کرتے ہیں اور ہیں عربوں کے نزدیک کھانے سے بڑا کریمانہ فعل کوئی نہیں سمجھتا، تم میں سے ہر انسان اپنے مال سے خراج نکالے تو انہوں نے ایسے ہی کیا اور اس سے بہت سی چیزیں جمع ہو گئیں اور جب حج کے پہلے دن آئے تو اس نے مکہ کے ہر راستے پہ اونٹ ذبح کر دیے اور مکہ میں بھی اونٹ ذبح کیے اور ایک باڑہ بنایا اور اس میں کھانا لیکھا یعنی روٹیاں اور گوشت اور پانی اور دودھ پلایا اور صبح کو بیت اللہ کی طرف گیا اور اس کی چابی بنائی اور حاجب مقرر کیے اور خزاعہ اور اس کے درمیان حائل ہو گیا اور بیت اللہ، قصی کے ہاتھوں میں آگیا پھر اس نے مکہ میں اپنا گھر بنایا اور وہی دار الندوہ ہے۔

اور بعض نے بیان کیا ہے کہ جب قصی نے حلیل بن حبشیہ خزاعی کی بیٹی حُبّی سے نکاح کیا اور اس نے اس کے بیٹے جنے، تو حلیل نے اپنی موت کے وقت قصی کو بیت اللہ کی ولدیت کی وصیت کی اور کہا تیرے بیٹے میرے بیٹے ہیں اور تو بیت اللہ کا زیادہ حق دار ہے اور حُبّی بنت حلیل بن حبشیہ نے قصی کے بیٹوں کلاب، عبد مناف، عبد الدار عبد العزیٰ اور عبد قصی کو جنم دیا اور دوسروں کا بیان ہے کہ حلیل بن حبشیہ نے چابی، ابو غبشان کو دی اور وہ سلیمان بن عمرو بن لوّی بن ملکان بن افصی بن حارثہ بن عمرو بن عامر ہے سو قصی نے اُسے اور بیت اللہ کی ولدیت کو اس سے شراب کے ایک مشکیزے اور اونٹ کے بچے کے عوض خرید لیا اور ضرب المثل بن گئی کہ اخسر من صفقۃ ابی غبشان۔ یعنی ابو غبشان کے سودے سے زیادہ حقیر، اور خزاعہ اُچھل پڑے اور کہنے لگے کہ ابو غبشان نے جو کچھ کیا ہے ہم اس سے راضی نہیں اور ان کے درمیان جنگ برپا ہو گئی اور ایک شاعر نے کہا ؎

ابو غبشان، قصی سے زیادہ ظالم ہے اور خزاعہ بنی فہر سے

Presented by www.ziaraat.com

زیادہ ظالم ہیں، قصی کو اس کی خریداری میں ملامت نہ کرو اور اپنے
شیخ کو اس کے فروخت کرنے پر ملامت کرو۔

پس قصی نے بیت اللہ اور مکہ کے معاملات اور حکومت سنبھال لی اور قریش کے قبائل کو جمع کیا اور انہیں مکہ کے کشادہ نالے میں جمع ہونے کا حکم دیا اور ان میں سے بعض دروں اور پہاڑوں کی چوٹیوں میں تھے اور اس نے ان کے درمیان فرودگاہیں تقسیم کیں اور اُسے مجمّع کا نام دیا گیا اور ان کے بارے میں شاعر کہتا ہے ؎

تمہارے باپ قصی کو مجمع کہا جاتا تھا اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ
نے فہر کے قبائل کو جمع کیا۔

اور اس کی قوم نے اُسے اپنا بادشاہ بنا لیا اور قصی پہلا شخص ہے جس نے کعب بن لوئی کے بیٹوں میں سے حکومت حاصل کی اور جب اس نے مکہ کے کشادہ نالے کو قریش کے درمیان چار حصوں میں تقسیم کر دیا تو وہ اپنے گھروں کی تعمیر کے لیے حرم کے درخت کاٹنے سے ڈر گئے تو قصی نے انہیں اپنے ہاتھ سے کاٹا پھر وہ اس بات پر قائم ہو گئے۔

اور قصی پہلا شخص ہے جس نے قریش کو عزت دی اور اس کے ذریعے ان کا فخر، بزرگی، بلندی اور پاکیزگی ظاہر ہوئی اور اس نے انہیں جمع کیا اور انہیں مکہ میں آباد کیا اور اس سے قبل وہ متفرق گھروں والے، کم عزت اور مطیع خطوں والے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی الفت کو یکجا کر دیا اور ان کے گھر کا اکرام کیا اور ان کے ٹھکانے کو عزت دی۔

اور فہر کے دونوں بیٹوں محارب اور حارث کے سوا تمام قریش کشادہ نالے میں تھے اور بنی تیم بن غالب اور وہی ادرم ہے اور بنی عامر بن لوئی بلند جگہوں پر اترے اور جب قصی نے سارے مکہ کے شرف کو جمع کر لیا اور مکہ کو قریش کے درمیان تقسیم کر دیا اور امور اس کے لیے دوبارہ

Presented by www.ziaraat.com

ہو گئے اور اس نے خزاعہ کو جلا وطن کر دیا تو اس نے بیت اللہ کو گرا دیا پھر اس کی عمارت تعمیر کی جسے کسی نے نہیں بنایا تھا اور اس کی دیواروں کا طول نو ہاتھ تھا اس نے اسے اٹھارہ ہاتھ بنا دیا اور اسے کھجور کی شاخوں اور الدوم[1] کی لکڑی کا چھت ڈالا اور دار الندوہ بنایا اور قریش کے آدمی صرف دار الندوہ میں ہی نکاح کرتے تھے اور معاملات کے متعلق مشورے کرتے تھے اور جنگ کے علم باندھتے تھے اور بچوں کے ختنے کرتے تھے اور قریش اس کی زندگی میں اور اس کی وفات کے بعد بھی اس کے حکم کو قابل اتباع دین کی طرح سمجھتے تھے اور وہ پہلا شخص تھا جس نے حضرت اسماعیل بن حضرت ابراہیم کے بعد مکہ میں کھدائی کی اور اس کی زندگی میں اور اس کی وفات کے بعد بھی رہٹ کھودے گئے، بیان کیا جاتا ہے کہ وہ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب کے گھر میں تھے۔

اور قصی پہلا شخص ہے جس نے سواری کے جانور کا نام گھوڑا رکھا اور اس کی سواری کے ایک جانور کو سیاہ عقاب کہا جاتا تھا اور قصی کے کئی بیٹے تھے، عبد مناف اسے قمر کہا جاتا تھا اور وہ سفید سردار تھا اور اس کا نام مغیرہ تھا، عبد الدار، عبد العزیٰ، عبد قصی، بیان کیا جاتا ہے کہ قصی نے کہا کہ میں نے دو بیٹوں کے نام اپنے الٰہ کے نام پر رکھے اور ایک کا نام اپنے گھر کے نام پر رکھا اور ایک کا اپنے نام پر۔

اور قصی نے اپنے بیٹوں کے درمیان تقسیم کی۔ سقایہ اور رئاست عبد مناف کو دی، اور الدار، عبد الدار کو، اور رفادۃ، عبد العزیٰ کو، اور وادی کے دونوں کنارے، عبد قصی کو، اور اس نے اپنے بیٹوں سے کہا، جس نے کمینے کی تعظیم کی اس نے ہمیشہ کمینگی میں شمولیت کی، اور

---

[1] کھجور سے مشابہ ایک درخت کا نام ہے (مترجم)

Presented by www.ziaraat.com

جس نے بڑے کام کو اچھا سمجھا وہ بھی اس میں شریک ہے اور جس کی تمہاری شرافت اصلاح نہ کرے، اُسے اس کی ذلت میں لٹکا دو، علاج، بیماری کو جڑ سے کاٹ دیتا ہے۔

اور قصی مرگیا اور حجون میں دفن ہوا اور عبد مناف بن قصی سردار بن گیا اور اس کی شان و عزت بڑھ گئی اور جب وہ عمر رسیدہ ہوگیا تو اس نے اپنے بیٹے کو امیر بنایا اور خزاعہ اور بنو حارث بن عبد مناۃ بن کنانہ اس سے معاہدہ کے متعلق پوچھنے آئے تا کہ اس سے عزت حاصل کریں تو اس نے ان کے درمیان معاہدہ کرا دیا جسے حلف الاحابیش کہا جاتا ہے اور بنی کنانہ کے جس مدبر نے عبد مناف سے معاہدہ کرنے کے متعلق پوچھا وہ عمرو بن ہلال بن معیص بن عامر تھا اور وہ رکن کے پاس احابیش سے معاہدہ کیا کرتا تھا، ایک شخص قریش سے، اور دوسرا احابیش میں سے کھڑا ہوتا اور دونوں اپنے ہاتھ رکن پر رکھ دیتے اور اللہ تعالیٰ کی اور اس گھر کی حرمت کی مقام کی رکن کی اور ماہِ حرام کی زبردست قسم کھاتے کہ وہ سب مخلوق کے خلاف مددیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ زمین کا اور جو کچھ اس پر ہے اس کا وارث ہو جائے اور ہر اس شخص کے خلاف جو سب لوگوں میں سے ان سے فریب کرے۔ تعاقد و تعاون کرنے کی قسم کھاتے اور جب تک حرمی اور ثبیر کھڑے ہیں اور جب تک سورج اپنے طلوع ہونے کے مقام سے قیامت کے روز تک طلوع ہو گا پس اسے حلف الاحابیش کا نام دیا گیا اور عبد مناف بن قصی کے ہاں ہاشم پیدا ہوا اور اس کا نام عمرو تھا اور اُسے عمرو العلیٰ بھی کہا جاتا ہے اور اسے ہاشم کا نام اس لیے دیا گیا کہ وہ قریش کے شدید قحط میں روٹی توڑتا تھا اور اس پر شوربہ اور گوشت ڈالتا تھا اور عبد شمس، المطلب، نوفل، ابو عمر، حنّہ، تماضر، ام الاخثم، ام سفیان، ہالہ اور قلابہ بھی پیدا ہوئیں اور نوفل اور ابو عمرو

Presented by www.ziaraat.com

کے سوا) ان سب کی ماں عاتکہ بنت مرة بن ہلال بن فالج بن ذکوان ابن ثعلبہ بن بہثة بن سلیم تھی ان سب کو اس نے جنم دیا اور یہی حلف الاحابیش کو کھینچ .....[1] اور نوفل اور ابو عمرو کی ماں، واقدہ بنت ابی عدی تھی اور وہ عامر بن عبد نہم ہے جو بنی عامر بن صعصعہ سے ہے۔

اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ہاشم اور عبد شمس توأم تھے، پس ہاشم نکلا اور اس کی ایڑی اس کی ایڑی سے چمٹی ہوئی تھی پس استرے سے ان دونوں کے درمیان قطع کیا گیا اور کہا گیا کہ ان دونوں کے بیٹوں کے درمیان ایسا تقاطع ہوگا کہ جو کسی کے درمیان نہ ہوا ہوگا۔

اور ہاشم اپنے باپ کے بعد سردار بن گیا اور اس کا حکم بڑا ہو گیا اور قریش نے باہم اس بات پر مصالحت کر لی کہ ہاشم بن عبد مناف، سقایہ اور ریاست کو سنبھالے اور جب حج کا موسم آیا تو وہ لوگوں میں خطیب بن کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا، اے گروہ قریش! تم اللہ کے پڑوسی اور اس کے بیت الحرام کے باسی ہو اور اس اجتماع میں تمہارے پاس اللہ کے زائرین آتے ہیں جو اس کے گھر کی حرمت کی تعظیم کرتے ہیں اور وہ اللہ کے مہمان ہیں اور اس کا مہمان عزت کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کے لیے چن لیا ہے اور تمہیں اس سے عزت دی ہے، جس طرح پڑوسی، پڑوسی کی حفاظت کرتا ہے تم اس سے بڑھ کر ان کی حفاظت کرو اور اس کے مہمانوں اور زائرین کا اکرام کرو، وہ ہر شہر سے پراگندہ مو، غبار آلود حالت میں، تیروں کی طرح لاغر اونٹنیوں پر آتے ہیں اور وہ درماندہ بدبودار، جوؤں والے، محتاج ہو چکے ہوتے ہیں پس ان کی مہمان نوازی کرو اور انہیں بے نیاز کر دو اور قریش باہم اس پر مدد کرتے تھے۔

[1] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

اور ہاشم بہت مال نکالتا تھا اور چمڑے کے حوض بنانے کا حکم دیتا تھا اور انہیں زمزم کی جگہ پر رکھا جاتا پھر ان میں مکہ کے کنوؤں کا پانی ڈالا جاتا اور حجاج ان سے پانی پیتے اور وہ انہیں مکہ، منیٰ، عرفات اور جمع میں کھانا کھلاتا اور وہ ان کے لیے روٹی، گوشت، گھی اور ستو بھگوتا اور ان کے لیے پانی اٹھا کر لاتا حتیٰ کہ لوگ اپنے اپنے شہروں کی طرف چلے جاتے پس اُسے ہاشم کا نام دیا گیا۔

اور وہ پہلا شخص ہے جس نے دو سفروں کا طریق جاری کیا، سردی کا سفر شام کی طرف اور گرمی کا سفر حبشہ کی طرف نجاشی کے پاس، اور یہ بات یوں ہے کہ قریش کی تجارت مکہ سے متجاوز نہ تھی اور وہ تنگی میں تھے حتیٰ کہ ہاشم سوار ہو کر شام گیا اور قیصر کے ہاں اترا اور وہ ہر روز ایک بکری ذبح کرتا تھا اور پیالہ اپنے آگے رکھتا تھا اور اپنے اردگرد کے لوگوں کو دعوت دیتا تھا۔

اور وہ بہت حسین و جمیل تھا، قیصر کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو اس نے اس کی طرف پیغام بھیجا اور جب اس نے اسے دیکھا اور اس کی گفتگو سنی تو وہ انگشت بدنداں ہوا اور وہ اس کی طرف پیغام بھیجنے لگا، ہاشم نے کہا اے بادشاہ میری ایک قوم ہے اور وہ عرب کے تاجر ہیں تو ان کے لیے ایک تحریر لکھ دے جو انہیں اور ان کی تجارت کو امان دے حتیٰ کہ وہ حجاز کے پسندیدہ چمڑے اور کپڑے لائیں تو قیصر نے ایسے ہی کیا اور ہاشم واپس آ گیا اور جب کبھی وہ عرب کے کسی قبیلے کے پاس سے گزرتا تو وہ ان کے اشراف سے عہد لیتا کہ وہ ان کے ہاں اور ان کے علاقے میں امن میں ہوں گے پس انھوں نے مکہ اور شام سے عہد لیے۔

اسود بن شعر الکلبی کا بیان ہے کہ بنی قبیلے کے ایک سردار کے

Presented by www.ziaraat.com

ہاں مزدور تھا اور میں سرکش اور مطیع سواریوں پر سوار ہو جاتا تھا اور جس جگہ بھی مجھے مالی منافع کی اُمید ہوتی میں شام سے اس کا گھٹیا سامان اور اثاث لے کر اس کی طرف چلا جاتا، میں عربوں کی جماعت سے ملنا چاہتا تھا، پس میں واپس آ گیا اور اچانک حج کا اجتماع آ گیا اور میں تاریکی میں اس کی طرف مجبور ہو گیا اور میں نے سواریوں کو روک لیا حتیٰ کہ رات چھٹ گئی، کیا دیکھتا ہوں کہ طائف کے چمڑے کے بلند خیمے لگے ہوئے ہیں اور اُونٹ ذبح کیے جا رہے ہیں اور دوسروں کو ہانک کر لایا جا رہا ہے اور کھانے کے لقمے اور پنیر کے ٹکڑے سواریوں پر ہیں......[1] ارے جلدی کرو، میں نے جو کچھ دیکھا اس نے مجھے حیرت میں ڈال دیا میں آگے بڑھا میں ان کے سردار سے ملنا چاہتا تھا اور ایک شخص نے میرے ارادے کو معلوم کر کے کہا وہ تیرے آگے ہے، میں قریب ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ایک بلند تخت پر ہے اس کے نیچے گدیلا ہے اس نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا ہے اور اس نے اس کے بلوں سے خوبصورت لمبے بال نکالے ہوئے ہیں گویا شعری ستارہ اس کی جبین سے طلوع ہو رہا ہے اور اس کے ہاتھ میں ٹیک لگانے والی چھڑی ہے اور اس کے اردگرد ٹھوڑیاں جھکائے ہوئے بڑے بڑے مشائخ ہیں، ان میں سے کوئی بات نہیں کرتا اور ان سے ورے نصف زینڈلیوں تک کپڑے اُٹھائے ہوئے ہیں، اچانک ایک بلند آواز شخص ایک بلند جگہ سے آواز دینے لگا، اے اللہ کی جماعت، ناشتہ لاؤ، اور دو آدمی راستے پر کھانے والوں کو پکارنے لگے اے اللہ کی جماعت جس نے صبح کا کھانا کھا لیا ہے وہ شام کے کھانے کی طرف واپس چلا

---

[1] یہاں عبارت میں کوئی غلطی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

جائے اور علمائے یہود میں سے ایک عالم نے میری طرف نسبت کی تھی کہ یہ شخص اپنے پالان ڈالنے کے زمانے سے اُمی نبی ہے۔ میں نے کہا اے نبی اللہ اس کے پاس جو کچھ ہے میں اُسے جانتا ہوں اس نے کہا خاموش رہ، میں نے ایک شخص سے جو میرے پہلو میں تھا پوچھا، یہ کون ہے؟ اس نے کہا ابو نضلۃ ہاشم بن عبد مناف۔ میں یہ کہتے ہوئے باہر نکل آیا خدا کی قسم یہ بزرگی ہے نہ کہ آل جفنۃ کی بزرگی، اور مطرود بن کعب خزاعی ایک شخص کے پاس سے گزرا جو بنی ہاشم کے پڑوس میں تھا اور اس کی بیٹیاں اور بیوی شدید قحط میں تھیں پس وہ اور اس کے بیٹے اور اس کی بیوی اپنا سامان اُٹھا کر باہر نکلے اُسے کوئی شخص پناہ نہ دیتا تھا، مطرود خزاعی نے کہا ہے

اے وہ شخص جو اپنا سامان منتقل کر رہا ہے تو آل عبد مناف کے پاس کیوں نہیں اُترا، تیری ماں تجھے گم کر دے اگر تو ان کے گھر میں اترتا تو وہ تیری بھوک اور کمائی کی ذمہ داری لیتے، عمرو العلی نے اپنی قوم کے لیے ثرید توڑا اور مکہ کے آدمی کمزور اور قحط زدہ تھے[1] انھوں نے گرمی اور سردی کے سفروں کو اس کی طرف منسوب کیا ہے اور وہ اطراف سے عہد لینے والے ہیں اور عہد سے سفر کرنے والے ہیں۔

اور ہاشم عظیم تجارتی ساز و سامان کے ساتھ شام جانے کے ارادے سے نکلا اور عرب کے اشراف کے پاس سے گزرنے لگا اور ان کے تجارتی سامان

---

[1] اس شعر میں اقواء پایا جاتا ہے۔

نوٹ: اقواء شعر کے قافیے کو مختلف کرنے کا نام اقواء ہے یعنی کسی کو پیش دینا اور کسی کو زیر دینا (مترجم)۔

Presented by www.ziaraat.com

بھی اُٹھانے لگا اور انہیں ان کے اخراجات لازم نہ کرتا حتیٰ کہ وہ غزہ گیا اور وہیں فوت ہو گیا اور جب ہاشم بن عبد مناف فوت ہوا تو قریش گھبرا گئے اور خوف زدہ ہو گئے کہ عرب ان پر غالب آجائیں گے سو عبد شمس حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے پاس گیا اور اس نے اپنے اور اس کے درمیان عہد کی تجدید کی پھر واپس آگیا اور ابھی ٹھہرا بھی نہ تھا کہ مکہ میں فوت ہو گیا اور حجون میں دفن ہوا اور نوفل عراق کی طرف گیا اور اس نے کسریٰ سے عہد لیا پھر آیا اور سلمان مقام پر فوت ہو گیا اور مکہ کی امارت المطلب بن عبد مناف نے سنبھال لی۔

اور ہاشم کے کئی بیٹے تھے عبد المطلب اور الشفاء ان دونوں کی ماں سلمیٰ بنت عمرو ابن زید بن خداش بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار تھی اور النجار کا نام تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن الخزرج تھا اور نضلہ بن ہاشم کی ماں امیمہ بنت عدی بن عبد اللہ تھی اور اسد جو فاطمہ بنت اسد کے باپ تھے جو حضرت علی بن ابی طالب کی ماں تھی، کی ماں قیلہ بنت عامر ابن مالک بن المطلب تھی اور ابو صیفی، اس کی نسل ختم ہو گئی ہے صرف رقیقہ بنت ابی صیفی کی نسل ہے اور صیفی، صغر سنی میں مر گیا اور ان دونوں کی ماں ہند بنت عمرو بن ثعلبہ بن الخزرج ہے اور ضعیفہ اور خالدہ ان دونوں کی ماں واقدہ بنت ابی عدی ہے اور حنہ بنت ہاشم کی ماں ام عدی بنت حبیب بن الحارث ثقفیہ ہے۔

اور جب ہاشم نے شام جانے کا ارادہ کیا تو وہ اپنی بیوی سلمیٰ بنت عمرو کو مدینہ لے گیا تاکہ وہ اپنے باپ اور اپنے اہل کے پاس رہے، اور ہاشم کے ساتھ اس کا بیٹا عبد المطلب بھی تھا اور جب ہاشم فوت ہو گیا تو سلمیٰ مدینہ میں ٹھہر گئی۔

اور المطلب بن عبد مناف نے اپنے بھائی ہاشم کی وفات کے بعد

Presented by www.ziaraat.com

مکہ کی امارت سنبھال لی اور جب عبد المطلب بڑا ہوا تو المطلب اس کی جگہ پہنچ گیا اور اس سے اپنا حال بیان کیا اور تہامہ کا ایک شخص مدینہ سے گزرا تو کیا دیکھتا ہے کہ نوجوان باہم تیر اندازی میں مقابلہ کر رہے ہیں اور ان میں سے ایک نوجوان جب صحیح نشانہ لگاتا ہے تو کہتا ہے میں ابن ہاشم ہوں، میں سید البطحا کا بیٹا ہوں۔ اس شخص نے اس سے پوچھا اے نوجوان تو کون ہے؟ اس نے کہا میں شیبہ بن ہاشم بن عبد مناف ہوں تو وہ شخص واپس چلا گیا حتیٰ کہ مکہ آیا اور اس نے المطلب بن عبد مناف کو حجر میں بیٹھے دیکھا، اس نے کہا اے ابو الحارث تجھے معلوم ہی ہے کہ میں یثرب سے آیا ہوں میں نے نوجوانوں کو باہم تیر اندازی کا مقابلہ کرتے پایا اور اس نے عبد المطلب کی جو حالت دیکھی اس سے بیان کی اس نے کہا میں نے اس سے خوبصورت جوان کبھی نہیں دیکھا المطلب نے پوچھا تو نے اسے چھوڑ دیا ہے خدا کی قسم میں اپنے اہل کے پاس نہیں جاؤں گا حتیٰ کہ اسے لے آؤں، پس المطلب چل کر عشاء کے وقت مدینہ آیا پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر بنی عدی بن النجار کے پاس آیا اور جب اس نے اپنے بھتیجے کو دیکھا تو کہنے لگا یہ ابن ہاشم ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں اور لوگوں نے المطلب کو پہچان لیا اور کہنے لگے یہ تیرا بھتیجا ہے اگر تو چاہے تو اسی وقت اسے پکڑ لے اس کی ماں کو معلوم نہ ہوگا اور اگر اسے علم ہو گیا تو ہم تیرے اور اس کے درمیان حائل ہو جائیں گے سو اس نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر اسے آواز دی اے میرے بھتیجے میں تیرا چچا ہوں اور میں نے تجھے تیری قوم کے پاس لے جانے کا ارادہ کیا ہے جا سوار ہو جا اور عبد المطلب نے تکذیب نہ کی اور اونٹنی کے پچھلے حصے پر بیٹھ گیا اور المطلب کجاوے پر بیٹھ گیا پھر اس نے اونٹنی کو اٹھایا تو وہ چل پڑی اور جب اس کی ماں کو علم ہوا تو وہ ہائے افسوس کہنے لگی اسے بتایا گیا کہ اس کا چچا اسے لے گیا ہے اور المطلب مکہ میں داخل ہوا تو وہ اس کے پیچھے تھا اور لوگ اپنے

Presented by www.ziaraat.com

بازاروں اور نشست گاہوں میں تھے اور وہ کھڑے ہو کر اُسے سلام اور مرحبا کہنے لگے اور پوچھنے لگے یہ تیرے ساتھ کون ہے؟ وہ کہتا ہے یہ میرا غلام ہے میں نے اسے یثرب سے خریدا ہے پھر وہ چل کر الحزورۃ آگیا اور اس نے اس کے لیے ایک حُلّہ خریدا پھر اُسے اپنی بیوی خدیجہ بنت سعید بن سہم کے پاس لے گیا اور جب شام ہوئی تو اس نے اُسے حُلّہ پہنایا پھر وہ بنی عبد مناف کی مجلس میں بیٹھا اور اس کا واقعہ انہیں سنایا اور اس کے بعد وہ اس حُلّہ میں باہر نکلنے لگا اور مکہ کی گلیوں میں گھومنے پھرنے لگا اور وہ بہت خوب صورت تھا اور قریش کہنے لگے یہ عبدالمطلب ہے پس عبدالمطلب کا نام اس سے لازم ہو گیا اور شیبہ کا نام چھوڑ دیا گیا۔

اور جب عبدالمطلب کے یمن کی طرف سفر کرنے کا وقت آیا تو اس نے عبدالمطلب سے کہا:۔

اے میرے بھتیجے تو اپنے باپ کی جگہ کا زیادہ حق دار ہے پس تو مکہ کی امارت کو سنبھال، تو وہ المطلب کی جگہ کھڑا ہو گیا اور المطلب اپنے اس سفر میں ردمان مقام پر فوت ہو گیا اور عبدالمطلب نے مکہ کی امارت سنبھال لی اور سردار بن گیا اور اس نے کھانا کھلایا اور دودھ اور شہد پلایا حتیٰ کہ اس کا نام بلند ہو گیا اور اس کی خوبی نمایاں ہو گئی اور قریش نے اس کے شرف کا اعتراف کیا اور وہ ہمیشہ اسی حالت میں رہا۔

محمد بن الحسن کا بیان ہے کہ جب عبدالمطلب کی بزرگی مکمل ہو گئی اور قریش نے اس کی فضیلت کا اعتراف کر لیا تو اس نے الحجر میں سوتے ہوئے خواب دیکھا کہ اس کے پاس ایک آنے والا آیا ہے اور اس نے اُسے کہا اے ابوالبطحاء اُٹھ اور شیخ اعظم کے گڑھے زمزم کو کھود، وہ بیدار ہوا تو اس نے کہا اے اللہ خواب میں دوبارہ میرے لیے وضاحت کر، تو اس نے اُسے سوتے دیکھا، اُٹھ اور برّۃ کو کھود، اس نے پوچھا برّۃ

Presented by www.ziaraat.com

کیا ہے؟ اس نے کہا، بخل کی چیز ہے جس کا عالمین سے بخل کیا گیا ہے اور میں نے تجھے وہ عطا کردی ہے پھر اس نے ایک کہنے والے کو اُسے کہتے دیکھا اے ابو الحارث اُٹھ زمزم کو کھود نہ وہ ختم ہو اور نہ تیری مذمت کی جائے اور تو حج اعظم کو سیراب کرے، پھر اس نے تیسری بار دیکھا، اُٹھ اور کھود، اس نے پوچھا میں کیا کھود دوں؟ اس نے کہا، گوبر اور خون کے درمیان، سفید پاؤں والے کوے کی تلاش کی جگہ پر اور چیونٹی کے بل کے نزدیک کھدائی کر، اور جب تو پانی کو دیکھے تو کہنا ''سیراب کرنے والے پانی کی طرف آ، میں نے اُسے دشمنوں کی مرضی کے خلاف تجھے عطا کیا ہے۔'' پس جب عبد المطلب کو یقین ہو گیا کہ وہ سچا ہے تو وہ بیت اللہ کے پاس بیٹھ کر اپنے بارے میں سوچنے لگا اور اس نے الحزرۃ میں ایک گائے ذبح کی تو وہ بھاگ پڑی اور دوڑتی ہوئی آئی حتیٰ کہ اس نے زمزم کی جگہ پر اپنے آپ کو گرا دیا اور وہاں اس کی کھال اتاری گئی اور اس کا گوشت تقسیم کیا گیا اور گوبر اور خون باقی رہ گیا، عبد المطلب نے کہا اللہ اکبر پھر وہ دیکھنے کو دوڑا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک بستی ہے اور چیونٹیاں زمین میں جمع ہیں وہ جا کر کدال لایا اور اس کا بیٹا حارث اکیلا ہی تھا پس قریش اس کے پاس اکٹھے ہوئے اور کہنے لگے یہ کیا ہے؟ اس نے کہا میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس چیز کو کھود دوں جو حج اعظم کو سیراب کردے، انہوں نے اُسے کہا تیرے رب کا حکم ناواقفیت سے ہے تو ہماری مسجد میں کیوں نہیں کھدائی کرتا؟ اس نے کہا میرے رب نے مجھے یہی حکم دیا ہے اور ابھی اس نے تھوڑی ہی کھدائی کی تھی کہ تہہ نمودار ہو گئی اور اس نے تکبیر کہی، اور قریش اکٹھے ہو گئے اور جب انہوں نے تہہ کو دیکھا تو انہیں سمجھ آ گئی کہ اس نے سچ کہا ہے اور ان دنوں حارث کے سوا اس کا کوئی بیٹا نہ تھا اور جب اس نے اس کے اکیلے پن کو دیکھا تو کہنے

Presented by www.ziaraat.com

لگا اے اللہ میرے ذمے تیری نذر ہے کہ اگر تو نے مجھے دس لڑکے دیے تو میں ان میں سے ایک کو تیرے لیے ذبح کر دوں گا اور اس نے کھدائی کی تو اس نے تلواریں، ہتھیار اور سونے کا بالیوں والا کٹا ہوا ہرن اور سونا اور چاندی پایا اور جب قریش نے اُسے دیکھا تو کہنے لگے اے ابو الحارث ..... [1] زمین کے اُوپر سے اور اس کے نیچے سے تو ہمیں یہ مال دے دے جو اللہ نے تجھے دیا ہے، یہ ہمارے باپ حضرت اسماعیل کا کنواں ہے ہمیں اپنے ساتھ شریک کر لے، اس نے کہا مجھے مال کے متعلق حکم نہیں دیا گیا مجھے صرف پانی کے متعلق حکم دیا گیا ہے تم مجھے مہلت دو اور وہ مسلسل کھدائی کرتا رہا حتیٰ کہ پانی نمودار ہو گیا اور بکثرت ہو گیا پھر اس نے کہا اس کی اچھائی کی قسم یہ ختم نہ ہو گا اور اس نے اس پر حوض بنا دیا اور اُسے پانی سے بھر دیا اور آواز دی، سیراب کرنے والے پانی کی طرف آ، میں نے اُسے دشمنوں کی مرضی کے خلاف تجھے عطا کیا ہے اور قریش اس حوض کو خراب اور شکستہ کر دیتے تھے، سو اس نے خواب میں دیکھا کہ اُٹھ کر کہہ اے اللہ میں اُسے نہانے والے کے لیے جائز قرار نہیں دیتا لیکن یہ پینے والے کے لیے جائز ہے تو عبد المطلب نے اُٹھ کر یہ بات کہی پس جو کوئی اس حوض کو خراب کرتا اسی وقت اُسے بیماری لاحق ہو جاتی پس اُنہوں نے اُسے چھوڑ دیا۔

اور جب پانی اس کے لیے ٹھیک ٹھاک ہو گیا تو اس نے چھ پیالے منگوائے، دو سیاہ پیالوں کو اللہ کے لیے مقرر کیا، اور دو سفید پیالوں کو کعبہ کے لیے مقرر کیا اور دو سرخ پیالوں کو قریش کے لیے مقرر کیا پھر اس نے انہیں اپنے ہاتھ میں لیا اور کعبہ کی طرف منہ

---

[1] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

کیا پھر واپس آیا اور وہ کہہ رہا تھا:۔

اے اللہ! تو اکیلا اور بے نیاز ہے جب تو چاہے تو صحیح الہام کرتا ہے اور تو نے مال میں اضافہ کیا ہے اور بیٹوں کی کثرت بخشی ہے میں معد کے علی الرغم تیرا غلام ہوں۔

پھر اس نے ضرب لگائی تو دو سیاہ پیالے اللہ کے لیے نکلے تو اس نے کہا تمہارے رب نے کہا ہے کہ وہ میرا مال ہے پھر وہ لوٹا اور کہہ رہا تھا:

اے اللہ تو ہی قابل تعریف بادشاہ ہے اور تو ہی میرا رب ہے جو شروع کرنے والا اور لوٹانے والا ہے، نیا اور پرانا مال تیری جناب سے ہے جب تو چاہے اپنی مرضی کا الہام کرتا ہے۔

تو دو سفید پیالے کعبہ کے لیے نکلے، اس نے کہا مجھے میرے رب نے بتایا ہے کہ سب مال اسی کے لیے ہے اور اس نے اس سے کعبہ کو آراستہ کیا اور کعبہ کے دروازے کے تختے لگائے اور آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے کعبہ کو آراستہ کیا۔

اور جب قریش نے اُسے دیکھا جو آپ کو عطا کیا گیا تو انہوں نے آپ سے حسد کیا اور کہنے لگے، بلاشبہ ہم آپ کے ساتھ شریک ہیں کیونکہ وہ ہمارے باپ حضرت اسماعیل کا کنواں ہے، آپ نے کہا یہ ایسی بات ہے جس سے صرف میں ہی مخصوص ہوں تو وہ فیصلے کے لیے آپ کو بنی سعد کی ایک کاہنہ کے پاس لے گئے تو اس نے ان کے خلاف آپ کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

اور بعض نے بیان کیا ہے کہ عبد المطلب کا پانی اور لوگوں کا پانی راستے میں ختم ہو گئے اور وہ ہلاکت سے ڈر گئے، عبد المطلب نے کہا، ہم میں سے

Presented by www.ziaraat.com

ہر شخص اپنے لیے گڑھا کھودے پھر اس میں بیٹھ جائے حتیٰ کہ اُسے موت آ جائے تو انھوں نے ایسے ہی کیا پھر آپ نے کہا بلاشبہ ہمارا اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو گڑھوں میں ڈال دینا ایک عجز کی بات ہے، کاش ہم سوار ہوتے اور پانی تلاش کرتے پس جب آپ اپنی اونٹنی پر درست ہو کر بیٹھ گئے تو اس کے سینے کے نیچے سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا، آپ نے فرمایا پانی کو واپس کرو، تو وہ کہنے لگے اللہ نے ہمارے خلاف آپ کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے، ہمیں آپ سے دشمنی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اور وہ واپس چلے گئے۔

اور جب قریش نے دیکھا کہ عبدالمطلب نے فخر کو اکٹھا کر لیا ہے تو اُنھوں نے مطالبہ کیا کہ وہ عزت حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے معاہدہ کریں اور سب سے پہلے یہ مطالبہ عبدالدار نے عبدالمطلب کے حال کو دیکھ کر کیا اور بنو عبدالدار، بنی سہم کے پاس گئے اور کہنے لگے ہمیں بنی عبد مناف سے بچاؤ اور جب بنی عبد مناف نے یہ بات دیکھی تو انھوں نے بنی عبد شمس کو چھوڑ کر اجتماع کیا اور زبیری کا بیان ہے کہ عبد شمس کے بیٹے حلف المطیبین میں شامل نہ تھے اور نہ ہی عبد مناف کے بیٹے شامل تھے، ان میں صرف ہاشم اور بنو المطلب، اور بنو نوفل شامل تھے اور دوسروں کا بیان ہے کہ بنو عبد شمس ان کے ساتھ تھے اور اُم حکیم البیضاء بنت عبدالمطلب نے ان کے لیے پیالے میں خوشبو نکالی پھر اس نے اُسے الحجر میں رکھا اور بنو عبد مناف، اسد، زہرہ، بنو تیم اور بنو الحارث بن فہر نے خوشبو لگائی اور اُنھوں نے اسے حلف المطیبین کا نام دیا اور جب بنو سہم نے یہ بات سُنی تو انھوں نے ایک گائے ذبح کی اور کہنے لگے جو اس کے خون میں اپنا ہاتھ داخل کرے اور اسے چاٹے وہ ہم میں سے ہے تو بنو سہم، بنو عبدالدار، بنو جمح، بنو عدی اور بنو مخزوم نے اپنے ہاتھ داخل کیے اور

Presented by www.ziaraat.com

انہیں اَللَّعَقَۃ کا نام دیا گیا اور مطیبین کا معاہدہ یہ تھا کہ وہ ایک دوسرے کی مدد نہ چھوڑیں اور نہ ہی ایک دوسرے کو بے یار و مددگار کریں اور اللعقۃ نے کہا۔ ہم نے ہر قبیلہ کے لیے ایک قبیلہ تیار کیا ہے۔

اور جب عبدالمطلب نے زمزم کو کھودا تو طائف گئے اور وہاں بھی ایک کنواں کھودا جسے ذوالہرم کہا جاتا ہے آپ کبھی کبھی آیا کرتے تھے اور اس پانی پر قیام کرتے تھے ایک دفعہ آپ آئے تو آپ نے قیس عیلان کے دو قبیلوں بنو کلاب اور بنو الرباب کو وہاں پایا، عبدالمطلب نے کہا، پانی، میرا پانی ہے اور میں اس کا زیادہ حق دار ہوں، قیس قبیلہ والوں نے کہا، پانی ہمارا پانی ہے اور ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں آپ نے کہا، میں تم کو اس شخص کے پاس جسے تم پسند کرتے ہو اپنے اور تمہارے درمیان فیصلہ کروانے کے لیے لے جاؤں گا تو وہ آپ کو سطیح الغسانی کے پاس لے گئے اور وہ عربوں کا کاہن تھا وہ اس کے پاس فیصلوں کے لیے آتے تھے، پس لوگوں نے باہم یہ معاہدہ کیا کہ اگر سطیح عبدالمطلب کے حق میں پانی کا فیصلہ کرے تو کلاب اور بنی الرباب، عبدالمطلب کو ایک سو اونٹ دیں گے اور بیس اونٹ سطیح کو دیں گے اور اگر سطیح پانی کا فیصلہ دونوں قبیلوں کے حق میں کرے تو عبدالمطلب ایک سو اونٹ ان لوگوں کو دیں گے اور بیس اونٹ سطیح کو دیں گے پس وہ چل پڑے اور عبدالمطلب بھی قریش کے دس آدمیوں کے ساتھ چل پڑے ——— جن میں حرب بن اُمیہ بھی شامل تھا اور عبدالمطلب جس منزل پر اترتے اونٹوں کو ذبح کرتے اور لوگوں کو کھانا کھلاتے، قیس کے لوگوں نے کہا بلاشبہ یہ شخص

Presented by www.ziaraat.com

بڑی شان کا حامل ہے اور اچھے کام کرتا ہے اور ہمیں خدشہ ہے کہ ہمارا فیصلہ کرنے والا اس کا لالچ کرے گا اور اس کے حق میں پانی کا فیصلہ کر دے گا دیکھنا ہم سطیح کے قول کو پسند نہیں کریں گے حتیٰ کہ ہم اس کے لیے ایک چیز چھپائیں گے اگر اس نے ہمیں بتایا کہ وہ کیا ہے تو ہم اس کے فیصلے کو پسند کریں گے وگرنہ ہم اسے پسند نہیں کریں گے۔

اور ابھی عبدالمطلب راستے ہی میں تھے کہ آپ کا اور آپ کے اصحاب کا پانی ختم ہو گیا تو آپ نے قیس کے آدمیوں سے ان کا زائد پانی مانگا انہوں نے انہیں پانی دینے سے انکار کر دیا اور کہنے لگے تم وہ لوگ ہو جنہوں نے ہمارے پانی کے بارے میں ہم سے جھگڑا اور تنازعہ کیا ہے قسم بخدا ہم تمہیں پانی نہیں دیں گے، عبدالمطلب نے کہا، کیا میری زندگی میں قریش کے پاس آدھی ہلاک ہو جائیں گے میں ان کے لیے ضرور پانی تلاش کروں گا۔

حتیٰ کہ میری رگِ گردن کٹ جائے اور میں معذور ہو جاؤں، پس آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور جنگل کی راہ لی اور ابھی آپ جنگل ہی میں تھے کہ آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی اور لوگوں نے اسے دیکھ لیا اور کہنے لگے عبدالمطلب ہلاک ہو گیا ہے۔ قریشیوں نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم اسے اللہ کے ہاں ہلاکت کی نسبت، بزرگی حاصل ہے اور وہ صرف صلہ رحمی کے لیے گیا ہے پس وہ اس کے پاس پہنچے اور اس کی اونٹنی اپنے پاؤں سے میٹھا اور سیراب کرنے والا پانی اُلٹ پلٹ رہی تھی جو سطح زمین پر بہہ رہا تھا اور جب قیس کے لوگوں نے یہ بات دیکھی تو انھوں نے اپنے مشکیزے انڈیل دیے اور ان کی طرف پانی لینے کو آئے، قریشیوں نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم کیا تم وہ لوگ نہیں ہو جنہوں نے اپنا زائد پانی ہم سے روک لیا تھا۔ عبدالمطلب نے کہا

Presented by www.ziaraat.com

ان لوگوں کو چھوڑ دو بلاشبہ پانی نہیں روکا جائے گا، قیس کے لوگوں نے کہا یہ شخص شریف اور سردار ہے اور ہمیں خدشہ ہو گیا تھا کہ ہمارے خلاف اس کے حق میں فیصلہ ہوگا اور جب وہ سطیح کے پاس پہنچے تو کہنے لگے ہم نے تیرے لیے ایک چیز چھپائی ہے اور ان میں سے ایک انسان نے اپنے ہاتھ میں ایک کھجور لی اور کہنے لگا، ہمیں بتاؤ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا تم نے میرے لیے وہ چیز چھپائی ہے جو لمبی ہوئی، بلند ہوئی پھر پک گئی اور تباہ نہ ہوئی اپنے ہاتھ سے کھجور پھینک دے انہوں نے کہا اللہ اس کا ستیاناس کرے، اس کے لیے وہ چیز چھپاؤ جو اس سے زیادہ پوشیدہ ہونے والی ہو تو ایک شخص نے ٹڈی پکڑ لی اور وہ اسے کہنے لگے ہم نے تیرے لیے ایک چیز چھپائی ہے ہمیں بتاؤ وہ کیا ہے اس نے کہا تم نے مجھ سے وہ چیز چھپائی ہے جس کی ٹانگ آری کی طرح ہے اور آنکھ دینار کی طرح ہے انہوں نے کہا وہ اُڑتی ہے پھیل جاتی ہے، پھر پکڑی جاتی ہے اور گر پڑتی ہے اور شکار کا ترک کرنا زیادہ فائدہ بخش ہے وہ کہنے لگے اللہ اس کا ستیاناس کرے اسے کیا ہو گیا ہے اس کے لیے وہ چیز چھپاؤ جو اس سے زیادہ پوشیدہ ہو، تو انہوں نے ٹڈی کا سر پکڑ لیا اور اسے مشکیزے کے منکے میں رکھ دیا، پھر اسے اپنے کتے کی گردن میں لٹکا دیا اس کتے کو سوار کہا جاتا تھا پھر انہوں نے اسے مارا حتیٰ کہ وہ چلا گیا پھر اسی راستے واپس آ گیا، انہوں نے کہا ہم نے تیرے لیے ایک چیز چھپائی ہے ہمیں بتاؤ وہ کیا ہے؟ اس نے کہا تم نے میرے لیے ٹڈی کے سر کو مشکیزے کے منکے میں، سوار کی گردن اور رسی کے درمیان چھپایا ہے، انہوں نے کہا ہمارے درمیان فیصلہ کرو، اس نے کہا میں نے فیصلہ کر دیا ہے تم نے اور عبدالمطلب نے طائف کے ایک پانی کے بارے میں جسے ذوالہرم کہا جاتا ہے جھگڑا

Presented by www.ziaraat.com

کہا ہے، بس پانی، عبدالمطلب کا پانی ہے اور تمہارا اس میں کوئی حق نہیں۔ عبدالمطلب کو ایک سو اونٹ دو اور سطیح کو بیس اونٹ دو۔ تو انھوں نے ایسے ہی کیا۔

اور عبدالمطلب اونٹوں کو ذبح کرتے اور کھانا کھلاتے ہوئے چلے حتیٰ کہ مکہ میں داخل ہو گئے اور آپ کے منادی نے اعلان کیا اے اہل مکّہ عبدالمطلب تم سے رشتے کے نام پر سوال کرتے ہیں کہ تم میں سے ہر شخص جسے اس کا دل بتاتا ہے کہ وہ مجھے اس تاوان سے بے نیاز کر سکتا ہے، کھڑا ہو جائے اور جو کچھ اس کا دل اُسے بتائے وہ لے لے، تو وہ کھڑے ہو گئے اور ان میں سے ہر شخص نے جیسا کہ اس کے دل نے اُسے بتایا تھا ایک، دو اور تین اونٹ لے لیے اور اس کے بعد اونٹ بچ بھی گئے، عبدالمطلب نے اپنے بیٹے ابو طالب سے کہا اے میرے بیٹے! تو نے لوگوں کو کھانا کھلایا ہے یہ اونٹ لے جا اور انہیں ابو قبیس پر ذبح کر دے حتیٰ کہ پرندے اور درندے انہیں کھائیں تو ابو طالب نے ایسے ہی کیا اور پرندوں اور درندوں نے انہیں کھایا ابو طالب نے کہا ہے

جب دینے والوں کے ہاتھ کانپنے لگتے ہیں تو ہم کھانا کھلاتے
ہیں حتیٰ کہ پرندے بھی ہمارا اندکھانا کھاتے ہیں۔

ابو اسحق اور دیگر اہل علم کا بیان ہے کہ عبدالمطلب نے عورتوں سے نکاح کیے اور آپ کے ہاں بیٹے ہوئے اور جب وہ مکمل دس کس ہو گئے تو آپ نے کہا اے اللہ میں نے تیرے حضور ان میں سے ایک کی قربانی کی نذر مانی تھی اور میں ان کے درمیان قرعہ اندازی کرتا ہوں تو جسے چاہتا ہے لے لے۔ آپ نے قرعہ ڈالا تو قرعہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے نام نکلا اور وہ آپ کے بہت محبوب بیٹے تھے اور آپ کے دس بیٹے یہ ہیں۔ الحارث

Presented by www.ziaraat.com

اسی سے آپ کنیت کرتے تھے، قثم، ان دونوں کی ماں صفیہ بنت جندب ہے جو عامر بن صعصعہ کی اولاد میں سے ہے، زبیر، ابوطالب، عبداللہ، المقوم اور یہی عبد الکعبہ ہے اور ان چاروں کی ماں فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم ہے اور حمزہ، آپ کی ماں ہالہ بنت اہیب ابن عبد مناف بن زہرہ ہے اور عباس اور ضرار، اور ان دونوں کی ماں قتیلہ بنت خباب بن کلیب بن النمر بن قاسط ہے اور ابولہب اور یہی عبد العزیٰ ہے اور اس کی ماں لبنیٰ بنت ہاجر بن عبد مناف بن ضاطر الخزاعی ہے اور الغیداق اور یہی جحل ہے اور اس کی ماں ممنعہ بنت عمرو بن مالک بن نوفل الخزاعی ہے اور آپ کی چھ بیٹیاں تھیں، ام حکیم البیضاء، عاتکہ، برّۃ، اروی، اور امیمہ اور ان سب کی ماں فاطمہ بنت عمرو ابن عائذ بن عمران بن مخزوم ہے اور صفیہ آپ کی ماں ہالہ بنت اہیب ہے پس عبد المطلب، عبداللہ کو ذبح کرنے کے لیے لے گئے اور آپ نے چھری لی، اور آپ کا بیٹا الحارث آپ کے پیچھے چلا اور جب قریش نے یہ بات سنی تو وہ آپ سے جا ملے اور کہنے لگے اے ابو الحارث اگر تو نے یہ کام کیا تو یہ کام تیری قوم میں ایک سنت بن جائے گا اور ہمیشہ ایک شخص اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے یہاں لائے گا، آپ نے کہا میں نے اپنے رب سے وعدہ کیا ہے اور میں نے اس سے جو وعدہ کیا ہے اُسے پورا کرنے والا ہوں اور ایک شخص نے آپ سے کہا اس کا فدیہ دے دو تو آپ یہ شعر پڑھتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے ؎

میں نے اپنے رب سے وعدہ کیا ہے اور میں اپنے وعدے
کو پورا کرنے والا ہوں اگر میں نے اس کے وعدے کو ترک
کیا تو میں اپنے رب سے ڈرتا ہوں، اور اللہ کی حمد کی مانند
کسی چیز کی حمد نہیں کی جاتی۔

Presented by www.ziaraat.com

پھر آپ نے ایک سو اُونٹ حاضر کیے اور ان پر اور عبداللہ پر تیر گھمائے تو قرعہ اونٹوں کے نام نکلا اور لوگوں نے تکبیر کہی اور کہنے لگے آپ کا رب راضی ہوگیا ہے تو عبدالمطلب نے کہا

اے جو طیب، مبارک، معظم اور محترم شہر کا رب ہے تُو نے زمزم کے بارے میں مجھے ہلاکت میں ڈالا ہے۔

پھر آپ نے کہا میں دوبارہ تیر گھمانے والا ہوں پس آپ نے انہیں دوبارہ گھمایا تو قرعہ اونٹوں کے نام نکلا تو آپ نے کہا

اے اللہ تو نے میرا سوال پورا کر دیا ہے اور میرے عیال کی قلت کے بعد تُو نے کثرت کر دی ہے آج میرے سارے مال کو اس کا فدیہ بنا دے۔

پھر آپ نے تیسری دفعہ تیر گھمائے تو قرعہ اونٹوں کے نام نکلا سو آپ نے انہیں ذبح کر دیا اور آپ کے منادی نے اعلان کیا، ان کا گوشت لے جاؤ اور آپ انہیں چھوڑ کر واپس آگئے اور لوگ انہیں لینے کے لیے دوڑ پڑے اسی لیے مُرّۃ بن خلف الفہمی کہتا ہے

لوٹ کی طرح ابن ہاشم کی حلال دیات بطحا میں تقسیم کی گئیں جہاں اونٹوں کے ریوڑ باندھے جاتے ہیں اور عبدالمطلب کی سنت کے مطابق اونٹوں کی دیت قائم ہوگی۔

اور جب حبشہ کا بادشاہ ابرہہ صاحب الفیل مکہ آیا تاکہ کعبہ کو گرائے تو قریش پہاڑوں کی چوٹیوں پر بھاگ گئے اور عبدالمطلب نے کہا اگر ہم اکٹھے ہو جائیں تو ہم اس فوج کو بیت اللہ سے ہٹا دیں؟ قریش نے کہا اس کے متعلق ہمارے لیے کوئی چارہ نہیں سو عبدالمطلب نے حرم میں قیام کیا اور کہنے لگے میں حرم الٰہی سے نہیں ہٹوں گا اور اللہ کے سوا کسی کی پناہ نہیں لوں گا ابرہہ کے ساتھیوں نے عبدالمطلب کے اُونٹ

Presented by www.ziaraat.com

پکڑ لیے اور عبدالمطلب ابرہہ کے پاس گئے اور جب آپ نے اس سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو اُسے بتایا گیا کہ تیرے پاس عربوں کا سردار اور قریش کا عظیم آدمی اور لوگوں کا سردار آیا ہے اور جب آپ اس کے پاس آئے تو ابرہہ نے آپ کو بڑا سمجھا اور آپ کے جمال و کمال اور آپ کی شرافت دیکھ کر اس کے دل میں آپ کی عظمت بیٹھ گئی اس نے اپنے ترجمان سے کہا انہیں کہو آپ جو چاہیں سو پوچھیں۔ آپ نے کہا میرے اُونٹ تیرے ساتھیوں نے پکڑ لیے ہیں، اس نے کہا میں نے آپ کو دیکھ کر بڑا عظیم شخص خیال کیا ہے اور آپ مجھے دیکھ رہے ہیں کہ ہم تمہارے شرف و عزت کو برباد کرنے والے ہیں آپ مجھ سے واپسی کے متعلق کیوں نہیں پوچھتے اور اپنے اونٹوں کے بارے میں مجھ سے بات کرتے ہیں؟ عبدالمطلب نے کہا، میں ان اونٹوں کا مالک ہوں اور اس گھر کا بھی جس کے گرانے کا تو نے ارادہ کیا ہے ایک مالک ہے وہ تجھے اس سے روکے گا پس اس نے اونٹ واپس کر دیے اور عبدالمطلب کی گفتگو سے اس کے اندر خوف پیدا ہو گیا اور جب آپ واپس آئے تو آپ نے اپنے بیٹوں اور اپنے ساتھیوں کو جمع کیا پھر کعبہ کے دروازے کے پاس آئے اور اس سے چمٹ گئے اور کہنے لگے ؎

اے اللہ اگر تو معاف کرے تو وہ تیرے عیال ہیں ...... [1] وگرنہ
جو تیرا خیال ہے وہ ہو گا۔

پھر آپ یہ شعر پڑھتے ہوئے واپس آئے ؎

اے اللہ! آدمی اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے تو اپنے حلال
کی حفاظت کر اور ان کی صلیب اور اُترنے کی جگہیں تیرے اترنے

---

[1] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے اور شعر کا وزن خراب ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

کی جگہ پر غالب نہ ہوں اور اگر تو نے ایسا کیا تو یہ واقعہ ہوگا جس سے تیرے کارنامے مکمل ہوں گے۔

اور آپ نے اپنی جگہ پہ قیام کیا اور جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو خبر لانے کو بھیجا اور وہ قریب ہوا تو قریش کی ایک جماعت اس کے پاس آئی تاکہ اگر ان کے لیے ممکن ہو تو وہ اس کے ساتھ ہو کر جنگ کریں، پس عبداللہ سرخ رنگ کے گھوڑے کو دوڑاتے آئے اور آپ کا گھٹنا ننگا ہو گیا، عبدالمطلب نے کہا عبداللہ تمہارے پاس بشیر و نذیر بن کر آیا ہے خدا کی قسم آج سے پہلے میں نے کبھی اس کا گھٹنا نہیں دیکھا، سو اس نے انہیں اس سلوک کی خبر دی جو اللہ نے اصحاب الفیل سے کیا اور جب اصحاب الفیل سے جو کچھ ہونا تھا ہو چکا تو عبدالمطلب نے کہا ؎

اے پکارنے والے تو نے مجھے اپنی ندا سنا دی ہے پھر ان کو پکار جو بہرے ہیں کیا اللہ کا ہاتھ سخت ہے یا اس کی اس قوم کے ساتھ وہ سنت ہے جو دوسری اقوام میں نہیں، میں کہتا ہوں چھوٹی آنکھ والے کے سوار تباہ ہو گئے ہیں چھوٹی آنکھ والے نے حرم کے خلاف جرأت کی ہے بلاشبہ بیت اللہ کا محافظ رب ہے جو اس سے گناہ کا ارادہ کرے گا اس کی بیخ کنی ہو جائے گی، گذشتہ زمانے میں تبع اور حمیر اور قدیم قبائل نے اس کا قصد کیا تو وہ اس سے مڑ گیا اور اس کی گردن کی رگوں میں تنگی تھی اس نے اسے سختی سے پکڑ لیا اور سرکشی سے جرہم اس میں طسم، جدلیس اور جہم کے بعد ہلاک ہو گئے اور جو اس سے جنگ کرنے کی تدبیر کرے گا اس سے بھی یہی معاملہ ہوگا یہ اللہ کا ضروری حکم ہے ہم اللہ کو جانتے ہیں اور ہماری

Presented by www.ziaraat.com

سنت صلہ رحمی اور ایفائے عہد ہے اور ہم ہیں اللہ کی حجت ہمیشہ قائم رہی ہے اللہ اس کے ذریعے ہم سے عذاب کو دُور کرتا ہے ہم اس کے شہر میں اللہ کے اہل ہیں اور وہ ہمیشہ سے حضرت ابراہیم کے عہد پر ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

عربوں کے ادیان

اہلِ طبل کے پڑوس میں رہنے اور شہروں کی طرف منتقل ہونے اور چراگاہوں کی تلاش میں جانے کی وجہ سے عربوں کے ادیان مختلف تھے اور قریش اور معد بن عدنان کے عام آدمی، حضرت ابراہیمؑ کے دین کے کچھ حصے پر قائم تھے، بیت اللہ کا حج کرتے تھے اور مناسک کو قائم کرتے تھے، مہمان کی مہمان نوازی کرتے تھے اور حرمت والے مہینوں کی تعظیم کرتے تھے اور فواحش اور تقاطع و تظالم کو بُرا سمجھتے تھے اور جرائم کی سزا دیتے تھے اور جب تک وہ بیت اللہ کے متولی رہے انہی باتوں پر قائم رہے۔

معد کے بیٹوں میں سے آخر میں جس نے بیت اللہ کی امارت سنبھالی وہ ثعلبہ بن ایاد بن نزار ابن معد تھا اور جب ایاد چلے گئے تو خزاعہ نے بیت اللہ کی حجابت سنبھال لی اور انہوں نے مناسک میں تبدیلی کر دی حتیٰ کہ وہ غروبِ آفتاب سے قبل عرفات سے اور طلوعِ آفتاب کے بعد جمع سے لوٹ آتے تھے۔

اور عمرو بن لحی ارضِ شام کی طرف گیا اور لحی کا نام ربیعہ بن حارثہ بن عمرو بن عامر تھا، اور وہاں عمالقہ کے کچھ لوگ اصنام کی پرستش کرتے تھے اس نے انہیں کہا یہ بت کیا ہیں جن کی میں تمہیں پوجا کرتے دیکھ رہا

Presented by www.ziaraat.com

ہوں؟ انہوں نے کہا یہ اصنام ہیں ہم ان کی عبادت کرتے ہیں اور ان سے مدد مانگتے ہیں تو ہماری مدد ہو جاتی ہے اور ہم ان سے بارش مانگتے ہیں تو ہم سیراب ہو جاتے ہیں اس نے کہا کیا تم مجھے ان سے ایک صنم بخش دو گے میں اسے سرزمین عرب میں اس گھر کے پاس لے جاؤں گا جس کی طرف عرب آتے ہیں؟ سو انہوں نے اُسے ایک صنم دے دیا جسے ہبل کہا جاتا تھا وہ اسے مکہ لایا اور اُسے کعبہ کے پاس رکھ دیا اور یہ پہلا صنم تھا جو مکہ میں رکھا گیا پھر انہوں نے اساف اور نائلہ رکھے ان دونوں میں سے ہر ایک کو بیت اللہ کے ارکان میں سے ایک رکن کے پاس رکھا گیا اور طواف کرنے والا جب طواف کرتا تو اساف سے شروع کرتا اور اُسے بوسہ دیتا اور اسی پر طواف ختم کرتا اور انہوں نے صفا پر بھی ایک صنم نصب کیا جسے مجاور الریح کہا جاتا تھا اور مروہ پر بھی ایک صنم نصب کیا جسے مطعم الطیر کہا جاتا تھا اور عرب جب بیت اللہ کا حج کرتے تو اصنام کو دیکھتے وہ قریش اور خزاعہ سے پوچھتے تو وہ کہتے ہم ان کی اس لیے عبادت کرتے ہیں کہ ہمیں اللہ کے نزدیک کر دیں پس جب عربوں نے یہ بات دیکھی تو انہوں نے بھی اصنام بنائے اور ہر قبیلے نے اپنا صنم بنایا وہ تقرب الٰہی کے لیے اس کے لیے نماز پڑھتے جیسا کہ وہ خود کہتے ہیں اور کلب بن دبرۃ اور قضاعہ کے قبائل کا صنم وُدّ، دومۃ الجندل میں جُرش مقام پر نصب تھا اور حمیر اور ہمدان کا صنم نسر، صنعاء میں نصب تھا اور کنانہ کا صنم، سواع تھا اور غطفان کا عزیٰ تھا اور ہند، بجیلہ اور خثعم کا ذوالخلصۃ تھا اور طیٔ کا الفلس، الحبس میں نصب تھا اور ربیعہ اور ایاد کا ذوالکعبات، سرزمین عراق میں سنداد میں نصب تھا اور ثقیف کا لات طائف میں نصب تھا اور اوس اور خزرج کا مناۃ، فدک میں ساحل سمندر کے نزدیک نصب تھا اور دوس کے صنم کو ذوالکفین کہا جاتا تھا ——— اور بنی بکر بن کنانہ

Presented by www.ziaraat.com

کے صنم کو سعد کہا جاتا تھا اور عذرۃ کے لوگوں کے صنم کو شمس کہا جاتا تھا اور ازد کے صنم کو رئام کہا جاتا تھا اور عرب جب بیت اللہ کا حج کا ارادہ کرتے تو ہر قبیلہ اپنے صنم کے پاس کھڑا ہوتا اور اس کے پاس نماز پڑھتا پھر تلبیہ پڑھتے پڑھتے مکہ آجاتا اور ان کے تلبیات بھی مختلف تھے۔ قریش کا تلبیہ — لبیک اللھم لبیک لا شریک لک تملکہ وما ملک تھا۔

اور کنانہ کا تلبیہ —— لبیک اللھم لبیک، الیوم التعریف یوم الدعاء والوقوف، تھا

اور بنی اسد کا تلبیہ —— لبیک اللھم لبیک! یارب أقبلت بنو اسد اھل التوانی والوفاء والجلد الیک، تھا

اور بنی تمیم کا تلبیہ —— لبیک اللھم لبیک، لبیک لبیک عن تمیم قد تراھا قد اخلقت اثوابھا واثواب من وراءھا، واخلصت لربھا دعاءھا۔

اور قیس عیلان کا تلبیہ —— لبیک اللھم لبیک! لبیک انت الرحمان أتتک قیس عیلان راجلھا والرکبان، تھا

اور ثقیف کا تلبیہ —— لبیک اللھم، ان ثقیفا قد اتوک وخلفوا المال وقد رجوک، تھا

اور ہذیل کا تلبیہ —— لبیک عن ھذیل قد ادلجوا بلیل فی ابل وخیل تھا

اور ربیعہ کا تلبیہ —— لبیک ربنا لبیک لبیک، ان قصدنا الیک

اور بعض کہتے لبیک عن ربیعۃ، سامعۃ لربھا مطیعۃ،

اور حمیر اور ہمدان کے لیے —— لبیک عن حمیر وھمدان، والحلیفین من حاشد والھان، تھا

اور ازد کا تلبیہ —— لبیک رب الأرباب، تعلم فصل الخطاب، لملک کل مثاب، تھا

اور مذحج کا تلبیہ —— لبیک رب الشعری و رب اللات والعزی، تھا

Presented by www.ziaraat.com

اور کندہ اور حضرموت کا تلبیہ —— لبیک لاشریک لک اتملکہ او تھلکہ، انت حکیم فاترکہ، تھا
اور غسان کا تلبیہ —— لبیک رب غسان راجلھا والفرسان، تھا۔
اور بجیلہ کا تلبیہ —— لبیک عن بجیلۃ فی بارق ومخیلۃ، تھا
اور قضاعہ کا تلبیہ —— لبیک عن قضاعۃ لربھا دفاعۃ، سمعالہ وطاعۃ۔ تھا۔
اور جذام کا تلبیہ —— لبیک عن جذام ذی النھی والاحلام تھا۔
اور عک اور اشعریوں کا تلبیہ —— نحج للرحمان بیتًا عجبًا، مستترًا مضبًا محجبًا، تھا۔

اور عرب اپنے ادیان میں دو صنفوں کے تھے، الحُمس اور الحلۃ، الحمس سارے قریش تھے اور الحلۃ، خزاعہ تھے کیونکہ وہ مکہ میں اپنے نزول کے باعث اور قریش کے پڑوسی ہونے کے باعث الحلۃ تھے اور وہ اپنے آپ پر اپنے دین کے بارے میں تشدد کرتے تھے اور جب وہ درویش بنتے تو گھی کو صاف نہ کرتے اور نہ دودھ کا ذخیرہ کرتے اور نہ مرضعہ اور اس کی رضاعت کے درمیان حائل ہوتے حتیٰ کہ وہ اسے ناپسند کرتے اور نہ بال کٹاتے اور نہ ناخن کٹاتے اور نہ تیل لگاتے اور نہ عورتوں اور خوشبو کو چھوتے اور نہ گوشت کھاتے اور نہ اپنے حج میں اُون، صوف اور بال پہنتے اور نیا لباس پہنتے اور جوتیوں سمیت بیت اللہ کا طواف کرتے اور مسجد کی زمین کو اس کی تعظیم کی خاطر نہ روندتے اور نہ گھروں میں ان کے دروازوں سے داخل ہوتے اور نہ عرفات کو جاتے اور مزدلفہ میں رہتے اور اس سے جدا نہ ہوتے اور اپنی درویشی کی حالت میں چمڑے کے خیموں میں رہتے۔ اور تمیم، ضبہ، مزینہ، الرباب، ثور اور قیس عیلان سب الحلۃ تھے، سوائے عدوان، ثقیف، عامر بن صعصعہ اور ربیعہ ابن نزار

Presented by www.ziaraat.com

کے، اور قضاعہ، حضر موت، عک اور ازد کے کچھ قبائل، در دلیشی میں بھی شکار کو حرام قرار نہ دیتے اور سب کپڑے پہنتے اور گھی کو صاف کرتے اور گھر اور حویلی میں اس کے دروازے سے داخل نہ ہوتے اور جب تک محرم رہتے ان میں ٹھکانہ نہ لیتے اور تیل اور خوشبو لگاتے اور گوشت کھاتے اور جب فراغت کے بعد مکہ میں آتے تو اپنا لباس اتار دیتے اور اگر وہ کرائے کے طور پر یا عاریتہً الحمس کے کپڑے پہننے کی سکت رکھتے تو ایسا کر لیتے وگرنہ بیت اللہ کا برہنہ ہو کر طواف کرتے اور اپنے حج میں خرید فروخت نہ کرتے یہ دو قانون تھے جن کے عرب پابند تھے۔

پھر عرب کے کچھ لوگ یہود کے دین میں داخل ہو گئے اور دوسرے لوگ نصرانیت میں شامل ہو گئے اور کچھ ان میں سے زندیق (بے دین) ہو گئے اور ثنویت کے قائل ہو گئے اور ان میں سے جو یہودی بنے وہ سب یمنی تھے، تبع، یہود کے دو عالموں کو یمن لے گیا تھا پس اس نے بتوں کا ابطال کیا اور یمن میں جو لوگ تھے وہ یہودی بن گئے اور اوس اور خزرج کے کچھ لوگ بھی یمن سے نکلنے کے بعد اور خیبر کے یہودی اور قریظہ اور نضیر کے پڑوس میں رہنے کی وجہ سے یہودی بن گئے اور بنی الحارث بن کعب کے کچھ لوگ، اور غسان کے کچھ لوگ اور جذام کے کچھ لوگ بھی یہودی بن گئے۔

اور جو لوگ قبائل عرب سے یہودی بنے وہ قریش کے کچھ لوگ تھے جو بنی اسد بن عبد العزیٰ سے تعلق رکھتے تھے ان میں عثمان بن الحویرث بن اسد بن عبد العزیٰ اور ورقہ بن نوفل بن اسد شامل تھے، اور بنو تمیم سے بنی امرؤ القیس بن زید مناۃ تھے اور ربیعہ سے بنی تغلب تھے اور یمن سے طئی، مذحج، بہراء، سلیح، تنوخ، غسان اور لخم تھے اور حُجر بن عمرو الکندی زندیق بن گیا۔

Presented by www.ziaraat.com

عربوں کے حکّام

عربوں کے کچھ حکام تھے جن کی طرف وہ اپنے معاملات میں رجوع کرتے تھے اور وہ ان کے جھگڑوں، مواریث پانیوں اور خون میں ان کے فیصلے کرتے تھے کیونکہ کوئی دین نہ تھا جس کے قوانین کی طرف رجوع کیا جاتا اور وہ صاحبِ شرف، صادق، امین، رئیس، عمر رسیدہ، بزرگ اور تجربہ کار کو پنچ بناتے تھے۔

اور پہلا شخص جس کے پاس فیصلہ لے جایا گیا اور اس نے فیصلہ کیا وہ افعی بن افعی جرہمی تھا، اور یہی وہ شخص ہے جس نے بنی نزار کے درمیان ان کی میراث کے بارے میں فیصلہ کیا، پھر سلیمان بن نوفل، پھر معاویہ بن عروہ، پھر صخر بن یعمر بن نفاثہ بن عدی بن الدئل، پھر الشداخ، اور وہ یعمر بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ ہے۔ اور سوید بن ربیعہ بن حذار بن مرّۃ بن الحارث بن سعد اور مخاشن بن معاویہ بن شریف ابن جروۃ بن اسید بن عمرو بن تمیم اور یہ لکڑی کے تخت پر بیٹھتا تھا تو اسے ذوالاعواد کا نام دیا گیا اور اکثم بن صیفی بن رباح بن الحارث بن مخاشن، اور عامر ابن الظرب بن عمرو بن عیاذ بن یشکر بن عدوان بن عمرو بن قیس، اور ہرم ابن قطبہ بن سیار الفزاری اور غیلان بن سلمۃ بن معتب ثقفی اور سنان ابن ابی حارثہ مرّی اور الحارث بن عباد بن ضبیعہ بن قیس بن ثعلبہ

Presented by www.ziaraat.com

اورعامر الضحیان بن الضحاک بن النمر بن قاسط، اور الجعد بن صبرۃ شیبانی، اور وکیع ابن سلمہ بن زہیر ایادی، اور یہ الحزورۃ میں محل کا مالک تھا اور قس بن ساعدہ ایادی اور حنظلہ بن نہد قضاعی اور عمرو بن حممۃ الدوسی۔

اور قریش کے حکام میں سے عبدالمطلب، حرب بن اُمیہ، زبیر بن عبدالمطلب، عبداللہ بن جدعان اور ولید بن مغیرہ مخزومی تھے۔

Presented by www.ziaraat.com

ازلام العرب

اور عرب اپنے تمام امور میں ازلام سے قسمت معلوم کرتے تھے اور وہ تیر تھے اور وہ اپنے شعر، مقام، نکاح اور حالات کی واقفیت کے لیے تیروں کی طرف رجوع کرتے تھے اور تیر سات تھے، ایک پر، اللہ عزوجل لکھا تھا، دوسرے پر لکم، تیسرے پر علیکم، چوتھے پر نعم، پانچویں پر منکم چھٹے پر غیرکم، اور ساتویں پر الوعد لکھا تھا، اور جب وہ کسی امر کا ارادہ کرتے تو تیروں کی طرف رجوع کرتے اور انہیں گھماتے، پھر جو کچھ تیروں سے نکلتا، اس پر عمل کرتے اور اس سے تجاوز نہ کرتے اور تیروں پر ان کے امناء منفر تھے وہ ان کے سوا کسی پر اعتماد نہ کرتے تھے۔

جب سردی کا موسم ہوتا اور عربوں کو قحط سے تکلیف پہنچتی اور اونٹوں کے دودھ کم ہو جاتے تو وہ المیسر کو استعمال کرتے اور وہ تیر تھے اور وہ ان پر باہم قمار بازی کرتے اور تیروں کو گھماتے اور جوئے کے تیر دس تھے، ان میں سے سات کے حصے تھے اور تین کے حصے نہیں تھے پس وہ سات جن کے حصے تھے ان کے پہلے کو الفذ کہا جاتا تھا اس کا ایک حصہ تھا، اور التوام، اس کے دو حصے تھے، اور الرقیب اس کے تین حصے تھے اور الحلس اس کے چار حصے تھے اور النافس، اس کے پانچ حصے تھے اور المسبل، اس کے چھ حصے تھے اور المعلیٰ

Presented by www.ziaraat.com

اس کے سات حصے تھے اور جن تین کے حصے نہیں تھے ان پر کوئی نام نہ تھا، انہیں المنیح، السفیح اور الوغد کہا جاتا تھا۔

اور اونٹوں کی جس حد تک وہ پہنچتے خرید لیا جاتا اور نقد قیمت ادا کی جاتی پھر قصاب کو بلایا جاتا اور وہ ان کو دس حصوں میں تقسیم کرتا اور جب ان کے حصے برابر تقسیم ہو جاتے تو قصاب اپنا حصّہ لے لیتا اور وہ سر اور پاؤں ہوتے، اور دسیوں تیروں کو لایا جاتا اور قبیلے کے جوان اکٹھے ہو جاتے اور ہر گروہ اپنے حال اور آسائش اور برداشت کے مطابق لے لیتا پس پہلا، الفذ کو لیتا اور یہ وہ ہے جس میں دس حصوں میں سے ایک ہوتا اور جب اس کا ایک حصہ نکلتا تو وہ اونٹوں میں ایک حصّہ لے لیتا اور اگر اس کے لیے نہ نکلتا تو اونٹوں کے ایک حصے کی قیمت کا اُسے تاوان ڈال دیا جاتا اور دوسرا التوأم کو لیتا اور اونٹوں میں اس کے دو حصّے ہوتے پس اگر حصہ نکلتا تو وہ اونٹوں میں سے دو حصے لے لیتا اور اگر نہ نکلتا تو اُسے اونٹوں کی قیمت کے دو حصوں کا تاوان ڈال دیا جاتا۔

اور یہی حال دوسرے تیروں کا ہوتا جیسا کہ ہم نے ان کے نام بتائے ہیں، پس جو نکلتا تو اس کا مالک جو کچھ اس میں ہوتا لے لیتا اور جو نہ نکلتا اُسے ان حصوں کا تاوان ڈال دیا جاتا جو اس میں ہوتے اور جب ان میں سے ہر شخص اپنے تیر کو پہچان لیتا تو وہ تیروں کو ایک ذلیل شخص کو دے دیتے جوان کی طرف نہ دیکھتا اور وہ اس بات میں مشہور ہوتا کہ اس نے کبھی قیمتاً گوشت نہیں کھایا اور اُسے الحرضة کا نام دیا جاتا پھر مجول لایا جاتا اور وہ بہت سفید کپڑا ہے، اور اُسے اس کے ہاتھ پر رکھ دیا جاتا اور وہ چمڑے کے ایک ٹکڑے کی طرف جاتا اور اُسے اپنی ہتھیلی پر باندھ لیتا تاکہ وہ تیروں کے مس کو محسوس نہ کرے اُسے اس کے مالک کی خواہش ہوتی تھی پس وہ اُسے نکالتا اور ایک شخص آتا اور وہ ذلیل کسے

Presented by www.ziaraat.com

پیچھے بیٹھ جاتا، جسے الرقیب کہتے پھر رذیل تیروں کو پھینک دیتا اور جب ان میں سے کوئی تیر اٹھتا تو رذیل اسے کھینچ لیتا اور وہ اس کی طرف نہ دیکھتا حتیٰ کہ اسے الرقیب کو دے دیتا وہ دیکھتا کہ وہ کس کا ہے اور وہ اسے اس کے مالک کو دے دیتا اور وہ اپنے حصے کے مطابق اونٹوں کے حصے لے لیتا اور اگر تین بے نام تیروں میں سے کوئی چیز نکلتی تو اسے اسی وقت واپس کیا جاتا اور اگر پہلا تیر الفذ نکلتا تو اس کا مالک اپنا حصہ لے لیتا اور وہ باقی تیروں کو دوسرے نو حصوں پر گھماتے پس اگر التوأم نکلتا تو اس کا مالک دو حصے لے لیتا اور وہ باقی تیروں کو دوسرے آٹھ حصوں پر گھماتے پس اگر المعلیٰ نکلتا تو اس کا مالک اپنا حصہ لے لیتا اور وہ باقی بچنے والے سات حصے ہوتے اور وہ بقدر کفایت نکلتے اور جس کا حصہ ناکام ہو جاتا اس پر اونٹوں کی قیمت کا تاوان ڈال دیا جاتا اور وہ چار تھے، الرقیب، الحلس، النافس اور المسبل کے مالک، اور ان تیروں کے اٹھارہ حصے تھے اور قیمت کے اٹھارہ حصے کیے جاتے اور اور ہر ایک اتنا تاوان لیتا جتنا تیر کی کامیابی میں اس کے حصے کا گوشت ہوتا اور اگر المعلیٰ سب تیروں سے پہلے نکلتا تو اس کا مالک اونٹوں کے سات حصے لیتا اور تاوان ناکام رہنے والے تیروں کے مالکوں پر ہوتا اور وہ دوسرے اونٹوں کو ذبح کرنے کے محتاج ہوتے کیونکہ ان کے تیروں میں المسبل بھی ہے جس کے چھ حصے ہیں اور گوشت کے صرف تین حصے ہی باقی رہ گئے۔

جس کا تیر پہلے اونٹوں میں ناکام ہو جائے اسے ان میں سے کچھ نہیں کھانا چاہیے اس پر اس کا عیب لگایا جائے گا اور اگر وہ دوسرے اونٹ ذبح کریں اور ان پر تیر گھمائیں اور المسبل نکلے تو اس کا مالک دوسرے اونٹوں کے چھ حصے لے گا پہلے اونٹوں میں سے باقی بچنے والے تین

Presented by www.ziaraat.com

حصے اور دوسرے اونٹوں کے تین حصے اور پہلے اونٹوں میں اُسے تاوان لازم آئے گا اور دوسروں میں کچھ لازم نہ آئے گا کیونکہ اس کا تیر کامیاب ہو چکا ہے اور دوسرے اونٹوں کے سات حصے باقی بچ گئے ان پر باقی رہنے والے تیر گھمائیں گے پس اگر النافس نکل آئے تو اس کا مالک پانچ حصے لے گا اور دوسرے اونٹوں کی قیمت میں سے اس پر کچھ تاوان نہ ہو گا اس لیے کہ اس کا تیر کامیاب ہو گیا ہے اور پہلے اونٹوں کا تاوان اس پر لازم آئے گا اور گوشت کے دو حصے باقی بچ جائیں گے۔

اور تیروں میں سے الحلس باقی رہ گیا اس کے چار حصے ہیں پس انہیں ضرورت ہوئی کہ وہ چار کو پورا کرنے کے لیے دوسرے اونٹوں کو ذبح کریں اور جس کا تیر دوسرے اونٹوں میں ناکام ہو گیا اُسے ان سے نہیں کھانا چاہیے کیونکہ اُسے اس کا عیب لگایا جائے گا اور اگر وہ تیسرے اونٹوں کو ذبح کریں اور الحلس کامیاب ہو جائے تو اس کا مالک چار حصے لے گا، دو حصے دوسرے اونٹوں سے اور دو حصے تیسرے اونٹوں سے اور نہ تیسرے اونٹوں میں سے اُسے کچھ تاوان نہ ڈالا جائے گا کیونکہ اس کا تیر کامیاب ہو گیا ہے اور تیسرے اونٹوں کے آٹھ حصے باقی رہ جائیں گے اور بقیہ تیروں کو ان پر گھمایا جائے گا حتیٰ کہ ان کے تیر اونٹوں کے حصوں کے مطابق نکل آئیں پس یہ ہے ان کی قیمت کے تاوان کا حساب جیسے کہ ہم نے بیان کیا ہے۔

اور بسا اوقات گوشت کے حصے تیروں کے حصوں کے مطابق ہوتے تھے اور وہ کسی چیز کے ذبح کرنے کے محتاج نہ ہوتے تھے، اونٹ صرف اس صورت میں ذبح کیے جاتے تھے جب گوشت کے حصے تیروں کے حصوں سے کم ہوتے تھے پس اگر کامیاب تیر والے کا حصہ دوبارہ لوٹتا تو ان اونٹوں کی قیمت سے جن سے اس کا تیر ناکام ہو جاتا اس حساب سے

Presented by www.ziaraat.com

نادار کم ہوجاتا ہے اور اگر گوشت کے حصوں میں سے کوئی چیز زائد ہوجاتی اور سب تیر نکل چکے ہوتے تو یہ حصے قبیلے کے محتاجوں کے لیے ہوتے یہ ہے المیسر کی تفسیر۔

اور وہ اس پر مفتخر ہوتے تھے اور اسے کرم و شرف کا کام سمجھتے تھے اور اس بارے میں ان کے بہت سے اشعار ہیں جن پر فخر کرتے تھے۔

Presented by www.ziaraat.com

شعراء العرب

عرب، شعر کو حکمت اور علم کثیر کے قائم مقام قرار دیتے تھے اور جب قبیلہ میں کوئی ماہر شاعر، درست مفہوم منتخب کلام ہوتا تو وہ اُسے اپنی ان منڈیوں میں لاتے جو سال میں اور ان کے حج بیت اللہ کے اجتماع کے موقع پر لگائی جاتی تھیں حتیٰ کہ قبائل و عشائر کھڑے ہو جاتے اور جمع ہو جاتے اور وہ اس کے اشعار سنتے اور وہ اسے ایک فخر اور شرف قرار دیتے۔

اور وہ اپنے احکام و افعال میں صرف شعر ہی کی طرف رجوع کرتے تھے اسی پر وہ جھگڑتے تھے اسی سے وہ ضرب المثل بیان کرتے، اسی سے ایک دوسرے پر وہ فضل کا دعویٰ کرتے اور اسی سے باہم قسم کھاتے اور اسی سے مقابلہ کرتے اور اسی سے ان کی تعریف کی جاتی اور ان پہ عیب لگایا جاتا۔

رُواۃ اور علمائے شعر کے اتفاق کے مطابق، عربوں کی جاہلیت کے زمانے میں جس نے اپنے اشعار پیش کیے اور شعرائے عرب کے اخبار و آثار کے مطابق جس نے جاہلیت کے ساتھ اسلام کا زمانہ بھی پایا، اس کا نام مخضرم رکھا گیا بلاشبہ وہ متقدمین کے ساتھ شامل ہو گئے۔ اور ان کا نام فحول رکھا گیا اور انہیں اچھے اشعار پیش کرنے پہ مقدم کیا

Presented by www.ziaraat.com

گیا اگرچہ بعض، بعض سے سابق تھے اور وہ اپنے اسماء و مراتب کے لحاظ سے ایک دوسرے کے پیچھے تھے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔

۱۔ پس ان کا پہلا شاعر امرؤ القیس بن حجر بن الحارث بن عمرو بن حجر آکل المرار بن معاویہ ابن ثور تھا اور وہ کندہ تھا۔

۲۔ نابغہ ذبیانی، اور وہ زیاد بن معاویہ بن ضباب بن جابر بن یربوع بن غیظ ابن مرۃ بن عوف بن سعد بن ذبیان ہے۔

۳۔ زہیر بن ابی سلمیٰ۔ اور ابو سلمیٰ کا نام ربیعہ بن ریاح بن قرط بن الحارث ابن مازن بن ثعلبہ بن ثور بن ہذمۃ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد طبخی ہے۔

۴۔ اعشیٰ، اور وہ اعشیٰ وائل ہے اور وہ میمون بن قیس بن جندل بن شراحیل ابن عوف بن سعد بن ضبیعہ بن قیس بن ثعلبہ ہے۔

۵۔ عبید بن الابرص بن حشم بن عامر بن مالک بن زہیر بن مالک بن الحارث ابن سعد بن ثعلبہ بن دودان بن اسد ہے۔

۶۔ مہلہل، اور وہ امرؤ القیس بن ربیعہ بن الحارث بن زہیر بن جشم بن بکر بن حبیب بن عمرو بن غنم بن تغلب بن وائل ہے۔

۷۔ علقمہ بن عبدۃ بن ناشرۃ بن قیس بن عبید بن ربیعہ بن مالک بن زید ابن تمیم ہے۔

۸۔ الحارث بن حلزۃ بن مکروہ بن یزید بن عبد اللہ بن مالک بن عبد بن سعد ابن جشم بن عامر بن ذبیان بن کنانہ بن یشکر بن بکر بن وائل ہے۔

۹۔ عمرو بن کلثوم بن مالک بن عتاب بن سعد بن زہیر بن جشم بن بکر ابن حبیب بن عمرو بن غنم بن تغلب بن وائل ہے۔

۱۰۔ سعد بن مالک بن ضبیعہ بن قیس بن ثعلبہ بن عکابۃ بن علی بنی بکر بن وائل ہے۔

۱۱۔ الاسود بن یعفر بن عبد الاسود بن جندل بن نہشل بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم ہے۔

۱۲۔ سوید بن ابی کاہل بن حارثہ بن حسل بن مالک بن عبد بن سعد بن جشم

Presented by www.ziaraat.com

ابن ذبیان بن کنانہ بن یشکر بن بکر بن وائل ہے۔

۱۳۔ اوس بن حجر بن مالک بن حزن بن عمرو بن خلف بن نمیر بن اسید بن عمرو بن تمیم بن مُر ہے۔

۱۴۔ ذوالاصبع العدوانی، اور وہ حرثان بن حارث بن محرث بن ثعلبہ بن سیار بن ربیعہ بن ہبیرہ بن ثعلبہ بن طرب بن عمرو بن عباد بن بکر بن یشکر ابن عدوان، اور وہ الحارث بن عمرو بن قیس عیلان ہے۔

۱۵۔ بشر بن ابی حازم۔ اور وہ عمرو بن عوف بن حنش بن ناشرۃ بن اسامہ بن والبۃ ہے۔

۱۶۔ عنترۃ بن شداد بن معاویہ بن قراد بن مخزوم بن مالک بن غالب بن عبس بن بغیض ہے۔

۱۷۔ عبدۃ بن الطیب التیمی ہے۔

۱۸۔ المتلمس، اور وہ جریر بن عبدالمسیح بن عبداللہ بن زید بن دوفان بن حرب بن وہب بن احمس بن ضبیعہ بن ربیعہ بن نزار ہے۔

۱۹۔ ابوداؤد الایادی اور وہ حوثرہ بن الحارث بن الحجاج ہے۔

۲۰۔ المرقش الاکبر، اور وہ عوف ہے، اور بعض کا قول ہے کہ وہ عمرو بن سعد بن مالک بن ضبیعہ ابن قیس بن ثعلبہ ہے۔

۲۱۔ المرقش الاصغر، اور وہ ربیعہ بن معاویہ بن سعد بن مالک بن ضبیعہ بن قیس بن ثعلبہ ہے۔

۲۲۔ المسیب بن علس بن عمرو بن قضاعہ بن عمرو بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن جشم بن مالک بن جماعۃ بن جُلّی ہے۔

۲۳۔ عدی بن زید بن حماد بن زید بن الیوب بن محروف بن عامر بن عُصیّۃ بن امرؤالقیس بن زید بن مناۃ بن تمیم ہے۔

۲۴۔ سلامہ بن جندل بن عبد عمرو بن عبدالحارث، اور وہ مقاعس بن عمرو بن

Presented by www.ziaraat.com

کعب بن سعد بن زید بن مناۃ بن تمیم ہے۔
۲۵۔ سیحم بن وثیل بن عمرو بن کرز بن وہیب بن حمیری بن رباح ابن یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم ہے۔
۲۶۔ الجمیح الاسدی، اور وہ منقذ بن الطماح بن قیس بن طریف بن عمرو ابن قعین ہے۔
۲۷۔ حاتم طائی، اور وہ حاتم بن عبداللہ بن سعد بن الحشرج بن امرؤ القیس ابن عدی بن اخزم بن ربیعہ بن جرول بن ثعل بن عمرو بن الغوث ہے۔
۲۸۔ طفیل الخیل، اور وہ طفیل بن عوف بن خلیف بن ضبیس بن مالک بن سعد بن عوف بن ہلال بن غنم بن غنی ہے۔
۲۹۔ السفاح، اور وہ سلمہ بن خالد بن کعب بن زہیر بن تیم بن اسامہ بن مالک بن بکر بن حبیب بن غنم بن تغلب ہے۔
۳۰۔ تابط شرًا، اور وہ ثابت بن جابر بن سفیان بن عدی بن کعب بن فہم بن عمرو بن قیس عیلان ہے۔
۳۱۔ ابن المضلل الاسدی، اور وہ جلد بن قیس بن مالک بن منقذ بن طریف ابن عمرو بن قعین ہے۔
۳۲۔ کعب الامثال الغنوی، اور وہ کعب بن سعد بن علقمہ بن ربیعہ بن زید ابن ابی ملھل بن رفاعہ بن مسلم بن سعد ہے۔
۳۳۔ الحکم بن ...... [1]
۳۴۔ مروان القرظ بن زنباع بن جذیمہ بن رواحہ بن قطیعہ بن عبس ہے۔
۳۵۔ دُرید بن الصمۃ بن الحارث بن بکر بن علقمۃ بن جداعۃ بن عرف بن جشم بن معاویہ بن بکر بن ہوازن ہے۔

---

[1] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

۳۶ - اُمیہ بن ابی الصلت ، اور وہ عبداللہ بن ربیعہ بن عُقدۃ بن غیرۃ بن عوف بن ثقفی سے ہے اور وہ ثقیف سے ہے۔

۳۷ - الأفوہ الاودی ، اور وہ صلاۃ بن عمرو بن عوف بن الحارث بن عوف بن منبۃ بن اُود بن صعب بن سعد العشیرۃ بن مذحج ہے۔

۳۸ - عمرو بن قمئۃ بن ذریح بن سعد بن مالک بن ضُبیعہ بن قیس بن ثعلبہ ہے۔

۳۹ - ضابی بن الحارث بن ارطاۃ بن شہاب بن عبید بن حلال بن قیس بن حنظلہ بن مالک ہے۔

۴۰ - خفاف بن ندبۃ ، اور ندبۃ اس کی ماں ہے اور اس کا باپ عمیر بن الحارث بن عمرو بن الشرید بن ریاح بن یقظۃ بن عُصیۃ بن خفاف بن امرؤ القیس بن بہثۃ بن سُلیم ہے۔

۴۱ - المتنخّل الہذلی ، اور وہ مالک بن غنم بن سوید بن حُبشی بن خناعۃ ابن الدیل بن عادیۃ بن صعصعۃ بن کعب بن طابخۃ بن لحیان بنی ہذیل ہے۔

۴۲ - الذہاب العجلی ، اور وہ بابک بن جندل بن مسلمۃ بن مجمع بن ضبیعہ بن عجل ہے۔

۴۳ - عروۃ بن الورد بن زید بن عبداللہ بن ناشب بن سفیان بن عوذ بن غالب بن قطیعہ بن عبس بن بغیض ہے۔

۴۴ - الحارث بن ضُبیعۃ بن قیس بن ثعلبہ اور وہ فارس النعامۃ ہے۔

۴۵ - انس بن مدرک بن عمرو بن سعد بن عوف بن العتیک بن حارثۃ ابن تیم اللہ بن مبشر بن اکلب بن ربیعہ بن عفرس بن حلف بن خثعم ہے۔

۴۶ - المنخّل بن مسعود بن افلت بن قطن بن سوادۃ بن مالک بن ثعلبہ بن غنم ابن حُبیب بن کعب بن یشکر ہے۔

۴۷ - الشیم بن شہر احبل بن عبد رضی بن عبد عوف مالک بن ضبیعہ بن قیس بن ثعلبہ ہے۔

۴۸ - الحارث بن ظالم بن جذیمہ بن یربوع بن غیظ بن مُرۃ بن عوف بن

Presented by www.ziaraat.com

سعد ابن ذبیان ہے۔

۴۹۔ صفوان بن حصین بن مالک بن رفاعہ بن سالم بن عبید بن سعد العزی ہے۔

۵۰۔ السموأل بن عادیا، جسے غسان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ یہودی تھا اور یہودا کی اولاد سے تھا۔

۵۱۔ عمرو بن الأہتم بن سمیّ بن سنان بن خالد بن منقر بن عبید بن عمرو ابن کعب بن سعد بن زید بن مناۃ بن تمیم ہے۔

۵۲ مطرود بن کعب بن عرفطہ بن الناقذ بن مرۃ بن تیم بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ خزاعی ہے۔

۵۳۔ اوس بن غلفاء بن فقیط[1] بن سعد بن نمامۃ[1] ہے۔

۵۴۔ حصین بن الحمام بن ربیعہ بن حرام بن واثلہ بن سہم بن مرۃ بن عوف ابن سعد بن ذبیان بن عامر بن صعصعہ ہے۔

۵۵ الرکان الاسدی، اور وہ رکاض بن ابان بن ہذیل، یہ بنی دبیر کا ایک شخص ہے۔

۵۶۔ سوید بن کراع العکلی ہے۔

۵۷۔ الحویدرۃ اس کا نام قطبہ بن اوس بن محصن بن جرول بن جبیب الاعظم ابن عبد العزیٰ بن خزیمہ بن رزام بن مازن بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان ہے۔

۵۸۔ اعشیٰ بن اسد، اور یہ قیس بن بجرۃ بن منقذ بن طریف بن عمرو بن قعین ہے۔

۵۹۔ ابن الزبعری سہمی، اور یہ عبد اللہ بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم

---

[1] اصل کتاب میں یہ دونوں لفظ نقطوں کے بغیر ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

قریشی ہے۔

۶۰۔ ۔۔۔۔۔۔[1] قطن بن نہشل بن دارم بن مالک بن حنظلہ ہے۔

۶۱۔ ابن دجاجۃ الفقیم اور یہ بکیر بن سہرمد[2] بن انس بن امرؤ القیس ہے۔

۶۲۔ سوید بن سلامہ بن حدیج بن قیس بن عمرو بن قطن بن نہشل بن دارم ابن مالک بن حنظلہ ہے۔

۶۳۔ قیس بن زہیر بن جذیمہ بن رواحہ بن ربیعہ بن الحارث بن مازن بن قطیعہ ابن عبس بن بقیض ہے۔

۶۴۔ بقیس بن صُبابۃ ، بنی کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن کنانہ کا بھائی ، اس نے اسلام کا زمانہ پایا اور مسلمان ہو گیا پھر مرتد ہو گیا اور فتح مکہ کے روز کافر ہونے کی حالت میں قتل ہوا۔

۶۵۔ المسیب بن الرفیل بن حارثہ بن حیّان بن قیس بن ابی جابر بن زہیر بن خباب بن ہبل الکلبی ہے۔

۶۶۔ البراض بن قیس بن رافع بن قیس بن عدی بن ضمرہ الکنانی ہے۔

۶۷۔ سبرۃ بن عمرو بن اہنان بن دثار بن فقعس ہے۔

۶۸۔ شافع بن عبدالعزیٰ الضمری ہے۔

۶۹۔ سراقہ بن مالک جشم المدلجی ہے۔

۷۰۔ مصروف ، اس کا نام عمرو بن قیس بن مسعود بن عامر بن عمرو بن ابی ربیعہ بن ذُھل ہے۔

۷۱۔ ابن رُمیلۃ الضبی ہے۔

۷۲۔ قیس بن مسعود بن عامر بن عمرو بن ابی ربیعہ بن ذُھل ہے۔

---

[1] اصل کتاب میں عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

[2] اصل کتاب میں یہ الفاظ نقطوں کے بغیر ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

۲۳۔ مرداس بن ابی عامر بن جاریہ بن عبد بن عبس بن رفاعہ بن الحارث ابن بُہثہ بن سلیم بن منصور ہے۔

اور جاہلیت کے متقدم بڑے شعراء میں سے جنہوں نے اسلام کا زمانہ پایا۔

۱۔ النابغۃ الجعدی، یہ عمر میں نابغہ ذبیانی کی مانند تھا اور اس کا نام قیس بن عبداللہ بن عدس ابن ربیعہ بن جعدۃ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے۔

۲۔ لبید بن ربیعہ بن مالک بن جعفر بن کلاب بن عامر بن صعصعہ ہے۔

۳۔ تمیم بن ابی بن مقبل بن عوف بن حنیف بن قتیبہ بن العجلان بن عبداللہ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے۔

۴۔ کعب بن زہیر بن ابی سلمی، اور یہ ربیعہ بن رباح بن قرط بن الحارث ابن مازن بن ثعلبہ بن ثور بن ہُذمۃ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اُد ہیں۔

۵۔ عبداللہ بن عامر بن کرب الکنانی ہے۔

۶۔ ابوسمال الاسدی، آپ کا نام شمعان بن ہبیرہ بن مساحق ہے۔

۷۔ زید بن مہلہل، آپ زید الخیل بن یزید بن منہب بن عبد رضی بن المخلس

۸۔ الحُطَیئۃ، آپ کا نام جرول بن اوس بن مالک بن جوبۃ بن مخزوم بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس ہے۔

۹۔ ضرار بن الخطاب بن مرداس بن کبیر بن عمرو المحاربی ہے۔

۱۰۔ الشماخ بن ضرار بن سنان بن اُمیہ بن عمرو بن جحاش بن بجالۃ بن مازن بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان ہے۔

۱۱۔ ابوذؤیب الہذلی، آپ خویلد بن محرث بن زبید بن مخزوم ابن صاہلۃ بن کاہل بن تمیم بن سعد بن ہذیل ہیں۔

۱۲۔ ابوکبیر الہذلی، آپ عامر بن الحُلَیس ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

۱۳۔ الحرث بن عمرو بن جرجۃ بن یربوع بن فزارۃ سے ہے۔
۱۴۔ عبد بنی الحسحاس، آپ سُحیم بن معند بن سفین بن ثعلبہ بن ذودان ابن اسد بن خزیمہ ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

مجلس سکینہ
محمد ۲/۱۰ لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸-۹

اسواق العرب

عربوں کی دس منڈیاں تھیں جن میں وہ اپنی تجارت کے سلسلہ میں اکٹھے ہوتے اور دیگر لوگ بھی ان میں جمع ہوتے اور ان میں وہ اپنے خون اور اموال کے بارے میں امن میں ہوتے، ان منڈیوں میں دومۃ الجندل بھی ہے۔ جو ماہ ربیع الاوّل میں لگتی اور اس کے رؤساء غسان اور کلب تھے ان دونوں میں سے جو غالب آتا کھڑا ہو جاتا۔

پھر ہجر میں المشقر ہے اس کی منڈی جمادی الاولیٰ میں لگتی اور بنو تمیم، المنذر بن ساوی کا خاندان اس کا منتظم پھر شحار ہے، یہ رجب کی یکم تاریخ کو لگتی اور اس میں چوکیداری کی ضرورت نہ ہوتی تھی پھر وہ صحار سے دبا کی طرف کوچ کر جاتے اس میں الجلندلی اور آل الجلندی ان سے دسواں حصہ لیتے۔

پھر الشحر شحر مھرۃ کی منڈی ہے، اس کی منڈی اس پہاڑ کے سائے تلے لگتی جس پر حضرت ہود علیہ السلام کی قبر ہے۔ اور وہاں چوکیداری نہ ہوتی تھی اور مھرۃ اس کے منتظم تھے۔

پھر عدن کی منڈی ہے جو یکم رمضان کو لگتی اور وہاں ان سے ابناء دسواں حصہ لیتے اور وہاں سے خوشبو دیگر اطراف کو لے جائی جاتی۔

پھر صنعاء کی منڈی ہے جو پندرہ رمضان کو لگتی اور وہاں ان سے

Presented by www.ziaraat.com

ابناء دسواں حصّہ لیتے۔

پھر حضرموت میں الرابیۃ کی منڈی ہے ، اس تک چوکیداری کے بغیر نہ پہنچا جاتا تھا کیونکہ وہ مملوکہ زمین نہ تھی اور جو شخص اس پر قوی ہوتا وہ چھین لیتا اور کندہ اس میں چوکیداری کرتے تھے۔

پھر نجد کے بالائی علاقے میں عکاظ کی منڈی ہے جو ذو القعدہ میں لگتی اور قریش اور بقیہ عرب اس میں آتے نگران کی اکثریت مُضر کی ہوتی اور وہاں عربوں کی مفاخرت ، ضمانات اور مصالحات ہوتیں پھر ذوالمجاز کی منڈی ہے اور وہ عکاظ اور ذوالمجاز کی منڈیوں سے اپنے حج کے لیے مکہ کی طرف کوچ کرتے تھے۔

اور عربوں میں سے کچھ لوگ جب وہ ان منڈیوں میں حاضر ہوتے مظالم کو جائز سمجھتے تھے پس انہیں المحلین کا نام دیا گیا اور ان میں سے کچھ لوگ اس بات کو بُرا سمجھتے تھے اور مظلوم کی مدد کے لیے اور خونریزی اور بڑے کاموں کے ارتکاب سے روکنے کے لیے اپنے آپ کو قائم کر لیتے تھے۔ ان کا نام الذادۃ المحرمین تھا (یعنی حرام کاموں کا ارتکاب کرنے والوں کو روکنے والے) اور اسد ، طی ، بنی بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کے کچھ قبائل اور بنی عامر بن صعصعہ کے کچھ لوگ مظالم کو جائز قرار دینے والے تھے۔

اور الذادۃ المحرمون ، بنی عمرو بن تمیم اور بنی حنظلہ بن زید مناۃ اور ہذیل اور بنی شیبان اور بنی کلب بن دبرۃ کے کچھ لوگ تھے یہ لوگ ، انہیں لوگوں سے ہٹانے کے لیے ہتھیار پہنتے اور تمام عرب ان کے درمیان حرمت والے مہینوں میں اپنے ہتھیار اتار دیتے اور عرب ، عکاظ کی منڈی میں حاضر ہوتے اور ان کے چہروں پہ برقعے ہوتے ، بیان کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلا عرب جس نے اپنا نقاب اُٹھایا وہ ظریف بن غنم العنبری تھا اور عربوں نے بھی اس کے فعل کی مانند فعل کیا۔

Presented by www.ziaraat.com